بعونہٖ تعالیٰ

CHEC

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی - جلد دوم

جسمین

اخبار و انساب ملوک فارس یونان و روم و لاطینی و قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ و قوم قوط اور انساب حکومت عرب مستعربہ اور انکے قبائل و ملوک اور قریش کے حالات اور آنحضرت صلعم کا نہایت صحیح و کامل نسب نامہ

زبان عربی سے

عالیجناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب الٰہ آبادی مؤلف سوانح عمری سلطان صلاح الدین یوسف و حیات نور الدین محمود زنگی نے عام فہم اردو زبان مین ترجمہ کیا

اور

سنہ ۱۸۹۹ء مین

ادارۂ الاسلام الٰہ آباد سے باجازت منشی حامد حسین قیصر ہند پریس مین چھپکر شائع ہوا

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہین

قیمت فی جلد بلا محصول ... ... عـــــہ/ ۸

+ کاتب الحروف محمد فصیح اللہ +

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی - جلد اوّل

کتاب معنون الصدا امام تاریخ علامہ ابن خلدونؒ کی مشہور و معتبر کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کے ایک حصہ کا ترجمہ ہے جسکو تاریخی دنیا نے قدر و منزلت کی آنکھوں سے دیکھا اور اعتبار و عزت کے پایہ پر رکھا ہے درحقیقت اس رتبہ کی کوئی تاریخ اسوقت تک نہین پائی گئی جس طرح علامہ مورخ نے نہایت عرق ریزی سے محققانہ طور پر اسکو مرتب کیا تہا اوسی طرح فاضل مترجم جناب حکیم مولوی احمد حسین صاحب نے نہایت جانفشانی سے اس کا زبان اُردو عام فہم مین ترجمہ کیا ہے اسمین پہلے خود امام تاریخ علامہ ابن خلدونؒ کی سوانح عمری ہے بعدازان انساب عالم - نوح علیہ السلام اور اونکی نسلی ترقی - عرب عاربہ - عرب تابعہ اور انکے حالات و انساب حضرت صالح - ہود - ابراہیم - اسمٰعیل - اسحاق - موسیٰ - عیسیٰ اور انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کے انساب و سوانح اور نیز اوس زمانہ کے سلاطین اور حکمرانوں کی حکومت و انساب اور نہایت سچے واقعات درج کیے گئے ہین جنکو امم سابقہ کو برای العین دیکھنا ہو یا واقعات ماضیہ عالم کی سیر بچشم بصیرت کرنی ہو وہ ضرور اس کتاب کو خرید فرمائین ہمارا یہہ دعوی ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے کے بعد پہر دوسری کتب تواریخ کے دیکہنے کی ضرورت نہ رہجائیگی چارسو صفحون سے کچہہ زیادہ کا حجم - کاغذ سفید ۲۰×۲۶ کی خوشنما تقطیع قیمت باین ہمہ بلا محصول ڈاک عہ درخواستین مشتہر کے نام و پتہ سے آنی چاہیین -

المشتہر حامد حسین مالک سالۃ الاسلام الہ آباد

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدونؒ

کتاب ثانی جلد پنجم

مضامین	نمبر	مضامین	نمبر
دیباچہ		طبقہ ثانیہ ملوک فارس ...	۱۲
اخبار دولت فارس ...	۱	کیقباد و کیکاؤس	۱۲
کیانیہ	۱	کیخسرو	۱۴
ساسانیہ	۱	کیہراسف	۱۵
اہل فارس کا نسب	۱	معد ابن عدنان بنی اسرائیل میں	۱۶
علماء فارس کا خیال / ملوک فارس کے طبقات	۳	گیستاسب ۔ زردشت	۱۷
طبقہ اولیٰ ملوک فارس ...	۴	جنگ گیستاسب و خرزاسب / قتل خرزاسب اسفندیار ...	۱۹
کیومرث	۴	بہمن	۲۰
ہوشنگ ۔ طہموث جمشید	۵	دارا	۲۱
ضحاک	۶	شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس ...	۲۵
افریدون	۷	طبقہ ثالثہ ملوک فارس ...	۲۸
افریدون کے لڑکے / منوشہر اور افراسیاب	۸	شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس ...	۳۱
زومر	۹	طبقہ رابعہ ملوک فارس	۳۲
گرشاسب	۱۰	اردشیر	۳۲
شجرہ ملوک طبقہ اولیٰ فارس	۱۱	سابور	۳۵

مضامین	صفحہ
ہرمز- بہرام	۳۷
بہرام بن بہرام	۳۸
بہرام بن بہرام بن بہرام - نرسین / ہرمز- سابور	۳۹
اردشیر ثانی	۴۳
قباد	۴۶
انوشیروان	۴۸
ہرمز	۵۰
ابرویز	۵۱
شیرویہ	۵۵
اردشیر	۵۶
یزدجرد	۵۸
شجرہ طبقہ رابعہ ملوک فارس ...	۶۰
یونان- روم- لاطینی کے انساب	۶۱
شجرہ انساب یونان و روم ...	۶۳
اخبار دولت یونان ...	۶۴
اسکندر	۶۶
ارسطو	۶۸
حکومت بطالسہ	۷۰
شجرہ ملوک یونان و شجرہ ملوک بطالسہ	۸۰

مضامین	صفحہ
لاطینی یعنی لیتم	۸۱
ملوک قیاصرہ (کیتم) ...	۸۴
اخبار قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ و شام تازمان فتح اسلامی	۱۰۹
وجہ التسمیہ نصرانی	۱۰۹
نسب قیاصرہ	۱۱۰
قسطنطین	۱۱۰
قسطنطنیہ	۱۱۲
قسطنطین ثانی	۱۱۴
ہرقل	۱۳۱
تاریخی معلومات	۱۳۳
اخبار قیاصرہ متنصرہ از زمان ہرقل تا زمان انقراض حکومت ...	۱۳۵
ہرقل اور دعوت اسلام	۱۳۶
شام پر مسلمانوں کا پہلا حملہ ...	۱۳۸
دوسرا حملہ	۱۳۹
اسلام دمشق میں	۱۴۰
جنگ یرموک	۱۴[illegible]

مضمون	صفحہ
فتح قنسرین و بیت المقدس وغیرہ	۱۴۱
ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات	۱۴۲
ہرقل کے بعد	۱۴۴
اخبار قوم قوط	۱۶۳
انساب و حکومت طبقہ ثالثہ عرب	۱۶۶
عرب کا نسب	۱۷۲
بطون حمیر قحطانیہ	۱۷۴
قبایل حضرموت	۱۷۸
بنو جرہم	۱۸۰
شجرۂ انساب بنوحمیر قحطانیہ	۱۸۱
قضاعہ	۱۸۲
شجرۂ انساب بنو قضاعہ	۱۸۸
بنو کہلان	۱۸۹
شجرۂ انساب بنو کہلان	۲۰۰
ذکر ملوک حیرہ از آل منذر	۲۰۱
شجرہ ملوک حیرہ	۲۲۰
ملوک کندہ	۲۲۱
اخبار ابناء جفنہ ملوک غسان شام	۲۲۷
اخبار اوس و خزرج ملوک یثرب	۲۳۶
یثرب کی تحقیق	۲۳۶
حارثہ مدینہ مین	۲۳۸
اوس و خزرج کے بطون	۲۴۱
اسلام مدینہ مین	۲۴۴
شجرۂ انساب بنوخزرج و اوس	۲۵۷
اخبار حکومت و انساب بنوعدنان	۲۵۸
معد ابن عدنان کا نسب	۲۵۸
بطون ربیعہ	۲۶۶
شجرہ نسب بنو قیدار بن اسماعیل	۲۷۵
شجرہ نسب بنو نزار بن معد دوم	۲۷۶

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
قبایل مضر بن نزار	۲۷۷	مکہ مین قریش کی حکومت	۳۱۳
بطون قیس	۲۷۷	بنوخزاعہ کی تولیت	۳۱۵
شجرۂ انساب بنو قیس بن مضر	۲۹۱	قریش کی تولیت	۳۱۷
بطون الیاس بن مضر	۲۹۲	بنو عبد مناف کی سرداری	۳۱۹
شجرۂ انساب بنو الیاس بن مضر	۳۰۲	ہاشم کی حکومت	۳۲۰
قریش	۳۰۳	عبد المطلب کا اصلی نام	۳۲۱
آنحضرت کا نسب نامہ جس مین قبایل قریش بھی شامل ہین ...	۳۱۳		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

امام تاریخ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون مغربی (رحمۃ اللہ علیہ) کی معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کی کتاب ثانی کے ترجمہ کی یہہ دوسری جلد ہے۔

اس مین دولت فارس و یونان و روم و لاطینی و ملوک قیاصرہ کیتم و قیاصرۂ متنصرہ قسطنطنیہ و شام و قوم قوط ملوک اندلس کے اخبار و انساب اور عرب کے طبقہ ثالثہ (یعنی عرب مستعربہ) بنو حمیر۔ بنو کہلان۔ بنو قضاعہ۔ ملوک حیرہ و کندہ و غسان اور اوس و خزرج ملوک یثرب اور قبایل بنو عدنان و مضر۔ قیس۔ الیاس۔ قریش وغیرہم کے انساب و حکومت کے احوال بکمال تحقیق سے لکھے گئے ہین یون تو ہر گروہ اور قوم کا شجرۃ النسب اون کے خاتمہ احوال پر درج کیا گیا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ جسکی مسلمانون کو بیحد ضرورت اور خاصکر اس کتاب کو جس کے فخر و نخوات ہے وہ نہایت صحیح اور معتبر تواریخ سے اخذ کر کے مین نے اصل کتاب پر اضافہ کیا ہے۔

مین اس ترجمہ کو اپنے گرامی قدر دانان فن تاریخ کی خدمت مین

کمال ادب سے پیش کش کرتا ہوں ۔ اے اللہ تو اسکو خواص و عوام کی مقبولیت کا خلعت عنایت فرما اور قوم کو اپنے اسلاف کے قدم بہ قدم چلنے کی توفیق مرحمت کر تو مقلب القلوب ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔

آمین ثم آمین ؎

۱۴ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۷ھ
مطابق
۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ
الہ آباد

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبارِ دولتِ فارس

کیانیہ اہلِ فارس دنیا کے قدیم ترین گروہ سے ہین یہہ اپنے معاصرین سے قوت وصولت مین بڑہے ہوئے تہے انکی دو حکومتین نہایت عظیم الشان تہین ایک کا نام کیانیہ ہے تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا ابتدائی زمانہ اور آغاز زمانہ تبابعہ اور بنی اسرائیل کا ایک تہا اور یہہ تینون حکومتین ایک دوسرے کی معاصر تہین یہہ دولت کیانیہ وہی ہے جسپر اسکندر غالب آیا تہا۔

ساسانیہ اور دوسری سلطنت کو ساسانیہ کسرویہ کے نام سے یاد کرتے ہین۔ ملوک ساسانیہ حکومت روم کی (جو شام مین تہی) معاصر تہے اور اسی پر مسلمانون نے قبضہ حاصل کیا تہا۔ ان دو حکومتون کے پہلے اور حکومتین تہین اون کے احوال نہایت مختلف اور متعارض ہین لیکن ہم اون کے وہی حالات بیان کرین گے جو اونمین شہرت پذیر ہو رہے ہین۔

اہل فارس کا نسب بلا اختلاف محققین نسابین اسی امر کے قایل ہین کہ

اہلِ فارس سام بن نوحؑ کے اولاد سے ہین اور اونکا جدّ اعلیٰ جسپر انکا سلسلۂ
نسب منتہی ہوتا ہے وہ فرس ہے اور وہ ایرآن بن اشوذ ابن سام بن نوحؑ
کے لڑکون مین سے ہے اور زمین ایران کو عربی مین عراق کہتے ہین - اور
بعضے یہہ کہتے ہین کہ اہل فارس - ایران بن ایرآن بن اشوذ او زنجیال
بعض علیسم بن سام کیطرف نسباً منسوب ہین - اور توریت مین شاہ اہواز کا
تذکرہ بزمرۂ بنی علیم آیا ہے اور اہواز بلاد فارس سے ہے بعضون کا یہہ خیال بھی
ہے کہ اہل فارس کا نسب لاوذ بن ارم بن سام اور بروایت بعض امیم بن
لاوذ اور بخیال احاد یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ سے ملتا ہے اس مین کا
بھی بعضے یہہ تفریق کرتے ہین کہ صرف ساسانیہ - اسحاقؑ کے لڑکون مین سے
ہین اور وہ وترک کے نام سے مشہور کیے جاتے ہین اور اون کا جدّ اعلیٰ منوشہر
بن منشخر بن فریس بن وترک ہے ان اسمار کو مسعودی نے ایسا ہی نقل
کیا ہے اور یہہ جیسا کہ دیکھے جاتے ہین غیر محفوظ اور ناقابل الاعتبار ہین اور
بعضون نے یہہ بھی لکھا ہے کہ اہل فارس - ایران بن افریدون کے اولاد سے
ہین جسکا ذکر آیندہ آئیگا - اور اس سے پہلے فارس کے نام سے موسوم نہین
کیے جاتے تھے - اور پہلا جو شخص بلادِ فارس کا بادشاہ ہوا ہے وہ ایران ہے
اس کے بعد اوسکی آیندہ نسلین بادشاہت وراثۃً کرتی رہین بعد ازان وہ
خراسان کے مالک ہوے اور حکومت نبط وجرامقہ پر قبضہ کرلیا اور اونکی
حکومت اسکندریہ تک غرباً اور باب الابواب تک شمالاً وسیع ہوگئی - کتب
تواریخ مین لکھا ہے کہ زمین ایران وہی ہے جو زمین ترک ہے اور اسرائیلین کا
یہہ خیال ہے کہ اہل فارس - طیراش بن یافث کے اولاد سے ہین اور
ان کے نسبی بھائی بنی ماذی ابن یافث ہین اور یہہ سب ایک ہی حکومت تھی -

علمار فارس کا خیال

علمار فارس اور اون کے سنا بین ان کل روایتون کے مخالف ہین اور اہل فارس کو کیومرث کیطرف نسباً منسوب کرتے ہین اور وہ انکو اپنا منتہار نسب کہتے ہین اور کیومرث کے معنی ابن الطین، مٹی کا لڑکا) بتاتے ہین۔ ابتدائً یہہ ارض فارس مین رہتے تہے یہہ زمین اونہین کے نام سے موسوم ہوئی اور ان کے نسبی بہائی اشوذ بن سام اون کے ہمسایہ رہے اور وہ بروایت بہیقی کرد۔ دیلم۔ خزر۔ نبط۔ جرامقہ ہین بعدازان اونکی حکومت اسکندریہ تک بڑہ گئی۔

ملوک فارس کے طبقات

اس عظیم الشان گروہ کے چار طبقے باتفاق مورخین بیان کئے جاتے ہین۔ پہلے طبقہ کو بیشدادیہ[1] (فیشدادیہ) دوسرے کو کیانیہ تیسرے کو اشکانیہ (اشغانیہ) چوتہے کو ساسانیہ[2] کہتے ہین ان کا زمانۂ حکومت آغاز سلطنت کیومرث (بادشاہ اول فارس) سے عہد حکومت یزدجرد (آخری بادشاہ فارس) تک جو زمانۂ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین مارا گیا چار ہزار دو سو اٹہاسی برس تک رہا جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم تصنیف علی بن حمزہ اصفہانی سے نقل کیا ہے اہل فارس کا یہہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جسنے ترتیب ملک نظم اعمال کیا۔ اور اس نے ہزار برس کی عمر پائی مسعودی نے اس نام کو بکاف اول قبل یار مثناۃ (یعنی کیومرث) لکہا ہے اور سہیلی نے بجائے کاف کے جیم تحریر کیا ہے۔

---

[1] یہہ طبقہ قدیم ہے ہر بادشاہ فیشداد کہلاتا تہا اسکے معنی یہہ ہین کہ پہلے سیرت عدل ہے۔

[2] ساسانیہ کو اکاسرہ بہی کہتے ہین۔ اسلام اسی طبقہ پر غالب آیا تہا۔

طبقہ اولیٰ ملوک فارس

کیومرث کُل علماءِ فارس اس امر پر اتفاق کر رہے ہین کہ کیومرث[1] ہی آدم علیہ السلام ہین اور ان کا لڑکا منشا ناجی تہا اور منشا کا سیامک اور سیامک سے افروال پیدا ہوا اور سیامک کے افروال کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیان اور ہتین لیکن کیومرث کا نسلی سلسلہ صرف افروال سے چلا اور باقیون کے اعقاب منقطع ہوگئے جنکا کچہہ پتہ نہین چلتا افروال بن سیامک کے صلب سے اوشہنگ پیشداد (ہوشنگ) پیدا ہوا - افروال - کیومرث کے ملک کا وارث ہوا اور اوس نے اقالیم سبعہ پر حکومت کی - طبری بروایت ابن کلبی کہتا ہے کہ اوشہنگ بن عابر ابن شالخ ہے اور پہر وہی کہتا ہے کہ اہلِ فارس کا یہہ دعویٰ اور خیال ہے کہ اوشہنگ دو سَو برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اور نوح علیہ السلام بعد آدم علیہ السلام کے دو سَو برس بعد ہوئے - اسی بناء پر اہلِ فارس نے اوشہنگ اور نوح کو ایک شخص قرار دیا ہے لیکن اوس نے اس سے اختلاف اور اسکا انکار کیا ہے کیونکہ اوشہنگ کی شہرت اس غلط واقعہ کے مخالف ہے اور بعض علماءِ فارس یہہ کہتے ہین کہ اوشہنگ پیشداد - مہلائیل ہے اور اوسکا باپ افروال قینین ہے اور سیامک انوش اور منشا شیث اور کیومرث آدم علیہ السلام ہین اور بعض علماءِ فارس یہہ بیان کرتے ہین کہ کیومرث کومر بن یافث بن نوح کو کہتے ہین یہہ نہایت معمر اور مُسن تہا اپنے باپ سے

[1] امام غزالی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام کو اُمورِ دین کا والی مقرر کیا تہا اور کیومرث کو دنیاوی حکومت کا افسر بنایا تہا - واللہ اعلم -

علیحدہ ہوکر جبل دبناوند (ملک طبرستان) مین آکر مقیم ہوا اور اوسکا مالک بن بیٹھا بعدازان فارس پر قبضہ حاصل کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ ہوا اس نے بحالت حیات اپنے لڑکون کو اطراف وجوانب کے طرف بہیجا اور اونہون نے بابل کو لیلیا۔ کیومرث ہی نے سب سے پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گہوڑون کو سواری کے لئے پسند کیا۔ یہہ آدم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس نے لوگون کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اسکو اس نام سے پکارین۔ اہل فارس اس کے لڑکے ماداے کی اولاد سے ہین۔ ابتداے زمانہ سے اسی کی اولاد کی کیانیہ اور کسرویہ مین حکومت رہی تا آنکہ حکومت فارس کا خاتمہ ہوا۔

ہوشنگ اور طہمورث

اہل فارس یہہ روایت کرتے ہین کہ اوشہنگ ہی مہلائیل ہے اور اوس نے ہند پر قبضہ حاصل کیا تہا اس کے بعد طہمورث بن الوجہان بن انکہد بن اسکہد بن اوشہنگ بادشاہ ہوا۔ بعضون نے بجائے اسکہد کے فیشداد لکھہ دیا ہے اور درحقیقت یہہ کل اسماء عجمی ہین اسوجہ سے اور نیز اصولاً روایت منقطع ہونے کے سبب سے ہم اسکی صحت کے ذمہ دار نہین ہین۔ ابن کلبی لکھتا ہے کہ طہمورث[1] بابل کا پہلا بادشاہ ہے اور اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی اور یہہ اپنی حکومت مین نہایت نیک اور منصف تہا اسکے سنہ ۱ جلوس مین بیوراسب ظاہر ہوا اور اوس نے مذہب صابئہ کی بنا ڈالی۔

جمشید

علمار فارس کہتے ہین کہ طہمورث کے بعد جمشید[2] تخت نشین ہوا

[1] طہمورث نہایت نیک مزاج تہا یہہ اپنے داد اکی چال چلا روزہ رکہنے کا حکم دیا فارسی مین کتابت کی اوامر الہی کا پابند تہا چالیس برس بعد مرگیا۔

[2] جمشید نے ریشم کیڑون سے نکالا کاتب اور دربان مقرر کئے نوروز کو عید کا دن ٹہیرایا۔

اس کے معنی ہین شجاع یا شعاع شمس - یہہ طہمورث کا حقیقی بہائی تہا یہہ بہی ہفت اقلیم کا بادشاہ تہا اور نہایت نیک سیرت اور عادل تہا پہر بعد چندے ظالم اور جابر ہو گیا اس کی موت سے ایک برس پہلے بیوراسپ[1] نے اسپر خروج کیا اور گرفتار کرکے آرہ سے چیر ڈالا اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ جمشید نے خدائی کا دعوی کیا تہا اسوجہ سے پہلے اسپر اسکے بہائی اسفتوبر نے خروج کیا لیکن ناکام رہا تب بیوراسپ اوٹہا اور اوس نے جمشید کی حکومت کا قلع قمع کردیا اور سات سو برس تک حکومت کرتا رہا ابن کلبی نے بہی ایسا ہی لکہا ہے -

ضحاک

طبری کہتا ہے کہ بیوراسپ ہی کو ازدہاک کہتے ہین جسکو عرب ضحاک کے نام سے موسوم کرتے ہین یہہ وہی شخص ہے جسکا ذکر ابو نواس شاعر کے اس شعر مین ہے -

وکان منا الضحاک تعبده الجامل والجن فی محاربہا[2]

اور پہر طبری ہی روایت کرتا ہے کہ عجم کا یہہ خیال ہے کہ جمشید نے اپنی بہن کا عقد اپنے خاندان مین سے کسی کے ساتہہ کردیا تہا اور اوسکو یمن کا حاکم مقرر کیا تہا اوس سے ضحاک پیدا ہوا چنانچہ اہل یمن ضحاک کا نسب یون بیان کرتے ہین "ضحاک بن علوان بن عبیدہ بن عویج" اس نے اپنے بہائی سنان بن علوان کو مصر کا بادشاہ کرکے بہیجا تہا جو ابراہیم علیہ السلام کا فرعون تہا اور اہل فارس ضحاک کا نسب اس طرح لکہتے ہین "بیوراسپ (ضحاک) بن رتیکان بن ویدوشتک بن فارس بن افروال" اور بعضے اسکی مخالفت کرتے ہین

---

[1] بیوراسپ جمشید کا عامل تہا اس نے اپنے زمانۂ حکومت مین ٹکس محصول یعنی ملاہی نکالی سولی دینا - ہاتہہ پاؤن کا کاٹنا اسی کی ایجاد ہے - اس نے ہزار برس حکومت کی اسکے اوافر عہد حکومت مین ابراہیم علیہ السلام تہے سوا دیر عز و اسکا عامل تہا -
[2] ضحاک ہم مین تہا جسکی عبادت اونٹ والے (یعنے رؤسا) اور جن (یعنی بدوی) اپنے محرابوں مین کرتے تہے -

اور کہتے ہین کہ اس نے ہفت اقلیم پر بادشاہت کی یہہ ساحر اور کافر تہا اس نے اپنے باپ کو مار ڈالا اور اکثر یہہ بابل مین رہتا تہا۔ ہشام کی روایت ہے کہ ضحاک بعد جمشید کے بادشاہ ہوا یہی ابراہیم علیہ السلام کا نمرود ہے اور اہل فارس کا نوان بادشاہ ہے جبل دبناوندمین پیدا ہوا تہا۔

افریدون ضحاک نہایت مستعد اور بہادر تہا جب اس نے ہند پر فوج کشی کی اور خود لڑائی پر گیا تو افریدون نے اسکے زمانہ عدم موجودگی مین اسکے ملک پر قبضہ کرلیا اور بوقت مراجعت ضحاک اور افریدون مین لڑائی ہوئی ضحاک کا ادبار آگیا تہا وہ ان لڑائیون مین افریدون کے ہاتہہ گرفتار ہوکر جبال دبناوندمین قید کردیا گیا اور اسکی گرفتاری اور اسپر فتحیابی کے دن کو عید کا دن مقرر کیا لیکن اہل فارس یہہ بیان کرتے ہین کہ شاہی خاندان جس مین حکومت چلی آرہی تہی وہ اوشہنگ اور جمشید کا تہا اور ضحاک یعنی بیور اسپ نے اونپر خروج کیا اور فتحیاب ہوا اس نے بابل آباد کیا اور ربطیون سے اپنی فوج تیار کی اور اہل عالم پر بزور سحر غالب آیا۔ اصفہان کا ایک شخص عالی (کابی حداد) نامی اسکی مخالفت پر اوٹہہ کہڑا ہوا اوس کے ہاتہہ مین ایک نیزہ تہا جسپر اوس نے جراب لٹکا کر جہنڈا بنایا اور لوگون کو ضحاک کے برخلاف اوبہار کر اوس سے لڑا جب ضحاک میدان جنگ سے بہاگا تو اوسکی رائے سے بنی جمشید مین سے افریدون کو تخت نشین کیا افریدون نے تخت پر بیٹہتے ہی ضحاک کا تعاقب کیا اور اوسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالا افریدون زمانہ نوح علیہ السلام مین تہا شاید اسی وجہ سے یہہ کہا جاتا ہے کہ افریدون ہی نوح علیہ السلام تہے

ؔ اس جہنڈے کو درفش کابیان کہتے ہین اہل فارس اسکی بہت تعظیم کرتے تہے جنگ قادسیہ مین یہہ جہنڈا مسلمانون نے چہین لیا تہا۔

لیکن تحقیق یہہ ہے جسکو ہشام بن کلبی نے انسابین فارس سے نقل کیا ہے کہ افریدون جمشید کی اولاد سے ہے ان دونون مین نوشتون کا فرق ہے اس نے دوسو برس سلطنت کی اور ضحاک کے کل سظالم اور غصب کی ہوئی چیزین اونکے مالکون کو وا پس کر دیا۔

افریدون کے لڑکے

افریدون نے اپنے حالت حیات ہی مین ملک کو اپنے تین لڑکون مین تقسیم کر دیا بڑے لڑکے سرم (سلم) کو روم۔ شام۔ مغرب دیا۔ طوج (تور) کو ترک اور چین دیا۔ ایرج کو اعراق۔ ہند۔ حجاز دیا۔ افریدون کے مرنے کے بعد سرم (سلم) اور طوج (تور) نے ملکر ایرج کو لڑکر مار ڈالا اور اوس کے ملک کو آپسمین تقسیم کر لیا۔ اہل فارس یہہ خیال کرتے ہین کہ افریدون اور اوسکی اوپر کی دس پشتین اشکیان کے لقب سے یاد کئے جاتے تہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایرج کے دو بیٹے وندان اور اسطوبہ اور ایک لڑکی خورک نامی تہی جو بعد مرگ افریدون اپنے باپ ایرج کے ساتہہ مارے گئے اسی روایت سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ افریدون پانچسو برس حکومت کی اور اسی نے ثمود اور نبط کے آثار سواد سے محو کئے اور ابتدا اسی نے اپنے کو (کے) سے ملقب کیا۔ اور کے افریدون کے نام سے مشہور ہوا (کے) کے معنی ہین تنزیہ یعنی مخلص اور متصل روحانیات سے) اور بعضون نے اس کے معنی اور بہی بہت کچہہ بیان کئے ہین

منوشہر اور افراسیاب

چند دلون کے بعد منوشہر (منوچہر) بن منشخر بن ایرج نے زور پکڑا یہہ افریدون کے نسل سے تہا اسکی مان اسحاق علیہ السلام کے اولاد سے تہین اس نے سن شعور کو پہونچکر اپنے چچون سے لڑائی کی اور اونکو مار کر بادشاہ بن بیٹہا اور بابل کو اپنا دار الحکومت بنایا۔ فارس کو دین ابراہیمی کیطرف مائل کیا پہر افراسیاب بادشاہ ترک نے اسپر چڑہائی کی اور

بابل کو اوس سے چھین لیا اور اوسکا تعاقب طبرستان تک کرتا چلا آیا جب طبرستان بھی منوشہر (منوچہر) کو پناہ نہ دے سکا تو وہ طبرستان چھوڑکر اعراق کیطرف چلا گیا اور افراسیاب نے طبرستان پر بھی قبضہ کرلیا۔ افراسیاب کے نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ طوج (تور) بن افریدون کی نسل سے ہے جسوقت منوشہر نے طوج (تور) کو قتل کیا اور اس کے خاندان پر تباہی آئی اوسوقت یہہ چھپکر بلاد ترک مین چلا گیا اور وہین اس نے نشو و نما پایا اور اوہنین کے ملک سے نکلا اسی وجہ سے افراسیاب اونکی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ جب منوشہر بن منشخور مر گیا تو افراسیاب بن اشک بن رستم بن ترک نے بابل پر قبضہ کرلیا اور مملکت فارس کو تہ و بالا کردیا۔

زومر اس کے بعد زومر (زو یا زاب) بن طہارست (طہاسپ) اور بروایت دیگر راسب بن طہارست نے افراسیاب پر خروج کیا۔ زومر بن طہارست نو واسطے سے منوچہر کیطرف نسباً منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طہارست اپنے باپ سے علیحدہ ہوکر بلاد ترک مین چلا گیا تھا اور وہین اس نے عقد کرلیا تھا جس سے زومر پیدا ہوا اور سن شعور کو پہونچکر افراسیاب کی مخالفت او ٹھا اور لڑکر اسکو سلطنت فارس سے نکال دیا افراسیاب ترکستان کو چلا گیا زومر نے اس فتحیابی کے دن کو عید مہرجان کے نام سے مشہور کیا۔ زومر کا غلبہ اور قبضہ منوشہر کے مرنے کے بارہ برس کے بعد فارس پر ہوا۔ یہہ نہایت نیک سیرت اور صلح پسند امن دوست تھا اس نے بابل کی بگڑی ہوئی حالت اور افراسیاب کی خراب کی ہوئی آبادی کو از سر نو رونق دیا اس نے سواد مین نہر زاب نکالی اور اوس کے کنارہ پر شہر بسایا اور اوسکا نام زواہی رکھا ہر طرح کے درخت پھول۔ پھل کے لگائے طرح طرح کے کھانے ایجاد کئے غنیمت کو اہل لشکر پر

تقسیم کیا۔

گرشاسب گرشاسب[۱] (گرشاسپ) طوج بن افریدون کی اولاد سے اور بروایت دیگر اولاد منوشہر سے ہے اور اسکا نایب تہا اہل فارس مین یہہ ایک عظیم الشان شخص گزرا ہے لیکن بادشاہ نہین ہوا اور بادشاہت زومر بن طہماسپ کرتا تہا۔ زومر اپنی حکومت کے تیسرے سال مرگیا۔ اسی کے زمانہ مین بنی اسرائیل تیہ سے نکلے تہے اور یوشع نے اریحا کو فتح کیا تہا اس کے مرنے کے بعد ملوک فارس کے دوسرے طبقہ کی حکومت کا سلسلہ چلا جنکا پہلا بادشاہ کیقباد ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس طبقہ کا زمانہ حکومت دو ہزار چار سو ستر برس رہا جیسا کہ بیہقی اور اصفہانی نے تحریر کیا ہے۔ اور ان کے بادشاہون مین سے صرف انہین نو بادشاہون کو ذکر کیا ہے جنکو طبری نے لکہا ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

[۱] گرشاسب کی نسبت بعض مورخین لکہتے ہین کہ یہہ زو کا نایب تہا اور بابل مین رہتا تہا اسنے بغاوت کرکے اوس سے ملک نکال لیا یا تقسیم کرلیا بیس برس تک حاکم رہا۔

شجرۂ ملوک طبقۂ اولیٰ فارس

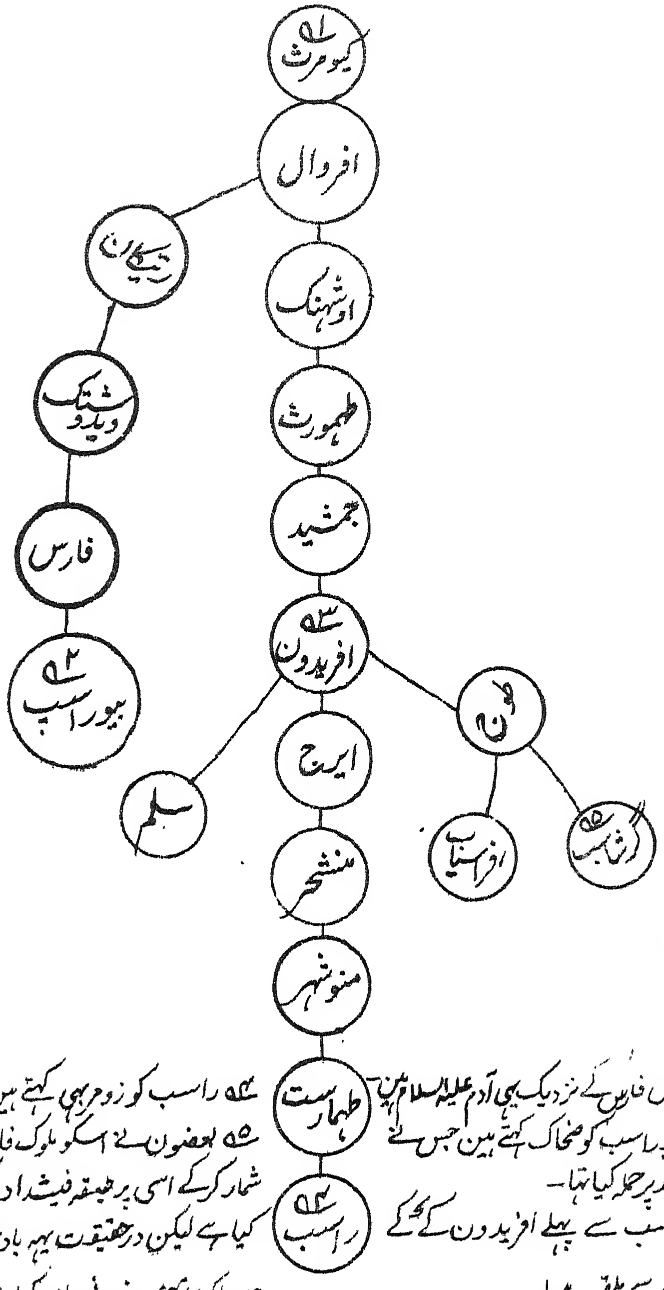

؎۱ اہل فارس کے نزدیک یہی آدم علیہ السلام ہین۔
؎۲ بیوراسب کو ضحاک کہتے ہین جس نے جمشید پر حملہ کیا تہا۔
؎۳ سب سے پہلے افریدون کے لقب سے ملقب ہوا۔

؎۴ راسب کو زو بہی کہتے ہین۔
؎۵ بعضون نے اسکو ملوک فارس سے شمار کرکے اسی پر طبقہ فیشدادیہ کو ختم کیا ہے لیکن درحقیقت یہہ بادشاہ نہ تہا جیسا کہ علامہ مورخ نے بیان کیا ہے۔

طبقہ ثانیہ ملوک فارس

کیقباد ملوک فارس کا دوسرا طبقہ کیانیہ کے نام سے مشہور ہے انکے ہر بادشاہ کا نام کے کیطرف مضاف کیا جاتا ہے انکا پہلا بادشاہ کیقباد[1] ہے جو منوشہر سے چار پشتون کے واسطہ سے منسوب ہوتا ہے۔ اس نے رؤسا ترک مین اپنی شادی کی جس سے اس کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔ کے وافیا۔ کیکاؤس۔ کے ارش۔ کے نیہ۔ کے فاسمن طبری کہتا ہے کہ ملوک کیانیہ اور ترک مین اکثر لڑائیان ہوا کین انکا پہلا بادشاہ کیقباد قریب نہر بلخ جسکو جیحون کہتے ہین رہتا تھا اس نے ترک کو زمین فارس پر آنے سے روکا۔ سو برس حکومت کی۔

کیکاؤس اس کے بعد کیکاؤس بن کینیہ بادشاہ ہوا۔ اس سے اور افراسیاب بادشاہ ترک سے بہت لڑائیان ہوئین جسمین اسکا لڑکا سیاوخش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تھا۔ اور عمر ذوالاذعار بادشاہ تبابعہ سے لڑنے کو اوس کے ملک مین گیا جب عمر ذوالاذعار نے اسکو گرفتار کر لیا تو اسکا وزیر رستم بن دستان لشکر فارس لیکر یمن پر چڑھ گیا اور عمر ذوالاذعار کو قتل کر کے کیکاؤس کو چھڑا لایا۔ طبری کی تحریر یہہ شہادت دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیاوش) کو تعلیم و تربیت کے لئے رستم بن دستان کے سپرد کیا رستم اس کا سجستان مین نائب تھا اوس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تعلیم دی جب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی تو باپ کے سامنے آیا

---

[1] اس کے زمانہ مین حزقیل۔ الیاس۔ الیسع۔ شموئیل پیغمبر تھے اس نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔

اور امتحان مین پورا اوترا۔ کیکاؤس کی بی بی آبرخ نامی دختر افراسیاب بادشاہ
ترک اسپر عاشق ہوگئی جب سیاوخش نے ملنے سے انکار کیا تو ابرخ نے کیکاؤس
سے سیاوخش کی جغلی کردی کیکاؤس نے اپنے ہاتھہ سے بیٹی کا قتل نامناسب
خیال کرکے تھوڑی سی فوج دیکر افراسیاب سے لڑنے کو بھیجدیا تاکہ اوس کے ہاتھہ
مارا جائے مگر لڑائی نہوئی صلح ہوگئی کیکاوس نے یہہ خبر پاکر لڑنے کو لکھا۔ سیاوخش
بدعہدی کو برا سمجھکر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا اوس نے اپنی
بیٹی سے اسکا بیاہ کردیا جب اوسکو حمل رہا تو اوس نے جان کے خوف یا ملک
کے تقسیم کے خیال سے اپنی بیٹی کے ذریعے سے سیاوخش کو قتل کروا ڈالا اور بیٹی کا
حمل گرانا چاہا لیکن[1] نہ گرا اور اوس کے بطن سے خسرو پیدا ہوا کیکاوس نے
یہہ سنکر اپنی بہو اور پوتے کو چروا کر منگوا لیا اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ جب کیکاوس کو
اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اوس نے نامی نامی سپہ رون کے ساتھہ
فوجین روانہ کین جنہون نے بلاد ترک کو خوب خوب پامال کیا اور ابنائے
افراسیاب کو قتل کیا طبری کہتا ہے کہ کیکاوس بلاد یمن پر چڑھہ آیا تھا
شمر ذوالاذعار نے حمیر او رقحطان کو ساتھہ لیکر اسکا مقابلہ کیا اور کیکاوس کو
ہزیمت دیکر اوسکو گرفتار کرکے ایک کنوئین مین قید کردیا اور اوس کے منہہ پر
ایک پتھر رکھہ دیا۔ اس کے بعد سجستان سے رستم کیکاوس کے چھڑانے کو آیا
اور ذوالاذعار کو شکست پر شکست دینے لگا انجام کار رستم نے ذوالاذعار
سے کیکاوس کے واپس لینے پر صلح کرلی چنانچہ رستم کیکاوس کو یمن سے چھڑا کر

[1] بعضے مورخ کہتے ہین کہ جب حمل گرانے سے نہ گرا تو اوس نے اپنی بیٹی کو فیروان نامی ایک امیر کے
سپرد کردیا اور یہہ کہہ دیا کہ جب بچہ پیدا ہو مار ڈالنا لیکن فیروان نے لڑکا پیدا ہوتے نظر اپنے
چھپا رکھا جب کیکاوس نے سنا تو اپنی بہو و بچے کو چرواکر منگا لیا۔

بابل کو واپس آیا کیکاؤس نے اس احسان کے بدلے رستم کو کل قیود اور اطاعت شاہی سے آزاد کر دیا اور اوس کے بیٹھنے کے لئے ایک تخت چاندی اور سونے کا بنوا کر اپنے تخت کے برابر رکھوا دیا سجستان اور زابستان جاگیر مین دیا۔ یہہ ڈیڑہ سو برس حکومت کرکے مر گیا۔

کیخسرو کیکاؤس کے بعد بروایت طبری و مسعودی و بیہقی و عامہ مورخین اوسکا پوتا کیخسرو بن سیاوخش تخت پر بیٹھا۔ سہیلی لکھتا ہے کہ کیخسرو تین بادشاہون کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا تھا پہلا کیکاوس کے بعد اوسکا بیٹا کے کینہ بعدہٗ اوس کا لڑکا اجوابن کے کینہ بعدہ اسکا چچا سیاوخش بن کیکاؤس بادشاہ ہوا پھر ان تینون بادشاہون کے بعد کیخسرو بن سیاوخش صدر آرا ہوا لیکن یہہ بالکل خلاف قیاس ہے کیونکہ کل مورخین نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ سیاوخش بحالت حیات اپنے باپ کے ترکون کی لڑائی مین مارا گیا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس بن کینیہ بن کیقباد نے کیخسرو کو اوسیوقت بجاے اپنے تخت نشین کر دیا تھا جب وہ اپنے مان و اسفاقد بنت افراسیاب کے ہمراہ بلاد ترک سے آیا تھا اور کیخسرو نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ایک فوج بسر گروہی سپہ لار اجوا۔ اصفہان کے طرف اپنے باپ کے خون کے بدلہ لینے کو بغرض جنگ افراسیاب روانہ کیا۔ افراسیاب نے لشکر فارس کو نہایت ناکامی سے پسپا کر دیا کیخسرو یہہ سنکر بذاتہ بلخ کو گیا اور وہان سے لشکر اور نامی نامی سپہ لارون کو جمع کرکے دفعتہً افراسیاب پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی مین افراسیاب کو ہزیمت ہوئی اور اوسکے بڑے بڑے سردار مارے گئے منجملہ اونکے وہ شخص بھی مارا گیا جو کیکاؤس کا قاتل تھا بعد اسکے افراسیاب نے صلح کی درخواست کی کیخسرو نے اسکو نامنظور کرکے لڑائی جاری رکھی تا آنکہ افراسیاب میدان جنگ سے بھاگا کیخسرو نے اوس کا

تعاقب کیا اور آذربائیجان مین گرفتار کرکے اوسکو ذبح کر ڈالا کل مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا۔ اس فتح مین اوس کے ہمراہ شاہ فارس کے اوجن بن حیسوش بن کیکاوس ابن کے کینیہ بن کیقباد ہی تہا۔ اور یہہ طبری کے نزدیک کیہراسف (لہراسف) کا باپ ہے جو کیخسرو کے بعد بادشاہ ہوا ہے جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے اور افراسیاب کے بعد بلاد ترک مین جوراسف بن شراسف (برادر افراسیاب) تخت پر بیٹھا۔

کیہراسف ان واقعات کے بعد کیخسرو ترک دنیا کرکے بجاے اپنے کیہراسف (لہراسف) بن کے اوجن کو تخت پر بیٹھایا۔ بعضے کہتے ہین کہ اسکے بعد کیخسرو بیابان کیطرف چلا گیا اور غائب ہوگیا اور بعضے کہتے ہین کہ مر گیا بہر کیف یہہ ساٹھہ برس حکمرانی کرکے غایب ہوگیا اور بجاے اوسکے کیہراسف (لہراسف) تخت پر بیٹھا اسکے ابتدائی زمانہ حکومت مین ترک کا رعب سد ذ بڑہا کہ اس نے اون سے لڑنے کو اپنا دارالسلطنت چہوڑ دیا اور نہر جیحون کے کنارہ شہر بلخ مین سکونت اختیار کرلی اور اکثر ایام اونہی کی لڑائیون مین مصروف رہتا تہا۔ اسکے عہد حکومت مین بختنرسی معروف بہ بختنصر اعراق۔ اہواز۔ روم پر اسکا گورنر تہا۔ کیہراسف نے بختنصر کی حکومت کا دروازہ کسیقدر اور وسیع کرکے سرحدی ممالک کے فتح کرنے کی اجازت دیدی اور خود معہ ملوک فارس او بختنصر بادشاہ موصل و سنجاریف کے شام کیطرف بڑہا اور بیت المقدس کو فتح کرلیا۔ یہود پر غالب آیا اور اونکو منتشر و پریشان کیا جیساکہ اخبار یہود مین بیان کیا گیا ہے۔ یہہ بختنصر وہی ہے جو عرب سے لڑا تہا اور ایک مدت تک اونکو پریشان کرتا رہا تہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ بہمن کے عہد حکومت مین تہا جو کیستاسب (کیشتاسب) بن کیہراسف

(بہراسف) کا پوتا ہے۔

معد ابن عدنان بنی اسرائیل مین

ہشام ابن محمدؒ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ارمیا نبی علیہ السلام کو وحی کے ذریعے مطلع کیا تہا کہ بخت نصر بڑا ظالم ہوگا اسوجہ سے عرب کو منتشر کردو جنکے گہرون مین دروازے نہین ہین اور اونکو اوسکی ظالمانہ حرکات سے ڈراد و اور یہہ بتلادو کہ یہہ سب تمہارے کفر و عصیان کیوجہ سے ہونیوالا ہے۔ اسرائیلین کی کتاب مین لکہا ہے کہ یہہ وحی یرمیا بن خلقیا کیطرف آئی تہی جنکا ذکر اس سے پہلے ہوچکا ہے اور اللہ تعالی نے یہہ حکم دیا تہا کہ گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائین اور تا انقضاء امر الٰہی اونکی کفالت کرین انتہی۔ ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے بلاد عرب پر حملہ کیا اور اونکو رسد وغیرہ دینے پر مجبور کیا چنانچہ عرب نے اسکو تسلیم کرلیا اور اوس نے انکو انبار اور حیرہ مین ٹہیرایا۔ ہشام کے علاوہ اور مورخین لکہتے ہین کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ درمیان ایلہ اور ابلہ کے لڑائی کی اور اوس میدان کو سوار اور پیادونسے بہردیا۔ بنی عدنان نے پہلے اوسکا مقابلہ کیا اوس نے اونکو حضور تک نہایت نقصان کے ساتہہ پسپا کردیا تب اللہ تعالی نے ارمیا اور یوحنا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ معد ابن عدنان کو جسکی اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے والے ہین عرب کے گروہ سے نکال لائین معد ابن عدنان اوسوقت بارہ برس کے تہے یوحنا اونکو اپنے ساتہہ براق پر بیٹہا کر حران مین لائے اور انہون نے ابناء بنی اسرائیل مین پرورش پائی اور بخت نصر لوٹ کر بابل آیا اور قیدیان عرب کو انبار مین ٹہیرایا۔ جب بخت نصر مرگیا تو معد ابن عدنان ابناء بنی اسرائیل کے ساتہہ حج کعبہ کو آئے اور وہین اپنی قوم مین رہ گئے عانہ بنت الحارث بن مضاض جرہمی سے بیاہ کرلیا جس سے

نزار بن معد پیدا ہوئے۔

کیستاسب کہیر اسف نہایت نیک سیرت تہا ملوک مشرق اور مغرب اسکو نذر آتی بہیجتے تہے اس نے اپنی حالت حیات مین ترک دنیا کرکے بجائے اپنے کیستاسب (کیساشب) اپنے لڑکے کو تخت پر بیٹہا دیا۔ کیستاسب نے بہی اپنی عمر کا زیادہ حصّہ ترکون کی لڑائی مین صرف کیا اور اونکی بغاوت و سرکشی فرو کرنے کی غرض سے اپنے لڑکے اسفندیار کو میدان جنگ مین بہیجدیا جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔

زردشت اسکے زمانہ حکومت مین زرادشت (زردشت) حکیم ظاہر ہوا جسکی نبوت پر مجوسی ایمان لائے ہوئے ہین۔ بعض اہل کتاب کا یہہ بیان ہے کہ یہہ اہل فلسطین سے ہے ارمیا نبی کی خدمت مین رہتا تہا اور اونہین سے پڑہتا تہا پہر اونکا مخالف ہوگیا اونکی بددعا سے مجذوم ہوگیا اور اون سے علیحدہ ہوکر آذربائیجان مین چلا آیا۔ دین مجوسیت کی بنا ڈالی اور کیستاسب کو اپنی طرف مایل کرلیا اس نے لوگون کو دین مجوسی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اوس کے مخالفین کے قتل کا حکم دیا۔ علماء فارس کہتے ہین کہ زردشت شاہ شنو شہر کے نسل سے ہے اور انبیاء بنی اسرائیل مین سے کسی نبی نے اسکو کیستاسب کیطرف مبعوث کیا تہا جن دنون وہ بلخ مین تہا۔ زردشت اور جاماسب عالم دونون منوشہر کی اولاد سے ہین یہہ دونون زبان فارسی مین لکہا کرتے تہے جو وہ نبی عبرانی مین کہتا تہا۔ جاماسب عالم۔ زبان عبرانی جانتا تہا اور وہ زردشت کو ترجمہ کرا دیتا تہا یہہ واقعہ سنہ ۳۰ جلوس کہیر اسف کا ہے۔ علماء فارس کہتے ہین کہ زردشت ایک کتاب لایا تہا جسکے وحی ہونیکا وہ مدعی تہا یہہ کتاب بارہ جلدون مین تہی اور اوس کے بعد ایک سونے کا نقش تہا۔ کیستاسب نے اس کتاب اور نقش کو اصطخر کے ہیکل مین رکہا اور اوسپر

لوگون کو متعین کرکے عام لوگون کو اوسکی تعلیم کی ممانعت کر دی مسعودی کہتا ہے
کہ اس کتاب کا نام نسنار تہا خود زردشت نے اسکی تفسیر کی اور اوسکا نام زند کہا
پہر اس تفسیر کی دوبارہ تفسیر کی اور اوسکو زندیہ کے نام سے موسوم کیا یہہ وہی
لفظ ہے جسکو عرب متعرب کرکے زندیق کہتے ہین۔ مجوسیون کے نزدیک یہہ کتاب
تین حصّون پر منقسم ہے ایک حصہ مین امم ماضیہ کے حالات ہین دوسرے مین
آیندہ باتون کی پیشین گوئیان لکہی ہین تیسرے مین مذہبی اور اون کے
شرعی احکام ہین۔ مثلاً مشرق قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زوال اور
غروب کے وقت پڑہنی چاہیئے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اوس سے دُعا
کرنی چاہیئے۔ زردشت نے از سر نو آتشکدہ بنوائے جنکو منوشہر نے ٹہنڈا
کردیا تہا اور اون کے لئے دو عیدین مقرر کین ایک عید نوروز۔ اعتدال
ربیعی مین۔ اور دوسری عید مہرجان۔ اعتدال خریفی مین۔ علاوہ ان کے
اور بہی احکام ہین غرضکہ جب فارس کی حکومت اولاً منقرض ہوئی تو اسکندر
نے اون کتابون کو جلا دیا پہر جب اردشیر کا زمانہ آیا تو اوس نے اہل فارس کو
جمع کرکے پہر از سر نو اوس کتاب کو لکہوایا مسعودی کہتا ہے کہ کیتاسب
نے زردشت سے اوسکی نبوت کے پینتیسوین برس دین مجوسی کی تعلیم لی اور
کیتاسب نے بجائے زردشت کے اہل آذربائجان سے جاماسب عالم کو
مقرر کیا یہہ فارس کا پہلا موبد (مغان) ہے انتہیٰ۔

سلہ اِن احکام کے علاوہ اس کتاب مین یہہ بہی تہا کہ مان۔ بہن۔ شراب حلال ہے
آگ کو پوجنا چاہیئے ایک نیکی کا خدا ہے جسکو ایزد کہتے ہین اور دوسرا بدی کا خدا ہے
جو اہرمن کہلاتا ہے۔ (نعوذ باللہ)۔

جنگ گیتاسب وخرزاسب

طبری لکھتا ہے کہ دین مجوسی اختیار کر لینے کی وجہ سے گیتاسب اور خرزاسب بادشاہ ترک مین متعدد لڑائیان ہوئین ایک عالم اس لڑائی مین مارا گیا زرین بن گیتاسب انہین معرکون مین کام آیا ترک کو اخیر لڑائیون مین ہزیمت ہوئی شاہ فارس نے سختی شروع کی اور ترک کے ساحر قید وشق کو مار ڈالا۔ کامیابی کے بعد گیتاسب بلخ کیطرف واپس آیا یہان اوس کے لڑکے اسفندیار نے بادشاہ ترک کی سفارش کی جس سے گیتاسب نے برہم ہو کر اسفندیار کو قید کر دیا اور خود کرمان اور سجستان کے پہاڑون پر تارک الدنیا ہو کر سکونت پذیر ہو گیا بلخ مین اسکا باپ کہیراسف رہتا تھا اسکو اگرچہ پیری نے کسی کام کا نہ رکہا تھا لیکن اس کے پاس مال وخزانہ بیحد رہتا تھا بادشاہ ترک نے موقع پا کر بلخ پر حملہ کر دیا مقدمۃ الجیش کا افسر اوسکا بہائی جوراتہا اوس نے نہایت تیزی سے ایک ہفتہ کی لڑائی مین بلخ پر قبضہ کر لیا اور کہیراسف کو قتل کر کے اوس کے مال واسباب کو لوٹ لیا۔ آتشکدون کو منہدم کر دیا خمانی بنت گستاسف اور اوسکی بہن کو گرفتار کر کے مونڈہی بنا لیا۔ اس لڑائی مین خرزاسب بادشاہ ترک نے فارسیون سے اون کے بڑے جہنڈے کو چہین لیا جسکو وہ زرکش کاویان کہتے تہے یہہ وہی جہنڈا تہا جسکو کاوی حداد نے کہڑا کیا تہا جبکہ ضحاک سے باغی ہو کر اوس کو قتل کیا تہا اور افریدون کو بجائے اوس کے تخت نشین کیا تہا شاہان فارس نے اسکو اوسی کے نام سے موسوم کیا اور اوسکو جواہر سے مرصع کر کے اپنے خزانہ مین رکہتے تہے۔ لڑائیون مین اوسکو تبرکاً نکالتے تہے اسی جہنڈے کو مسلمانون نے جنگ قادسیہ مین اہل فارس سے چہین لیا تہا۔

قتل خرزاسب واسفندیار

خرزاسب بادشاہ ترک مہم بلخ سے فارغ ہو کر

سجستان کیطرف بڑہا جہان کیتاسب تارک الدنیا ہوکر عبادت مین مصروف تہا
اوس نے بادشاہ ترک کے آنیکی خبر سنکر اسفندیار کو قید سے رہا کرکے بہادر عالم
کے ہمراہ ترکون سے لڑنے کو بہیجا۔ اسفندیار نے خرزاسب کو نہایت نقصان
کے ساتہہ پسپا کیا اور کل وہ چیزین جنکو ترک نے لوٹ لیا تہا پہر واپس لیلین اور
زرکش کاویان کو بہی چہین لیا۔ خرزاسب کو ہزیمت کے بعد سنبہلنے کا موقع
نہ ملا وہ شکست پر شکست کہاتا ہوا اپنے ملک مین جا پہونچا اور اسفندیار
اوسکا تعاقب کرتا گیا اور اوس کے ملک کو بزور تیغ فتح کرتا گیا سب سے
آخری لڑائی مین خرزاسف اور اوسکا بہائی مارا گیا اوسکا مال و اسباب
اور خزانہ لوٹ لیا گیا عورتین گرفتار کرلی گئین اس کامیابی کے بعد اسفندیار
ترک پر خراج مقرر کرکے واپس ہوکر بلخ کو آیا۔ ہشام ابن محمدؒ کہتا ہے کہ
اس کے بعد کیتاسب نے اسفندیار کو رستم حکمران سجستان کیطرف روانہ کیا۔
جس نے اسکے دادا کیقباد کو قید مین سے چہڑا یا تہا۔ اور کیقباد نے اوسکو یہہ
ملک اوسکے حسن خدمت کے بدلے دیا تہا۔ اسفندیار اور رستم مین لڑائیان ہوئین
جنکے اثنا مین کیتاسب ایکسو بیس ۱۲۰ برس کا ہوکر مرگیا اور یہہ خود بہی انہین
لڑائیون مین مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو اون کے
شہرون کے طرف لوٹا دیا تہا اور اسکی مان بنی طالوت سے تہی اور بعضے یہہ
کہتے ہین کہ جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے طرف واپس کیا ہے وہ
کورش بادشاہ بابل زمانہ بہمن مین تہا اور اوسی کے حکم سے اوس نے بنی اسرائیل کو
واپس کیا تہا پہر اسکے بعد کیتاسب بادشاہ ہوا جسکا لڑکا بہمن ہے اور
بعضے کہتے ہین کہ اوسکا لڑکا اردشیر بہمن ہے۔

بہمن	کیتاسب اور بروایت دیگر اسفندیار کے بعد اردشیر بہمن تخت

حکومت پر بیٹھا یہہ بہت بڑے رُعب و داب کا بادشاہ تہا اسیوجہ سے لوگ اسکو طویل الباع مشہور کرتے ہین اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی ہشام ابن محمدؒ راوی ہے کہ بہمن تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو سجستان کیطرف گیا رستم بن دستان اس کے مقابلہ پر آیا اور خوب خوب لڑا لیکن اسکے اقبال کے دن تمام ہو چکے تہے وہ مع اپنے بہائی اور بیٹون کے ان لڑائیون مین مارا گیا بعد ازان بہمن نے روم پر حملہ کیا اور اونپر خراج مقرر کیا یہہ کل ملوک فارس سے عظیم الشان تسلیم کیا جاتا ہے اس نے سواد مین ایک شہر آباد کیا اسکی مان طالوت کے نسل سے تہی اسمین اور طالوت مین چار پشتونکا فرق تہا اسکی اُم و لد راسف نامی سے ایک لڑکا ساسان تہا۔ راسف بنی اسرائیل کی قیدی عورتون مین سے زربافیل کی بہن تہین جسکو یہود نے بیت المقدس کا حاکم بنایا تہا۔ بہمن نے خمانی کو اوسکی تیزی اور فراست کیوجہ سے بجائے اپنے فارس کا بادشاہ کر دیا اہل فارس اسکو شہزاد کہا کرتے تہے۔ بعضے مورخ لکہتے ہین کہ بہمن کی یہہ لڑکی تہی اور اوس نے اوس سے بیاہ کر لیا تہا۔ دین مجوسی مین یہہ جایز تہا جب خمانی اس سے حاملہ ہوئی تو اوس نے کہا کہ تاج اسکو دو حالانکہ حکومت و سلطنت کا مستحق ساسان تہا بہمن نے اس کے کہنے پر عمل کیا۔ ساسان رنجیدہ ہو کر اصطخر کو چلا گیا۔ اور وہین زُہد و عبادت کرتا بکریان چراتا تہا۔

دارا بہمن کے مرنے کے بعد چونکہ دارا اکبر کمسن تہا خمانی خود حکمرانی کرنے لگی یہہ بڑی مدبّرہ۔ ہوشیار اور عاقل تہی اکثر لڑائیون مین اپنے دشمنون سے فتحیاب ہوا کی جب اسکا لڑکا دارا اکبر جوان ہوا تو ملک اوسکے سپرد کر دیا اور خود فارس ہوتی ہوئی روم سے لڑنے کو گئی وہان سے

مظفر و منصور ہو کر واپس ہوئی۔ اسکا لڑکا دارا تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد
بابل گیا اطراف و جوانب کے ملوک سے لڑا اور اون سے خراج لیا بارہ برس
حکومت کر کے مرگیا اس کے جگہہ پر اسکا لڑکا بیٹھا اوسکا نام بہی دارا تہا اس نے
باپ کے وزیرون کو قتل کر ڈالا رفتہ رفتہ کل ارکان سلطنت اس سے رنجیدہ ہوگئے
ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ دارا ابن دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہہ نہایت
بدسیرت کینہ پرور ستمگر تہا۔ اسی دارا ابن دارا کے عہد حکومت مین اسکندر
بن فیلقوس بادشاہ یونان فارس پر چڑہہ آیا دونون مین لڑائیان ہوئین
خود دارا کے بعض سپاہیون نے اوسکو اثنا لڑائی مین قتل کرڈالا اور سکندر کے
پاس چلے آئے اور اوس کے قتل کے ذریعے سے اسکندر سے تقرب کے خواستگار
ہوئے اسکندر نے اونکو قتل کرڈالا اور یہہ کہا کہ یہہ اوسکی جزا ہے جو اپنے بادشاہ کے
ساتہہ برائی یا نمکحرامی کرے۔ اسکندر نے فتحیابی کے بعد روشنک بنت دارا
سے بیاہ کرلیا جیسا کہ اسکندر کے حالات مین بیان کرینگے۔ طبری کہتا ہے کہ
بعض علماء اخبار ماضیین کا یہہ قول ہے کہ وقت قتل دارا اوس کے چار
اولادین تہین تین لڑکے اشک بیوادار۔ اردشیر اور ایک لڑکی روشنک
تہی جس سے اسکندر نے بعد فتحیابی بیاہ کیا۔ دارا نے چودہ برس حکمرانی کی
یہہ وہی حالات ہین جو اہل فارس مین زمانہ کیقباد سے دارا آخری بادشاہ
تک مشہور ہین۔

اہروشیوشس مورخ روم ابتدائی حکومت فارس مین تحریر کرتا ہے کہ
یہہ لوگ بنی اسرائیل کے شام مین داخل ہونے کے بعد زمانہ عذنیال بن قناز
بن یوقنا مین گزرے ہین۔ یہہ عتنیال۔ کالب بن یوقنا کا بہائی تہا جو بعد
یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل کے مدبر اور مصلح ہوئے ہین۔ اسی زمانہ مین

ابو الفرس۔ بلاد آسیا سے جسکو عربی مین فارس یونانی مین پرشو فارسی مین پرشش
کہتے ہین نکلکر اوس کے اطراف و جوانب مین جا ٹہیرا اور وہان کے رہنے والون پر
غالب آگیا اسی وجہ سے یہہ گروہ اوس کے طرف منسوب کر دیا گیا۔ اور یہہ لوگ
برابر ترقی پذیر رہے تا آنکہ کیرش کے حکمرانی کا زمانہ آیا جسکے نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ کیسرے اول تہا
اس نے قضاعیون کو مغلوب کیا پہر شہر بابل پر حملہ کرکے دجلہ کے کنارے تک
قبضہ کر لیا بعد ازان تہوڑے دنون بعد شہر پر حملہ کرکے اوسکو منہدم کر دیا۔
سہریانیون سے ہم نبرد ہوا اور اونہین لڑائیون مین مر گیا۔ اس کے بعد اس کا
لڑکا قنبیشاش بن کیرش حکمران ہوا اس نے مصر پر چڑہائی کی مصریون
کے بتون کو توڑ ڈالا اون کے شرعی احکام اور ساحرون کو نیست و نابود کر دیا
یہہ واقعہ ابتدار دولت فارس سے ہزار برس بعد واقع ہوا۔ قنبیشاش کے
بعد دارا نے زمام حکومت اپنے ہاتہہ مین لی اس نے ہی بقیہ ساحرین مصر کو
قتل کیا اور سریانیون کے عمّال کو واپس کر دیا اور بنی اسرائیل کو شام کیطرف
بہیجدیا اس کے بعد وہ بلاد روم غربی پر چڑہہ آیا اثنار لڑائی مین خود دارا
کے سپہ سالارون مین سے ایک نے ۲۳ سنہ جلوس دارا مین دفعتہً حملہ کرکے اوسکو
قتل کر ڈالا بعدہٗ اسکا لڑکا ارتشخار چالیس برس تک اور اس کے بعد دارا الطوس
ارتشخار تیرہ برس تک حکمران رہا پہر ارتشخار بن دارا بادشاہ ہوا کیرش بن
لوطو اور اس سے لڑائی ہوئی کیرش مارا گیا اور یہہ اوس کے ملک پر بہی قابض
ہو گیا بعد ازان اہل روم نے باعانت اہل مصر اس سے سرکشی کی ایک مدت تک
باہم لڑائی ہوتی رہی آخر کار اہل روم اور ارتشخار مین صلح ہو گئی اور ارتشخار
چہبیس برس حکومت کرکے مر گیا یہہ واقعات زمانۂ حکومت اسکندر بادشاہ
یونان مین ہوئے ہین جو اسکندر اعظم کا ماموں تہا اسکندر بادشاہ یونان کے

مرنے کے بعد اسکندر اعظم کے باپ فیلقوس کو شہر مقدونیہ مین تخت نشین کیا اور
بجائے ارتشخار اوسکا لڑکا شخشار چار برس بادشاہت کرتا رہا اسی کے زمانہ حکومت
مین اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ اور کل بلاد روم غربی پر حکمران ہوا شخشار کے
بعد شخشار دارا بادشاہ ہوا اِس کے زمانہ مین اسکندر بن فیلقوس نے یہود سے
بیت المقدس چہین لیا بعد ازان اسمین اور دارا مین لڑائی چہڑ گئی جسمین دارا کو
ناکامی ہوئی اور اسکندر کامیابی کے بعد شام اور مصر کیطرف بڑہا اور اوسپر
قبضہ حاصل کرکے اسکندریہ آباد کیا پہر وہان سے مراجعت کرکے دارا الطوس
سے صف آرا ہوا۔ دارا میدان جنگ سے بہاگا اس نے اوسکا تعاقب کیا
اثناء راہ مین اوسکو زخمی دیکہکر گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی اس حالت پر
افسوس ظاہر کیا۔ دارا کے مرنے کے بعد اوسکو شاہی مدفن مین دفن کرا دیا۔
یہہ واقعہ حکومت فارس کے ایکہزار اسّی برس پر واقع ہوا جیسا کہ ابہی بیان
کیا گیا ہے انتہی کلام ہیروشیوش (کلام ہیروشیوش کا تمام ہوا) سہیلی کہتا ہے
کہ اسکندر دارا کو معرکہ جنگ مین زخمی دیکہہ کر گہوڑے سے اوتر پڑا اور
اوس کے سر کو اپنے زانو پر رکہہ کر کہنے لگا دو اے سید الناس لڑائی کرنے سے
میرا مقصود تمہارا قتل کرنا نہتا اور نہ مین اس سے راضی ہوا ہون تمہاری
اگر کوئی حاجت ہو تو بیان کرو دارا نے کہا میری لڑکی سے بیاہ کر لینا اور
میرے قاتل کو قتل کرنا اسکندر نے ایسا ہی کیا۔ یہان تک پہونچکر ملوک
فارس کے طبقہ ثانیہ کا زمانہ حکومت تمام ہو گیا۔ وَالْبَقَاءُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی۔

شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس

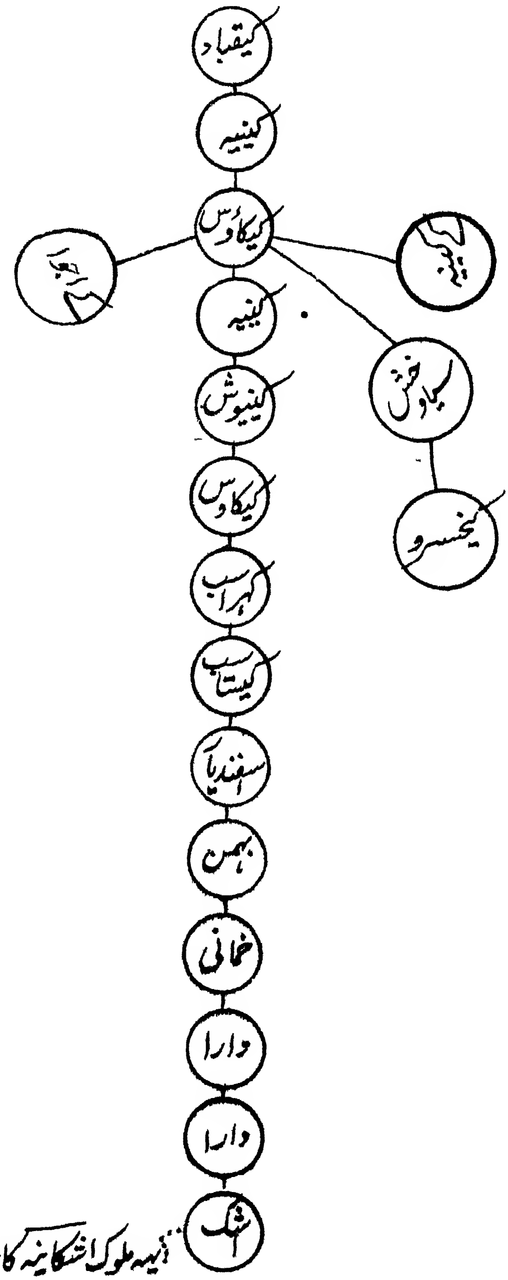

یہ ملوک اشکانیہ کا مورث اعلیٰ ہے۔

ابن عمید ان ملوک فارس کے ترتیب مین کیرش سے دارا تک یون بیان کرتاہے کہ کورش کے بعد اوسکا لڑکا قمبوسیوس آٹھہ برس بروایت دیگر نو یا اٹھائیس برس حکمران رہا سنا جاتاہے کہ اس نے مصر پر حملہ کرکے اوسپر قبضہ حاصل کرلیا یہہ بخت نصر ثانی کے نام سے موسوم کیا جاتاہے اس کے بعد داریوش بن گستاسب نے چھبیس برس تک حکومت کی یہہ اون چار بادشاہون کا پہلا بادشاہ ہے جسکے طرف دانیال نے اپنے اس قول مین اشارہ کیاہے "دو تین بادشاہ فارس مین حکومت کرینگے چوتہا اگلون سے نہایت عظیم الشان ہوگا" پس اول یہہ ہے دوسرا دارا ابن گستاسب ہے جو مجسطی مین مذکور ہے تیسرا دارا ابن الامۃ ہے چوتہا وہ ہے جسکو اسکندر نے قتل کیا۔ داریوش بن گستاسب کے حکومت کے دوسرے سال بیت المقدس کو خراب ہوئے ستر برس ہوچکے تہے اور تیسرے سال اوسکی تعمیر تکمیل کو پہونچی۔ اس کے بعد اسمردیوس مجوسی ایک برس بادشاہ رہا یہہ پہلا بادشاہ ہے جو مجوسی کے لقب سے مشہور ہوا کیونکہ زردشت کا دین مجوسی اسکے عہد حکومت مین زیادہ شایع ہوا اسمردیوس کے بعد اخشویرش بن داریوش بیس برس تک سریر آرائے حکومت رہا اسکا وزیر ہامان عملیقی تہا اس کے بعد ارطحشاشت بن اخشویرش بادشاہ ہوا یہہ طویل الیدین کے لقب سے مشہور تہا اسکے زمانہ مین یہودنے فارس کے ہاتہہ سے نجات پائی اس نے اپنے حکومت کے بیسوین سال بیت المقدس کے سور منہدم کرنے کا حکم دیا لیکن عزیر علیہ السلام کے کہنے سے رک گیا اور رازسرلواوس کے شہرپناہ کو درست کرادیا۔ ابن عمید مجسطی سے روایت کرتاہے کہ یہہ عزیر۔ عزرا کے نام سے مشہور ہین یہہ زمانہ ہارون علیہ السلام سے چودہوین کاہن تہے انہون نے بنی اسرائیل کے لئے توریت اور انبیاء سلف کی کتابین اپنے یادداشت کے موجب بعد مراجعت جلاء وطنی اول تحریر کیا کیونکہ

بخت نصر نے کل کتابون کو جلا دیا تہا۔ بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ توریت اور کتب انبیاء کے لکھنے والے یشوع بن الوصادوق ہین۔ ارطحشاشت کے بعد پانچ برس تک ارطحشاشت ثانی بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ مین حکیم القراط اور سقراط شہر اشیا مین تہے اس کے بعد صغریتوس تین برس حکومت کرکے مرگیا بعدہ دارابن الامہ ملقب بہ ناکیش اور بروایت دیگر داریوش الیاریوش سترہ برس حکمران رہا اس کے زمانہ مین سقراط فیثاغورس۔ اقلیوس حکماء یونان تہے اسکے حکومت کے پانچوین برس اہل مصر یونان سے بغاوت کرکے اکیسو چوبیس برس کے بعد پہر بادشاہ بن بیٹہے۔ دارابن الامہ کے بعد ارطحشاشت برادرزادہ کورش بن داریوش بادشاہ ہوا اس نے گیارہ یا بائیس برس حکمرانی کی اس کے زمانہ مین الیاقیم کاہن تہے۔ پہر اس کے بعد ارطحشاشت مسمی بہ اخوش یا اوغش بیس برس تک بادشاہ رہا اس نے مصر پر فوج کشی کی اور اوسپر متصرف ہوگیا اوسکا فرعون ساناق بہاگ کر مقدونیہ مین جا چہپا۔ ارطحشاشت نے مصر مین ایک محل اور ہیکل بنوائی جسکا حضرت عمر بن العاص نے محاصرہ کرکے چہین لیا تہا۔ اس کے بعد ارشیش بن ارطحشاشت بادشاہ ہوا اس نے چار برس بادشاہت کی اس کے زمانہ مین بقراط۔ افلاطون۔ دمقراطس وغیرہ حکماء یونان موجود تہے بقراط اسی کے عہد حکومت مین تناسخ قائل ہونے کی وجہ سے مارا گیا بعضے کہتے ہین کہ بقراط کا یہہ مذہب نہ تہا اوس کے کسی شاگردنے اوسکو اس مذہب سے متہم کرکے اوسپر شہادت دی اوسکو حکام نے شہر اثنیا مین زہر دیکر مار ڈالا۔ ارشیش کے بعد دارا ابن ارشیش بیس برس بادشاہی کرتا رہا۔ ابن عمید ابوراہب سے روایت کرتا ہے کہ یہہ چوتہا دارا ہے جسکے طرف دانیال علیہ السلام اشارہ کیا ہے یہہ نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا

اِس نے یونان سے اپنا وہ خراج وصول کیا جواسکے ابا واجداد یونان سے لیتے تھے بعد چندے جب اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان ہوا اور اسوقت اسکی عمر سولہ برس کی تھی دارا نے اس سے خراج طلب کیا اسکندر نے سختی سے جواب دیا جس سے دارا برہم ہو کر حملہ آور ہوا اسکندر نے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو ہزیمت دیکر ملک فارس اور اوس کے علاوہ اور بلاد پر قابض ہوگیا۔ انتہی کلام ابن العمید۔

طبقہ ثالثہ ملوک فارس

ملوک فارس کا یہہ طبقہ۔ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور ہے یہہ لوگ اشکان بن دارا اکبر کے اولاد سے ہین جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ ملوک الطوائف مین بہی ایک ایسے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہین جنکا حال تحریر کیا گیا ہے۔ جب اسکندر ابن فیلقوس نے فارس لیلیا اور دارا اصغر اثناء لڑائی مین مارا گیا تو اسنے ان ملوک کے بارہمین ارسطو سے مشورہ کیا ارسطو نے کہا کہ فارس کے خاندان شاہی مین سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران کردیے جائین وہ آپسمین لڑین بھڑین گے اور یونان بچا رہیگا۔ اسکندر نے اس بنا پر علماء فارس کو ملک فارس پر حکمران کردیا۔ انہین ملوک کا نام ملوک الطوائف ہے۔ اور پھر جب اسکندر مرگیا تو اوسکا ملک اوس کے چار امرا مین تقسیم ہوگیا۔ مقدونیہ اور انطاکیہ اور اسکے سرحدی ممالک روم کا حکمران فیلپس سپہ سالار اسکندر رہا۔ اسکندریہ مصر۔ مغرب پر فیلادفس ملقب بہ بطلیموس حکومت کرنے لگا۔ شام۔ بیت المقدس اور اوس کے سرحدی ممالک دمسطوس کے قبضہ مین رہا۔ سواد۔ اہواز۔ فارس کو یلاقس سیلقس ملقب بہ انطیخس نے

دبالیا اور پینتالیس ۴۵ برس تک حکمرانی کرتا رہا۔

طبری کہتا ہے کہ اشک بن دارا اکبر بعد اپنے باپ کے رے مین رہا اور وہین اوس نے نشو ونما پائی جب یہہ بڑا ہوا اور سکندر مرگیا تو اوس نے لشکر جمع کرکے انطیخس پر حملہ کردیا۔ موصل مین دونون سے لڑائی ہوئی۔ انطیخس لڑائی مین مارا گیا اور اشک سواد پر موصل سے رے اور اصفہان تک قابض ہوگیا۔ ملوک الطوایف شرافت اور نسب کیوجہ سے اسکی تعظیم کرنے لگے اور اکثر ہدایا و تحایف بہیجتے رہتے ہے بغیر اس کے کہ اسکو اون کے معزول کرنے اور حکمران بنانے مین کچہہ دخل ہوتا وہ لوگ اسکی عزت کرتے اور اپنے خطوط مین اسکا نام تعظیما لکہا کرتے ساتہہ ہی اس کے وہ لوگ آپسمین لڑتے جہگڑتے صلح کرتے تہے۔ بعضے مورخ کہتے ہین کہ ایک شخص ملوک فارس کے نسل کا اصفہان اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہوگیا بعد اسکے اوسکا لڑکا مالک ہوا بعد چندے لشکر جمع کرکے کل ملوک الطوایف کا سردار بن بیٹھا۔ اسیوجہ سے سوائے اسکے اور ملوک الطوایف کا ذکر ترک کردیا گیا بعضے لکھتے ہین کہ یہہ شخص اشک بن دارا تہا جیسا کہ ہمنے اس سے پہلے تحریر کیاہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور بروایت بعض اشک۔ اسفندیار بن گستاسب کی اولاد سے ہے اسمین اور اسفندیار مین چہہ پشتون کا فرق ہے اور بخیال بعض اشک بن اشکان اکبر۔ کینیہ بن کیقباد کے نسل سے ہے اس نے ملوک الطوایف پر حکمرانی کی۔ اصطخر اور بلاد فارس پر قابض رہا بیس ۲۰ برس تک اسکی حکومت رہی اس کے بعد جو را بن اشک بادشاہ ہوا اس نے بنی اسرائیل پر یحیی بن زکریا علیہما السلام کے قتل کیوجہ سے حملہ کیا۔ مسعودی کہتا ہے کہ اشک بن اشک بن دارا ابن اشکان اول نے دس ۱۰ برس پہر سابور اوس کے لڑکے نے

ساٹہہ برس حکمرانی کی اس نے بنی اسرائیل پر شام مین حملہ کیا اونکے مال واسباب کو
لوٹ لیا اس کی حکومت کے اکتالیسوین سال ارض فلسطین مین جناب
یحیی علیہ السلام ظاہر ہوئے پہر اوسکا چچا جودر دس برس پہر نیرو بن سابور
اکلیس برس تک بادشاہ رہا اسی کے زمانہ حکومت مین طیطش قیصر نے
بیت المقدس پر قبضہ کرکے اوسکو ویران اور یہود کو جلاء وطن کردیا جیسا کہ
اس سے پہلے لکھا گیا۔ نیرو کے بعد جودر بن نیرو اونیس برس تک بعد ازان
جرسی (ترسی) اوسکا بہائی چالیس برس تک بعدہ ہرمز چالیس برس تک
حکمرانی کرتا رہا اس کے بعد اردوان بن ہرمز پندرہ برس رہا پہر اوسکا لڑکا
کسرےٰ (خسرو) بن اردوان نے چالیس برس تک حکومت کی پہر اوس کا
لڑکا بلاوش ہوا اس نے چوبیس برس تک حکمرانی کی اسکے زمانہ مین روم نے
باعانت قیصر بعوض خون انطیخش۔ یونان سے نکلکر بلاوش پر حملہ کیا بلاوش
نے فارس اور اعراق سے لشکر جمع کرکے چار ہزار فوج سے اسکا مقابلہ کیا اس فوج پر بلاوش کیطرف
سے سواد کا بادشاہ حضر نامی افسری کرتا تہا اس نے قیصر پر شبخون مارکر اوس کے
لشکر کو منتشر کردیا انطاکیہ کو لیلیا اور خلیج تک بڑہ گیا۔ اس واقعہ کے بعد بلاوش
مر گیا بجائے اوس کے اردوان بن بلاوش تیرہ برس تک بادشاہت کرتا رہا
تا آنکہ اردشیر بن مالک بن ساسان نے خروج کیا اور ملک فارس کو
ملوک الطوایف سے چہین کر از سر نو دولت وحکومت کی بنا ڈالی جسکو ساسانیہ
کے نام سے یاد کرتے ہین۔

طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوایف مین جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام
پیدا ہوئے جبکہ بابل پر پینسٹہہ برس اسکندر کے قبضہ کو ہو چکے تہے اور اشکانیہ کی
حکومت پر اکیاون سال گذر رہے تہے۔ اور نصاریٰ کا یہہ گمان ہے کہ

بابل پر اسکندر کے غلبہ کے تین سو ترسٹھ ۳۶۳ برس کے بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے واللہ اعلم۔ طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوایف کا اسکندر کے بعد سے اردشیر بن مالک کے ظہور تک دوسو ساٹھ ۲۶۰ برس رہا بعضے کہتے ہیں پانچسو سترہ برس تک رہا۔ کہتے ہین کہ اس مدت مین نوّے بادشاہون نے نوے گروہون کی حکمرانی کی لیکن ان مین سے ملوک اشکانیہ عظیم الشان اور نامور تھے۔

شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس

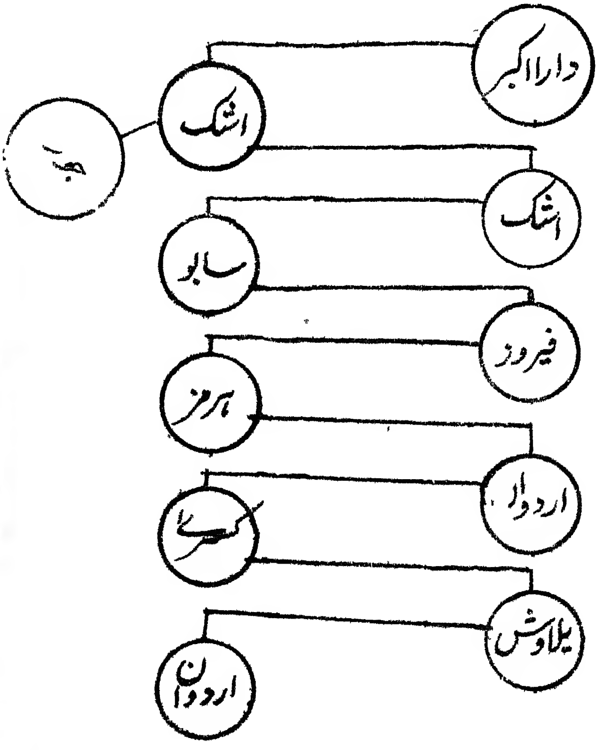

طبقہ رابعہ ملوک فارس

اردشیر یہہ خاندان سلطنت۔ دنیا کی عظیم الشان سلطنتون مین سے ہے اسکو دولت ساسانیہ یا اکاسرہ کے لقب سے مورخین یاد کرتے ہین۔ یہہ اون دو حکومتون (یعنی دولت روم و دولت فارس) مین سے ایک حکومت ہے جو ابتداء اسلام مین موجود تہین اسکا زمانہ حکومت اردشیر[سلہ] بن بابک بادشاہ ملک مرو سے شروع ہوتا ہے اور وہ بیٹا ہے ساسان بن بابک بن ہرمز بن ساسان اکبر ابن کے بہمن کا۔ اس سے پہلے ہم بہمن اور اوس کے لڑکے ساسان کا حال تحریر کر چکے ہین کہ جس وقت اسکا بہائی دارا اپنی مان کے پیٹ مین تہا اوسیوقت بہمن نے ساسان کو نکال دیا تہا اور یہہ جبال اصطخر مین جا کر مقیم ہوا تہا وہین اسکے توالد اور تناسل کا سلسلہ جاری ہوا تا آنکہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور آتشکدہ اصطخر کی تولیت کرنے لگا۔ یہہ نہایت شجاع اور دلیر تہا اسکی بیوی شاہی خاندان سے تہی اوس سے اسکا لڑکا بابک ور بابک سے اردشیر پیدا ہوا۔ اندنون اصطخر مین ملوک الطوائف مین سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تہا۔ اسکا عامل مقام داراب جرد (داراب کرد) مین رہتا تہا جب اردشیر سات برس کا ہوا تو اوسکے دادا ساسان نے اوسکو بادشاہ اصطخر کے خدمت مین پیش کر کے یہہ درخواست کی کہ یہہ عامل داراب جرد کے پاس بغرض تعلیم و تربیت بہیجدیا جاوے بادشاہ اصطخر نے اسکو منظور کر کے اردشیر کو عامل داراب جرد کے پاس بہیجدیا بعد چندے عامل داراب جرد مر گیا تو اردشیر بحکم بادشاہ اصطخر۔ داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا۔ چونکہ نجومیون نے اس سے کہہ رکہا تہا کہ عالم مین ترے نام کا سکہ چلیگا

سلہ یہہ اسکندر کے پانچسو چودہ برس کے بعد ہوا اور بقول ترسا پانچسو پچاس برس اور بقول یونان دوسو چہار چہ سال کے بعد ہوا

اسیوجہ سے اوس نے اپنے زمانہ گورنری مین اکثر ملوک الطوائف پر حملہ کیا اور
زمین فارس کے زیادہ حصہ کا بادشاہ بن بیٹھا اس کے بعد اوس نے اپنے باپ کو
ان حالات سے آگاہ کیا اور اصطخر پر بھی بزور تیغ قبضہ حاصل کرلیا۔ مورخین نے
اردشیر کی لڑائیون اور اوس کے سلسلہ فتوحات کو یون تحریر کیاہے کہ اردشیر
نے بادشاہ اردوان سے جو اصطخر پر حکومت کررہا تھا امداد طلب کی جب اوس نے
سختی سے جواب دیا اور برسر جنگ آمادہ ہوا تو اردشیر نے اصطخر پر حملہ کی تیاری
کی اور اصطخر جاتے ہوئے کرمان پر قبضہ کرکے اپنے لڑکے کو وہان کا حاکم بنا دیا
اردوان نے اس پیشقدمی پر اردشیر کو دھمکی دی اور بادشاہ اہواز کو
اوس کے مقابلہ پر بھیجا بادشاہ اہواز شکست کھاکر واپس ہوا بعدازان
اردشیر نے اصفہان پر حملہ کیا اوس کے بادشاہ کو قتل کرکے اوسپر قبضہ کرلیا
پھروہ اہواز کیطرف بڑہا۔ اوس کے ساتھہ بھی یہی برتاؤ کیا۔ اس کے بعد
اردوان سے لڑا اور اوسکو ہمراہ بیت دیکر قتل کرڈالا۔ ہمدان۔ جبل۔
آذربائیجان۔ آرمینیہ۔ موصل پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑدیا پھران سے
فارغ ہوکر سوادان کو لیلیا اور دجلہ کے شرقی شہرون کے پاس ایک شہر
آباد کیا۔ پھروہان سے لوٹ کر اصطخر کو آیا اور سجستان۔ جرجان۔ مرو۔
بلخ۔ خوارزم کو حدود خراسان تک فتح کرلیا بعدہٗ فارس کیطرف آیا بادشاہ
کوشان اور مکران نے اوسکی اطاعت قبول کرلی اور ایک مدت کے
محاصرہ کے بعد بحرین کو بھی لیلیا۔ بحرین کا بادشاہ اثناء لڑائی مین دریا مین
ڈوبکر مرگیا اس کے بعد اردشیر لوٹ آیا اور اوسکا لڑکا سابور اوٹھا
اوس نے بھی بڑی بڑی کامیابیان حاصل کین اطراف وجوانب کے
بادشاہون کو زیر کیا اکثر نئے شہر آباد کئے۔ عمارتین بکثرت بنوائین۔

غرضکہ اردشیر چودہ برس حکومت کرکے مقام اصطخر مین مرگیا۔
ہشام بن کلبی راوی ہے کہ اردشیر اپنے زمانہ حکومت مین اس امر کا خواستگار ہوا کہ جو ممالک ملوک الطوایف سے پیشتر اس کے ابا ر و اجداد کے قبضے مین تہے اون سب پر یہہ اکیلا حکمران بنے۔ اردوانیون پر اردوان اور ازماہ نونیر بابا بادشاہت کر رہا تہا ان دونون نے بالاتفاق اردشیر کا مقابلہ کیا۔ اردشیر مصلحتًا بابا سے صلح کرنا چاہتا تہا اسی اثنا مین اردوان مارا گیا اور اردشیر نے سواد پر قبضہ کرلیا اسکے بعد بابا نے اسکی اطاعت قبول کرلی اور کل سلاطین مغلوب ہوگئے بعد ازان اردشیر عرب کیطرف متوجہ ہوا اکثر اہل عرب عراق اور حیرہ مین رہتے تہے۔ ان کے تین گروہ تہے ایک تنوخ تہا۔ جنمین قضاعہ بہی شامل ہین جو تبابعہ کے کسی بادشاہ کے ساتہہ ہوکر ملوک فارس سے لڑے تہے۔ یہہ لوگ غربی فرات مابین انبار اور حیرہ کے خیمون مین گزران اوقات کرتے تہے ان لوگون نے اردشیر کی سلطنت اور مملکت مین قیام کرنا ناپسند کیا غربی فرات سے نکلکر بر عرب مین چلے آئے۔ دوسرا گروہ عباد کا تہا جو خاص حیرہ مین کونت پذیر تہا تیسرے احلاف تہے جو کہ اپنے بغیر نسب کے ملے جلے ہوئے تہے نہ تو وہ تنوخ مین شامل تہے جو فارس کی اطاعت و فرمانبرداری کے منکر ہوئے اور نہ اون عباد مین تہے جنمین یہہ ملے ہوئے تہے لیکن اتفاق زمانہ سے یہی احلاف انبار اور حیرہ کے مالک ہوئے اور اوسکو اونہون نے خراب و ویران کردیا۔ انہین مین سے عمرو بن عدی اور اوسکی قوم ہتی جسنے حیرہ اور انبار کو پہر شروع سے آباد کیا۔ ان دونون کو عرب نے زمانہ بخت نصر مین بسایا تہا بعد ازان بنی عمرو بن عدی نے اوسکو آباد کیا جب وہ اسکے مالک اور حاکم ہوئے تا آنکہ اسلام نمایان

عرب نے شہر کوفہ کو لوٹ لیا اور حیرہ نیست و نابود ہو گیا۔

اردشیر نے فتحیابی کے بعد اپنے دادا کی وصیت کے موافق اشکانیون کو چن چن کر مار ڈالا۔ لیکن ایک عورت شاہ اردوان کے محل مین اپنا نام و نسب چھپا کر بچ گئی جسکو اردشیر نے اپنی خواصی مین رکھہ لیا جب وہ اس سے حاملہ ہوئی تو اوس نے اپنا نسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہہ فعل ناگوار گزرا اوس نے اس عورت کو قتل کرنے کی غرض سے ایک مرزبان کے سپرد کر دیا۔ اوس مرزبان نے اسکو نہ مارا جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نام سابور رکہا اور در پردہ اوسکی پرورش اور تعلیم کرتا رہا۔

سابور اردشیر نے اپنے آخری زمانہ مین لاولد ہونے اور نسل و حکومت منقطع ہونے کی شکایت کی اور اوس عورت کے قتل اور اتلاف حمل پر نادم ہوا مرزبان نے کہا کہ مین نے اوسکو قتل نہین کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اوس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام سابور رکہا ہے اور اب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی ہے اردشیر یہہ سنکر فرط شادی سے اوچہل پڑا اور اوسی وقت سابور کو بلاکر اپنا ولیعہد بنا لیا۔ اردشیر کے مرنے کے بعد سابور بادشاہ ہوا اس نے داد و دہش سے لوگون کو اپنا مطیع بنا لیا اور اچہے اچہے عمّال مقرر کیے۔ خراسان گیا اور وہان کا انتظام درست کیا پہر لوٹ کر نصیبین پر جا پہونچا اور اوسکو لڑکر چہین لیا اس کے بعد اوس نے شام کے اکثر شہرون پر قبضہ کر لیا — انطاکیہ کا محاصرہ کر کے اوس کے بادشاہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا بعد چندے بہت سا مال و اسباب لیکر اوسکو چہوڑ دیا بعضے کہتے ہین کہ اوسکو قتل کر ڈالا۔

جبال تکریت مین مابین دجلہ اور فرات کے ایک شہر حضر نامی تھا اوسمین جرامقہ کی حکومت تہی ساطرون نامی ایک شخص ملوک الطوائف سے وہان

حکومت کر رہا تھا مسعودی کہتا ہے کہ ساطرون بن اسطرون ملوک سریانئین سے ہے۔ طبری کہتا ہے کہ عرب اوسکو ضیزن کہتا ہے۔ ہشام بن محمد کلبی لکھتا ہے کہ یہہ قضاعہ سے تھا اور یہہ ضیزن بن معاویہ بن العمید بن الاجدم بن عمرو بن النخع بن سلیم ہے سلیم کا نسب ہم قضاعہ مین بیان کرینگے۔ یہہ ارض جزیرہ مین رہتا تھا قبایل قضاعہ کے بعد لوگ اسکے ساتھہ رہتے تھے اسکی حکومت شام تک پھیلی ہوئی تھی۔ ساپور نے مہم خراسان کیوجہ سے اس سے تعرض نہین کیا تھا جب وہ اون بلاد سے فارغ ہوا تو اسکی طرف متوجہ ہوا چار برس تک اوسکا محاصرہ کیئے رہا۔ ایکروز ساطرون کی لڑکی نضیرہ نامی سواد شہر مین سیر کو نکلی چونکہ یہہ حسین اور شکیل تھی اور ساپور بھی خوبصورت تھا دونوکی آنکھین چار ہوتے ہی دلون مین محبت نے جگہہ کرلیا۔ اسی خانہ خراب محبت کیوجہ نضیرہ نے ساپور کو قلعہ کی پوشیدہ راہون کو بتا دیا جس سے اگلے دن ساپور قلعہ مین گھس گیا اور ضیزن کو قتل کرکے قلعہ پر قابض ہوگیا۔ بنی قضاعہ جو اوس کے ساتھہ قلعہ مین رہتے تھے بیابانون کیطرف چلے گئے۔ اور بنی حلوان تقریباً فنا ہوگئے اور قلعہ حضر ویران ومسمار ہوگیا۔

ساپور نے فتحیابی کے بعد نضیرہ سے بیاہ کرلیا شب عروسی کو اوس کے ساتھہ نضیرہ کے بچھونے مین آس کے پتے بھرے ہوئے تھے ساپور کو اوسکی سختی سے تکلیف ہوئی باتون باتون پوچھہ بیٹھا کہ تیرا باپ کیا کھاتا تھا نضیرہ نے جوابدیا مکھن۔ گوشت۔ شہد۔ کھجورین۔ شراب۔ یہہ کہکر شامت اعمال سے بول اوٹھی اور تیرا باپ؟ ساپور کو یہہ کلمہ ناگوار گزرا غصہ سے کہنے لگا کہ مین تیرے ساتھہ زمانہ کی باتین کرنے نہین آیا مین اس دوستی پر لعنت بھیجتا ہون یہہ کہکر ساپور اوٹھا اور ایک شخص کو یہہ حکم دیا کہ تیز گھوڑے پر سوار ہوکر نضیرہ کے بال اوسکے

دُم مین باندہ کر دوڑالے۔اوس شخص نے ایساہی کیا نضیرہ کے بال اوکہڑ گئے اور اوسی ذلت ورسوائی کیجا لتین مرگئی۔ابن اسحاق کا یہہ خیال ہے کہ جس نے قلعہ حضر کو فتح کرکے ویران کیا اور ساطرون کو قتل کیا وہ سابور ذوالاکتاف ہے لیکن سہیلی اسکا انکار کرتا ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوایف سے ہے اور جس نے انکی حکومت وسلطنت لیلی ہتی وہ اردشیر اور اوسکا لڑکا سابور ہے اور سابور ذوالاکتاف اوس کے بہت دنون بعد ہوا ہے اور وہ ملوک بنی اردشیر کا نوان بادشاہ ہے اور پہر آگے چلکر سہیلی کہتا ہے کہ پہلے جس نے ملوک ساسانیہ سے حیرہ پر قبضہ کیا وہ سابور بن اردشیر ہے۔اس نے جب عرب کو اپنا مطیع کرلیا تو اونپر اوس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی (جدّ آل منذر) کو وہان کا حاکم بنایا عمرو بن عدی نے نہایت خوبی سے وہان کا انتظام کیا اور برابر سالانہ خراج دیتا رہا۔اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا امرء القیس بن عمرو بن عدی وہان کا گورنر ہوا بعدازان یہہ ملک آل منذر کی حکومت مین وراثتہً چلا آیا جیساکہ آیندہ ہم بیان کرینگے۔

ہرمز۔بہرام سابور تیئیس[1] برس حکومت کرکے مرگیا بعدازان اوس کا لڑکا ہرمز تخت حکومت پر بیٹہا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے بعد بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا یہہ نہایت حلیم اور نیک سیرت تہا اس نے اپنے اسلاف کی اقتدا کی۔مانی ثنوی زندیق جو نور کا قائل ظلمت کا منکر تہا اور اسکے دادا (سابور) کے عہد حکومت مین ظاہر ہوا تہا جسکی چندے سابور نے بہی اتباع کی ہتی بعدۂ پہر مجوسی ہوگیا تہا جب بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا تو اوس نے لوگون کو جمع کرکے مانی زندیق کو سر دربار طلب کیا اور اوس سے

[1] یہہ پہلوان بہادر عظیم الخلقت شدید القوت تہا اس نے اہواز مین شہر ہرمز بسایا۔

جنوری ۱۹۱۹ء

اوس کے عقاید دریافت کیئے۔ لوگون نے اوس کے عقائد سُنکر اوسکی تکفیر کی
بہرام بن ہرمز نے اوسکو قتل کرادیا۔
مسعودی کہتاہے کہ اسکے معنی ہین جو شخص ظاہر تفسیر کتاب زردشت سے
جسکا ذکر پہلے اس سے ہو چکا ہے منحرف ہو کر اوسکی تاویل اپنے جونکہ اوس کتاب کا
نام زند تہا اسوجہ سے اوس کے تاویل کرنے والے کو زندیہ کہنے لگے بعدازان
عرب نے اوسکو معرب کر کے زندیق کہا اس مین کل وہ لوگ شامل ہو گئے جو ظاہر
کی مخالفت کرین اور درحقیقت باطن کے منکر ہون بعدازان عرف شرع مین زندیق
اوسکو کہنے لگے جو بظاہر اسلام کا قایل ہو اور درحقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام

بہرام بن ہرمز تین برس تین مہینے حکومت کر کے مرگیا
بعدہ اوس کا لڑکا بہرام بادشاہ ہوا یہہ تخت پر بیٹھتے ہی آوارگی۔ ملاہی اور
ملاعب مین مبتلا ہو گیا اس کے عمّال۔ رعایا کو جور و تعدّی سے پریشان کرنے
لگے۔ گانؤن کے گانؤن شہر کے شہر ویران ہو گئے۔ ایکروز یہہ شکار سے لوٹتا
ہوا آرہا تہا اتفاق سے دو بوم ایک درخت پر ویرانے مین بیٹھے ہوئے بول رہے
تہے بہرام نے کہا کاش مین طیور کی زبان سمجہتا ہوتا۔ دشمنون نے جو اسوقت
موجود تہے عرض کیا کہ ہم انکی زبان سمجہتے ہین یہہ دونون بوم بیاہ کرنے کی باتین
کر رہے ہین۔ مادہ کہتی ہے کہ مین بیس شہر ویران لیکر تیرے ساتہہ نکاح
کرونگی اور نر نے اسکو قبول کر لیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بہرام کا زمانۂ حکومت
اور چندے باقی رہ گیا تو مین تجہکو بجائے بیس کے ہزار ویرانے دون گا
بہرام یہہ سُنکر خوابِ غفلت سے چونک پڑا اور بذاتہ امور سلطنت کو دیکہنے لگا
آخری زمانہ حکومت اوسکا ابتدائی زمانہ سے عدل و انصاف۔ انتظام
و تدبیر مین بڑہ گیا۔

بہرام بن بہرام بن بہرام قرسین بہرمز

اس کے مرنے کے بعد بہرام بن بہرام بن بہرام تخت نشین ہوا اسکو شہنشاہ کے لقب سے مخاطب کرتے تھے۔ سجستان اسکا دارالحکومت تھا۔ یہہ چار برس سلطنت کر کے مرگیا بعدازان اسکا بھائی قرسین (نرسی) بن بہرام نو برس حکومت کرتا رہا یہہ عادل اور نیک سیرت تھا اسکے بعد ہرمز بن قرسین بادشاہ ہوا اسکا زمانۂ حکومت سات برس تک رہا۔ یہہ ملوک مقام جند یسابور (مضافات خراسان) مین رہتے تھے۔

سابور ذوالاکتاف

ہرمز کے مرنے کے بعد اوسکی کوئی اولاد نہ تھی ارکین دولت اسوجہ سے زیادہ پریشان ہو رہے تھے اتفاق سے اوسکی ایک بیوی حاملہ پائی گئی ارکین دولت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین نہ کیا وضع حمل کا انتظار کرتے رہے جب وضع حمل ہوا تو اوسکا نام سابور رکھا اور اوسی وقت سے اوسکو تخت نشین کردیا اور خود انتظام سلطنت کرنے لگے بعضے کہتے ہین کہ ہرمز نے یہہ وصیت کی تھی کہ بعد وضع حمل جو لڑکا پیدا ہو وہی تخت نشین کیا جائے۔ بہرکیف جب شیرخوار بچہ بادشاہ بنایا گیا اطراف وجوانب مین یہہ خبر مشہور ہو گئی۔ ترک۔ روم نے ملک دبانا شروع کردیا۔ بلاد عرب اون کے سرحدی ممالک سے بہت ہی قریب تھے۔ وہان کے رہنے والے قحط اور ناپیداواری کیوجہ سے ہمیشہ فارس کے شہرون کے غلہ کے محتاج رہتے تھے وہ بھی موقع مناسب سمجھکر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین۔ بلاد قیس۔ وکاظمہ کی بادیہ نشین جماعتین جوق جوق ممالک فارس مین آنے لگین۔ لوٹ مار فساد بازار گرم کردیا اسی حالت پر ایک زمانہ گزر گیا لیکن اہل فارس مین سے کسی نے بوجہ کمسنی بادشاہ کے نہ تو اون سے تعرض کیا اور نہ اونکے دفع کرنے کی کوشش کی جب اونکا بادشاہ سن شعور کو پہونچا اور اوس کی عمر کے سولہ مرحلے طے ہو چکے تب

اراکین دولت نے اوس سے ملک کا حال - عرب کی لوٹ مار - ترک و روم کے واقعات بیان کیے - سابور نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھکر لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور خود اونکی افسری کرتا ہوا اپنے دارالسلطنت سے روانہ ہوا - عرب کے لوٹیرے اسوقت تک بلاد فارس مین موجود تہے اونکو اسکی خبر نہ تھی یہہ یکایک اون کے سرون پر پہونچگیا اور اون کو مارتا نکالتا بحرین تک بڑہ گیا اور وہان پہونچکر قتل و غارت کا عام حکم دیدیا - بعد ازان رؤسا عرب تمیم - بکر - عبد قیس پر چڑہائی کی اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کردی - عبد قیس شہر چہوڑکر ریگستانون مین چلے گئے پہر وہ یمامہ مین آیا وہان بہی قتل و غارت کرنے لگا پہر وہان سے بلاد بکر و تغلب کیطرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس اور مناظر روم کے درمیان شام مین تہے وہان بہی جسکو عرب مین سے پایا اوسکو قتل کرڈالا اون کے گہرون کو لوٹ لیا اون کے پانی کو خراب کرڈالا - اسکے بعد جس شخص نے اس سے پناہ چاہی اوسکو اوس نے ٹہیرایا چنانچہ بنی تغلب مین سے (جو بحرین اور خط سے آئے تہے) دارین مین - بنی تمیم کے لوگون کو ہجر مین - بکر بن وائل اور انکو کرمان مین بنی حنظلہ کو اہواز مین رہنے کی جگہہ دی - شہر انبار - کرخ - سوس کو آباد کیا - مورخین بیان کرتے ہین کہ ایاد جزیرہ مین پہلے رہتے تہے - گرمیون مین عراق مین آجاتے لوٹ مار کرتے رہتے تہے - سابور ان دنون کمسن تہا جب یہہ بڑا ہوا اور کاروبار سلطنت کرنے لگا تو وہ ان کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوا اس زمانہ مین اونکا سردار حرث بن اغر ایادی - ایاد بن نزار کی اولاد سے تہا سابور کی روانگی سے پہلے ایک شخص[۱] نے بنی ایاد مین سے جو دارالسلطنت فارس

[۱] مورخین نے لکہا ہے کہ یہہ سابور کا کاتب (سکرٹری) تہا اس نے ایک قصیدہ حرث کے پاس بہیجدیا تہا جسمین سابور کی آرادی نظم تہی -

میں ملا جولا ہوا رہتا تہا حرث بن اغر ایادی کو سابور کے ارادے سے مطلع کیا اور اوسکو اسکی لڑائی سے ڈرایا۔ حرث نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہہ ہوا کہ لشکر سابور نے پہونچکر اون کو قتل کرنا شروع کردیا وہ لوگ جلاوطن ہوکر سرزمین جزیرہ اور موصل کیطرف چلے گئے پہر لوٹ کر اعراق کو نہ آئے جب مسلمانون کے دلاور سردارون نے ان شہرون کو فتح کیا اور اون سے جزیہ (خراج) طلب کیا تو اونہون نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور روم میں چلے گئے۔

سہیلی سابور بن ہرمز کے تذکرہ مین لکہتا ہے کہ یہہ اکتاف[1] (بازو) عرب کے بدن سے کاٹ ڈالتا تہا اسیوجہ سے عرب اسکو ذوالاکتاف کہتے ہین بحرین مین اس نے اوس کے سردار عمرو بن تمیم کو گرفتار کیا اسوقت اسکی عمر تین سو برس کی ہوچکی تہی اس سے سابور نے کہا کہ "مین تم سبہونکو قتل کرڈالونگا تملوگ حکومت وسلطنت کے مدعی ہو تمہارا یہہ خیال ہے کہ تمام جہان مین تمہاری حکومت پہیلی ہوئی ہے" عمرو بن تمیم نے جواب دیا "اے بادشاہ یہہ عالی ہمتی سے بعید ہے اگر درحقیقت اون کا کوئی حق ہے اور وہ اسکے مستحق ہین تو تمہارا قتل کرنا اونکو نہین روک سکتا اور اگر کوئی حق واستحقاق نہین ہے تو تجہکو انپر قبضہ ملگیا ہے ان کو یون ہین رہنے دے تیری آیندہ اولاد ان سے نفع اوٹہائیگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سابور کو عمرو بن تمیم کے اس جواب پر رحم آگیا اوس نے اون کے قتل وغارت سے ہاتہہ اوٹہالیا۔ بعد ازان اوسنے بلاد روم پر حملہ کیا اون کے اکثر قلعات کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت مین رومیون کا بادشاہ قسطنطین تہا جسنے ملوک روم مین سے سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا تہا قسطنطین کے مرنے کے بعد اوسی کے خاندان سے الیانوس

[1] مورخین لکہتے ہین کہ اسنے عرب کے ستر ہزار آدمیون کے بازو کاٹ ڈالے تہے۔

نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور دین نصرانیت سے منحرف ہوگیا۔ رؤساء ملت کو قتل اور گرجون کو مسمار کرادیا اور ساپور سے لڑنے کو ایک کثیر التعداد فوج جمع کرلی۔ عرب کے قبایل بہی ساپور سے انتقام لینے کیلئے قیصر روم کے فوج مین شامل تہے۔ اس لشکر کا سپہ سالار[1] یوسانوس تہا جسکو الیانوس قیصر نے ایران کے ویران کرنے کو روانہ کیا تہا اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکہہ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے جسوقت یوسانوس رومی فوج کو لئے ہوئے سرزمین فارس مین پہونچا ساپور نے بہی لشکر فراہم کرکے رومیون کا مقابلہ کیا رومیون نے پہلے ہی حملہ مین ساپور کو پسپا کردیا۔ عرب کے گروہ نے اوسکا تعاقب کیا لیکن وہ معدودے چند آدمیون کو ہمراہ لیکر جان بچاکر بہاگ نکلا رومیون نے اوس کے خزانہ پر قبضہ کرلیا اور شہر طیسفون پر اپنی کامیابی کا پہریرا اوڑادیا وہان کے رہنے والے۔ رومیون سے متنفر ہوکر جلاوطن ہوگئے اور رومیون نے وہان سکونت اختیار کرلی اور نہایت عزت واقتدار سے رہنے لگے۔ بعد چندے الیانوس ایک لڑائی مین مارا گیا۔ رومیون نے یوسانوس کو اپنا سردار بنانا چاہا یوسانوس نے یہہ شرط کی رومی پہر مذہب نصرانی اختیار کرلین جیساکہ زمانۂ حکومت قسطنطین مین تہا۔ رومیون نے اسکو قبول کرلیا اور یوسانوس نے حکومت اختیار کرلی۔ اس کے بعد ساپور نے پہر فوج جمع کرکے حملہ کرنے کی یوسانوس کو دہمکی دی اور یہہ کہلا بہیجا کہ مین اپنی رعایا کا انتقام لینے کو آرہا ہون تم خبردار ہوجاؤ یوسانوس یہہ سنکر گہبرا گیا اور اپنی رومی افسرون کو ہمراہ لیکر ساپور کے پاس گیا ساپور نے

---

[1] انگریزی مورخ اس بڑی فوج کے حاکم کا نام جولین بتلاتے ہین شاید عربی مورخ نے اسکو یوسانوس لکھا ہے

اوس سے معانقہ کیا۔ بہایت عزت سے اوسکو ٹہیرایا اور اس امر پر صلح[۱] کر لیا کہ رومی کل مال غنیمت واپس کردین اور بعوض خونبہا نصیبین کو دیدین جسکو رومیون نے فارس سے لیلیا ہے۔ چنانچہ یوسانوس۔ نصیبین کو واپس دیکر اپنے ملک کو لوٹا اور سابور اصطخر۔ اصبہان (اصفہان) کے آدمیون کو وہان دوبارہ آباد کرکے اپنے دار السلطنت کو واپس آیا۔ اس واقعہ کے تہوڑے دلون کے بعد یوسانوس مرگیا

بعض مورخین بیان کرتے ہین کہ سابور بہ تبدیل لباس۔ روم گیا اور وہان وہ گرفتار کرلیا گیا۔ قیصر نے اوسکو بیل کی کہال پہنائی اور اوسکو اپنے ساتہہ لئے ہوئے جندیسابور کیطرف بڑہا تاکہ وہ اپنی آنکہون سے اپنے ملک کی بربادی دیکہے لیکن سابور اثناء راہ سے موقع پاکر بہاگ نکلا اور جندیسابور کے لشکر مین شامل ہوکر رومیون کے مقابلہ پر آیا اور اوسکو شکست دیکر اون کے بادشاہ کو گرفتار کرلیا۔ اور اوس سے مزدورون کی طرح مدتون کام لیتا رہا بعد چندے اوسکی ناک کاٹ کر ایک گدہے پر سوار کراکے رومیون کے پاس بہیجدیا لیکن یہہ ایسا قصہ ہے کہ جس کے جہوٹ ہونے کی عادت شہادت دے رہی ہے۔ الغرض سابور اپنی حکومت اور عمر کا بہتر واٰن سال پورا کرکے مرگیا۔ اس نے شہر نیسابور۔ سجستان آباد کیا اور ایک محل بادشاہون کے رہنے کے لئے بنوایا۔ اس نے اپنی طول وطویل سلطنت مین رعایا کو بہت خوش رکہا۔

اردشیر ثانی۔ اور اوسکے بعد کے سلاطین

سابور وقت انتقال اپنے برادرزادہ اردشیر بن ہرمز کے حق مین حکومت کی وصیت کرگیا تہا

۱ اس عہدنامہ مین جسکے روسے صلح ہوئی ہی وہ پانچ صوبے بہی داخل ہین جو دجلہ کے مشرق مین واقع ہین جنکو نرسی کی عہد حکومت مین رومیون نے ایرانیون سے چہین لیا تہا۔

جس سے اراکین دولت نے اوسکو تخت نشین کیا لیکن چار برس کے بعد اوس سے نزع
سلطنت کی گئی اور بجائے اوس کے سابور بن سابور ذوالاکتاف تخت
حکومت پر بیٹھایا گیا لوگون نے اسکی بادشاہت کی خوشی منائی یہہ نہایت
نیک سیرت تہا۔ رعایا اور لشکری سے نرمی کا برتاؤ کرتا تہا۔ اس سے اور
بنی ایاد سے اکثر لڑائیان ہوا کین جسکی طرف بنی ایاد کا شاعر اس شعر مین اشارہ
کرتا ہے ؎ علی رغم سابور بن سابور اصبحت ، قباب ایاد حولہا الخیل والنعم
بعضے کہتے ہین کہ یہہ شعر سابور ذوالاکتاف کے بارے مین کہا گیا ہے واللہ اعلم
بہرکیف سابور پانچ برس حکومت کرکے مرگیا بجائے اوس کے اوس کا
بہائی بہرام ملقب بہ کرمان شاہ تخت نشین ہوا یہہ نہایت مدبر اور نیک سیرت
بہی تہا یہہ بہی گیارہ برس حکومت کرکے مرگیا اوس کے مرنیکا یہہ واقعہ بیان کیا جاتا
ہے کہ وہ لڑائی مین یا فوج کے رفع فساد مین مصروف تہا ناگاہ اوسکو ایک تیر
آ لگا جس سے وہ مرگیا اسکے بعد یزدجرد الاثیم بادشاہ ہوا اکثر اسکو بہرام کا بیٹا
بتاتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اوسکا بہائی تہا ہشام ابن محمد تحریر کرتا
ہے کہ یہہ نہایت غصہ ور۔ مکار۔ دغاباز۔ فریبی۔ جابر۔ خود رائے تہا
تہوڑی سی لغزش پر اپنے رعایا اور ملازمین کو بہت بڑی سزا دیتا تہا۔
درگزر۔ چشم پوشی کا بالکل عادی نہ تہا۔ اعلی درجہ کا بدخصلت۔ بدطینت
سفلہ مزاج تہا۔ اس کے ابتدائی حکومت مین رسی حکیم معروف بہ مہر برسی
وزارت کرتا تہا لیکن بعد چندے معزول کردیا گیا۔ اہل دولت اسوجہ سے
اور نیز بادشاہ وقت کے ظلم و تعدی سے پریشان ہورہے تہے اتفاق
وقت سے ایک روز اس کے اصطبل خاص کا ایک گہوڑا چہوٹ گیا۔
کوئی شخص اوسکو پکڑ نہ سکتا تہا یزدجرد یہہ دیکہکر چلا اوٹہا اور خود اوٹہکے

پکڑنے کو بڑھا گھوڑے کے پاس پہونچکر ایک نیزہ مارا۔ گھوڑے نے بھی اسپر لات چلائی دونون زیادہ زخمی ہوگئے اور اوسی زخم کے صدمے سے مرگئے۔ یہہ واقعہ اوسکی حکومت کے اکیسوین[۲۱] سال واقع ہوا بعدہٗ بہرام بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا لقب بہرام جور تہا۔ اس نے بلاد حیرہ مین عرب کے ساتہہ پرورش پائی اس کے باپنے نعمان بن امرالقیس کے سپرد اسکو کردیا تہا اوس نے اسکو سواری لڑائی۔ علم کی تعلیم دی جب اسکا باپ مرگیا تو اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کے نسل سے بادشاہ کردیا بہرام[1] جور یہہ خبر سُنکر بہ امداد نعمان بن منذر فارس پر چڑہ آیا اور اوس سے لڑکر خود بادشاہ بن بیٹہا۔ جیساکہ آل منذر کے حالات مین ہم بیان کرینگے۔ اس کے زمانۂ حکومت مین خاقان بادشاہ ترک نے بلاد صغد پر جو اس کے مقبوضات سے تہے فوج کشی کی بہرام نے اوسکا مقابلہ کیا اور نہایت جوانمردی سے اوسکو پسپا کرکے قتل کرڈالا بعدازان ہندوستان پر حملہ کیا اور شاہ ہند کی لڑکی سے بیاہ کرلیا۔ ملوک روم اس سے ڈرتے تہے اور ہمیشہ سالانہ نذرانہ بہیجتے تہے اونیس[۱۹] برس اس نے حکومت کی بعدازان یزدجرد بن بہرام جور حکمران بنایا گیا اس نے مہرنرسی حکیم کو اپنا وزیر مقرر کیا یہہ نہایت نیک سیرت عادل سخی تہا۔ بیس[۲۰] برس حکومت کرکے مرگیا اس کے بعد ہرمز بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا بہائی فیروز ان دنون یہان موجود نہ تہا جب وہ اسکو اس

[1] بعض ایرانی مورخ یا قصہ گو اس واقعہ کو یون بیان کرتے ہین کہ بہرام عربون کو لیکر ایران پر چڑہا لیکن ایرانیون کی خونریزی ناپسند کرکے اس امر کو منحصر علیہ قرار دیا کہ تاج دو شیرون کے درمیان مین رکہہ دیا جائے۔ دونون تاج خواہون مین سے جو تاج اوٹہا لائے وہی تاجدار ایران سمجہا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا خسرو نے مارے خوف کے اپنی جگہہ سے حرکت تک نہ کی لیکن بہرام دلیرانہ اوٹہا اور شیرون کو مارکر تاج اوٹہا لایا۔ لوگون نے خسرو کو تخت سے اوتار کر بہرام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔

واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ایک کثیر التعداد لشکر لیکر چڑہ آیا اور اپنے بہائی کو قید کرکے خود بادشاہ بنگیا۔ اس کے زمانہ حکومت مین رومیون نے خراج دینا بند کر دیا تہا اس نے ایک لشکر بسرگروہی وزیر مہر نرسی اون کے زیر کرنے کو روانہ کیا وزیر مہر نرسی نے اونکو مار پیٹ کر پہر مطیع کر لیا۔ سات سالون کا قحط اسی کے عہد حکومت مین پڑا اسنے اوسکا نہایت معقول انتظام کیا لوگون مین علی العموم غلہ تقسیم کرتا تہا محصول بالکل معاف کر دیا تہا اس زمانہ قحط مین کوئی شخص بہوکون نہین مرنے پایا۔ ہیاطلہ نے اسی زمانہ مین اوس کے ممالک پر دست درازی شروع کی۔ طغارستان اور بلاد خراسان کے اکثر حصہ پر قبضہ کر لیا۔ فیروز نے اون کی مدافعت کی غرض سے لشکر جمع کرکے حملہ کیا لیکن ناکام رہا ہیاطلہ نے اوسکو ہزیمت دیکر اوس کے چار لڑکون اور چار ہی بہائیون کو قتل کر ڈالا۔ خراسان پر قابض ہوگئے۔ اسکے بعد رؤساء فارس سے ایک شخص شیراز کا رہنے والا اوٹہا اوس نے ہیاطلہ کو مغلوب کرکے خراسان سے نکال دیا اور کل وہ مال و اسباب چہین لیا قیدیون کو چہوڑ دیا جو انہون نے فیروز کے لشکر سے لوٹ لیا تہا اور قید کر لیا تہا۔ فیروز اپنی حکومت کے ستائیسوین سال مرگیا۔ رے۔ جرجان۔ آذربائیجان مین متعدد شہر آباد کئے۔ بعضے کہتے ہین کہ بادشاہ ہیاطلہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تہا اوسکا نام خشنوا تہا اور جس شخص نے خراسان کو اوس سے چہینا ہے وہ خرسوس۔ منوشہر کے نسل سے ہے اسکو فیروز نے بوقت روانگی جنگ خشنوا اپنا نائب مقرر کیا تہا اس نے فیروز کے شکست کے بعد جو نمایان کارگزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباد

فیروز کے مرنے کے بعد یلاوش بن فیروز بادشاہ ہوا قباد الملک بن فیروز سے لڑائی ہوئی یلاوش اوسپر غالب آیا وہ بہاگ کر خاقان بادشاہ

ترک کے پاس چلا گیا۔ یلاوش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کرکے مر گیا بعد اس کے قباد الملک خاقان کا لشکر لیکر آیا اور بجائے بہائی کے صدر آرا ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت قباد اپنے بہائی یلاوش سے ہزیمت پاکر خاقان کے پاس بہاگا جارہا تہا نیساپور ہوکر گزرا اور وہان شب کو ایک عورت سے ہمخواب ہوا اتفاق سے وہ اس سے حاملہ ہوگئی اور بعد انقضاء مدت حمل اوس سے لڑکا[1] پیدا ہوا پہر جب قباد چار برس کے بعد خاقان کا لشکر لیکر یلاوش سے لڑنے کو آرہا تہا اور اوسکا گزر نیساپور مین ہوا تو اوس نے اوس عورت کو یاد کیا وہ عورت مع اوس لڑکے کے قباد کے پاس آئی جو اس کے بطن اور اوسکے نطفہ سے پیدا ہوا تہا۔ اسی اثنا مین یلاوش کے مرنے کی خبر بہی آئی قباد اس لڑکے کو مسعود اور اقبالمند خیال کر کے اسیوقت روانہ ہوگیا اور دار السلطنت مین پہونچکر تخت حکومت پر بیٹہہ گیا وزیر سرحد (سواخرای) نے اسکو بہی یلاوش کیطرح موم کا پتلا بنانا چاہا اور وہی انداز اوس نے اختیار کئے لیکن جب اسکے قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے اور اپنے وزیر جنگ سابور مہران کو اپنے قابو کا بنا لیا تو اوس نے وزیر سرحد کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اسی کے زمانہ حکومت مین مردک زندیق (مزدک زندیق) ظاہر ہوا یہہ ہر چیز کو مباح کہتا تہا اور کہتا تہا کہ مال و اسباب و عورتین کسی خاص شخص کی ملک نہین ہین جسکو جی چاہے اوسکو بے تامل اختیار کرلے کیونکہ یہہ کل چیزین اللہ کی ہین اور سب ایک ماں باپ سے ہین۔ قباد نے اسکا دین قبول کرلیا جس سے ارکان دولت نے برہم ہوکر اوسکو تخت سے اوتار کے قید کر دیا اور بجائے اوس کے جاماسات (جاماسب) بن فیروز کو تخت پر بیٹہادیا۔ اس کے بعد زرمہر جو اوسکا دلی رفیق تہا لوگون کو مردکیہ (مردک زندیق کے مریدون) کے قتل پر اوبہار کے

[1] بعضے لکہتے ہین کہ اسکا نام انوشیروان تہا یہی قباد کے بعد تخت پر بیٹہا۔

قباد کو دوبارہ تخت پر بیٹہایا لیکن مردک زندیق کا فقرہ پہر چل گیا اور ارکان دولت نے قباد اور زرمہر کو مردک کا معتقد و مرید سمجہکر قباد کو پہر تخت سے اوتار کر قید مین بہیجدیا اور جاماسات کو بادشاہ بنالیا۔ قباد[1] کسی طرح قید خانہ سے بہاگ کر ہیاطلہ کے طرف روانہ ہوا اثناء راہ مین نوشہر ہوکر گزرا۔ وہان کے حکمران کی لڑکی سے بیاہ کرلیا جس سے انوشیروان پیدا ہوا۔ بعد ازان بادشاہ ہیاطلہ کی مدد سے چہہ ۶ برس کے بعد جاماسات پر حملہ کیا۔ جاماسات کو اس لڑائی مین شکست ہوئی اور قباد تخت حکومت پر قابض ہوگیا۔ بعد ازان رومیون سے لڑنے کو نکلا آمد کو فتح کرلیا۔ اوس کے رہنے والون کو قیدی بنالیا۔ اسنے بہت سے شہر آباد کیے منجملہ اونکے ارجان بہی ہے جو مابین اہواز اور فارس کے واقع ہے۔ اسکا زمانہ حکومت پینتالیس ۴۵ برس تک رہا اسکے بعد انوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بادشاہ ہوا۔

انوشیروان

انوشیروان بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹہتے ہی اپنے ملک کو چار حصون پر منقسم کیا پہلی قسمت مین خراسان۔ سیستان۔ کرمان تہے اور اسکا دار الحکومت خراسان تہا۔ دوسری ۲ قسمت مین وہ زمینین تہین جو کوم اور ر اصفہان کے درمیان تہین انہین ارمینا اور آذربائیجان کے صوبے بہی شامل تہے انکا دار الحکومت آذربائیجان تہا۔ تیسرے ۳ مین اہواز۔ فارس اور چوتہے مین عراق تہا جسکی وسعت قلمرو کے حد تک قائم تہی۔ ان صوبجات کے انتظام اور اہتمام کے لئے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ہر ایک عہدہ دار کو اس کے

[1] قباد کے قید سے چہوٹنے اور ہیاطلہ کے پاس جانے کا قصہ بعضے یون بیان کرتے ہین کہ قباد کی حقیقی بہن نے جوڑ توڑ لگا کر جاماسات سے تعلقات عشقی پیدا کرکے قباد کو قید سے رہا کرایا۔ اس واقعہ کو محققین مورخ نے بیان نہین کیا ممکن ہے کہ یہہ بہی شاہنامہ کا قصہ ہو۔

عملدرآمد کی ہدایت کی بعد اس کے اوس نے اون ممالک کے واپس لینے کی خبر اطراف وجوانب کے سلاطین حکمرانی کررہے تھے کوششین کین اور اونمین وہ کامیاب ہوا ارمینیہ کے باغیون کو آذربایجان مین اور یہان کے سرکشونکو ارمینیہ مین لیجا کر آباد کیا ظلم وتعدی کی بیخ وبنیاد اوکھاڑ دی۔ باب الابواب کا سور بنایا جسکے بنانے کی ابتدا اس کے دادا نے کی تھی۔ سور کا مبدء دریا کے اندر ہے ایک میل تک یہہ سور لوہے اور سیسے کا ہے اور جو خشکی پر بنایا وہ جبل فتح پر چالیس فرسخ کا ہے بلاد طبرستان تک تین میل پر اس سور سے ایک دروازہ لوہے کا بنایا اور ایک گروہ کو اسمین آباد کیا تاکہ اغیار اس مین نہ آسکین مسعودی کہتا ہے کہ یہہ ہمارے زمانہ تک باقی تھا لیکن ظن غالب یہہ ہے کہ تاتاریون نے اسکو خراب کردیا جبکہ وہ ساتوین صدی مین ممالک اسلام پر غالب آئے تھے۔

الغرض انوشیروان نے اپنا ابتدائی زمانہ حکومت اصلاح حال رعایا۔ انتظام ممالک درستی قلعات مین صرف کیا بعد ازان رومی بادشاہ کو چڑہائی کی اور حلب۔ قیرس حمص۔ انطاکیہ وغیرہ کو فتح کرکے اسکندریہ کو بھی لیلیا۔ ملوک قبط پر خراج قائم کیا۔ رومی۔ چینی۔ تبتی بادشاہون نے تحائف اور ہدایا بھیجے اس کے بعد اوسنے بلاد خسنرر پر حملہ کیا اور اون کو بعوض اسکے جو اس کے ملک مین فتنہ وفساد کرچکے تھے قتل کیا۔ لوٹ لیا۔ پھر ابن ذی یزن (ملوک تبابعہ کے اولاد سے) اسکے پاس یمن کے بادشاہ حبشی کے ظلم کی فریاد لیگیا۔ انوشیروان نے دیلمی لشکر کو بسرگروہی اپنے ایک سپہ سالار کے اوس کے ساتھہ کردیا۔ اوس نے یمن مین پہونچکر مسروق حبشی شاہ یمن کو قتل کرکے ابن ذی یزن کو وہان کا حکمران کردیا۔ اسی نے بین

انوشیروان نے سراندیپ پر فوجکشی کی اور اوس کے بادشاہ کو قتل کرکے اوسپر قابض ہوگیا۔ عرب مین شہر حیرہ کو لیلیا پہر وہ ہیاطلہ کے طرف متوجہ ہوا اور اوس کے بادشاہ کو قتل کرکے اوس کے خاندان سلطنت کو بہی نیست و نابود کردیا۔ اوس کے فتوحات کا سلسلہ بلخ اور ماورار النہر سے متجاوز ہوگیا تہا۔ اوسکا لشکر فرغانہ مین اوترا ہوا تہا۔ بلاد روم مین اوس نے بڑی بڑی کامیابیان حاصل کین۔ علم اور اہل علم کو دوست رکہتا تہا اسی کے زمانۂ حکومت مین کتاب کلیلہ دمنہ کا زبان ہنود سے ترجمہ کیا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حکومت کے بیالیسوین ۴۲ برس عام الفیل مین اور آپ کے والد عبد اللہ ابن عبد المطلب چوبیسوین ۲۴ برس حکومت کے پیدا ہوئے۔

ہرمز انوشیروان نے آل منذر کو دوبارہ حیرہ مین بسایا طائفہ مزدقیہ کو قتل کرکے ملت مجوسیہ قدیمہ کو قائم کیا۔ اکثر شہر آباد کئے۔ اڑتالیس ۴۸ برس حکومت کرکے مرگیا۔ اسکے بعد ہرمز بن انوشیروان بادشاہ ہوا۔ ہشام لکہتا ہے کہ یہہ بہی عادل منصف۔ نیک مزاج تہا باین ہمہ شرفاء و رؤساء و علماء کو قتل کرتا تہا۔ بادشاہ ترک شابہ نے تین لاکہہ فوج لیکر ہرمز پر حملہ کیا جب ہرمز اوس سے لڑنے کو ہرات اور باذغیس کیطرف گیا تو اوس کی عدم موجودگی مین بادشاہ روم نے عراق پر اور خزر کا بادشاہ باب الابواب اور عرب کا ایک گروہ فرات کے ساحلی شہرون پر چڑھ آیا غرضکہ چارون طرف سے دشمنون نے فتنہ و فساد برپا کردیا۔ ہرمز نے خراسان مین پہونچکر بہرام چوبین کو بادشاہ ترک کے مقابلہ پر بہیجدیا اور خود وہین ٹہیرا رہا۔ بہرام نے بادشاہ ترک کو قتل کرکے اوسکی لشکر کو پسپا کردیا۔ مال اسباب

او نے لوٹ لیا اس کے بعد برموسہ بن شابہ بادشاہ ترک ترکون کو اکٹھا کرکے لڑنے کو آیا اور بدقسمتی سے بہرام کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا بہرام نے اوسکو ہرمز کے پاس مقید بھیجدیا اور اوس کے ساتھہ جواہر۔ ظروف۔ آلات حرب جو غنیمت مین اوسکو ملے تھے روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ مال غنیمت دو لاکھہ پچاس ہزار اونٹون پر لدا ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

پرویز ہرمز کو بہرام کی اس کامیابی سے اندیشہ ہوا یہہ کہ اسوجہ سے بہرام کی عزت ہرمز کی آنکھون مین دوچند ہوگئی اور اسی سبب سے ارکین دولت نے ہرمز کو بہرام کے طرف سے بدظن کردیا اور ادہر اودہر کے لگانے والون نے بہرام کے کان بہی بہردیئے۔ بہرام نے بخوف جان چند مرزبانون کو ملاکر یہہ رائے قایم کی کہ ہرمز کو تخت سے اوتارکے اوس کے لڑکے ابرویز (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہیئے۔ اس صلاح و مشورے مین ہرمز کے ارکین سلطنت بہی شامل تھے۔ ابرویز ان دنون آذربایجان مین تھا وہین فوجی اور ملکی افسر مجتمع ہوکر اوس کے سر پر شاہی تاج رکھہ دیا اور ہرمز کو تخت سے اوتار کر قید کر دیا۔ پرویز۔ بادشاہ ہونے اور ملک پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد بہرام سے ملنے اور اوسکو اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چلا دونون سے شط نہروان پر ملاقات ہوئی پرویز نے اطاعت کے چند شرایط پیش کئے جس کو بہرام نے تسلیم نہ کیا اسوجہ سے دونون مین لڑائی ہوگئی بہرام نے پرویز کو پسپا کردیا پرویز سنبہلکر پہر دوبارہ لڑائی کے میدان مین آیا لیکن اوسکی تازہ کوششون نے کچھہ مدد نہ کی اوس کے نامی نامی سردار مارے گئے اور یہہ جان بچاکر مدین کیطرف بہاگ نکلا۔ پرویز کا باپ ہرمز طیسفون مین قید تہا اوس سے یہہ خبر بیان کی گئی اور اس بارہ مین مشورہ لیا گیا اوسنے

موریق بادشاہ روم کے پاس جانے اور اوس سے امداد طلب کرنے کی صلاح دی چنانچہ پرویز اوس کے پاس گیا اور اپنی حکومت کے بارہوین برس لوٹ کر آیا۔

بعضون نے اس واقعہ کو یون بھی بیان کیاہے کہ اپرویز کو جب اپنے باپ سے سوامزاجی پیدا ہوئی تو وہ بخوف جان آذربائیجان مین چلا آیا اور وہان اکثر اُمراء اور افسران مُلکی اور فوجی مجتمع ہوئے مگر کوئی جدید بات پیدا نہوئی اسی اثناء مین ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کو بھیجا بہرام نے اوس سپہ سالار کو قتل کرڈالا فوج بے سردار ہونے کی وجہ سے مداین کیطرف بھاگی بہرام نے اوسکا تعاقب کیا۔ ہرمز یہہ واقعہ سُنکر پریشان ہوگیا پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکھہ کر نکل پڑا اور اوسکو گرفتار کرکے بہرام چوبین کے مقابلہ پر خود آیا یہہ بھی بہرام سے شکست کھاکر بھاگا اوس کے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانے کی صلاح دی۔ لیکن پرویز کے مامون نے یہہ کہا کہ ہمکو خوف اس امر کاہے کہ بہرام مداین مین مبادا چلانہ آئے اور تیرے باپ کو دوبارہ تخت پر نہ بٹہادے اسوجہ سے بہتر یہہ ہے کہ مداین مین پہونچکر ہرمز کو قتل کرکے بادشاہ روم کے پاس چلنا چاہئے۔ پرویز نے اس رائے کو پسند کرلیا اور فرات سے عبور کرکے مداین کیطرف بڑہا مگر بہرام کے تعاقب سے مجبور ہوکر روم کیطرف بھاگا اثناء دار وگیر۔ فرار و تعاقب مین پرویز کے مامون لغدویہ کو بہرام نے گرفتار کرلیا اور سرحد روم تک اوسکا تعاقب کرکے واپس آیا۔ پرویز معہ اون لوگون کے جو اس کے ہمراہ تھے انطاکیہ مین پہونچا اور قیصر موریق سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر موریق نے اسکی تعظیم و تکریم کی اور اپنی لڑکی مریم سے اسکی شادی کرکے ساٹہہ ہزار فوج بسرگروہی اپنے مامون ناطوس کے اوسکے

ساتھہ کر دیا اپرویز جسوقت لشکر روم لیئے ہوئے آذربائیجان مین پہونچا اسکا ماموں بھی بہرام کے قید سے بھاگ کر اس سے آملا اپرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر حملہ کیا بہرام شکست کھا کر ترک مین چلا گیا اور اپرویز مداین مین داخل ہوا۔ لشکر روم کو ہزار ہا رومیون کا مال و اسباب اور لکھوکھا روپیئے دیکر رخصت کیا۔ اس ہزیمت کے بعد ظاہرا بہرام۔ شاہ ترک ہی پاس رہتا نظر آرہا تھا اور اپنے کسی خاص ارادے کے پورا کرنے مین مشغول تھا عجب نہ تھا کہ یہہ ارادہ اوسکا پورا ہوجاتا لیکن اپرویز کی سازش سے خاقان ترک کی بیگم نے بہرام کو زہر دیکر مار ڈالا۔ خاقان ترک نے اسیوجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دیدیا اور بہرام کی بہن سے بیاہ کرنیکا خواستگار ہوا لیکن بہرام کی بہن نے اس سے انکار کیا۔ اپرویز نے تاحیات قیصر روم اپنی بات بنا رکھی اور اوس سلوک کے معاوضہ مین جو قیصر نے اوس کے کس مپرسی کی حالت مین اسکی ساتھہ کیا تھا ہمیشہ تحالیف اور ہدایا بھیجتا رہا لیکن جون ہی قیصر کو رومیون نے تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور بجائے اوس کے فوقا (فوکس) کو تخت قیصری پر بیٹھا یا اپرویز رومیون سے قیصر مقتول کے خون کا بدلہ لینے کے بہانہ سے بگڑ گیا بظاہر اسکو قیصر کے بیٹے کے ملجانے سے یہہ بہانہ ملگیا تھا اس نے تین سپہ سالار تینو طرف سے رومیون کی سرکوبی کو روانہ کیا ایک سپہ سالار سرزمین شام کیطرف روانہ کیا اس نے فلسطین بیت المقدس تک فتح کرلیا اوسکے روحی پیشواؤن کو گرفتار کرلیا اصلی صلیب کو جو زرین صندوق مین مدفون تھی زمین سے نکلوالیا اور بڑی دھوم دہام سے کسرائے فارس (اپرویز) کے پاس بھیجدیا دوسرا سپہ سالار بلاد مصر کیطرف بھیجا گیا تھا۔ اس نے مصر۔ سکندریہ۔ بلاد نوبیہ پر قبضہ حاصل کرلیا۔ تیسرا سپہ سالار قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا گیا تھا اس نے خلیج قسطنطنیہ پر اپنا خیمہ نصب کیا اور رومی ممالک پر حملہ کرنے لگا لیکن رومیون

مین سے کسی نے ابن موریق (سابق قیصر کے بیٹے) کی اطاعت قبول نہ کی بلکہ اونہون
نے بوجہ فسق وفجور اپنے بنائے ہوئے قیصر قوقا کو مارکر ہرقل کو تخت قیصری پر بیٹھا دیا
ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی بلاد کسرے فارس (پرویز) پر فوج کشی کردی اور نصیبین
تک پہونچگیا اپرویز نے اپنے ایک سپہ سالار کو ہرقل کے مقابلہ پر بھیجا یہ موصل
مین پہونچکر رومیون کی آمد کو روک تہام کر رہا تہا کہ ہرقل نے دوسرے طرف
سے فوج کسرے پر حملہ کردیا کسرے نے لڑائی کا حکم دیدیا اس لڑائی مین
کسرے شکست کہا کر معہ اپنے فوج کے میدان جنگ سے بہاگ نکلا ہرقل تہوڑی
دُور تک تعاقب کرکے ٹہر گیا کسرے نے منہزم فوج کو بہت سخت سزا دی
اور سخراب کو خراسان سے طلب کرکے ہرقل کی لڑائی پر اپنی فوج کا سپہ سالار
مقرر کرکے روانہ کیا کسرے اور ہرقل کے لشکرون سے مقام اذرعات اور
بصرے مین مقابلہ ہوا بڑی گہمسام لڑائی ہوئی لشکر فارس نے ہرقل کو
شکست فاش دی سخراب ارض روم مین داخل ہوگیا اوس کے آباد
گانؤن کو ویران اور وہان کے باشندون کو قتل کرتے ہوئے قسطنطینہ
تک پہونچکر واپس ہوا اپرویز نے اوسکو خراسان کی گورنری سے معزول کرکے
اوس کے بہائی کو وہان کا گورنر کیا فارس اور روم کی اسی غالبیت اور مغلوبیت
کے بارے مین سورۂ روم کی اول آیات شریفہ نازل ہوئی ہین طبری کہتا ہے
کہ آیۂ کریمہ مین "ادنی الارض" سے اذرعات اور بصرے مراد ہین جہان پر
فارس اور روم کی باہم لڑائیان ہوئی تہین پہر روم نے اس واقعہ کے سات برس کے بعد
فارس پر غلبہ حاصل کیا اور مسلمانون نے جناب باری عز اسمہ کے اسی وعدۂ
لوگون کو اس سے مطلع کیا کیونکہ قریش بوجہ بت پرستی فارس کی طرفداری کرتے
تہے اور مسلمان اہل کتاب ہونے کے خیال سے روم کو سراہتے تہے۔ اسی کے

طرف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبیؓ کو نامہ مبارک لیکر بہیجا تہا
اسلام کیطرف دعوت کی تہی جیسا کہ ہم آیندہ اخبار ہجرت مین بیان کرینگے۔

شیرویہ اپرویز نے اپنے آخری زمانہ مین جب زیادہ دلون تک بادشاہت
کرتا رہا کج خلقی۔ ظلم و تعدی اپنا شیوہ کر لیا لوگون کا مال و اسباب بظلم چہین
لینے لگا کسیکی فریاد نہ سنتا تہا فریادی کو دہکے دیکر نکلوا دینے لگا۔ رعایا اسی وجہ
سے اس سے بد دل ہوگئی۔ ہشام کہتا ہے کہ جسقدر اپرویز کا خزانہ تہا اسقدر
شاہان فارس مین سے کسی کا نہ تہا اسکی فتح و نصرت کی موجین خلیج قسطنطنیہ
اور افریقہ تک پہونچگئی تہین۔ مداین مین جاڑے کی فصل مین رہتا اور
گرمیون مین ہمدان چلا جاتا تہا اس کے بارہ ہزار بیگمات تہین ہزار جنگی
ہاتہی پچاس ہزار سوار ہر روز سلامی کو آتے تہے صدہا آتشکدہ بنوائے اور
اون مین ہزار ہا مغان مقرر کئے۔ اوس کے مصارف کو اپنے ملک کا اٹہارہ برس کا
خراج وقف کر دیا۔ اس کے خزانہ کا کوئی حدو شمار نہ تہا یہہ اخیر زمانہ مین اسقدر
مغرور ہوگیا کہ شرفا و رؤسا کو حقیر سمجہنے لگا۔ ۳۶ چہتیس ہزار قیدیون کے مار ڈالنے کا
حکم دیدیا جس سے اراکین دولت نے اسکی مخالفت کی داروغہ قیدخانے نے اون
سب کو چہوڑ دیا اور اونہین کے ساتہہ اوس کے لڑکے شیرویہ کو بہی چہوڑ دیا
اسکا نام قباد تہا اسکو بہی اپرویز نے اور لڑکون کے ساتہہ قید کر دیا تہا کیونکہ
نجومیون نے اس سے کہہ رکہا تہا کہ تیرا ہی لڑکا تجہکو قتل کریگا۔ الغرض شیرویہ
کے پاس جسوقت وہ کل قیدی جنکے مارے جانیکا اپرویز نے حکم دیدیا تہا
مجتمع ہوگئے تو اوس نے شاہی قصر پر حملہ کر دیا اور اپرویز کو گرفتار کر لیا اپرویز
نے خط و کتابت کر کے اپنی مخلصی کی راہ نکالی لیکن اہل دولت کی مخالفت
سے مجبور ہوکر شیرویہ نے اپنے باپ کو اوس کے حکومت کے اڑتیس برس کے بعد

قتل کرڈالا جب اسکی خبر اوس کی دونون بہنون بوران۔ ازرمیدخت کو ہوئی تو وہ روتی ہوئین آئین اور شیرویہ کو سخت لعنت و ملامت کرنے لگین شیرویہ بہی رونے لگا۔ سر سے تاج اوتار کر پہینکدیا آٹہہ مہینے حکومت کرکے بعارضہ طاعون مرگیا اسکا انتقال ہجرت کے ساتوین سال واقع ہوا جیسا کہ سہیلی نے لکہا ہے۔

اردشیر اور اُسکے بعد

شیرویہ کے مرنے کے بعد اردشیر بادشاہ بنایا گیا یہہ اوسوقت مین سات برس کا تہا اس کے سوا شاہی خاندان نرہا تہا کیونکہ ابرویز نے چہوٹے بڑے۔ لڑکے پوتے سبہون کو قتل کرڈالا تہا۔ خشنش بہادر (خوانسالار) نے ملک کا انتظام اپنے ہاتہہ مین لیلیا اس نے حکمرانی اچہی کی۔ شہریران (شہریار) نامی ایک شخص انطاکیہ مین رہتا تہا اور وہ ابرویز کے سلطنت کا رکن شمار کیا جاتا تہا شام اسکو جاگیر مین دیا گیا تہا چونکہ اس سے بوقت تخت نشینی اردشیر مشورہ نہ لیا گیا تہا اسوجہ سے یا بوجہ کمسنی اردشیر بگڑگیا لشکر لیکر چڑہہ آیا خشنش بہادر کا شہر طیسفون مین محاصرہ کرلیا اثناء لڑائی مین کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کہولدیا۔ شہریران قلعہ مین داخل ہوگیا خشنش کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ اور اوسکے ساتہہ کئی امراء فارس کو مارڈالا اس واقعہ کے بعد اردشیر اوٹہا لیکن اوٹہتے ہی مارا گیا ڈیرہ برس اسکی حکومت رہی اردشیر کے قتل کے بعد شہریران تخت پر بیٹہا حالانکہ خاندان شاہی سے نہ تہا۔ اراکین سلطنت کو شہریران کا یہہ فعل ناگوار گزرا وہ لوگ اس کے قتل کی درپردہ فکر کرنے لگے۔ ایک روز یہہ ایرانی فوج کا جایزہ لے رہا تہا کہ ایک سوار نے بہونچکر نیزہ مار کر گہوڑے سے نیچے گرادیا پہر کیا تہا جسقدر سوار اسوقت موجود تہے سبہون نے مارنا شروع کردیا۔ جب شہریران کا کام تمام ہوگیا

تو بادشاہ بنانے کی فکر ہوئی چونکہ شاہی خاندان مین اولاد ذکور سے کوئی
موجود نہ تہا اسوجہ سے بوران بنت ابرویز تخت حکومت پر بیٹھائی گئی اس نے
انتظام والنصرام ممالک کے لئے فرخ بن ماجد شیراز کو جو اصطخر کا رہنے والا اور
شہریران کا رشتہ دار تہا اپنا وزیر بنایا اس نے لوگون سے خراج معاف کردیا
داد دہش سے رعایا کو خوش رکہا۔ صلیب کو یروشلم مین واپس بہیجدیا[۱] یہہ ایک
برس چار مہینے حکومت کر کے مرگئی اس کے بعد خشنشدہ (اسکا چچازاد بہائی)
بیس روز تک حکمران رہا بعدازان ارزمیدخت بنت ابرویز حکمرانی کیلئے
منتخب کی گئی۔ یہہ نہایت حسین وجمیل عورت تہی۔ فرخ ہرمز۔ خراسان کا
گورنر اسپر عاشق ہوگیا شادی کا پیام بہیجا ارزمیدخت نے کہلا بہیجا کہ "تم نے
یہہ پہلے سے کیون نہ کہا اب چونکہ مین ملکہ ایران ہوگئی ہون اور یہہ مجھپر حرام
ہے تم شب کو میرے پاس آؤ مین دربان سے کہہ رکہونگی" فرخ ہرمز یہہ سنکر
مارے خوشی کے پہولا نہ سمایا۔ خراسان مین اپنے لڑکے رستم کو بجائے اپنے
چہوڑکر ارزمیدخت کے پاس آ پہونچا اور شب کو شاہی محل مین داخل ہونیکے
قصد سے چلا ارزمیدخت نے داروغہ مجلس کو پہلے سے اسکے قتل کا حکم دے رکہا تہا
اوس نے اسکو پہونچتے ہی قتل کرڈالا۔ جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی
تو وہ ایک کثیر التعداد فوج لیکر مداین پر چڑھ آیا۔ ارزمیدخت تاب مقاومت
نہ لا سکی بعضے کہتے ہین کہ گرفتار کرکے قتل کی گئی اور بعضون کا یہہ خیال ہے
کہ زہر کے ذریعہ سے مارگئی۔ بہرکیف چہہ مہینے اسکی حکومت رہی اسکے بعد

---

۱ انگریزی مورخ اس واقعہ [redacted] ہین کہ ہرقل جب ایران سے
واپس گیا تہا تو وہ اپنے ساتہ اس صلیب کو لیگیا تہا جو اوسکی کامیابی کی بہت بڑی
یادگار سمجہی جاتی ہے۔

اردشیر بن بابک کے نسل سے ایک شخص کو تاجدار بنایا اور تہوڑے دنونکے
بعد اوسکو بہی مار ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ یہہ شخص ابرویز کی اولاد سے تہا
فرخ زاد بن خسرو اسکا نام تہا۔ خیرخواہان دولت قریب نصیبین کے حصن
حجارہ سے اسکو ڈہونڈہکر مداین مین لائے تخت پر بیٹہایا پہر اوسکے
مخالف ہوکر تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ بنت کسریٰ
مہرخشنش مارا گیا تو ارا کین سلطنت فارس بادشاہ بنانے کیلئے خاندان
شاہی کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے میسانی مین ایک شخص ملگیا جسکا فیروز بن
مہرخشنش نام تہا اوسکو بعضے خشنشدہ بہی کہتے ہین اسکی ماں پہار بخت بنت
یزادفرار بن انوشیروان تہی اسکو لوگون نے کراہتًا بادشاہ بنایا اور چند دنون
کے بعد اوسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ اس کے بعد ایک شخص حصن حجارہ
(قریب نصیبین) سے لایا گیا۔ تخت حکومت پر بیٹہایا گیا۔ پہر چہہ مہینہ کے بعد
نزع سلطنت کے ساتہہ اوسکی نزع روح بہی کرلی گئی۔

یزدجرد اسکے بعد یزدجرد بن شہریار بن ابرویز جو اپنے دادا کے خوف سے
بہاگ گیا تہا اور آتشکدہ اصطخر مین رہتا تہا اسکو اہل اصطخر نے بادشاہ بنالیا
جب یہہ سُنا کہ اہل مداین نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اوتار دیا ہے اور
اوسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مداین مین آئے فرخ زاد کو اسکی حکومت کے ایک برس
کے بعد مار کر یزدجرد کو بادشاہ بنایا یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے اس نے
بالاستقلال حکومت کی اسی کے زمانہ مین حکومت فارس کمزور ہوگئی چارون
طرف سے دشمنانِ دولت نکل پڑے اسی زمانہ مین اسکی حکومت کے دوسرے برس
اور بروایت بعض چہٹے برس عرب کے مسلمانون نے فارس پر حملہ کیا جن کے
فتوحات اور کامیابیون کے مفصل واقعات فتوحات اسلامی مین ہم لکہینگے

یزدجرد تقریباً بیس برس حکومت کرکے مرو مین مارا گیا۔ یہی سلاطین اکاسرہ ساسانیہ کے حالات تھے۔ طبری نے اس کے آخر مین لکھا ہے کہ مجمع سنین عالم جنات آدم علیہ السلام سے زمانۂ ہجرت تک بزعم یہود چار ہزار چھہ سو بیالیس برس ہوتے ہین۔ اور بخیال نصاریٰ جیسا کہ یونانیون کی توریت مین ہے پانچہزار نوسو بانوے برس اور بقول اہل فارس زمانہ قتل یزدجرد تک چار ہزار ایکسو اسّی برس ہوتے ہین۔ یزدجرد اون کے نزدیک سنہ ۳۰ ہجری مین قتل کیا گیا اور اہل اسلام یہ روایت کرتے ہین کہ مابین آدم اور نوح علیہما السلام کے دس قرنین گزری ہین۔ ایک قرن سو برس کا ہوتا ہے۔ اور مابین نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے دس قرنین اور مابین ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے دس قرنین گزری ہین۔ نقل کیا اسکو طبری نے ابن عباس اور محمد بن عمرو بن واقد اسلامی نے اہل علم کی ایک جماعت سے طبری بروایت سلمان فارسی اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتا ہے کہ مابین جناب عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فترت چھہ سو برس تک ہا واللہ اعلم بالحق فی ذلک والبقاء للہ الواحد القہار۔

(مترجم) مجھکو اسوقت تک کوئی ایسی کافی شہادت نہین ملی کہ جس سے مین رستم گردیا شاہنامہ کے عجیب غریب قصون کو سچا باور کرتا۔ بعض واقعہ اون کے ضرور صحیح ہین مثلاً رستم کا اپنے بادشاہ کیخسرو کے چھوڑانیکو جسوقت وہ یمن مین گرفتار ہو گیا تھا فوج لیکر جانا لیکن پھر بھی اوس سے مشہور ہفت خوان کا پتہ نہین چلتا جسمین رستم کو اپنی دلاوری شجاعت دکھانیکا موقع ملا تھا گو یہہ ممکن ہے کہ ان عجیب و غریب حکایات کا پتہ ایران کی پورانی تواریخ سے ملجائے۔ مگر اون کی نسبت یہہ امر مشہور ہو رہا ہے کہ ایرانی مورخ جو قبل از

اسلام گزرے ہین وہ عجائب و غرائب حکایات کے لکھنے کے زیادہ شایق
رہتے تھے۔ عجب نہین فردوسی نے اپنے شاہنامہ کو اونہین تواریخ کے تحقیق
و تحریر پر مرتب کیا ہو یا یہہ کہ اوس نے فی نفسہ فارسی زبان مین بطرز جدید دلچسپی
کے خیال سے تاریخی منظوم ناول لکھا ہو جسکے وجہ سے اوسکو خاطر خواہ اوس کا
صلہ نہین ملا کیونکہ یمین الدولہ محمود شاہ غزنوی نے فردوسی سے تاریخ
لکھنے کی فرمایش کی تہی نہ کہ منظوم ناول کی۔

شجرہ طبقہ رابعہ ملوک فارس

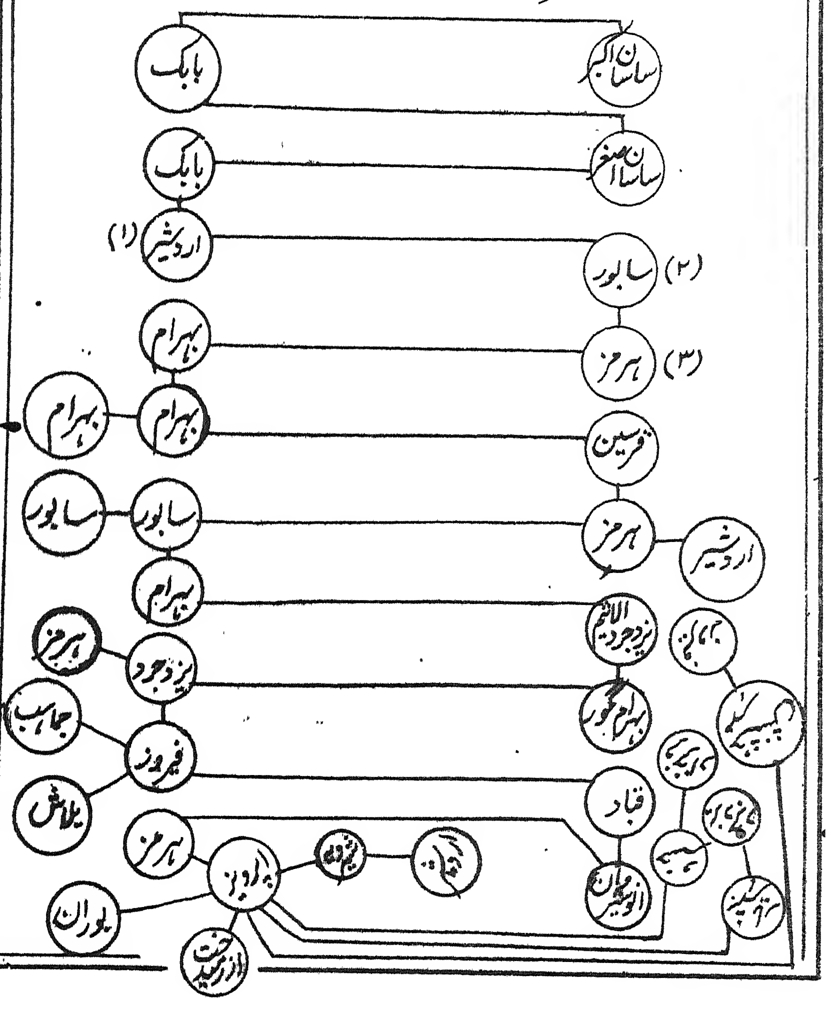

یونان ۔ روم ۔ لاطینی کے انساب

دُنیا کی عظیم الشان گروہون مین سے باعتبار حکومت و سلطنت کے ایک یہہ گروہ بہی ہے انکی دو بڑی حکومتین ہین ایک اسکندر کی دوسری قیاصرہ کی جنکا زمانہ اسلام نے پایا ہے یہہ وہی لوگ ہین جو شام مین حکومت کر رہے تہے ۔ باتفاق محققین یہہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کیطرف نسبًا منسوب کئے جاتے ہین ۔ کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ یونان عابر بن فالغ کی نسل سے ہے ۔ اور وہ اپنے بہائی قحطان سے رنجیدہ ہوکر معہ اپنے اہل وعیال کے یمن سے جلاوطن ہوکر افرنجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آٹہرا انہین اوسکا نسب رل مل گیا لیکن ابو العباس نے اسکی مخالفت کی ہے جیسا کہ اوس کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے ؎

تخلط یونان بقحطان ضلۃ * لعمری لقد باعدت بینہما جدا

اسیوجہ سے اسکندر کو تبع مین شمار کرتے ہین حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے بلکہ صحیح یہہ ہے کہ وہ یافث کے نسل سے ہے بعد اس کے محققین کل روم کو یونان اغریقی لاطینون کیطرف منسوب کرتے ہین اور یونان کا ذکر توریت مین آیا ہے کہ وہ یافث کے صلبی اولاد سے ہے اسکا نام یافان ہتا ۔ عربی اوسکو معرب کرکے یونان کردیا ۔ ہروشیوش نے غریقیون کے پانچ گروہ قایم کیا ہے، جو ہر ایک یونان کے پانچ لڑکون کیتم ۔ حجیلہ ۔ ترشوش ۔ دودانم ۔ الیشا کی کیطرف منسوب ہوتے ہین اور الیشا کی نسلی شاخون مین سجینیہ ۔ اشناش ۔ شمالا ۔ طشال ۔ لجدمون کو شمار کیا ہے اور روم لاطینون اور قیصر کو کیطرف منسوب کیا ہے لیکن اون پانچون مین سے کسی خاص کیطرف انکو منسوب

نہین کیا اور افریج کو غطرما بن عومر بن یافث کے نسل سے لکھا ہے اور صنفالبہ کو
اوسکا نسبی بہائی بتایا ہے۔ وہ تحریر کرتا ہے کہ اس گروہ مین حکومت بنی اشکان
بن عومر کر رہے تہے اور قوط کو مادائی بن یافث کیطرف منسوب کیا ہے اور ارمن کو
او لنکا نسبی بہائی قرار دیا ہے۔ پہر دوبارہ قوط کو ماغوغ بن یافث کیطرف
منسوب کر کے لاطینیون کو اون کا نسبی بہائی ٹہیرایا ہے اور اون مین سے
قاللین کو رفنا بن عومار کیطرف اور طوبال بن یافث کیطرف اندلس ۔
ایطالیہ۔ ارکادییون کو اور طبراش بن یافث کیطرف اجناس ترک کو
منسوب کیا ہے۔ اوس کے نزدیک غربقیون کا نام کل ابناء یونان کو شامل
ہے اوس نے روم کو غربقیون اور لاطینیون پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید
بروایت بیہقی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان۔ علجان بن یافث کا
لڑکا ہے۔ اسیوجہ سے اونکو علوج کہتے ہین۔ اس نسب مین سوائے ترک کے
کل شمال والے شریک ہین اور یقینی شعوب ثلاثہ۔ یونان کے اولاد سے ہین۔
اغریقی۔ اغریقش بن یونان کے۔ روم۔ رومی بن یونان کے۔ لاطینی۔
لطین بن یونان کے نسل سے ہین۔ اور اسکندر رومیون مین سے ہے۔ واللہ اعلم
انہین سے جہانتک ہمکو علم ہے سردست ہم اونکی اون دو ملکو متون کا ذکر کیا چاہتے
ہین جو زیادہ مشہور و معروف ہین۔ واللہ الموفق للصواب۔

شجرہ انساب یونان روم وغیرہ

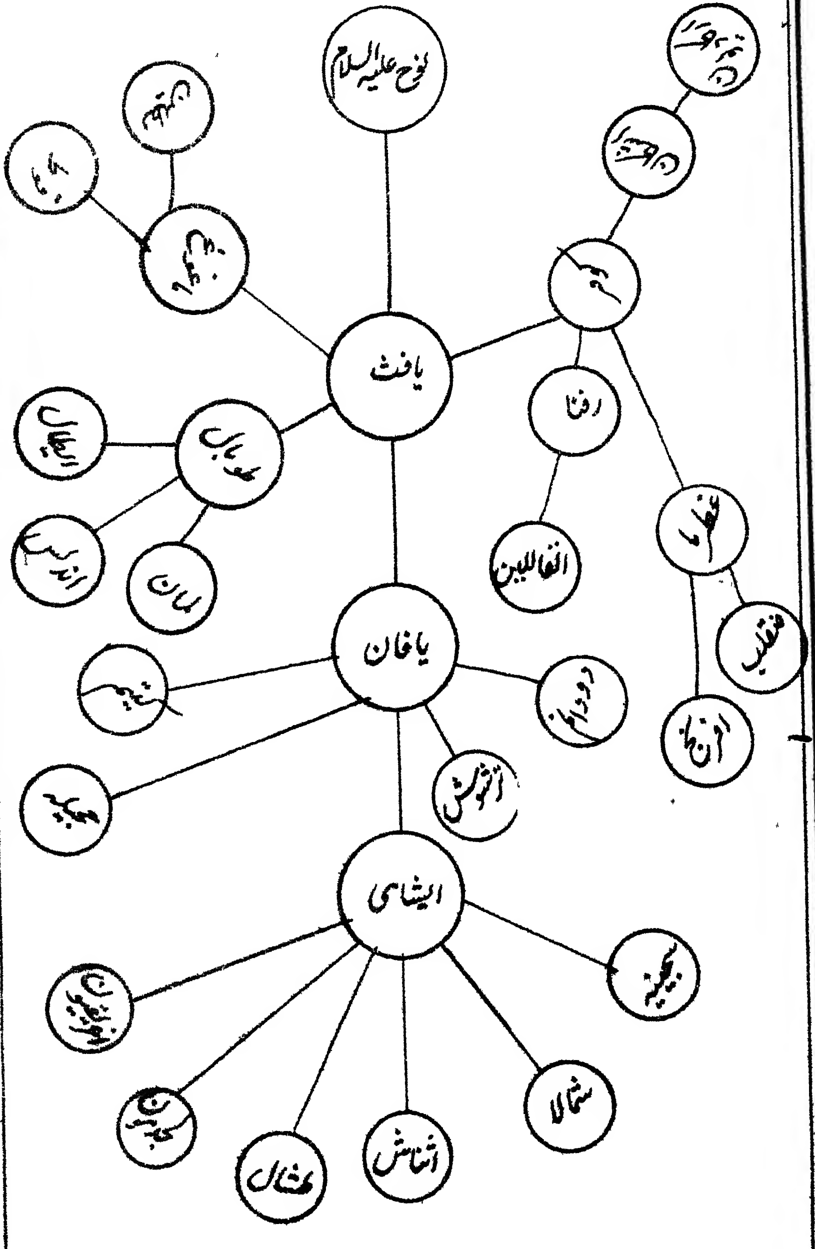

اخبار دولت یونان

یونانیون کے دو شعبے ہین ایک غریقی دوسرے لاطینی - انلوگون نے اپنے رہنے کے لئے معمورہ کل اپنے برادران بنی یافث مثلاً صقالیہ - ترک - افرنجہ - وغیرہ کے معمورہ عالم مین شمالی جانب کو اختیار کرلیا اور اوس کے وسط مین مابین جزیرہ اندلس بلاد ترک تک مشرق مین طولاً اور مابین بحر محیط اور بحر رومی مین عرضاً قابض ومتصرف ہوگئے - لاطینیون نے اوس کے جانب غربی کو اور غریقیون نے شرقی جانب کو اپنا مسکن بنالیا - ان دونون کے درمیان مین خلیج قسطنطنیہ واقع ہے - ان دونون شعبون مین دو بڑی مشہور سلطنتین گزری ہین - غریقیون نے اپنے کو یونانیون کے نام سے مخصوص اور موسوم کرلیا اہنین مین کا اسکندر بہی تہا جو دنیا کے نامور بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے - یہہ لوگ جیسا کہ ہمنے بیان کیا خلیج قسطنطنیہ کے شرقی جانب مابین بلاد ترک اور دروب شام کے رہتے تہے - بعد ازان انہون نے بلاد ترک - عراق - ہند اور ارمینیہ وغیرہ بلاد شام مین اور بلاد مقدونیہ - مصر - اسکندریہ لیلیا انکے ملوک سلاطین مقدونیہ کے نام سے معروف ہین ہروشیوش مورخ روم اہنین غریقیون مین بنو لجدمون اور بنو اثناش کو شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حکماء اشاشیون اہنین کیطرف منسوب ہوتے ہین - اہنین کے شعوب سے بنو لطان ہین اور کل لجدمون بنو شمالا بن الیشا ہین لیکن پہر دوسرے مقام مین لکہتا ہے کہ لجدمون - شمالا کے بہائی ہین - واللہ اعلم -

اس گروہ کا یہہ خاندانی تفرقہ فارس وقبط وبنی اسرائیل کے پہلے گزرچکا ہے اہنین اوران کے برادران نسبی لاطینیون مین اکثر لڑائیان - فسادات اٹھتے ہے

تا آنکہ تخت فارس پر شاہان کیانیہ کے بیٹھنے کا دور آیا اونہون نے ان کو
اپنی اطاعت پر مجبور کرنا چاہا اہون نے انکار کیا تب فارس والون نے
ان کے خلاف قبط کو اوبھار کر ان سے لڑا دیا یونانیون کو اس لڑائی مین
ناکامی ہوئی اور اونہون نے مجبوراً فارس کے خراج کو قبول کر لیا فارس
والون نے نہ صرف خراج لینے پر اکتفا نہ کر کے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا
گورنر مقرر کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افریدون نے اونپر اپنے لڑکے کو
حاکم مقرر کیا تھا اور اسکندر کی دادی اسی کے نسل سے تھی۔ ابن سعید
کہتا ہے کہ بعد یونان کے اوسکا لڑکا اغریقش خلیج قسطنطنیہ کے جانب شرقی
حکمران ہوا اسکے بعد اسکے لڑکے نسلاً بعد نسل حکمرانی کرتے رہے اونہون نے
لاطینیون اور روم کو زیر کیا ان کے ملک کا دائرہ ارمینیہ تک بڑھ گیا۔
ان مین سب سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن ملکان بن سلقوس ابن اغریقش
گزرا ہے مورخین بیان کرتے ہین کہ اس نے ہفت اقلیم کے بادشاہون
سے خراج لیا۔ اس کے بعد اسکا لڑکا یلاق بادشاہ ہوا اسی کی طرف
یلاقیہ منسوب ہوتے ہین جو اسوقت تک بحر سودان کے کنارے پر
باقی ہین یہہ ملک اسی کے اولاد کے قبضہ مین رہا تا آنکہ اسکے بنی بھائی
روم کا غلبہ ظاہر ہوا انکا پہلا بادشاہ ہردوس بن منطرون بن رومی
بن یونان ہوا اس نے ہر تینون گروہون (لاطینی۔ رومی۔ یونانی) پر
حکومت کی اس کے بعد کے ہر بادشاہ اسکے نام سے ملقب ہوتے رہے
اور یہودیان شام ہر اوس شخص کو جو اسکا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام
سے موسوم کرتے رہے بعد اسکے اسکا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا اس نے اور
اہل فارس سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین تا آنکہ فارس سے یہہ مغلوب ہو گیا

فروری ۹۹ (۱)

اور اونہون نے اسکو اپنا باجگذار بنا لیا اِسی کے زمانہ سے یونانیون کی حکومت
مضمحل ہوگئی اور اونمین چہوٹی چہوٹی حکومتین قائم ہوگئین اغریقیون نے
اپنا ایک سردار علیحدہ بنا لیا اور اسیطرحسے لاطینیون نے بہی ایک رئیس
جداگانہ مقرر کیا مگر یہہ کہ شاہنشاہ کا لقب صرف بادشاہ روم ہی کے لیئے
مخصوص رہا ہرمس کے بعد اوسکا لڑکا سطربلوس تخت حکومت پر بیٹہا یہہ بہی
بدستور بادشاہ فارس کو خراج دیتا رہا اسکا پورا زمانہ حکومت لاطینیون
اور اغریقیون کی لڑائی مین صرف ہوا اس کے بعد فیلقوس ابن سطرلوس
سریر آرائے حکومت ہوا۔ اسکی مان سَرم نسل افریدون سے تہی جس کو
افریدون نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تہا یہہ جس وقت
تخت حکومت پر بیٹہا اس نے شہر اغریقیہ کو ویران کرکے شہر مقدونیہ اپنے
ممالک محروسہ کے وسط مین خلیج قسطنطینہ کے غربی جانب آباد کیا علم دوست
حکماء سے محبت رکہنے والا تہا اسیوجہسے اس کے زمانہ حکومت مین علم و حکمت
کی بہت ترقی ہوئی اس کے بعد اسکا لڑکا اسکندر بادشاہ ہوا اسکا معلّم
حکیم ارسطو تہا۔

اسکندر ہروشیوش تحریر کرتا ہے کہ اسکا باپ فیلقوس بعد اسکندر
بن تراوش کے تخت حکومت پر بیٹہا اور فیلقوس بینہادہ بت تراوش کا داماد تہا
جس سے اسکندر اعظم پیدا ہوا۔ اسکندر بن تراوس کی حکومت چار
ہزار آٹہہ سو سنہ دنیاوی مین بناء رومہ کے چار سو برس بعد ہوئی ہے
اور وہ اپنی حکومت کے ساتوین برس بحالت محاصرہ رومہ لاطینیون
کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے مارے جانے کے بعد اغریقیون اور روم کا حاکم
اوسکی ہمشیرہ کا داماد فیلقوس ابن آمنہ بن ہرکلش ہوا۔ لوگو نے اس کے

ابتدائے زمانہ حکومت مین اکثر بغاوتین کین لیکن اس کے حسن تدبیر اور
کوششون اور خوفناک لڑائیون نے اونکو اسکا مطیع کردیا اور اس نے
اون لوگون پر پورا تسلط اور غلبہ حاصل کرلیا اس نے قسطنطینہ بنانا چاہا
لیکن جرمانیون نے مزاحمت کی تب اس نے کل روم اور غریقیون کو مجتمع کرکے
اونپر حملہ کرکے المانیہ سے جبال ارمنیہ تک اپنے قبضہ تصرف مین لیلیا اسی زمانہ
مین اہل فارس۔ شام۔ اور مصر پر تحکم کے ساتھہ حکمرانی کر رہے تھے اس نے
اون سے لڑنیکا ارادہ کیا لیکن اثنا راہ مین کسی لاطینی نے نامردی کے حملہ
سے اس کے زندگی کا خاتمہ کر دیا بعدہ اسکا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔
بادشاہ فارس نے بدستور سابق اس سے خراج طلب کیا جیسا کہ اس کے
باپ فیلقوس کے زمانہ مین خراج جاتا تہا۔ اسکندر نے یہہ کہلا بہیجا کہ مین نے
اوس مرغی کو ذبح کرکے کہا ڈالا جو سونے کا انڈہ دیتی تہی بعد اس کے اسکندر نے
بلاد شام پر حملہ کرکے بیت المقدس کو ڈہائی سو برس بعد فتح بخت نصر فتح کرلیا
اور نہایت نیک نیتی سے تقربا قربانی کی۔ اہل فارس کو اسکی یہہ کامیابیان
شاق گذرین اسوجہ سے اونہون نے دارا کو اسکی لڑائی پر اوبہارا چنانچہ
دارا نے ساٹھہ ہزار سوار دن کو لیکر اسکندر پر حملہ کیا۔ اسکندر نے بہی
چہہ سو اپنے ہم قوم کو لیکر بمقام موصل مین دارا کا مقابلہ کیا دارا کو اس
لڑائی مین شکست ہوئی اور وہ اکثر بلاد شام کو فتح کرکے ترسوس مین لوٹ آیا
دارا نے اسکا ترسوس مین محاصرہ کیا لیکن پہر بہی ناکام رہا اسکندر نے
دارا کی ہزیمت کے بعد اسکندریہ کو آباد کیا بعد ازان شامت اعمال سے
دارا نے پہر سے حملہ کیا اثناء لڑائی مین دارا کو دو سپاہیون نے جو
اوسیکے لشکر کے تہے مار ڈالا۔ پہر کیا تہا اسکندر نے بلامزاحمت غیرے فارس کو

قبضہ کرلیا شاہی شہر کو منہدم کرادیا اس کے معلم ارسطو نے یہہ تدبیر سوجہائی کہ ملک فارس پر چہوٹے چہوٹے ملوک اونہین مین سے مقرر کردیئے جاوین یہہ سب آپسمین لڑین بہڑینگے اور یونان ان کے طرف سے بے فکر رہیگا۔ اسکندر نے یہی تدبیر کی فارس مین بہت سی چہوٹی چہوٹی سلطنتین قائم کرکے چلتا پہرتا نظر آیا۔ فارس مین اسیوقت سے طوایف الملوک کا زمانہ شروع ہوا

ارسطو حکیم

معلم ارسطو یونانیون مین سے ہے اسکا مسکن شہر اتہنیا مین تہا نامی اور بڑے حکماء عالم مین اسکا شمار ہے افلاطون حکیم یونانی کا حکمت مین یہہ شاگرد ہے اس کے میانہ (یا لکی) کے ساتہہ عہد ہا تلامذہ

ل معلم ارسطو کا نام ارسطاطالیس فیلسوف ہے یہہ ننانوے اولمپیاد کے پہلے سنہ مین پیدا ہوا اور ایک سو چودہ اولمپیاد کے ۳ سنہ مین انتقال کیا ترسٹہہ برس کی عمر پائی۔ اسکے باپ کا نام نیقوماقوس حکیم تہا بادشاہ مقدونیہ کا یہہ مصاحب تہا۔ ارسطو شہر استاجیر (مضافات مقدونیہ) مین پیدا ہوا اسکے ماں باپ عالم طفلی ہی مین انتقال ہوگئے اسیوجہ سے اسکا ابتدائی زمانۂ عمر فسق وفجور مین گزرا سارا سرمایہ باپ کا جمع کیا ہوا مال عیش و عشرت مین اوڑادیا جب تنگدستی نے ستایا تو سپہگری سیکہنے لگا لیکن بوجہ مخالفت طبیعت گہبراتا تہا ایک روز تنگ آکر دلفئیس کاہن کے پاس گیا اوسنے اسکو شہر اتہنیا جانے اور علم حکمت سیکہنے کی ہدایت کی اسوقت اسکی عمر اٹہارہ برس کی تہی یہہ حسب ہدایت کاہن مذکور اتہنیا مین پہونچکر مکتب افلاطون مین بیس برس تک پڑہتا رہا تنگدستی کیوجہ سے بعض خاص خاص دوائین اپنے ہاتہون سے بناکر فروخت کرکے اوسکی قیمت سے گزران اوقات کرتا تہا آواز اسکی باریک انکہین چہوٹین پتلی پنڈلیان سریع الفہم تہا اکثر مسائل علمی مین اپنے اوستاد کا مخالف ہوجاتا تہا جب یہہ مدرسہ افلاطون سے فارغ التحصیل ہوکر نکلا تو اتہنیا والون نے اسکو بادشاہ فیلیبس (فیلقوس) بدر

باقی صفحہ ۶۹ مین

پڑھتے ہوئے چلتے تھے اسیوجہ سے اس کے تلامذہ مشائین کے نام سے مشہور ہوئے۔ افلاطون حکیم سقراط کا شاگرد ہے اسکو خود اسکی قوم نے زہر دیکر مار ڈالا۔ اسوجہ سے کہ اس نے اونکو بت پرستی سے منع کیا تھا اس نے علم و حکمت کی تعلیم حکیم فیثاغورس سے پائی بیان کیا جاتا ہے کہ فیثاغورس۔ تالیس حکیم ملطیہ کا شاگرد ہے اور تالیس کو تلمذ ہے لقمان حکیم سے منجملہ حکماء یونان کے دیمقراطیس اور انکثیاغورس بھی ہین یہہ لوگ علم حکمت کے علاوہ علم طب مین بھی کامل مہارت رکھتے تھے۔ اسی کے شاگردون مین سے جالینوس بھی تھا جو زمانہ جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مین گزرا ہے اور اوسکی قبر صقلیہ مین ہے۔ ارسطو نے کتاب ہرمس کی شرح لکھی اور جس کا ترجمہ مصری زبان مین یونانی سے ہوا اس مین اکثر علوم اور حکمت اور طلسمات کے اسرار اور اونکی شرح ہے اور اوسکی کتاب الاسطماخیس مین اہل اقالیم سبعہ کی عبادات کا حال لکھا ہے کہ یہہ لوگ کواکب سیارہ کی پرستش

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۸)۔ اسکندر کے پاس اپنا سفیر کرکے بھیجا اس نے حق سفارت خوب ادا کیا جب وہان سے اکیڈمی کے بعد مراجعت کرکے شہر اثنیا مین آیا تو مدرسہ افلاطون مین معلّم اکسینوقراط کو درس دیتے ہوئے دیکھہ کر خود درس وتدریس وتعلیم مین مشغول ہوگیا اور برخلاف مذہب افلاطون ایک جدید مذہب ایجاد کیا جس سے جمیع علوم اور بالخصوص علم فلسفہ اور سیاست مین اسکی بہت بڑی شہرت ہوگئی بعد چندے بادشاہ فیلیبس نے اسکو شہر مقدونیہ مین اپنے لڑکے اسکندر کے تعلیم کے غرض سے طلب کرلیا اسکندر کی عمر اسوقت مین چودہ برس کی تھی یہہ آٹھہ برس تک اسکندر کو تعلیم دیکر پہر شہر اثنیا مین چلا آیا اور تیرہ برس تک لوگون کو تعلیم دیتا رہا۔ سُنبلہ کے کسی کاہن نے اسکو کفر والحاد سے متہم کیا یہہ بخوف جان اثنیا چھوڑ کر بھاگ نکلا جزیرہ اغریبوس جاتے ہوئے بالقصد یا اتفاقاً دریا مین ڈوب کر مر گیا۔ بعضے کہتے ہین کہ ارسطو عارضہ قولنج مین مرا۔ واللہ اعلم۔ تاریخ فلاسفہ۔

کرتے ہین فلان اقلیم والے فلان ستارہ کی پرستش کرتے ہین الی غیر ذالک اور کتاب الاستماطیس مین شہرون اور قلعات کے فتح کرنے کی تدابیر بذریعہ طلسمات تحریر کیگئی ہین اوس مین پانی برسانے۔ پانی کھینچنے کی طلسمات بھی مذکور ہین اور کتاب اشطرطاس مین منازل قمری کا بیان ہے علاوہ ان کے اونکی تصانیف سے اور کتابین بھی ہین جنمین اوس نے فرداً فرداً اعضار حیوانات اور احجار و اشجار و حشایش کے منافع اور خواص لکھے ہین۔

الغرض اسکندر فارس پر قابض ہونے کے بعد بلاد ہند کیطرف بڑہا اور اوس کے اکثر حصّہ پر قبضہ کرلیا اوس کے بادشاہ فور کو شکست پر شکست دیکر متعدد لڑائیون کے بعد گرفتار کرلیا۔ چین۔ سندھ کے ملوک اس کے مطیع ہوگئے افریقہ۔ مغرب۔ افرنجہ (فرانس) صقالبہ۔ سودان۔ بلاد خراسان۔ ترک کے ملوک اسکو سالانہ خراج اور نذرانہ بھیجتے تھے۔ غالباً تمام ملوک عالم اس کے مطیع تھے بابل مین اسکا انتقال ہوا جب کہ اسکی عمر کے بیالیس مرحلے طے ہوچکے تھے اور بارہوان سال اسکی حکومت کا تہا سات برس قبل قتل دارا اور پانچ برس اوسکے بعد۔ بعضے کہتے ہین کہ یہہ مسموم مرا ہے اسکے عامل نے جو مقدونیہ مین رہتا تہا اسکو زہر دیکر مار ڈالا وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکی ماں نے اسکندر سے اسکی کچھہ شکایت کی تھی اور اسکندر نے اوس سے اسکی سزا دہی کا وعدہ کیا تہا۔ واللہ اعلم۔

حکومت بطالسہ طبری کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد جب اوس کے لڑکے اسکندروس کو تخت نشین کیا تو اوس نے سلطنت اور شاہی ترک کرکے فقیرانہ زندگی اختیار کرلی اسیوجہ سے شاہی خاندان کا ایک دوسرا شخص لوغوس نامی تخت حکومت پر بیٹھایا گیا اور وہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوا مسعودی

کہتاہے کہ اسکندر کے بعد ہر بادشاہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوتا تھا۔ یہہ لوگ شہر مقدونیہ کے رہنے والے تھے لیکن انہون نے اپنا دار السلطنت اسکندریہ کو بنا رکھا تھا۔ انمین تین سو برس کے اندر چودہ ملوک نے حکومت کی۔ ابن عمید کہتاہے کہ اسکندر کے حالت حیات ہی مین اوس کے چار امراء ممالک بعیدہ و قریبہ پر حکمرانی کر رہے تھے۔ چنانچہ بطلیموس فلیا و اسکندریہ مصر مغرب پر اور فیلقوس مقدونیہ اور جو اس سے ملے ہوے ممالک روم تھے اوپر (یہہ وہی شخص ہے جس کے نسبت یہہ مشہور ہے کہ اسنے اسکندر کو زہر دیا تھا) اور دمطرس شام پر اور سلقنوس فارس و مشرق مین حکمرانی کر رہا تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو انہین چارون نے اپنے مقبوضات اور مقبوضہ صوبون کو اپنا بنا لیا۔

ہروشیوش کہتاہے کہ اسکندر کے بعد اوسکا سپہ سالار بطلیموس بن لاوی حکمران ہوا اور اسکندریہ کو اوس نے اپنا دار السلطنت مقرر کیا۔ کلمش بن اسکندر معہ اپنی مان روشنک بنت دارا اور لینبادہ مادر اسکندر کے قمشاندر والی انطاکیہ کے پاس چلا گیا والی انطاکیہ نے ان سبہون کو قتل کر ڈالا اور غریقیون نے بطلیموس کی حکومت کی مخالفت کی بطلیموس نے سبہون کو لڑکر اپنا مطیع بنا لیا بعد ازان فلسطین کیطرف بڑہا یہود کو شکست دیکر اون مین سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو قید کر لیا اور اونکے سردارونکو فلسطین سے مصر مین جلا وطن کر لایا۔ چالیس برس اسکی حکومت رہی اسکا نام شنوشش بن لاغوش ہے۔ اس کے بعد اسکا لڑکا فلدیفیش (فیلو قوس) حاکم ہوا اس نے یہودی قیدیون کو مصر سے آزاد کر دیا۔ بیت المقدس کے ظروف واپس کر دیئے بلکہ ظروف طلائی اپنے طرف

اور دیئے ستر احبار (علماء) یہود کو جمع کر کے توریت کا عبرانی زبان سے زبان رومی اور لاطینی مین ترجمہ کرا یا اس نے اڑتیس ۳۸ برس حکومت کی بعد اسکے انطرئیس (اورا خطیس) حکمران ہوا یہہ نہایت صلح پسند امن دوست تہا اس نے اہل افریقہ سے صلح کرلی اس کے زمانہ مین رومہ کے سپہ لار نے غریقیون پر حملہ کیا اور وہ فائدہ مین رہے چہبیس ۲۶ برس حکومت کر کے یہہ ہلاک ہوگیا پہر اسکا بہائی فلوذ باذی (فیلو نطول) صدر آرائے حکومت اسپر رومہ کے سپہ لار نے چڑہائی کی اس نے سپہ لار رومہ کو ہزمیت دی اور نہایت بیرحمی سے اوسکی فوج کو مارتا ہوا رومہ تک پہونچا دیا بعد ازان اس نے یہود پر حملہ کیا اور شام کو اون سے چہین کر اپنے طرف سے شام کا حاکم مقرر کیا۔ اثناء لڑائی مین اور بعد اوس کے بہی یہود یون پر نہایت سختی کا برتاؤ جاری رکہا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے تقریباً ساٹہہ ۶۰ ہزار یہود کو قتل کرڈالا سترہ ۱۷ برس اسکی حکومت رہی بعدہٗ اسکا لڑکا ایفانش (افنیقوس) بادشاہ ہوا اوسی کے عہد حکومت مین اہل رومہ اور اہل افریقہ مین نزاع پیدا ہوئی جو تقریباً بیس برس تک قائم رہی اور اہل رومہ نے صقلیہ کو فتح کرلیا اوسکا سپہ لار افریقہ تک بڑہ گیا اور قرطاجنہ کو بہی فتح کرلیا جیسا کہ ہم اون کے اخبار مین بیان کرینگے۔ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی یہہ علم الافلاک اور نجوم خوب جانتا تہا کتاب مجسطی اسکی ہے زاہد صائم تہا۔ سترہہ ۶۷ برس کی عمر پائی اسکے بعد اسکا لڑکا قلوماطر تخت حکومت پر بیٹہا اسکے زمانہ مین غریقیون نے رومہ پر چڑہائی کی غریقیون کے ساتہ اس حملہ مین والی سقدونیہ۔ اہل ارمینیہ۔ عراق والے اور بادشاہ لوبیہ بہی شریک تہا لیکن رومانیون نے ان سبہونکو ہزیمت دیکر والی سقدونیہ کو

گرفتار کر لیا۔ فلو ماطر لطلیموس اپنے ۳۵ سنہ جلوس مین ہلاک ہوگیا بعدہ ایرباطش
تخت نشین ہوا اس کے زمانہ مین اہل رومہ کی حکومت قوی ہوگئی اونہون
نے اندلس پر چڑہائی کی۔ دریا کو عبور کرکے افریقہ پر چڑہ گئے اوس کے
بادشاہ اشدریال کو مار ڈالا اوس کے شہر کو ویران کردیا بعد اسکے
کہ نوسو برس اوس کے تعمیر کو ہوچکے تہے جیسا کہ ہم اون کے اخبار
مین بیان کرین گے۔ پہر اہل رومہ نے غریقیون پر حملہ کرکے اونکی
حکومت چہین لی اون کے سب سے بڑے شہر قرنطہ کو لیلیا اس لطلیموس
کی ستائیس برس حکومت رہی اس کے بعد شوطار (سوطیرا) بن ایرباطش
سترہ برس حکمران رہا بعدہ اسکا بہائی اسکندر دس برس پہر اسکا
لڑکا دیونشیش ایک سو تنیس برس تک حکمرانی کرتا رہا اسکے زمانہ
مین رومانیون نے بیت المقدس پر حملہ کیا یہود پر خراج مقرر کیا
اور قیصر بولش نے معہ اپنے سپہ سالاران فوج کے افرنجہ پر اور اوسکے
لمیاش سپہ سالار نے فارس پر چڑہائی کی اور سب پر غالب رہے
انطاکیہ اور اوس کے بلاد کو لیلیا اس زمانہ مین ترکون نے خروج
کرکے مقدونیہ پر دہاوا کیا لیکن رومانیون کے سپہ سالار مشرق
ہامس نے اونکو لوٹا دیا اس کے بعد دیونشیش مر گیا اور بجائے
اوس کے اوسکی لڑکی کلالبطرہ (قیلوبطورا) دو برس حکمران رہی
بروایت ہروشیوش تقریباً پانچہزار برس یا اس سے کچھہ زاید بدو خلقت
اور سات سو برس بناء رومہ کے بعد اسکا زمانہ حکومت ہوا ہے
اسی کے عہد سلطنت مین قیصر بولش نے رومہ پر قبضہ کرکے رومانیون
کی حکومت کا خاتمہ کیا ہے اور یہہ واقعہ اوسوقت ہوا ہے جبکہ قیصر

جنگ افرنج (فرانس) سے واپس آیا ہے بعد ازان قیصر نے مشرق کا
رخ کیا بادشاہ ارمینیہ میبالش برسر مقابلہ آیا لیکن قیصر سے شکست کہا کر
بغرض امداد ملکہ مصر کے پاس بہاگ گیا۔ مصر کی ملکہ اندلون بہی کلا بطرہ
بہی اس نے بادشاہ ارمینیہ کو بجائے مدد پونہچانے یا پناہ دینے کے اوسکا
سر کاٹ کر اپنا رسوخ بڑہانے کو قیصر کے پاس بہیجدیا لیکن اس سے
ملکہ کلا بطرہ کو کچہ بہی فائدہ نہ حاصل ہوا قیصر نے اسپر بہی حملہ
کر کے مصر و اسکندریہ اس سے چہین لیا یہی یونان کی آخری بطلیموسہ
ہے اسیوقت سے یونانیون کی حکومت جاتی رہی اور قیصر اونکیطرف
سے مصر اور اسکندریہ اور بیت المقدس کا حکمران ہوگیا۔
بیہقی نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ کلا بطرہ نے لاطینیون پر حملہ کر کے
اونکو مغلوب کیا تہا اوسکا ارادہ اندلس تک جانیکا تہا لیکن رستہ
مین پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے رک رہی بعد چندے بحیلہ و فریب
اندلش گئے اور اوسکو بہی فتح کر لیا اسکی ہلاکت اوغشطش بولش ثانی
قیصر کے ہاتہہ سے واقع ہوئی۔ اور ایساہی مسعودی نے ذکر کیا ہے
اور یہہ بہی لکہا ہے کہ اس نے بائیس برس حکمرانی کی اس کا شوہر
انطونیوش (مطرینوس) حکومت مقدونیہ اور مصر مین اسکا سہیم تہا۔
جب اوغشطش قیصر نے حملہ کیا اور اوسکا شوہر انطونیوش لڑائی مین
مارا گیا تو قیصر اوغشطش نے بعد فتحیابی کے بجبر اوس سے عقد کرنا چاہا
اسوجہ سے کہ یہہ بقیہ حکماء یونان تہی لیکن ملکہ کلا بطرہ نے اس کو
ناپسند کر کے اپنے اور اوسکے مارنے کی یہہ تدبیر[۱] نکالی کہ ایک ارا ستہ باغ مین

[۱] یہہ واقعہ عجیب و غریب ہے شاید اسیوجہ سے علامہ مورخ نے اسکو اپنی تحقیقات مین شامل نہین کیا۔

ایک زہریلا سانپ پکڑ کے شہ نشین کے گلدستہ مین رکھہ دیا اور جب قیصر کے آنے کا وقت ہوا تو اوس نے خود گلدستہ کو اوٹھا کر سونگھہ لیا جس سے وہ جیون کی تیون بیٹھی رہی جب قیصر آیا اور وہ اس واقعہ عجیب سے آگاہ نہ تھا اوس نے بھی گلدستہ کو اوٹھا کر جیسا ہی سونگھنا چاہا سانپ نے اوسکو بھی کاٹ لیا۔ اسی حیلہ سے ان دونون کا خاتمہ ہو گیا مگر ملکہ کے خاتمہ سے یونان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہو گیا اور اون کے علوم بھی ناپدید ہو گئے لیکن قدرے قلیل کتابین اون کے کتب خانون مین باقی رہگئین[۵۱] تھین جنکو خلیفہ مامون الرشید نے قبرس سے منگوا کر عربی مین ترجمہ کروایا۔

ابن عمید نے ملوک مصر و اسکندریہ بعد اسکندر کے چودہ نفر قرار دیا ہے جنکی آخری حکمران ملکہ کلابطرہ ہے یہہ سب بطلیموس کہلاتے تھے جیسا کہ مسعودی نے کہا ہے لیکن اس نے اسکندر کے بعد کے ملوک مشرق اور شام اور مقدونیہ کا کچہہ ذکر نہین کیا جنہون نے اسکندر کے بعد ملک کو تقسیم کر لیا تھا ہان یونانیون مین سے بادشاہ انطاکیہ کا کچہہ تذکرہ آگیا ہے۔ اوس نے ملوک مصر کے اسمار بھی لکھے ہین اگرچہ اون کی تعداد مین سخت اختلاف ہے مگر اس امر پر سبھون نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہر ایک اونمین کا بطلیموس کہلاتا تھا۔ بطلیموس اوّل اسکندر کا بھائی یا غلام تھا اوسکا نام فلافاذافسدیا ارندواس یا لوغس یا فیلس تھا۔ کسی نے اسکا زمانہ حکومت سات برس اور بعض نے چالیس برس تحریر کیا ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسیکے زمانہ مین سلقیوس (میرا خیال یہہ ہے کہ یہی بادشاہ مشرق ہے) نے تمامہ حلب قنسرین

[۵۱] کاش یہہ بقیہ علوم بھی مندرس ہو جاتے تاکہ دین اسلام انکی آمیزش سے پاک و صاف رہتا۔

سلوقیہ ـ لاذقیہ آباد کیا تہا اور قدس شریف مین شمعان بن حونیا اور بعد
اوس کے اوسکا بہائی عازر کاہن اعظم تہا اس کے حکومت کے نوین سال
انطوخوس بادشاہ انطاکیہ نے یہود پر حملہ کیا تہا اور گیارہوین سال حکومت
مین روم سے لڑائی ہوئی جسمین اوسکا لڑکا اقفاقش بطور ضمانت لیلیا گیا تہا
اور سنہ ۱۳ جلوس مین انطوخوس کا عقد ملکہ کلابطرہ بنت لوغش سے ہوا
اور لوغش نے بلاد مقدس کو اوس کے مہر مین لیلیا اونیسوین سال جلوس
مین اہل فارس اور مشرق نے اپنے اپنے بادشاہون کو تخت سے اوتار کر
مار ڈالا اور اون کے لڑکون کو تخت پر بیٹہایا تہا اس کے بعد لوغش
مرگیا ـ پہر ابن عمید کہتا ہے کہ یونان کے ایک سو اکتیس برس کے بعد بطلیموس
اسکندروس بادشاہ ہوا اسکا لقب "غالب الثور" تہا اس نے مصر اور
اسکندریہ اور بلاد غربیہ پر اکیس برس حکمرانی کی اسکو فیلادلفوس یعنی
محب برادر بہی کہتے تہے اسی نے بہتر (۷۲) علماء یہود کو جمع کرکے توریت
اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی سے یونانی مین ترجمہ کرایا ان علماء
مین شمعان (جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے) اور عازر بہی تہے جسکو انطوخس
نے اس بناء پر قتل کیا کہ انہون نے بت پرستی سے اوسکو منع کیا تہا ـ

"اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تلمائی بطلیموس تہا اور یہہ ملوک
مقدونیہ سے ہے جسنے مصر پر بہی حکمرانی کی ہے کیونکہ ابن کریون نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین تلمائی نے جو اہل مقدونیہ سے تہا مصر پر قبضہ کیا
یہہ علم دوست تہا اس نے یہود کے ستر (۷۰) علماء جمع کرکے توریت اور کتب
انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان مین کرایا اس کے زمانہ
مین صادوق کاہن تہے" اور اس نے پینتالیس (۴۵) برس حکمرانی کی اسکے بعد

بطلیموس ارنبا حاکم ہوا بعضے اسکا نام رغادی اور بعضے راکب الانہر
بتاتے ہین اس نے چوبیس یا ستائیس برس حکومت کی یہہ وہی ہے جس نے
اسکندریہ مین گہوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تہا جو زمانہ زینون قیصر مین
جلایا گیا۔ اس کے بعد بطلیموس محب برادر حکمران ہوا بعضے اسکا نام اوغشطاوش
اور بعضے فیلادلفس بتاتے ہین اسکا زمانہ حکومت سولہ برس رہا اسکے
زمانہ مین اخیمم کاہن تہا پہر بطلیموس الصائغ پانچ برس حکمران رہا اسکے
بعد بطلیموس محب پدر ہوا اسکا نام کلافاطر بتایا جاتا ہے اس نے سترہ ۱۷
برس حکومت کی یہود سے جزیہ لیا اس کے بعد بطلیموس مظفر یا بطلیموس
غالب یا محب مادر بیس برس بادشاہت کرتا رہا اسکی حکومت کے انیسوین
سال متتیا بن یوحنا بن شمعون کاہن اعظم نے بنی یوناذاب کی نسل ہارون
علیہ السلام سے خروج کیا۔ انطیخوس بادشاہ انطاکیہ نے اپنے لڑکے غایش کو
فوج کے ہمراہ قدس شریف پر حملہ کرنے کو بہیجا اس نے اوسپر قبضہ حاصل
کرنے مین حیلہ سے کام لیا عازر کاہن کو قتل اور بنی اسرائیل کو بت پرستی پر
مجبور کیا متتیا بن یوحنا ایک جماعت یہود کی لیکر پہاڑون مین چلا گیا
اور جب لشکر یونان نکلا تو وہ قدس شریف مین واپس آیا جیسا کہ
ہمنے بنی حشمنائی کے حالات مین تحریر کیا ہے۔ بطلیموس محب مادر کے
بعد بطلیموس محب پدر پچیس برس حکمران رہا اس کے زمانہ مین قدس
مین یہودا بن متتیا اور بعد اوس کے یوناذاب بعدہ اوسکا بہائی
شمعون بعد ازان ہرقانوس گزرے جسکا نام یوحنان ہے یہی پہلا وہ شخص
ہے جو بنی حشمنائی مین بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے
لڑکے یوحنا کو قید ولنوس سپہ سالار انطیخوس سے لڑنے کو بہیجا یوحنا نے

اوسکو شکست دی اور یہود کا جزیہ دینا موقوف کردیا جو وہ بادشاہ
سوریہ کو زمانہ فیلاقوس بادشاہ مشرق سے دیتے چلے آرہے تھے بطلیموس
محب مادر کے بعد بطلیموس ارغادی ہوا اس نے بیس برس حکومت کی
اس کے زمانہ مین انطیخوس نے ازسرنو انطاکیہ آباد کیا اور اپنے نام
سے اوسکو موسوم کیا - ہرقانوس اور اوس کے تینون لڑکے قدس مین
حکمران ہوے - شہر سامرہ سبسطیہ ویران کیا گیا - انطیخوس نے
قدس شریف پر حملہ کیا اس کے بعد بطلیموس مخلص یا مقروطون حاکم
ہوا اس نے اٹھارہ یا بیس برس بادشاہت کی اسکے زمانہ مین سکندرو
تلمائی بن ہرقانوس ساتوان بادشاہ بنی حسمنائی کا قدس شریف مین تھا
اور اسوقت یہود کے تین فرقے تھے بطلیموس مخلص کے بعد بطلیموس محب
مادر یا اسکندروس یا قیقتس یا اسکندر یا ابن المخلص دس برس
حکمران رہا اس کے زمانہ مین ملکہ اسکندرہ قدس شریف مین تھی
اور مملکت سوریہ کا دوسو سترہ برس کے بعد اسکے ہاتھون خاتمہ ہوا
اس کے بعد بطلیموس قیناس یا اثیس یا منفی آٹھ برس یا تئیس برس
یا اٹھارہ برس حاکم رہا منفی اسکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ ملکہ کلوبطرہ نے
اسکو ملک سے نکالدیا تھا بعضے مورخ اسکو بطالسہ مین نہین شمار کرتے
اسکے بعد بطلیموس یوناشیش اکیس برس یا اکتیس یا تیس علی اختلاف
الاقوال تخت حکومت پر رونق افروز رہا اسکے زمانہ مین ارستبلوس اور
اوسکا بھائی ہرقانوس قدس شریف مین تھا بعد ازان ملکہ کلابطرہ
بنت دیوناشیش سریر آرا ہوئی اسکا دور حکومت تئیس یا تئیس برس
رہا - بڑی حکیمہ فیلسوفہ تھی اسکے سنہ ۳ جلوس مین خلیج اسکندریہ درست

کیا گیا اور اسکندریہ مین ہیکل زحل اور خمیم مین ایک مقیاس اور دوسرا شہر الفنتاء مین بنایا گیا اور سنہ جلوس مین اغانیوس اول قیاصرہ روم کے تخت حکومت پر بیٹھا چار برس اسکی حکومت رہی بعدہ بولیوش تین برس تک حاکم رہا پھر اغسطش بن مولوجس صدر آرا ہوا اوس نے اطراف و جوانب کے ممالک پر قبضہ کر لیا جب اسکی ملک گیری کی خبر ملکہ کلابطرہ کو ہوئی تو اوس نے اپنے بلاد کے بچانے کی فکر کی نیل کے شرقی جانب غرمار سے لوبہ تک ایک دیوار اور دوسری دیوار اسکندریہ سے لوبہ تک نیل کے غربی جانب کھنچوائی یہی اسوقت حائط العجوز کے نام سے معروف ہے۔ اوغسطش قیصر نے اپنے سپہ سالار انطریوس کو مصر پر حملہ کرنیکو بھیجا اس کے ہمراہ متر داب بادشاہ ارمن بہی تہا۔ ملکہ کلابطرہ نے اوس سے دغا بازی کی چالاکی سے اوسکے ساتھ عقد کرنے کا اقرار کیا جب اسکی اطلاع اوس کے رفیق متر داب کو ہوئی تو اوس نے انطریوس کو قتل کر کے ملکہ کلابطرہ سے خود عقد کر لیا اور اوغسطش قیصر سے باغی ہو گیا اوغسطش قیصر نے اوسپر فوج کشی کی مصر کو فتح کر لیا ملکہ کلابطرہ اور اوس کے لڑکے اور شوہر کو قتل کر ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ ملکہ کلابطرہ نے اوغسطش کے لیے اپنی مجلس مین زہر رکھہ چھوڑا تہا جس سے اوغسطش کی ہلاکت ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ملکہ کلابطرہ کے ہلاک ہوتے ہی مصر و اسکندریہ و مغرب سے یونان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یہہ ممالک تا زمان فتوحات اسلامیہ۔ رومیون کے قبضہ مین رہے انتہی کلام ابن العمید۔ (ابن عمید کا کلام ختم ہوا)۔ اس نے جو اختلافات نقل کئے ہین وہ

مورخین سعید بن بطریق - یوحنا فم الذہب منبجی - ابن الراہب -
الوفانیوس وغیرہم کی روایات ہین بظاہر یہہ لوگ مورخین نصارےٰ
سے ہین - والبقاء للہ الواحد القہار سبحانہ لا الہ غیرہ ولا معبود سواہ -

شجرہ ملوک یونان — شجرہ ملوک بطالسہ

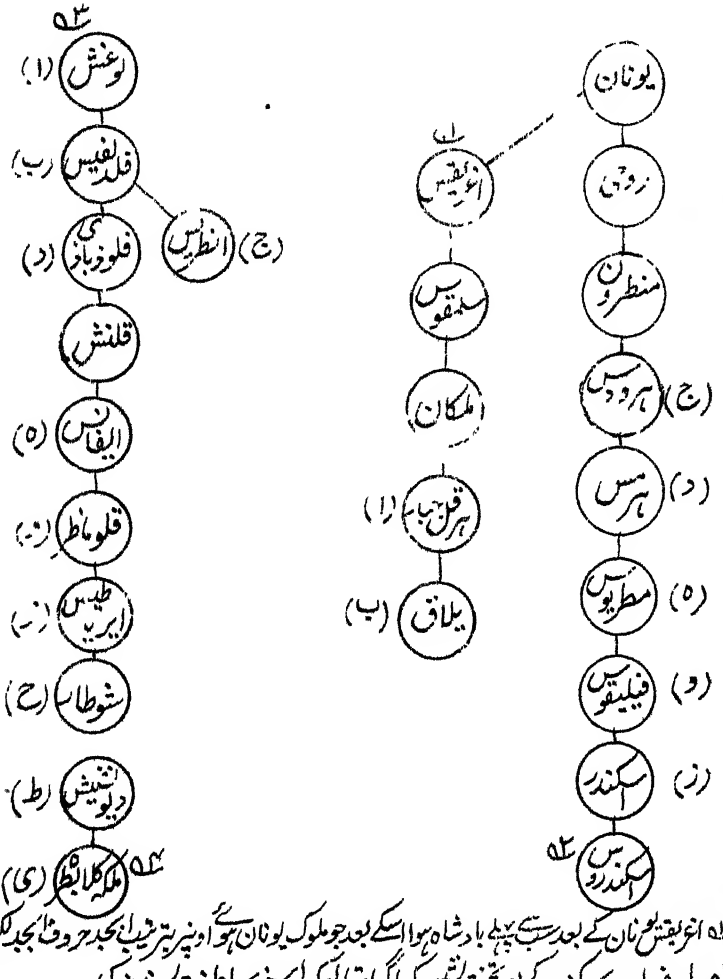

۵۱ اغریقس یونان کے بعد سب سے پہلے بادشاہ ہوا اسکے بعد جو ملوک یونان ہوئے اونپر بترتیب ابجد حروف ابجد لکھے ہوئے ہین
۵۲ یہ اپنے باپ اسکندر کے بعد تخت نشین کیا گیا تھا لیکن اسنے سلطنت پسند نہ کی -
۵۳ یہ یونان کے شاہی خاندان سے تھا اسکا لقب بطلیموس تھا پھر اسکے بعد جو بادشاہ ہو وہ اسی لقب سے معروف ہوتے رہے انکی عہد حکومت کو حکومت بطالسہ سے تعبیر کرتے ہین اسکندر کے بعد یہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ ہوئے انپر بھی حسب ترتیب حکومت حروف ابجد لکھے ہوئے ہین
۵۴ یہی آخری حکمران یونان ہے اسکے بعد ممالک یونان رومیوں کے قبضہ مین تا زمان فتوحات اسلامیہ رہے -

لاطینی یعنی کیتیم معروف بہ روم

یہہ گروہ عالم کے مشہور ترین گروہون سے ہے بخیال ہروشیوش یہہ غریقیون کا دوسرا فرقہ ہے اور یہہ دونون نسبًا یونان مین مجتمع ہوتے ہین اور بخیال بیہقی یہہ غریقیون کا تیسرا گروہ ہے اور یہہ تینون نسبًا یونان بن علجان بن یافث مین شریک ہین اور روم کے نام سے یہہ کل فرقے موسوم ہوتے ہین کیونکہ انہین رومیون ہی کی بڑی سلطنت ہوئی ہے۔

ان لاطینیون کا ملک خلیج قسطنطنیہ کے غربی جانب بلاد افرنجہ تک مابین بحر محیط اور بحر رومی پہیلا ہوا تہا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ لاطینیون مین سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ فنش بن شطرنش بن ایوب تہا یہہ زمانہ بنی اسرائیل مین گزرا ہے اسکے بعد اسکا لڑکا بریامش اور اوسکی آیندہ اولاد حکومت کرتی رہی انہین مین سے کرملنش بن مرشیہ بن شیبین بن فرکہہ ہے جس نے زبان لاطینی کی بناڈالی اور اوسکے حروف کی ترتیب و تالیف کی یہہ لوائیر بن کلعاد (حکام بنی اسرائیل) کے زمانۂ حکومت مین بعد چار ہزار پچاس برس سنہ دنیاوی کے ہوا ہے

لاطینیون اور اغریقیون مین ہمیشہ ان بن رہی دونون ایک دوسرے کی تخریب کی کوشش کرتے رہے۔ غریقیون ہی کے ہاتھون
طرویہ لاطینیون کا دار السلطنت چار ہزار ایک سو بیس برس سنہ دنیاوی (۵)
زمانہ عبدون (ملوک بنی اسرائیل) مین ویران ہوا ان دنون ان کا بادشاہ اناتش (بریامش بن فنش بن شطرنش کے اولاد سے) تہا اسکے

بعد اسکا لڑکا اشنکانیش حاکم ہوا اس نے شہر البا آباد کیا بعد اس کے ملک اسیکے خاندان مین رہا اسیکے اولاد سے برقاش زمانہ انقراض حکومت ملوک کسدائیین مین تہا او سوقت ملوک بنی اسرائیل مین سے عزیاہ بن امصیا حکومت کر رہا تہا۔ برقاش کو حکومت کی کرسی مازنیون اور سریانیون کے باہمی اختلاف کیوجہ سے نصیب ہوئی تہی اس کے بعد اسکا لڑکا روملس اور املش یکے بعد دیگرے حاکم ہوئے یہہ وہی ہین جنہون نے ۳۵۰۰ دنیاوی زمانہ حکومت حزقیا بن احاز بادشاہ بنی اسرائیل مین شہر طرویہ کے چارسو برس ویران ہونے کے بعد رومہ کو آباد کیا۔ شہر رومہ دنیا بہر کے شہرون مین بڑا اور عظیم الشان اور مشہور سمجہا جاتا تہا اسکا طول شمال سے جنوب تک بیس میل عرض بارہ میل کا تہا اور شہر پناہ کی دیوارین اڑتالیس ہاتھ ذراع بلند دس ذراع عریض تہین یہی شہر لاطینون اور اونہین مین سے قیاصرہ کا دار السلطنت تا ظہور اسلام رہا۔ اور یہی اوس کے حاکم رہے۔ پہر ان مین روملس اور املش اور اوس کے دو چار پشتون کے بعد شخصی حکومت کا نام ونشان اوڑا دیا گیا جمہوری حکومت کی بنا ڈالی گئی ہر وشیوش لکہتا ہے کہ ستر وزرا سلطنت کا کاروبار دیکہتے تہے اور اسکو وہ عنشلش (یعنی جلسہ وزرا) کہتے تہے سات سو برس تک اسیطرح حکومت کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ قیصر یولش بن غائش اول ملوک قیاصرہ ان پر غالب آیا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔

یہہ گروہ اپنے زمانہ ترقی مین ہمیشہ ملوک سرحدی سے لڑتا بہڑتا رہا چنانچہ پہلے یونانیون سے لڑا پہر فارس سے صف آرا ہوا اور

شام و مصر پر غالب آیا پھر جزیرہ اندلس بعد ازان صقلیہ پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد افریقہ کے طرف بڑھے اور اوسپر بھی قابض ہو کر شہر قرطاجنہ کو ویران کر ڈالا۔ اہل افریقہ نے دوسرے طرف سے عبور کرکے رومہ کا محاصرہ کیا تقریباً بیس برس تک فتنہ و فساد کی آگ مشتعل رہی۔

بعض علماء اخبار کا یہہ خیال ہے کہ روم۔ عیصو بن اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہین ابن کریون کہتا ہے کہ جس زمانہ مین جناب یوسف صدیق علیہ السلام اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تابوت دفن کرنے کیلئے مقام خلیل مین لئے جا رہے تھے عیصو کی اولاد نے اون سے لڑائی کی لیکن جناب موصوف نے اونکو شکست دیکر اون مین سے صفو ابن الیفاز بن عیصو کو گرفتار کرکے افریقہ کے طرف جلاء وطن کر دیا۔ صفو ابن الیفاز چندے شاہ افریقہ کے پاس رہا جب شاہ افریقہ اغنیاس اور کیتم مین مخالفت پیدا ہوئی اور اغنیاس نے اہل افریقہ کو جمع کرکے کیتم پر حملہ کیا تو صفو ابن الیفاز کو اپنی شجاعت دکھانیکا بہت بڑا موقع ملگیا۔ اس نے کیتم کو متعدد شکست دیکر پیچھے ہٹا دیا۔ بعد اس کے صفو ابن الیفاز بہم قومیت کیوجہ سے کیتم مین آملا۔ اس ملجانے سے کیتم کا رعب و داب بڑھ گیا۔ سرحدی ملوک اس سے ڈرنے لگے کیتم نے اسکی شادی اپنے ہین کرلی اور اپنا حاکم بنا لیا۔ یہہ پہلا شخص ہے جس نے بلاد اسبانیا مین سب سے پہلے حکومت کی پچپن برس تک حاکم رہا۔ اسکے بعد ابن کریون نے سولہ ملوک اسکے اولاد سے شمار کیا ہے جنکا آخری بادشاہ روملس بانی شہر رومہ ہے یہہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تھا جناب موصوف سے ڈر کر شہر رومہ آباد کیا اور اوس مین ہیکل بنوایا اسکے بعد

ابن کریون نے پانچ ملوک کا ذکر کیا ہے پانچوان وہ ہے جس نے کسی شخص کی بیوی سے ناجایز تعلق پیدا کر لیا تہا جب اوس شخص نے دیکہہ لیا تو اوس کی بیوی نے خودکشی کر لی اور اس شخص نے اوسکو ہیکل مین مار ڈالا اس کے بعد اہل رومہ نے شخصی حکومت سے انحراف کر کے جمہوری سلطنت کی بناڈالی اور تین سو بیس (۳۲۰) شیوخ کو ملک کا انتظام سپرد کیا یہی لوگ کاروبار سلطنت دیکہتے رہے اور خوب خوب ترقیان کرتے رہے تا آنکہ قیصر کا زمانہ آیا اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے نام سے موسوم کیا پہر اس کے بعد جو ہوا وہی بادشاہ کہلایا۔ انتہی کلام ابن کریون (ابن کریون کا کلام تمام ہوا)۔

ابن کریون کا یہہ قول ہروشیوس کے خیال کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اوسکا یہہ بیان ہے کہ داود علیہ السلام کے زمانہ مین رومہ آباد کیا گیا ہے اور ہروشیوس کہتا ہے کہ حزقیا (چودہوان بادشاہ بنی یہودا) کے زمانۂ حکومت مین رومہ کی بنا پڑی۔ ان دونون مدتون مین بہت بڑا تفاوت ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر۔

ملوک قیاصرہ (کیتم)

رومہ مین تقریباً سات سو برس تک زمانہ بناء رومہ یا اوس سے تہوڑے دنون پہلے سے جمہوری حکومت قایم رہی ہر سال وزرار کا انتخاب ہوتا تہا اور جس سپہ سالار کا نام قرعہ مین نکلتا تہا وہی اطراف و جوانب کے ملوک پر حملہ کرنے کو جاتا۔ ممالک اجنبیہ کو فتح کرتا تہا یہہ لوگ پہلے یونانی روم کے مطیع تہے جب اسکندر مر گیا اور یونانیون کا کارخانہ درہم و برہم ہو گیا

تو ان رومیون (لاطینون) کو اہل افریقہ کے مقابلہ مین کامیابی حاصل ہوئی
اور انہون نے شہر قرطاجنہ کو ویران کرکے پہر آباد کیا اور اندلس۔ شام۔
ارض حجاز کو لیلیا بیت المقدس کو فتح کرکے اوس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔
ان دنون یہود کا بادشاہ ارستبلوس بن اسکندر (آٹہوان بادشاہ
بنی حشمنائی) بیت المقدس مین حکومت کر رہا تہا اسکو جلاء وطن کرکے
رومہ لیگئے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کیا پہر غماس نے
اوس سے لڑائی کی اس اثناء مین یولس بن غایش ظاہر ہوا اور اپنے
چچازاد بہائی لوجیار بن مدکہ کے ہمراہ اندلس کیطرف گیا افرنج اور
جلالقہ سے اسکی لڑائی ہوئی برطانیہ اور اشبونہ پر قبضہ کرکے رومہ کو
واپس آیا اور اندلس مین اکتبیان اپنے بہائی کے لڑکے کو چہوڑ آیا
جب یہہ رومہ مین آیا اور وزرار کو اسکی رائے سے آگاہی ہوئی تو
اونہون نے اسکے قتل کی فکر کی۔ اکتبیان یہہ سنکر اندلس سے ایک فوج
کثیر لیکر آپہونچا۔ یولش اسکی مدد سے رومہ۔ ارض قسطنطینیہ۔ فارس۔
افریقہ۔ اندلس پر قابض ہوگیا اور یہی قیصر کے لقب سے مشہور ہوا
پہر اس کے بعد جو بادشاہ ہوا وہی قیصر کہلایا گیا۔

لفظ قیصر معرب ہے لفظ جاشر کا۔ جاشر رومیون کے لغت مین
بال کو کہتے ہین اور اوسکو بہی کہتے ہین جو پہاڑ اگیا ہو۔ بعض لوگون کا
یہہ خیال ہے کہ قیصر کی مان جبوقت یہہ حمل مین تہا مرگئی تہی اور یہہ
اوسکا پیٹ پہاڑ کر نکالا گیا لیکن روایت اول صحیح اور اقرب الی الصواب ہے
یہہ فخر کرتا تہا کہ مجہکو کسی عورت نے نہین جنا یہہ ملوک اسکندریہ اور
مقدونیہ کے خزاین رومہ مین اوٹہا لایا ملوک مشرق و شمال نے اسکی

اطاعت قبول کی شام مین اسکا عامل (گورنر) ہیرودس بن انطفتر تہا۔ اور مصر مین غالیش اسکیطرف سے حکومت کر رہا تہا مسیح علیہ السلام اسی کے زمانہ حکومت ۴۲ جلوس مین پیدا ہوئے۔ قیصر مذکور چہپن ۵۶ برس حکومت کرکے سات سو پچاس برس بعد بناء رومہ کے ۵۲۰ سنہ دنیاوی مین مر گیا۔

انتہی کلام ہروشیوس (ہروشیوس کا کلام ختم ہوا)۔

ابن عمید مورخ نصاریٰ تحریر کرتا ہے کہ ان قیاصرہ کے پہلے رومہ کا انتظام شیوخ کے سپرد تہا وہی کل کاروبار سلطنت دیکہتے تہے انلوگون کی تعداد تین سو بتیس ۳۳۲ تہی ان سبہون نے قسمین کہائی تہین کہ شخصی حکومت کسیکو نہ دینگے ایک اُن مین سے جسکے نام قرعہ نکلتا تہا میر مجلس ہوتا تہا اور اوسکی راے دوراُیون کے قایم مقام سمجہی جاتی تہی یہی انتظام تا ظہور اغانیوس جاری رہا اس نے چار برس تک رومہ کا انتظام کیا یہی قیصر کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اسکی مان اوسوقت مری ہے جبکہ یہہ حالت حمل مین تہا جب یہہ اوسکا پیٹ پہاڑ کر نکالا گیا اور سن شعور کو پہونچا تو شیوخ کی ریاست کا زمانہ ختم ہو گیا اس نے رومہ مین چار برس تک حکومت کی پہر اس کے بعد بولیوس قیصر تین برس حاکم رہا بعد ازان اوغسطش قیصر بن مرلوخش ہوا۔

اوغسطش قیصر رومہ کے میر مجلس کا ایک سپہ سالار تہا جو باجازت اوس کے لشکر لیکر مغرب اور اندلس کے فتح کرنے کو گیا تہا اور جب وہان سے کامیاب ہوکر رومہ واپس آیا تو اوسنے میر مجلس کو معزول کر دیا اور بذاتہ حاکم ہو گیا۔ عوام الناس نے اس رد و بدل مین اوسکی موافقت کی میر مجلس رومہ کا ایک سپہ سالار فمقیوس نامی ممالک مشرقیہ مین تہا اوسکو

جب اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ لشکر لیکر رومہ پر چڑھ آیا اوغشطش
قیصر نے اوسکو ہزیمت دیکر قتل کرڈالا اور ممالک مشرقیہ پر قبضہ حاصل کرلیا۔
اسکے بعد ایک لشکر جرار بسرداری اپنے دو سپہ سالاران انطونیوس
اور متر داب بادشاہ ارمن مصر کے فتح کرنے کو بھیجا۔ ان دنون ملکۂ
کلابطرہ یادگار بطالسہ ملوک یونان مصر و اسکندریہ مین حکومت
کررہی تھی اس نے اس نقل وحرکت کی اطلاع پاکر اپنے بلاد کو محفوظ
رکھنے کے غرض سے نیل کے دونون کنارون پر لوبیہ سے اسکندریہ تک
غرباً اور فرما تک شرقاً دو دیوارین کھنچوا دین جب انطونیوس مصر کے
میدان مین لڑائی کو آیا تو اوس نے اس سے فریباً عقد کرلیا اس نے
اپنے رفیق متر داب کو قتل کرڈالا اور اوغشطش قیصر سے باغی ہوگیا
اوغشطش قیصر اسکی اس حرکت سے ناراض ہوکر خود ایک فوج لیکر مصر پر
چڑھ آیا انطونیوس کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ ملکہ کلابطرہ اور اوس کے
دو لڑکون شمس و قمر کو بھی مارڈالا مصر و اسکندریہ پر قبضہ کرلیا
یہہ واقعہ اوس کے حکومت کے بارہوین برس واقع ہوا اور اس کے
سنہ ۴۲ جلوس مین مسیح علیہ السلام تین مہینے بعد ولادت یحیی علیہ السلام
کے سنہ پانچہزار پانچسو دنیاوی اور بیت المقدس پر ہیرودس کے حکومت
کے بتیسوین ۳۲ سال اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکی حکومت کے پینتیسوین ۳۵ سال پیدا
ہوئے لیکن سب اسی امر پر متفق ہین کہ اوغشطش قیصر کے حکومت کے بیالیسوین ۴۲
برس مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اور تواریخ کا سیاق اس امر کا مقتضی
ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام سنہ پانچہزار پانچسو شمسی مبدء عالم مین ہوئی کیونکہ آدم
علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک ایکہزار چھہ سو برس ہوتے ہین اور نوح علیہ السلام

سے طوفان تک چھ سو برس اور طوفان سے ابراہیم علیہ السلام تک ایکہزار بہتر برس اور
ابراہیم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک چارسو پچیس برس اور موسیٰ علیہ السلام
سے داؤد علیہ السلام تک سات سو ساٹھہ برس اور داؤد علیہ السلام سے اسکندر
تک سات سو ساٹھہ برس اور اسکندر سے ولادت مسیح علیہ السلام تک تین سو اونیس
برس ہوتے ہین ہکذا ذکرابن العمید (ابن عمید نے ایساہی ذکر کیاہے) واما
تواریخ النصارے وفیہا نظر (اور یہہ بیشک نصارے کی تواریخ ہے اور اوسمین
نظرہے) اسکے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیصر اوغشطش کے زمانۂ حکومت سنہ ۴۲
جلوس مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوے جسوقت بیت المقدس مین ہیرودس
حکومت کر رہا تہا اور اسکے زمانۂ انتقال کو سنہ پانچہزار دو سو دنیاوی مین
لکھتاہے حالانکہ ابن عمید ہی کی تحریر سے معلوم ہوتاہے کہ قیصر اوغشطش کی
حکومت سنہ پانچہزار پانچسو پندرہ دنیاوی مین رہی ہے واللہ اعلم بالحق۔
بہرکیف اسکے بعد طباریش قیصر حکمران ہوا اس کے زمانۂ حکومت مین مسیح
علیہ السلام کا ظہور ہوا یہود کی بغاوت شروع ہوئی اللہ جلّ جلالہٗ نے
جناب موصوف کو زمین سے اوٹھالیا۔ حواریون نے دین مسیحی پہیلانے کا بار
اپنے سر لیلیا یہود انکی مخالفت کرنے لگے ہدایت وارشاد سے مانع ہوتے قید کرتے
مارتے تہے۔ بلاطس نبطی جو یہود کا سردار بیت المقدس مین قیصر کیجانب سے تہا
وہ مسیح علیہ السلام کے حالات اور یہود کی بغاوت۔ یوحنا معمد سے مخالفت کے
احوال طباریش قیصر سے بیان کرتا تہا اور اس کے بعد حواریون کی بیچارگی
یہود کی زیادتی اور بیجا ظلم کے واقعات ظاہر کئے اور یہہ بیان کیا کہ یہہ
لوگ حق پر ہین طباریش قیصر نے یہہ سُنکر اون لوگون کو یہود کے پنجہ ظلم سے
بچانے کا حکمدیا اور خود اون کے دین اختیار کرنے پر مائل ہوا لیکن اوسکی قوم نے

اس فعل سے روکا۔ اس کے بعد ہیرودس گرفتار کرکے رومہ مین لایا گیا اور وہان سے جلا وطن کرکے اندلس بہیجدیا گیا یہہ وہین مرگیا اس کے جگہہ پر اغرپاس اسکے بہائی کا لڑکا تخت حکومت پر بیٹہایا گیا اور حواریان مسیح اشاعت دین کے غرض سے ممالک قریبہ و بعیدہ مین متفرق طور پر چلے گئے لوگون کو اللہ کی عبادت کی تعلیم دینے لگے اس کے بعد طباریش قیصر نے اغرپاس کو قتل کرڈالا۔ روم مین حواریون کے متبعین قتل کیے گئے اور طباریش تیئیس برس حکومت کرکے مرگیا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت مین شہر طبریہ ملک شام مین آباد کیا جو اس کے نام سے موسوم اور مشہور ہے اس کے بعد غائیس قیصر حاکم ہوا ہروشیس لکہتا ہے کہ یہہ طباریش کا بہائی او قیاصرہ روم کا چوتہا قیصر تہا یہہ نہایت سخت تند مزاج تہا یہود نے بیت المقدس مین کچہہ بنانا چاہا تہا اس نے روک دیا۔ ابن عمید لکہتا ہے کہ اس کے زمانہ مین نصاری پر بہت بہت سختیان ہوئین۔ یعقوب اور اوسکا بہائی یوحنا حواری مارا گیا۔ پطرس قید کیا گیا پہر قید خانہ سے نکلکر انطاکیہ کیطرف بہاگ گیا اور وہین قیام پذیر رہا بجاے اس کے دوسرا بطریق مقرر ہوا بعد ازان انطاکیہ سے سنہ ۲ جلوس غائیس قیصر مین وہ رومہ مین آیا اور نصرانیت کے پہیلانے مین کوشش کرتا رہا بعد چندے اتفاق سے شاہی خاندان کی ایک عورت نصرانی ہوگئی جس سے نصرانیون کو ایک گونہ قوت حاصل ہوئی اسی اثناء مین اکثر یہودیان شام نے نصرانیان بیت المقدس کو تکالیف اور ایذائین پہونچائین اندلون انکا اسقف یعقوب بن یوسف خطیب تہا۔ ابن عمید مسیحی سے نقل کرتا ہے کہ سنہ ۱ جلوس بادشاہ غائیس مین فیلقس بادشاہ مصر نے یہود پر حملہ کیا اور سات برس تک اونکو پریشان کرتا رہا اور پہر اپنی (۵)

حکومت کے چوتھے برس اپنے عامل کو لکھہ بھیجا جو مقام سوریہ (یعنی اورشالیم یا بیت المقدس) مین رہتا تہا کہ یہود کی عبادت گاہون مین بُت رکھہ دیئے جائین اس کے بعد اوس کے کسی سپہ سالار نے ایک ناگہانی حملہ سے اوسکی زندگی کا خاتمہ کر دیا بعدہ فلودیش قیصر حکمران ہوا۔ ہرو شیوش کہتا ہے کہ یہہ طباریش کا لڑکا ہے اس کے زمانہ حکومت مین تین انجیلین لکھی گئین متی حواری نے اپنی انجیل بیت المقدس مین بزبان عبرانی لکھی ابن عمید کہتا ہے کہ یوحنا نے اس انجیل کا زبان رومہ مین ترجمہ کیا۔ پطرس سردار حوارئین نے اپنی انجیل زبان رومہ مین لکھکر اپنے شاگرد مرقس کیطرف اوسکو منسوب کر دیا۔ لوقا حواری نے بہی زبان رومہ مین انجیل لکھی اور اوسکو بعض اکابر روم کے پاس بہیجا اسی زمانہ مین یہودیون مین فتنہ و فساد شروع ہو گیا اونکا بادشاہ اغرباس۔ رومہ مین چلا آیا فلودیش قیصر نے اوس کے مدد کو اپنا لشکر اوسکے ہمراہ کر دیا جنہون نے بیت المقدس مین پہونچکر ایک گروہ کثیر کو قتل کر ڈالا اور بے شمار یہودیون کو گرفتار کر کے انطاکیہ اور رومہ کیطرف بہیجدیا۔ بیت المقدس ویران کر دیا گیا اور اوس کے رہنے والے جلاء وطن کر دئے گئے اسیوجہ سے ایک زمانہ تک قیاصرہ روم کیطرف سے بیت المقدس مین کوئی عامل نہین مقرر کیا گیا اسی زمانہ سے یہودیون مین متعدد فرقے قائم ہو گئے مگر سب سے بڑے اون مین سات ہین سنہ جلوس فلودیش مین روم کے سکہ ایک بطرلق نے شمعون صفا کے ہاتہہ اصطباغ حاصل کیا اور بیت المقدس مین صلیب نکالنے کے لئے آیا لیکن ناکامی کے ساتہہ رومہ کو واپس ہوا اسی زمانہ مین چودہ برس حکومت کر کے فلودیش قیصر مر گیا بجائے اوس کے اوسکا لڑکا نیرون تخت نشین ہوا ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ چہٹا قیصر ہے

اسکا فسق و فجور حد سے متجاوز تہا جب اسکو یہہ معلوم ہوا کہ اکثر اہل رومہ مذہب عیسوی قبول کرتے جاتے ہین تو اس نے غصہ مین آکر انکے قتل عام کا حکم دیدیا اسی زمانہ مین بطرس (حواریون کا سردار) مارا گیا اور بجاے اوس کے اریوکیش بطریق رومہ مقرر ہوا بطرس۔ رومہ مین پچیس ۲۵ برس تک بطریق رہا یہہ حواریون کا سردار اور رومہ کیطرف مسیح کا فرستادہ تہا۔ مرقس انجیلی اسکندریہ مین اوسکی حکومت کے بارہوین برس مارا گیا اسکے قتل کے سات برس پیشتر سے اسکندریہ۔ مصر۔ برقہ۔ ممالک مغرب مین نصرانیت کے موافق ہوا چل رہی تہی بجاے اسکے حنانیا بطریق مقرر کیا گیا یہہ مرقس انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق ہے اس نے اپنی نیابت کے لئے بارہ قسیس منتخب کر رکہا تہا۔ ابن عمید مسیحی سے ناقل ہے کہ نیرون کی حکومت کے دوسرے برس یہودیون کا مجلس قاضی جو روم کیطرف سے تہا معزول کیا گیا اور بجاے اس کے قسطس قاضی مقرر ہوا۔ بوتا (بیت المقدس کے مجاورونکا سردار) مارا گیا اور اسی زمانہ مین قسطس قاضی بہی مر گیا یہودیونے نصرانیان بیت المقدس پر دفعتہً حملہ کر کے اون کے اسقف یعقوب بن یوسف نجار کو مارڈالا اون کے عبادت خانہ کو گرا دیا صلیب کو پہینکر دفن کر دیا تا آنکہ ہلانہ مادر قسطنطین نے اوسکو نکالا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرین گے۔ یعقوب بن یوسف نجار کے قتل کے بعد اوسکا چچازاد بہائی شمعون بن کلوپا عیسائیونکا اسقف ہوا پہر سنہ جلوس نیرون مین یہودنے اٹہ کر نصرانیون کو بیت المقدس سے نکال دیا وہ بیچارے جلا وطن ہو کر اردن کے کنارہ آبسے۔ نیرون نے یہودیون کے سرکوبی اور بیت المقدس کے ویران کرنے کو اپنے سپہ سالار اسباشیانس کو یروشلیم کیطرف روانہ کیا یہودنے بیت المقدس کی قلعہ بندی

کر لی اور اوسکو بچانے کے غرض سے تین طرف جدید قلعہ بنا لئے۔ لیکن اونکو ان
کوششون نے کچھہ فائدہ نہ پہونچایا اونکی قسمت مین اس سے پہلے ناکامی و
ذلت لکھی جا چکی تھی اسپاشبانس نے یہود کا چارونطرف سے محاصرہ کرکے
اون کے قلعجات کو توڑ کر جلا دیا اور ایک برس تک وہین ٹھیرا رہا۔ ہروشیوش
کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ممالک محروسہ نیرون قیصر مین
بغاوت پھیل گئی چنانچہ اہل برطانیہ اسکی اطاعت سے نکل گئے۔ اہل ارمینہ
اور شام۔ فارس کے مطیع ہوگئے نیرون نے اپنی بہن کے داماد ویشبشیان بن
لوجیہ کو لشکر لیکر باغیون کے سر کرنے کو بھیجا اوس نے انکی بغاوت کی مشتعل آگ کو
فرو کرکے یہودیان شام پر حملہ کیا کیونکہ یہہ بھی قیصری حکومت کے خلاف لڑ رہے
ہوئے تھے اثناء محاصرہ بیت المقدس مین نیرون قیصر اپنے لشکریون کے ہاتھہ
مارا گیا جبکہ اسکی حکومت کا چودہوان سال پورا ہو چکا تھا اس نے اوسی زمانہ
بغاوت مین ایک سپہ سالار اندلس اور سرزمین جوف کیطرف بھی بھیجا تھا جو برطانیہ
کو فتح کرکے بعد قتل نیرون قیصر رومہ مین آیا اور رومیون نے اوسکو اپنا حاکم
بنا لیا جب ان واقعات کی اطلاع ویشبشیان کو ہوئی اور اوس کے مشیرون
نے اوسکو رومہ کے طرف واپس ہونیکی رائے دی اور یہودیون کے سردار نے
اسکی بادشاہت کی بشارت دی جو اسکے یہان قید تھا (معلوم ہوتا ہے کہ یہہ یوسف
بن کریون ہے جسکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) تب ویشبشیان اپنے لڑکے
طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر رومہ چلا آیا طیطش نے بیت المقدس کو
فتح کرکے مسجد اقصیٰ کو مسمار اور اوسکی عمارات کو منہدم کر دیا جیسا کہ اس سے پیشتر
بیان کیا گیا ہے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس واقعہ مین لاکھون یہود مارے گئے
اور اسیقدر بحالت محاصرہ بھوکون مر گئے۔ نوے ہزار کے قریب غلام بنا کر

فروخت کئے گئے اور تقریباً ایک لاکھ یہودی رومہ مین اس غرض لاکر باقی رکھے گئے
کہ رومی اطفال بحالت تعلیم فنون جنگ اونپر اپنا ہاتھ صاف کرتے تھے۔ یہود کا
یہہ جلوہ کبرے تھا یہہ واقعہ ایکہزار ایک سوساٹھہ برس بعد بناء بیت المقدس
سنہ پانچہزار دوسوتیس دنیاوی مین ۵۲۳۰ھ آٹھہ سو بیس برس بعد بناء رومہ واقع ہوا
یشبشیان نے رومہ مین پہونچکر اوس سپہ لار کو تخت سلطنت سے
اوتار کر فرش مذلت پر بٹھادیا جو اس کے آنے سے پہلے۔ بعد قتل نیرون قیصر
تخت حکومت پر بیٹھہ گیا تھا اسیوقت سے یولس قیصر کے خاندان سے بعد
ایکسو سولہ برس کے حکومت و سلطنت کا سلسلہ جاتا رہا اور جمیع ممالک روم کا
یشبشیان مستقل حکمران ہوگیا اور اپنے کو قیصر ہی کے لقب سے ملقب کیا۔
انتہی کلام ہروشیوش (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)۔
ابن عمید روایت کرتا ہے کہ اسباشیانس کو جبکہ وہ قدس شریف کا محاصرہ
کئے ہوئے تھا نیرون کے قتل کی خبر پہونچی اور یوسف بن کریون کاہن مطہرۃ
نے اوسکو قیصر ہونے کی بشارت دی تب اوس نے اپنے لڑکے طیطش کو بیت المقدس
کے محاصرہ پر چہوڑ کر کچہہ لشکر ہمراہ لیکر رومہ کا قصد کیا لیکن اس کے پہونچنے سے
پہلے اہل رومہ نے بعد قتل نیرون قیصر۔ غلیان بن قیصر کو اپنا حکمران بنالیا تھا
غلیان قیصر نہایت بد طینت اور ظالم تھا اسکی حکومت کے نوین مہینہ کسی خادم
نے حالت غفلت مین اسکو قتل کر ڈالا تب بجاے اسکے الوٰن کو تخت نشین کیا۔
تین مہینہ کے بعد اوسکو تخت سے اوتار کر البطالس کے سر پر تاج قیصری رکھا
یہہ آٹھہ مہینہ تک حکومت کرتا رہا بعدہ اسباشیانس نے (جسکو ہروشیوش
یشبشیان کہتا ہے) دو سپہ لاروں کو رومہ کیطرف بھیجا انہون نے البطالس کو (۷)
شکست دیکر مار ڈالا۔ اسباشیانس نے اس واقعہ کے بعد رومہ کی زمام

حکومت اپنے ہاتھہ مین لیلی۔ اسی اثنا مین طیطش نے بیت المقدس کو فتح کرکے بیشمار مال غنیمت اور غیر معدود یہودی قیدیون کو رومہ مین اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس واقعہ مین ایک لاکھہ یہودی مارے گئے اور تقریبًا نوے ہزار گرفتار کرلئے گئے۔ رومیون نے ان قیدیون کے ساتھہ وحشیانہ برتاؤ کیا۔ بیت المقدس سے رومہ آتے ہوئے اثنا راہ مین یہودیون کو جیتے جی درندون کے سامنے ڈالدیتے تھے بعضونکو بورے مین باندہ کر شکاری کتّون کے روبرو پھینکدیتے تھے اور وہ انکو پھاڑڈالتے تھے غرضکہ اسی طرح یہہ کل قیدی مار ڈالے گئے۔ واللہ اعلم۔

طیطش کی اس کامیابی سے جسقدر یہودیون کو نقصان جانی اور مالی پہونچا اوسیقدر عیسائیون کا فائدہ ہوا وہ عیسائی جو جلاوطن ہوکر اردن کیطرف چلے گئے تھے پھر بیت المقدس مین واپس آئے اور ایک کنیسہ (گرجا) بنایا اندنون اونکا اسقف شمعان بن کلویا۔ یوسف نجار کا چچازاد بھائی تہا یہہ بیت المقدس کا دوسرا اسقف ہے۔

اسپاشیانس (یعنی یشبشیان) اپنی حکومت کے نوین برس مرگیا اوسکے بعد اوسکا لڑکا طیطش قیصر دو برس یا تین برس بروایت ابن عمید حکومت اسکندر کے چارسو برس بعد رولق اور تخت قیصری رہا یہہ علوم حکمیہ سے بخوبی واقف اور نہایت نیک مزاج سخی۔ زبان لاطینی اور غریقی کو بہی جانتا تہا۔

اسکے بعد اسکا بھائی دومریان پندرہ برس حکمران رہا فرانس کی لڑائی مین مارا گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ نیرون کا ہمشیرہ زادہ۔ قاتل سفاک۔ نصاریٰ کا دلی دشمن تہا یوحنا حواری کو اسی نے قید اور یہود کو قتل کیا۔ ابن عمید نے اسکو دالسنطیانوس کے نام سے یاد کیا ہے اور اوسکے زمانہ حکومت کو سولہ برس مین

محدود کرتا ہے یہود کا سخت دشمن تہا اون نے خاندان سلطنت کے بچہ کو
قتل کیا چونکہ اوس زمانہ کے بعض نصارے کا یہہ اعتقاد تہا کہ مسیح بعد چندے
پہر آوینگے اور حکومت کرینگے اسوجہ سے اس نے اون کے قتل کا بہی حکم عام
دیدیا اور یہوذا ابن یوسف حواری کے اولاد کو قید کرکے رومہ مین بہیجدیا
ان لوگون سے بہی دربارہ مسیح سوال کیا گیا انہون نے یہہ جوابدیا کہ مسیح بعد
انقضاء عالم آئینگے ۔ رومیون نے یہہ سنکر اونکو چہوڑدیا اس کے سنہ جلوس
مین بطریق اسکندریہ سنہ مسیحی مین نکالا گیا بجاے اسکے تیرہ برس مین ملو ادر
اس کے مرنے کے بعد کرماہو مقرر ہوا ابن عمید بروایت مسیحی تحریر کرتا ہے کہ اسکے
زمانہ مین لیونیوس صاحب طلسمات کا واقعہ پیش آیا ذوسطیانوس نے اسکو اور
کل فلسفی اور منجمون کو رومہ سے نکلوادیا اور یہہ حکم دیدیا کہ انکو کسی قسم کا
انعام و اکرام نہ دیا جاے بعدازان ذوسطیانوس جسکو ہیروشیوش دومریان
کہتا ہے مرگیا بجاے اس کے برادرزادہ طیطش دو برس حکمران رہا اس نے
یوحنا حواری کو قید سے آزاد کردیا مذہبی آزادی دیدی ۔ اس نے لاولد ہونیکے
وجہہ سے مرتے وقت طریانس سپہ سالار کے حق مین بادشاہت کی وصیت کی ابن
عمید اسکو اندیانوس اور مسیحی طرنیوس کے نام سے یاد کرتا ہے اسنے باتفاق
مورخین سترہ برس حکومت کی ۔ اس نے شمعان بن کلوپا اسقف بیت المقدس
اور اغناطیوس بطریق انطاکیہ کو قتل کرڈالا نصرانیون پر اسکے عہد حکومت
مین بڑی بڑی سختیان ہوئین اون کے مذہبی پیشوا مارے گئے عوام الناس
لونڈی غلام بنائے گئے یہہ بعد نیرون کے تیسرا قیصر ہے یوحنا نے اس کے
سنہ جلوس مین اپنی انجیل زبان رومہ مین لکہی یہودی پہر بیت المقدس
مین واپس آئے اور شامت اعمال سے بدعہدی پر آمادہ ہوئے اس نے

اونکی سرکوبی کے لئے ایک خونخوار لشکر روانہ کیا جس نے اونمین سے بے شمار یہودیون کو قتل کرڈالا ہروشیوش کہتا ہے کہ اس سے اور یہودیون کی بہت لڑائیان ہوئین اہنین لڑائیون مین عسقلان مصر۔ اسکندریہ ویران ہوے یہودیون کو اس مقام پر شکست ہوئی قیصری لشکر اونکو فہ تک مارتا بہگاتا چلا گیا اور اونکی عظمت وشوکت کو مٹا دیا ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے حکومت کے نوین سال کوشیانو بطریق اسکندریہ گیارہ برس متولی رہ کر مرگیا بجائے اسکے امرغو بطریق مقرر ہوا یہہ بارہ برس تک بطریق رہا بطلیموس مصنف کتاب مجسطی کہتا ہے کہ شیلوش حکیم نے اسی کے سلہ جلوس مین رومہ مین رصد بنائی ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ بابل کی لڑائی مین مارا گیا بجائے اسکے اندریانوس اکیس برس تک حکمران رہا اس نے اپنے ابتدا زمانہ حکومت مین یہودیون پر سختی کی لیکن بعد چندے اون تعدی اور جور کے عوض شہر مقدس پہر آباد کیا اور اوسکا نام ایلیا رکہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ نصارے کا دشمن تہا ایک گروہ کثیر کو اون مین سے مار ڈالا عوام بت پرستی کرنے لگے اس کے سلہ جلوس مین بیت المقدس ویران کیا گیا وہان کے عوام الناس قتل کئے گئے اور شہر کے دروازہ پر ایک مینار بنایا گیا جسپر ایک لوح تہی جسمین شہر ایلیا لکہا ہوا تہا بعد ازان بابل سے ایک شخص نے اسپر خروج کیا اسنے اوسکو مصر تک پسپا کر دیا پہر اس نے اہل مصر کی خواہش سے بحرائی نیل سے بحرائی قلزم تک ایک نہر کہدوائی جو اس کے بعد بند ہو گئی تہی لیکن جب فتوحات اسلامیہ کی موجین بڑہین تو عمرو بن العاصؓ نے اوسکو پہر کہدوا لیا۔ اسی اندریانوس نے شہر قدس آباد کیا یہودی پہر آکر وہان سکونت پذیر ہوئے لیکن جب اسکو یہہ معلوم ہوا کہ یہودی عہدشکنی پر تلے ہوئے ہین

اور زکریا نامی ایک شخص کو اپنے شاہی خاندان سے اپنا حاکم بنا لیا ہے تو اوس نے
ایک خونخوار لشکر اون کی سرکوبی کو بہیجا جس نے اون کو بہت بری طرح سے
قتل کیا اور شہر کو اوجاڑ ڈالا یہودی جلا وطن کر دیئے گئے اور یونانی بیت المقدس
مین بہر لئے گئے۔ بیت المقدس کی یہہ ویرانی ترپن [۵۳] برس بعد ویرانی طیطش
کے ہوئی ہے جو حلوہ کبر نے تہا۔ نصارے نے ان دونون موضع قبر سے صلیب تک
بہر رہے تہے اور وہین نماز پڑہتے تہے اور یہود وہان کوڑا پہینکتے تہے یونانیون
اون کو وہان نماز پڑہنے سے منع کیا اور اسی مقام پر ایک ہیکل بنام زہرہ
بنوا دیا۔ ابن عمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ سنہ [۴] چار جلوس بادشاہ
اندریانوس مین عامل الرہا باغی ہو گیا اسوجہ سے رومیونکی جانب سے الرہا
مین مختلف اوقات مین متعدد حکام بہیجے گئے اور شہر اثینوش مین ایک دار الحکمت
بنوایا نامی نامی علماء کو تعلیم کے لئے مقرر کیا اور سنہ ۸ جلوس مین۔ یسطس بطریق
اسکندریہ مقرر ہوا یہہ حکیمانہ مزاج علم دوست تہا گیارہ برس تک اس عہدہ کا
کام کرتا رہا اسکے مرنے کے بعد امانیتق بجائے اس کے سنہ ۱۶ جلوس اندریانوس
مین مقرر ہوا اس نے بہی گیارہ برس اسی عہدہ پر گزارے یہہ ساتوان بطریق تہا
اس کے بعد اندریانوس اپنی حکومت کے اکیسوین [۲۱] برس مر گیا اور بجائے اسکے
اوسکا لڑکا انطونینش حکمران ہوا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکا نام قیصر الرحیم ہے
بروایت ابن عمید اس نے بائیس [۲۲] برس اور بخیال صعیدی اکیس [۲۱] برس حکومت کی
اس کے حکومت کے پانچوین برس مرتیانو۔ بطریق اسکندریہ ہوا یہہ اون مین کا
آٹہوان بطریق تہا اس نے نو برس تک اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد
کلوتیانو چودہ [۱۴] برس تک بطریق رہا اور ساتوین برس حکومت کے اورالیانو
حکیم مر گیا بطلیموس صاحب مجسطی کہتا ہے کہ اورالیانوس حکیم نے اعتدال خریفی کی

رصد ۳ سنہ جلوس بادشاہ انطونینش مین بنائی - واللہ اعلم -
انطونینش چار سو تریسٹھہ ۴۶۳ برس بعد اسکندر کے ہوا اور بائیس ۲۲ برس
حکومت کر کے مرگیا بجائے اس کے اوریلیانوس برادر انطونیوس موسوم بہ
اورانکش حکمران بنایا گیا اسکو انطونینش اصغر بہی کہتے تہے یہہ اہل فارس
سے اکثر لڑتا رہا پہلے اونہون نے ارمنیہ اور سوریہ کو اسکے ممالک مقبوضہ سے
نکال لیا تہا لیکن آخری لڑائیون کا اوس نے یہہ نتیجہ پیدا کیا تہا کہ اونکو اوس نے
مغلوب کر کے اپنے ملک سے نکال دیا تہا - اسی کے عہد حکومت مین وبا اور
قحط کا بہت زور و شور ہوا نصاریٰ کے استسقا سے پانی برسا دیا اور قحط دور ہوا
بعد اسکے کہ نصاریٰ پر بیحد سختیان ہو چکین تہین اور ایک گروہ کثیر کو اون مین
سے مار ڈالا تہا - نیرون قیصر کے بعد یہہ چوتہی سختی تہی - ابن عمید لکہتا ہے کہ اس کے
۳ سنہ جلوس مین اغریپوس - اسکندریہ کا بطریق ہوا اور بارہ برس کے بعد اسکے
۱۹ سنہ جلوس مین مرگیا - بعد اس کے اسی کے زمانہ حکومت مین عیسائیون مین
طرح طرح کے بدعات ظاہر ہوئین باہم وہ مختلف الاقوال ہو گئے مذہب و ملت سے
کچہہ سروکار نہ رہا من مانی باتین گڑہنے لگے منجملہ اون کے ابن دیصان وغیرہ تہے
جنسے اساقفہ اہل حق نے مناظرہ اور مجاہدہ کیا اور اونکی بدعات کو مندرس
کرنے کی کوششین کین اور اس کے ۱۰ سنہ جلوس مین اردشیر بن بابک اول
بادشاہ ساسانیہ ظاہر ہوا اور مملکت فارس کو اپنے قبضہ مین لیلیا - جالینوس
طبیب بہی اسی کے زمانہ حکومت مین تہا بلکہ اسیکے ساتہہ اوسکی بہی پرورش
ہوئی تہی - جب اسکو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ انطونینش - رومہ کا بادشاہ ہوا ہے
تو وہ یونان سے روم مین اسکے پاس چلا آیا - دیمقراطس حکیم بہی اسی
زمانہ مین تہا اس کے مرنے کے بعد کمودہ قیصر تیرہ برس تک بعد ازان

رمتیلوش تین مہینے تک رونق افزائے تخت قیصری رہا ابن عمید کہتا ہے
کہ ابن بطریق اسکا نام فرطنوس ظاہر کرتا ہے علاوہ اس کے اور لوگون نے
فرطیخوس اور صعید یون نے برطالوس بتایا ہے اور زمانہ حکومت کو بالاتفاق
دو مہینے مین محدود کرتے ہین اس کے مرنے کے بعد دو مہینے بولیانس قیصر بعد
ازان سوریانوس قیصر بادشاہ ہوا جسطرح اس کے نام مین لوگون نے اختلاف
کیا ہے اوسی طرح زمانہ حکومت مین بھی اتفاق نہین کیا بعضون نے اسکو سورس
اور ہروشیوش نے طباریش بن ارنت بن انطونیش کے نام سے یاد کیا ہے
ابن عمید نے اسکے زمانہ حکومت کو بروایت ابن بطریق سترہ ۱۷ برس اور مسیحی اٹھارہ ۱۸
برس اور ابو قانوس سولہ ۱۶ برس اور ابن الراہب تیرہ ۱۳ برس اور صعیدین صرف دو
برس بتاتے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے سنہ جلوس مین عیسائیون پر
بیحد سختیان ہوئین اسکندریہ اور مصر مین انکو ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر قتل کیا اون کے
کنائس منہدم کرا دیے اور اسکندریہ مین ایک ہیکل موسوم بہ ہیکل الالہ بنوایا
ہروشیوش کہتا ہے کہ شدت نیرون کے بعد یہہ پانچوان ہلہ تہا۔ اس کے آخری
زمانہ مین لاطینیون نے بغاوت کی اور یہہ اوسی بغاوت مین مرگیا۔ بعد اسکے
اقطونیش بروایت ابن بطریق چہہ برس اور بخیال مسیحی سات برس حکمران رہا
اس نے اوسکو انطونیش قسطس کے نام سے موسوم کیا ہے وہ بیان کرتا ہے
کہ اسکا ابتدا زمانہ حکومت پانچسو پچیس ۵۲۵ برس بعد حکومت اسکندر کے ہوا ہے
اسی کے زمانہ مین اردشیر بادشاہ نے نصیبین کا محاصرہ کیا اور اوس کے باہر ایک
قلعہ بنوایا بعد ازان اوسکو بغاوت خراسان کی خبر پہونچی تب وہ اون سے
اس امر پر صلح کر کے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اوس کے قلعہ سے متعرض نہون
لیکن جیسا ہی اوس نے نصیبین سے کوچ کیا اہل نصیبین نے فوراً قلعہ کے باہر سے ایک

دیوار کہینچکر قلعہ کو شہر کے اندر لیلیا اردشیر خراسان سے لوٹکر نصیبین پر پہر آپہونچا اور بمشورہ بعض حکماء اہل اللہ کے دعاسے قلعہ پر قبضہ حاصل کیا۔ اردشیر کا اس کامیابی سے دل بڑہ گیا اوس نے اکثر بلاد شام اور اطراف ارمینہ کو اپنے مقبوضات مین داخل کرلیا انطونیش اہنین لڑائیون مین ہلاک ہوگیا بعد ازان مغرلق بن مرکہ حاکم ہوا ایک برس کے بعد روم کے کسی سپہ سالار نے اوس کو مارڈالا بعد اس کے اسکندروس سابور بن اردشیر کے حکومت کے تیسوین برس حکمران ہوا تیرہ برس اس نے حکومت کی اسکی مان نصرانیون سے محبت رکہتی تہی ہروشیوش کہتا ہے کہ اس نے بیس برس حکومت کی اسکی مان عیسائی مذہب رکہتی تہی نصرانیون کو اسکے زمانہ مین بہت آرام اور فراخی رہی ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے حکومت کے ساتوین برس تاوکلا بطریق اسکندریہ ہوا یہہ تیرہوان بطریق تہا سولہ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا ہروشیوش کہتا ہے کہ سنہ جلوس مین اس نے سابور بن اردشیر سے معرکہ آرائی کی اور جب اوسپر فتحیابی حاصل کرکے واپس آیا تو اہل رومہ نے اوسپر دفعتہً حملہ کرکے اوسکو مارڈالا بعدہ مکشمیان بن لوجیہ تین برس حکمرانی کرتا رہا یہہ خاندان شاہی سے نہ تہا ارکین دولت نے بضرورت جنگ افرنجہ (فرانس) اسکو اپنا بادشاہ بنالیا تہا اسکے زمانہ مین عیسائیون پر ظلم و تشدد ہوا یہہ بعد نیرون کے چہٹی سختی تہی لیکن ابن عمید نے اسکو فقیموس کے نام سے یاد کیا ہے اور باقی ان سب باتومین اتفاق کیا ہے کہ اس نے نصرانیون مین سے سرجیوس کو سلمیہ مین اور واخوس کو فرات کے کنارے اور بطریق اسکندریہ کو قتل کرڈالا بیت المقدس کا اسقف یہہ سنکر اپنی کرسی چہوڑکر بخوف جان بہاگ نکلا اور اسکے حکومت کے تیسرے برس سابور بن اردشیر بادشاہ ہوا برعکس خیال ہروشیوش کے کیونکہ

یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے اسکو مارڈالا تہا الغرض فقیموس مختشمیان کے مرنیکے
بعد بونیوس تین مہینے تک بادشاہت کرکے مارا گیا ابن عمید نے اسکو ابوفانیوس
نوکش قیصر اور ابن بطریق نے بلینایوس کے نام سے یاد کیا ہے اور ہیروشیوش
نے اسکا کچہہ تذکرہ نہین کیا اس کے بعد عزدیانوس قیصر بروایت ابن عمید
چار برس اور بخیال مسیحی اور صعیدئین چہہ برس تخت قیصری پر رہا اسکو ان
مورخین نے ابو فانیوس نودینوس کے نام سے یاد کیا ہے اور صعیدئین
اسکو قرطانوس کہتے تہے وہ کہتے ہین کہ اسکا زمانہ پانچسو اکیاون برس بعد
زمانہ اسکندر کے ہوا ہے ۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ غردیار بن بلیسان
نے سات برس بادشاہت کی اس سے اور فارس سے بہت لڑائیان ہوئین
اس نے اونپر فتحیابی حاصل کی ۔ اراکین دولت فارس کو فرات کے کنارے
موت کے گہاٹ اوتارا ۔ اس کے بعد فلفش بن اولیاق بن الطونیش
سات برس بادشاہ رہا ۔ سب سے پہلے ملوک روم مین سے اسی نے عیسائی
مذہب اختیار کیا ۔ ابن عمید ۔ صعیدیین سے روایت کرتا ہے کہ اس نے
چہہ برس حکمرانی کی اسکی حکومت پانچسو پچپین [۵۵۵] برس بعد حکومت اسکندر ہوئی
یہہ مسیح پر ایمان لایا اسکے پہلے سال حکومت مین دنوشیوس ۔ اسکندریہ کا بطریق
مقرر ہوا اور راونیس [۱۷] برس تک اس عہدہ پر رہا یہہ چودہوان [۱۴] بطریق تہا اسی کے
زمانہ مین مرکیوش اسقف کے بہاگ جانے کے بعد عزدیانوس بیت المقدس کا
اسقف مقرر ہوا پہر جب مرکیوش واپس آیا تو دونون بالاشتراک اس عہدہ کا
کام انجام دیتے رہے تا آنکہ ایک برس کے بعد عزدیانوس مرگیا اور مرکیوش
تن تنہا دس برس تک بیت المقدس کا اسقف رہا ۔ ابن عمید کہتا ہے کہ
فلفش قیصر کو دافیس (دقیانوس) نامی ایک فوجی افسر نے مار ڈالا اور خود

بجاے اوس کے تخت قیصری پر رونق افروز ہوگیا پانچ برس اسکی حکومت رہی
یہہ شاہی خاندان سے تہا اسکے زمانہ مین نصرانیون پر بہت سختیان ہوئین
بطریق رومہ کو مارڈالا مذہب صابیہ کو ترقی دی بت پرستی پر نصرانیون کو
مجبور کیا شہر افسس مین ایک بہت بڑا بت خانہ بنوایا اسی کے زمانہ مین سات
اشراف روم جو مومن تہے بہاگ نکلے اور پہر بعد اس کے زمانہ تاودوسیوس
مین ظاہر ہوے انہین کو اصحاب کہف کہتے ہین۔ سہروشیوش کہتا ہے کہ
اسکا نام داجیہ بن تحشمیان تہا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے
زمانہ مین ساتوین بار پہر نصرانیون پر بہت ظلم و تعدی ہوئی اسنے بطریق
رومہ کو مارڈالا اسکے بعد غالش قیصر خلیفہ ثانی ہوا دو برس تک اسکی حکومت
رہی اس نے بہی نصرانیون پر ظلم و ستم کیا اس کے زمانہ مین بہت بڑی
وبا آئی جس سے سیکڑون شہر ویران ہوگئے سہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ غالش

سلہ اصحاب کہف کا ذکر قرآن شریف مین بہی آیا ہے یہہ لوگ شہر افسوس مین رہتے تہے دقیانوس
بادشاہ وقت کے جبر و تعدی اور بت پرستی پر مجبور کرنے کے وجہ سے شہر چہوڑ کر ایک غار وسیع مین
جا چہپے تہے یہودی کہتے ہین کہ وہ تین آدمی تہے چوتہا اونکا کتا تہا اور نصارے کا یہہ خیال ہے
کہ وہ تعداد مین پانچ تہے چہٹا اونکا کتا تہا مسلمانون کا یہہ قول ہے کہ اصحاب کہف سات
آدمی تہے آٹہوان اونکا کتا تہا سیاق و سباق کلام پاک سے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے بہرکیف
یہہ لوگ ایک زمانہ دراز تک اوسی غار مین پڑے سوتے رہے فرشتے بحکم الٰہی اونکو ایک پہلو سے
دوسرے پہلو پر کردیتے تہے اور کتا اونکے روبرو اگلے پاؤن پر سر رکہے ہوے لیٹا رہا۔
تاآنکہ بروایت طبری تین سو نو برس کے بعد اللہ جل شانہ نے بغرض اظہار قدرت کاملہ اونکو
جگادیا اونمین ایک شخص کہانا خریدنے کو بازار مین آیا اوس کے پاس وہی دقیانوسی اشرفی
تہی اسوجہ سے وہ بجرم قلب سکہ گرفتار کرلیا گیا جب بادشاہ وقت نے اوس سے اوسکی
سرگذشت دریافت کی تب اوسکو اصحاب کہف کے قصہ کا خیال آیا جسکا ذکر (باقی صفحہ ۱۰۳ مین)

سلطنت

بولیاش کا لڑکا ہے اور بن بطریق یہہ بیان کرتا ہے کہ بولیاش۔ غالش کا
حکومت مین شریک۔ سہیم تہا لیکن یہہ غالش کے پہلے ہی مرگیا۔ اسکی حکومت
پندرہ برس رہی مسیحی اس تعداد سے اتفاق کرتا ہے مگر اسکا نام داقیوس بتاتا ہے
اور غالیوش کو اسکا لڑکا کہتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام اوریلیوش تہا
پانچ برس اسکی حکومت رہی بہرکیف ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ بت پرست تہا اسکے
زمانہ مین عیسائیون پر بیحد سختیان ہوئین اسکے پہلے سال حکومت مین کتیوس
اسکندریہ کا بپ۔ ہوا ان بطریق مقرر ہوا بارہ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا۔
سنہ ۵ جلوس مین اس نے اسکندروس کو بیت المقدس کا اسقف مقرر کیا
اور بعد سات برس کے قتل کرڈالا۔ اپنے لڑکے کو لشکر روم کا سپہ سالار کرکے
فارس پر بہیجا سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے اوسکو گرفتار کرکے کسریٰ
بہرام کے پاس بہیجدیا۔ کسریٰ بہرام نے اوسکو قتل کرڈالا ہروشیوش کہتا
ہے کہ اسکے بعد غلینوش قیصر حکمران ہوا پندرہ برس اسکی حکومت رہی اس کے
زمانہ مین بہی نصرانیون پر ظلم ہوتا رہا جا و بیجا مارے جاتے تہے بیت المقدس کا
بطریق مارڈالا گیا۔ فارس سے اور اس سے لڑائیان ہوئین جسمین اس نے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۲) آسمانی کتاب مین تہا بادشاہ اور اوسکے اراکین سلطنت اوسکے ساتہ غار پر گئے
جب اون لوگون نے مسیح کے پیدا ہونے اور دقیانوس کے مرجانے کا حال سنا تو بحکم الہی دفعۃً زمین
گر پڑے اور مرگئے بادشاہ نے اوسی مقام پر ایک قبہ بنواکر ایک پتہر پر اون کے نام لکہوا دیا۔
ان لوگون کے اسماء جیساکہ مفسرین نے تحریر کیا ہے یہہ ہین یملیخا ۱ ۔ مکشلینیا ۲ ۔ مشلینیا ۳ ۔ یہہ لوگ
بادشاہ کے داہنی طرف اصحاب تہے مرنوش ۴ ۔ دبرنوش ۵ ۔ شاذنوش ۶ ۔ یہہ لوگ بادشاہ
کے بائین جانب کے ہمنشین تہے۔ ساتوان وہ چرواہا جسنے انکو غار کا راستہ بتایا تہا اونکا
کتا تہا جسکو قطمیر کہتے ہین۔

اوسکے بادشاہ سابور کو گرفتار کر لیا تہا بعد ازان براہ احسان ازاد کر دیا اسکے
عہد حکومت مین وبا آئی اور عیسائیون کی دعا سے دفع ہوئی۔ قوط اپنے بلاد
سے نکل کر غریقیون اور سقدونیہ اور بلاد بنط پر قبضہ کر لیا۔ غلینوش قیصر کو
رومہ کے ایک سپہ سالار نے مار ڈالا بعد اس کے اقاویدوش قیصر ایک
برس حکمران رہا۔ ابن عمید بروایت مسیحی لکھتا ہے کہ اس نے ایک برس نو مہینے
۲۷۵ھ اسکندریہ مین حکومت کی اسکی حکومت کے پہلے سال مین یونس سیمیصاتی
انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا آٹھہ برس تک اس عہدہ کا انجام دیتا رہا یہہ بطریق
وحدانیت کا قایل اور کلمہ اور روح خدا کے حلول کرنے کا انکار کرتا تہا جب
یہہ مر گیا کل اساقفہ نے انطاکیہ مین مجتمع ہو کر اس کے اقوال کی تردید وتکذیب
کی۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ غلینوش قیصر کے بعد فلودیش ابن بلاریان بن
سو کلہ حکمران ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ نامی سپہ لارون مین سے تہا۔
خاندان شاہی سے اسکو نسبًا کچھہ تعلق نہ تہا اس نے قوط کو جو کہ پندرہ برس
سے سقدونیہ وغیرہ پر قبضہ کئے ہوئے تہے نکال باہر کیا لیکن دو برس حکومت
کر کے مر گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکے بعد اسکا بہائی نطیل نے سترہ یوم
حکمرانی کی اسکو کسی سپہ لار نے مار ڈالا۔ ابن عمید نے اسکا کچھہ ذکر نہین کیا
بعد ازان اوریلیانش چہہ برس تک بادشاہ رہا ابن البطریق نے اس کو
اوقلیوش اور مسیحی نے ارینوس اور راہو فانیوس نے اولیوش اور ہروشیوش نے
اور الیان ابن طلنسیان کے نام سے یاد کیا ہے اور اس نے اسکے زمانہ حکومت کو
صرف پانچ برس مین محدود کیا ہے ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے سنہ جلوس
مین تاونا۔ اسکندریہ کا سولہوان بطریق مقرر ہوا اور دس برس تک
اس عہدہ پر رہا۔ اس سے پہلے عیسائی قومین رسوم مذہبی اور نماز

پوشیدہ طور سے ادا کرتے تہے لیکن جب یہہ بطرلق مقرر ہوا تو اوسنے ہدایا و تحایف دیگر رومیون سے ایک کنیسہ (کلیسہ) مریم بنانے کی اجازت لیلی اسیوقت سے عیسائی علانیہ اوس مین رسوم مذہبی اور نماز ادا کرنے لگے سنہ ۶ جلوس مین قسطنطین پیدا ہوا ہیروشیوش کہتاہے کہ اسی اور لیان بن بلنسیان نے قوط سے مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور اونپر فتحیاب ہوا۔ رومہ کو از سر نو آباد کیا۔ عیسائیون پر نوین بار بعد نیرون کے اس کے زمانہ مین پہر سختی ہوئی ۔ اس کے مارے جانے کے بعد طانیش بن الیاس ایک برس تک بعد اسکے فروفش قیصہ پانچ برس تک بادشاہت کرتا رہا ابو قانیوس کہتاہے کہ اسکا نام فروش تھا۔ ابن بطرلق بروایت ابن اراہب وصعیدین کہتاہے کہ اسکو بروش کہتے تہے اس نے چہہ برس حکومت کی تہی اہ مسیحی کہتاہے کہ اسکا نام اکیوس تہا اسکا سات برس تک وہ حکومت رہا ابن عمید کہتاہے کہ یہہ سنہ جلوس سابور ذوالاکتاف مین بعد سنہ پانچسو بانوے اسکندری کے گزراہے نصرانیون پر بیحد سختیان کرتا تہا ایک گروہ کثیر کو اس نے ناحق ذبح کرڈالا کسی لڑائی مین یہہ معہ اپنے لڑکے کے مارا گیا ہیروشیوش کہتاہے کہ اس کے مارے جانے کے بعد اسکا لڑکا منار بان بادشاہ ہوا اور وہی چار روز کے بعد مارا گیا ابن عمید نے اسکا کچہہ تذکرہ نہین کیا بعد اسکے بقلادیانوش نے اکیس ۲۱ برس اور بروایت مسیحی بیس ۲۰ برس سنہ ۵۹۵ اسکندری مین حکمرانی کی۔ اسکے سوا اور مورخین کہتے ہین کہ اسکا نام عربیطا تہا یہہ خدمتگزاری کے ذریعہ سے قیاصرہ کے نظرون مین اسقدر عزیز تہا کہ فاریوش نے اپنا مشیر اور مصاحب خاص بنا لیا تہا۔ اسکو فرامیر اور رگلانے مین بہت بڑا دخل تہا۔ فاریوش کی لڑکی اسپر عاشق ہوگئی تہی جب اسکا باپ فاریوش اور بہائی لڑائی مین مارا گیا تو رومیون نے اسکے سر پر تاج شاہی رکہا اس نے بقلادیانوش (عربیطا) سے اپنا نکاح کرلیا اور ملک

دحکومت کو اوس کے سپرد کر دیا۔ اسوجہ سے یہہ جمیع ممالک روم پر مستولی ہو گیا۔
قسطنطش اسکا برادر زادہ اندلون بلاد شیا (ایشیا) و بیزنطیہ مین تہا ۱۹ سنہ
جلوس عربیطا مین اہل مصر و اسکندریہ سے لئے بغاوت کی عربیطا نے بزور تیغ اسکو
فرو کیا اس کے بعد وہ بُت پرستی کیطرف مایل ہو گیا۔ کنائس کے بند کر رکہے
جانیکا حکم دیا۔ نصرانیون پر بیحد سختیان کین۔ مارجرش قیسیس کو (جو کہ اکابر
ابناء بطارقہ سے تہا) اور ملقوس کو قتل کیا ۔ سنہ جلوس مین مار پطرس اسکندریہ
کا بطریق ہوا دس برس کے بعد مارا گیا بجائے اوس کے اوسکا شاگرد اسکندروس
بطریق اسکندریہ ہوا اسکے ارشد تلامذہ سے اریوش ہے جو اسکا سخت مخالف تہا
اور اوسکے زمانہ بطریقی مین نکال دیا گیا تہا لیکن بعد مرنے مار پطرس کے اریوش
نے اپنے خیالات سے باز آیا جسکی وجہ سے وہ پہر کیسہ مین داخل کر کے قسیس بنا دیا گیا
ابن عمید کہتاہے کہ زمانہ دیقلادیانوس مین قسطنطش (اوسکا چچا زاد بہائی
اور اوسکا نایب جو بیزنطیا اور ایشیا مین تہا اوس نے خروج کیا اسماۃ ہلانہ کو شاہی
خاندان سے تہی اور اسقف الرہا کے ہاتہہ سے اصطباغ حاصل کر چکی تہی) اوس نے
اس سے شادی کر لی جس سے قسطنطین پیدا ہوا انجمون نے اسکے پیدا ہونے پر
اسکی حکومت کی پیشین گوئی کی اور یہہ کہا کہ یہہ تیرے ملک و مال کا مالک ہوگا
دیقلادیانوس نے یہہ سُنکر نہایت غصّہ سے قسطنطین کے قتل کا حکم دیدیا ہلانہ
اس حکم سے آگاہ ہو کر اپنے بیٹے کو لیکر الرہا کیطرف چلی گئی بعد ازان بعد مرنے
دیقلادیانوس کے واپس آئی جبکہ اوسکا شوہر بجائے دیقلادیانوس کے روم
مین حکومت کر رہا تہا۔ قسطنطش نے ملک حکومت قسطنطین کے سپرد کر دیا۔
جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔ دیقلادیانوس نے بیس ۲۰ برس حکومت کی سنہ ۶۱۶
اسکندری مین اسکا آخری زمانہ ہوا۔ بعد ازان اوسکا لڑکا قیسیمانوس ابن بطارقہ

اور سیمی اور ابن الراہب وغیرہ کہتے ہین کہ مقطوس دیقلا دیا لونس کا حکومت و ملک مین شریک تہا یہہ اوس سے کفر وعصیان مین بدرجہا بڑہا ہوا تہا الغرض انہونکو ان دونون کے ہاتہون بہت بہت سختیان اوٹہانی پڑین ایک گروہ کثیر او تیغ ظلم کے نذر ہوگیا اسکے سلہ جلوس مین اسکندروس شاگرد مارلیطرس اسکندریہ کا مشہور بطریق ہوا اور تیئیس ۲۳ برس تک اس عہدہ پر رہا - اور عہد حکومت مقسیمالونس مین یہہ خرافات قصّے بیان کرتے ہین کہ سابور شاہ فارس بہ تبدیل لباس روم گیا اور مقسیمالونس کے دربار مین حاضر ہوا مقسیمالونس نے اوسکو پہچانکر قید کرلیا اور گائے کی کہال اوسکو پہنا کر اپنے لشکر کے ہمراہ لیے ہوئے سلطنت فارس پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا اثنائے راہ مین سابور موقع پاکر قید سے بہاگ کہڑا ہوا اور فارس پہونچکر اوس نے لشکر فارس کو مجتمع کرکے مقسیمالونس کو شکست دی - اسی طرحکی اور روایات وحکایات مستحیلہ وبعید از فہم بیان کرتے ہین لیکن صحیح یہہ ہے کہ سابور نے رومیون پر چڑہائی کی مقسیمالونس نے اوسکا مقابلہ کیا جیساکہ ہم بیان کرینگے -

ہیروشیوش نے منار بان قیصر بن قاریوس کے نسبت یہہ بیان کیاہے کہ یہہ اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا اور اوسیوقت مارا گیا بعد اسکے وہ کہتاہے کہ رومیون کی زمام حکومت دیوقاربان نے اپنے ہاتہہ مین لی اسنے قاتل قاریوس سے اوس کے خون کا بدلہ لیا پہر اسیر اقریرہن قاریوس نے خروج کیا دیوقاربان نے اوسکو بعد متعدد اور طویل لڑائیون کے گرفتار کرکے مارڈالا اس واقعہ کے بعد ایک طرف سے بلاد افرنجہ (فرانس) انکلس - افریقہ مصر مین بغاوت پہوٹ نکلی اور دوسری جانب سے سابور ذوالاکتاف نے حملہ کردیا دیوقاربان نے ان کل لڑائیون اور بغاوتون کو مشتمیان ہرکوریش کے جان توڑ کوششون سے

رفع دفع کیا۔ بلاد افریجہ کی بغاوت اندلس سے برطانیہ کی حکومت کا (جو سات برس
سے قایم ہوگئی ہتی) نہایت تہوڑی مدت مین قلع وقمع کرکے برطانیہ کو دوبارہ
دیوقاربان کی اطاعت پر مجبور کردیا بعد ازان مخشمیان نے اپنے داماد قسطنطش
اور اوس کے بہائی مخشمش پسران ولیتیوس کو دیوقاربان کی نیابت پر مقرر کیا۔
مخشمش نے افریقہ کی بغاوت فرو کردی اور اوسکو بدستور رومانیونکی حکومت
مین قائم رکہا۔ اور دیوقاربان قیصر نے مصر و اسکندریہ کے باغیونکو شکست دیکر
ایک ایک کو چن چنکر مار ڈالا اور قسطنطش المانیون کیطرف گیا اور وہان کی بغاوت
کی مشتعل آگ کو بجہایا پہر مخشمیان سابور بادشاہ فارس کے مقابلہ پر گیا ایک طویل
اور خوفناک لڑائی کے بعد اوسپر غالب آیا اوس کے شہر غورہ اور کوفہ کو
ویران کردیا۔ وہان کے رہنے والون کو گرفتار کرکے غلام بنالیا بعد اس کے
دیوقاربان قیصر نے اسکو اہل غالش کے (جوکہ بلاد افریجہ سے تہے) سرکوبی کو بہیجا
اس نے اونکی بہی سرکوبی اور معقول گوشمالی کی ان واقعات کے ختم ہونے پر
دیوقاربان نے نصاریٰ پر ہاتہہ صاف کرنا شروع کیا قیصر نیرون کے بعد
نصاریٰ کی مصائب کا یہہ دسوان ہلہ تہا دس برس تک یہہ قوم انہین مصیبتون
مین گرفتار رہی۔ پہر دیوقاربان اور اوس کے نایب مخشمیان کو اوس کے
اراکین دولت نے معزول کرکے حکومت وسلطنت قسطنطش ابن ولیتیوس اور
اوس کے بہائی مخشمش کے سپرد کردیا ان دونون مین رومیون کی سلطنت اسطرح
تقسیم کردی گئی کہ مخشمش (جسکو غلادیش بہی کہتے ہین) شرقی ممالک کا مالک ہوا
اور قسطنطش ممالک مغرب وافریقہ وبلاد اندلس وافریجہ پر حکومت کرنے لگا
دیوقاربان اور مخشمیان بحالت معزولی شام کے کسی شہر مین مرگئے اور بعد مرنے
قسطنطش کے اوسکا لڑکا قسطنطین۔ لاطینون کا بادشاہ ہوا۔ انتہی کلام

ہیرشیوش (ہیروشیوش کا کلام تمام ہوا)۔

قراین خارجی سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بادشاہ کا نام ابن عمید نے ذیقلادیانوس ظاہر کیا ہے اوسکو ہیروشیوش دیوقاربان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اسکے بعد پہر واقعات اور روایتین نہایت متشابہ اور اسماء بجید مختلف ہین اس امر کو ناظرین اچہی طرح سے سمجہہ سکتے ہین ایک غیر زبان کے اسماء کو دوسری زبان مین لانا نہایت دشوار ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

"(مترجم) مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک رومیہ ۴۹ نتالیس نفر ہوے جنہون نے چارسو ستاسی برس نوماہ"
"وچہ یوم سلطنت کی سب سے آخری بادشاہ یہی تہا جسکا ذکر اوپر ہوچکا یہہ بت پرست تہا اس کے بعد"
"ملوک روم نصرانی ہوگئے۔ اور قیاصرہ متنصرہ کے لقب سے یاد کئے جانے لگے۔"

اخبار قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ وشام تا زمان فتح اسلامی

ملوک قیاصرہ متنصرہ دنیا کے عظیم الشان اور مشہور ترین ملوک سے شمار کئے جاتے ہین انکی حکومت ساحل بحر رومی پر اندلس سے رومیہ۔ قسطنطنیہ۔ شام مصر سکندریہ افریقہ۔ مغرب تک پہیلی ہوئی تہی انہون نے مشرق اور سودان مین ترک اور فارس سے مغرب مین نوبہ وغیرہ سے مجادلہ ومقاتلہ کیا۔ پہلے یہہ لوگ دین مجوسی کے پابند تہے لیکن بعد ظہور حوارین عیسیٰ وشیوع دین نصرانیت اونہون نے دین مجوسی چہوڑ کر مذہب عیسائی اختیار کر لیا سب سے پہلے جس نے دین عیسائی اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطس بن ولتیوشش اور اوسکی مان ہلانہ تہی۔

وجہ تسمیہ نصرانی دین مسیحی کو دین نصرانی اسوجہہ سے کہتے ہین کہ مسیح علیہ السلام موضع ناصرہ مین رہتے تہے جبکہ وہ مصر سے معہ اپنے مان کے واپس آئے تہے اور نصران مبالغہ کے صیغون مین سے ہے معنی اسکے یہہ ہین کہ یہہ دین (۲)

غیر اہل عصابت کا ہے جسکی اعانت اور تائید اوسکی متبعین نے کی ہے۔

نسب قیاصرہ یہہ قیاصرہ بنو الاصفر کے نام سے معروف ہین بعض مورخ انکو عیصو بن اسحاق کیطرف منسوب کرتے ہین حالانکہ محققین نے اسکا انکار کیا ہے ابو محمد بن حزم نے اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ اسحاقؑ کا ایک لڑکا اور سوائے یعقوبؑ کے تہا جسکا نام عیصاب تہا اوسکی اولاد جبال سراۃ بتر مین شام مین تا حجاز رہتی ہتی اسکا تقریباً کل حصہ معدوم و لاپتہ ہوگیا لیکن بعض کا یہہ خیال ہے کہ روم انکے اولاد سے ہین حالانکہ یہہ سراسر غلطی ہے منشاء اس غلطی کا یہہ ہے کہ جہان یہہ رہتے تہے اوسکو ادوم کہتے ہین اس سے اونکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ روم اسی مقام کا ٹکڑا ہے اور یہہ امر ایسا نہین ہے کیونکہ روم رومِلس بانی رومہ کیطرف منسوب کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک ان بنو عیصو کا مسکن ایذوم مین تہا عرب نے اوسکو معرّب کرتے ہوئے زاء معجمہ کو راء مہملہ سے بدل دیا اور یہین سے غلطی واقع ہوئی۔ واللہ اعلم۔

قسطنطین ابن عمید کہتا ہے کہ قسطنطین نے مقسیانوس پر حملہ کیا مقسیانوس شکست کہا کر میدان جنگ سے رومہ کیطرف بہاگا پُل پر دونون لشکر دشمن دوبارہ مقابلہ ہوا مقسیانوس اور اوس کے لشکر کا اکثر حصہ دریا مین ڈوبکر مرگیا قسطنطین مظفر و منصور رومہ مین داخل ہوکر اپنی کامیابی کا پہریرہ اوسکی بلند اور شاندار مینار پر اوڑا دیا بعد اس کے کہ وہ بیزنطیہ مین بعد اپنے باپ کے چہبیس ۲۶ برس حکومت کرچکا تہا اس نے عدل و انصاف سے اپنی رعایا کو خوش کیا اسکا ایک سپہ سالار جو نواح قسطنطنیہ کا رہنے والا تہا اور رومہ مین اوسکی طرف سے عامل تہا اوس نے باوجود تاکید و ممانعت ازراہ بدعہدی نصرانیون کو قتل کیا بت پرستی کی بنا ڈالی مار یا دس بطریق کو

سولی دیدی قسطنطین نے یہہ سنکلاوس کے گرفتار کرنے کو ایک لشکر رومہ
کیجانب روانہ کیا۔ وہ گرفتار ہوکر قسطنطین کے روبرو لایا گیا اور وہین
قتل کیا گیا بعدازان قسطنطین شہر نیقہ مین اپنے حکومت کے سنہ ۱۲ مین نصرانی ہو گیا
بت خانہ گروادیے کنائس (گرجے) بنوائے سنہ ۱۹ جلوس مین شہر نیقیہ مین اساقفہ کا
مجمع ہوا اریوش گرجے سے نکالا گیا جیسا کہ ہمنے اس سے پیشتر بیان کیا ہے اس مجمع کا صدر
انجمن اسکندروس بطرلق اسکندریہ تہا یہہ اس مجمع کے پانچ مہینے کے بعد اپنی ریاست
مذہبی کے پندرہوین برس مرگیا۔ ابن الراہب کہتا ہے کہ اسکندروس بطرلق
سنہ ۱ جلوس قسطنطین مین بطرلق ہوا بائیس ۲۲ برس تک اسی عہدہ پر رہا اسی کے
عہد مین ہلانہ مادر قسطنطین بیت المقدس کی زیارت کو آئی کنائس (گرجے)
بنوائے صلیب کو دریافت کیا مقاریوس اسقف بیت المقدس نے اوسکا پتا بتایا
کہ یہود نے اوسکو زمین مین دفن کردیا ہے اب اوسپر کوڑا اور غلیظ پہینکتے ہین
ہلانہ نے یہود کے کاہنون کو جمع کرکے صلیب کے مدفن کو دریافت کرکے اوس
مقام کو خس وخاشاک سے صاف کیا اور اوس مقام سے تین لکڑیان نکال لین
ہلانہ نے دریافت کیا کہ ان تینون لکڑیون مین صلیب مسیح کون ہے؟ اسقف
نے کہا کہ جس لکڑی کے مس سے مردہ سے زندہ ہوجائے وہی اصلی صلیب
ہے ہلانہ نے اوس کے کہنے کے موافق تجربہ کیا اور اس دن کو صلیب کے ملنے
کی وجہ سے عید کا دن مقرر کیا اور اوس مقام پر کنیسہ (قمامہ) بنادیا اور اسقف
مقاریوس کو کنائس (گرجے) بنوانے کا حکم دیا یہہ واقعہ سنہ ۳۲۸ میلادی مسیحی مین
واقع ہوا سنہ ۲۱ جلوس قسطنطین مین اسکندروس بطرلق کی ہلاکت ہوئی اور بجاے
اسکے اوسکا شاگرد اثناشیوش مقرر ہوا اسکی مان اسکندروس کے ہاتھ عیسائی
ہوئی تہی اور اس نے اوسکی خدمت مین پرورش وتعلیم پائی اور اسی کے جگہہ پر بطرلق ہوا

اریوش کے مقلدین نے اسکی دو مرتبہ کوشش کی لیکن ناکام رہے قسطنطین نے یہودیان قدس کو مذہب نصرانی اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ لوگ بظاہر نصرانی ہوئے لیکن یہہ راز خنزیر (سور) نہ کہانے سے ظاہر ہو گیا قسطنطین نے برہم ہو کر اونمین سے اکثر کو قتل کر ڈالا اور بعضے اونمین سے بخوف جان عیسائی ہو گئے بعد اسکے قسطنطین نے شہر بیزنطیہ کو از سر نو آباد کر کے اوسکو اپنے نام پر قسطنطینہ[۱] کے نام سے موسوم کیا پہر اسکا ملک اس کے تین بیٹون مین اسطرح حبر

---

[۱] قسطنطینہ پہلے ایک جزیرہ خالی مثل ...... تہا اسم قدیمہ اسکو ہفت کوہ کہتی تہی بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ سلیمان علیہ السلام کی شکارگاہ تہی چہہ سو ستر[۶۷۰] سٹہہ برس قبل از مسیح اسکا ظہور ہوا اور پانچہزار آٹہہ سو برس بعد ہبوط آدم اسکی بنا پڑی ـ اسکی دولت اور زرخیزی اس وجہ سے بڑہی ہوئی ہے کہ اسکے بندرگاہ کا نام گولڈن ہارن (شاخ زرین) ہے سب سے پہلے اسپر ایران نے حملہ کیا اور بعد متعدد لڑائیون کے اسکو فتح کر لیا ایک مدت تک یہہ ایران کے قبضہ مین رہا پہر چارسو ترسٹہہ[۴۶۳] برس قبل از مسیح یونانیا کی خطرناک بغاوت نے حکومت ایران کا خاتمہ کر کے یونانیون کو اسکا حاکم بنا دیا چوبیس[۲۴] بار اسپر حملہ کیا گیا اور چہہ بار یورش سے فتح کر لیا گیا اور ہر بار اسکے باشندے قتل اور بازارون مین فروخت کئے گئے آخر کار قسطنطین اعظم نے اسکو فتح کر کے بجائے رومتہ الکبرا کے اسکو اپنا دار السلطنت بنایا گیارہ صدی تک یہہ خوب ترقی پذیر رہا نئے نئے قلعے تعمیر ہوئے شہر کے باہر پانچ پہاڑیان نئی قلعہ بندیون مین بجا طبیانی گئین جسکا اس زمانہ مین بہی بحر مامورا تک میلون نشان ظاہر ہوتا ہے ۴۲۳ سے ۱۴۵۳ تک متفرق بادشاہونکی حکومت پر ملکی لڑائیان بغاوت سے بہت زیادہ اسکی عظمت و شان کو نقصان پہونچا اسی عرصہ مین ایرانیون نے پہر کئی بار اسپر حملے کئے عربون نے اسپر چڑہائی کی ـ آخر آخر یہہ ہو گیا تہا کہ شہنشاہان قسطنطنیہ خلفاء عباسیہ کو خراج دینے لگے تہے عیسائی مجاہدین نے بہی جو جنگ صلیبی مین ثواب کمانے آئے تہے اسکو نقصان پہونچایا اور اسکے باشندونکو ایذائین دین آخر الامر سلطان محمد ثانی بانی دولت عثمانیہ نے اسپر حملہ کیا اور سینٹ صوفیہ پر بجائے صلیب کے

تقسیم ہو گیا کہ قسطنطین اول قسطنطنیہ اور اوس کے متعلقات پر حکمران ہوا اور دوسرا قسطنطین بادشام کا اقصاے مشرق تک اور قسطوس رومہ اور اوسکے مضافات کا بادشاہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے پچاس برس حکومت کی چھبیس برس بیزنطیہ مین قبل غلبہ مقسیمالوس اور چوبیس برس بعد قبضہ روم اور بارہوین برس اپنے حکومت کے نصرانی ہوا اور ۳۶۵ء اسکندریہ مین مرگیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ پہلے قسطنطین بن قسطنطش دین مجوسی رکھتا تھا عیسائیون پر نہایت سختی اور ظلم کرتا تھا اس نے بطریق رومہ کو نکالدیا جسکے بددعا سے یہہ مجذوم ہو گیا۔ اطبا نے اسکو لڑکون کے خون سے نہانے کو کہا چنانچہ اس معالجہ کے لئے متعدد لڑکے پکڑے گئے اتفاقاً اسکو اونکی بیکسی پر رحم آگیا اس نے اون سبھونکو چھوڑ دیا شب کو اوس نے خواب مین دیکھا کہ "بطریق رومہ کی اقتدا کرنے کی ہدایت ہوتی ہے" صبح ہوتے ہی اوس نے بطریق رومہ کو پھر رومہ مین اعزاز و تکریم سے بھیجدیا اور خود نصرانی ہو گیا۔ قوم کی مخالفت کے خیال سے اوس نے رومہ کو چھوڑ کر قسطنطنیہ مین قیام کیا اور اسکی مضبوط فصیلین اور جدید قلعے بنوائے اور اپنی نصرانیت کا علانیہ اظہار کر دیا اہل رومہ نے اسکے تبدیل مذہب سے بغاوت شروع کر دی قسطنطین نے اپنے قوی بازؤن سے اوسکو فرو کرکے اونکو مغلوب کر دیا اور نصرانیت کے پہیلانے مین پوری مدد کی پھر فارس سے چڑھائی کی اور اون کے اکثر ممالک کو اون سے چہین لیا۔ اسکے ۲۰ سنہ جلوس مین قوم قوط کا ایک گروہ باغیانہ طور پر اسکے ملک مین گہس آیا اس نے اونکی شورش کو بھی فرو کیا اور اپنے ملک سے اونکو نکال دیا بعد اسکے اوس نے خواب مین صلیب کو دیکھا اور

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۲) بلالی پھریرہ اوڑا دیا پھر اسیوقت سے آجتک سلاطین اسلامیہ کا یہہ پایۂ تخت ہے اور اسلام بول کے نام موسوم ہے گو ان دونون مین جدت و قدامت کے اعتبار سے کچھ فرق ہے۔

(۵)

کسی کہنے والے نے خواب مین کہا یُہی تیرے لئے فتحیابی کی علامت ہے۔ صبح ہوتے ہی
اس نے اپنے خواب کو بیان کیا۔ اسکی مان ہلانہ بیت المقدس مین گئی اور صلیب کو
نکالا عطریات سے اوسکو معطر کرکے اطلسی غلاف مین لپیٹ کر اپنے ہمراہ لائی۔ کنائس
(گرجے) مختلف شہرون مین بنوائے۔ پہر ان واقعات کے بعد قسطنطین
اکتیس ۳۱ برس حکومت کرکے مرگیا۔ انتہی کلام ہیروشیوش۔

قسطنطین ثانی اور اوسکے بعد

قسطنطین کے بعد قسطنطین صغیر بن قسطنطین حکمران
ہوا ہیروشیوش اسکو قسطنطش کے نام سے موسوم کرتا
ہے ابن عمید لکھتا ہے کہ اس نے چوبیس ۲۴ برس حکمرانی کی اسکا بہائی قسطوس
اپنے باپ کے جانب سے رومیہ مین حکومت کر رہا تہا ۵ سنہ جلوس قسطنطین مین ایک
لشکر رومیہ پر بہیجا گیا اس نے رومیہ کو فتح کرلیا اریوش اسوقت بہی موجود تہا
اور ایک گونہ اوسکا مذہب پہیل چلا تہا اسکے خیالات اہل قسطنطنیہ۔ انطاکیہ
مصر۔ اسکندریہ مین پورے طور سے اثر کر گئے تہے اس کے مقلدین کا ایک خاصہ
گروہ ہو گیا تہا بطریق اسکندریہ بخوف جان اسکندریہ چہوڑ کر بہاگ گیا۔
قسطنطش کے بعد قسطنطین کے خاندان سے حکومت جاتی رہی اسکا چچا زاد
بہائی بولیانش (الیانش) بادشاہ ہوا۔ اس نے نصرانیت چہوڑ کر بت پرستی
اختیار کرلی گرجے بند کروا دیئے عیسائیون پر سختی کی اونکی معافیان ضبط
کرلین۔ فارس پر زمانہ حکومت سابور مین چڑہائی کی اثنا لڑائی مین اسکے ایک
تیر لگا وہین مرگیا۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ یہہ فارس جاتے ہوئے رستہ
بہول کر ایک بیابان مین پڑ گیا دشمنون نے اوسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالا
اس کے بعد بلیان بن قسطنطی نے ایک برس بادشاہت کی اس نے بادشاہ
فارس پر حملہ کیا لیکن بلا کسی لڑائی کے صلح کرکے جب واپس آرہا تہا انتشار راہ

مین اتفاقاً مرگیا ابن عمید نے اسکا کچھہ ذکر نہین کیا وہ کہتا ہے کہ بولیانوس کے بعد یوشانوش نے بالاتفاق سابور کے حکومت کے سولہوین برس حکمرانی کی یہہ بولیانوس کے لشکر کا سپہ سالار تہا جب وہ مارا گیا تو اہل لشکر نے متفق ہوکر اس شرط پر اوسکی بیعت کی کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کرلے یوسانوش نے یہہ شرط قبول کرلی اور اپنے لشکر کا صلیبی پہریرہ بنوایا نصیبین سے (جو کہ فارس کے قبضہ مین تہا) عیسائیون کو لاکر آمد مین بسایا اور اپنے دارالسلطنت مین پہونچکر اساقفہ کو کنائس کیطرف واپس کردیا منجملہ اون کے اثناشیوش بطریق اسکندریہ بہی تہا اس سے اوس نے کونسل نیقیہ کے عقیدہ متفقہ کے لکہنے کی خواہش ظاہر کی اوس نے اساقفہ کو مجتمع کرکے دوبارہ اوس عقیدہ کو لکہایا اور اوسکی پابندی کی ہدایت کی۔ ہیروشیوش نے اس یوشانوش کا کچھہ ذکر نہین کیا بلکہ بجائے اس کے بلنسیان بن قسنطنش کو لکہا ہے اسکے زمانہ مین قوط کے دو فرقے ہوگئے ایک تو مذہب اریوش کا پابند تہا اور دوسرا مجمع نیقیہ کے مقرر عقیدہ متفقہ کا معتقد ہوا اور دماشش۔ رومیہ کا بطریق ہوا بعد اس کے وہ بعارضہ فالج مبتلا ہوکر مرگیا بجاے اسکے دالیش چار برس بادشاہ رہا یہہ مذہب اریوش کا مقلد تہا اسیوجہہ سے مجمع نیقیہ کے مقلدین کو اس نے ستایا اون پر سختیان کین اکثر کو قتل کرڈالا بعض عیسائی قومین باعانت اہل افریقہ اس سے باغی ہوگئین اس لئے اوسنے بزور تیغ فتح حاصل کی اور قرطاجنہ مین اونکو قتل کرکے قسطنطنیہ کو واپس آیا قوط اور دوسری قومون سے جو اس سے باغی ہوگئی تہین اون سے لڑا اور اونہین لڑائیون مین مارا گیا ابن عمید کہتا ہے کہ جو قیصر مارا گیا وہ والیطنوس تہا اس نے بارہ برس حکومت کی جیسا کہ ابن بطریق اور ابن اکراہب سے روایت کی گئی ہے صحیح یہ روایت کیجاتی ہے کہ اس نے پندرہ برس حکمرانی کی

اور اسکا بہائی دالیاش اوسکا ملک مین شریک تہا ۲۶ سنہ اسکندری مطابق ۱۷ سنہ
جلوس سابور کسرے مین یہہ بادشاہ ہوا وہ کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین اہل
اسکندریہ نے اثناشیوش بطریق اسکندریہ کو گرفتار کر کے مارنا چاہا لیکن وہ
اس سے واقف ہوکر بہاگ گیا اہل اسکندریہ نے بجائے اس کے لوقیوس کو
بطریق بنایا جو کہ اریوش کی راے کا مقلد تہا بعد ازان ایک کونسل نیقیہ نے
پانچ مہینہ کے بعد پہر مجتمع ہوکر اثناشیوش کو بطریق بنایا اور لوقیوس کو نکال
باہر کیا اثناشیوش کے مرنے کے بعد اوسکا شاگرد بطرس دو برس تک بطریق
رہا۔ لوقیوس کے ہواخواہون نے پہر سر اوٹہایا اور لوقیوس کو دوبارہ
بطریق بنایا تین برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا پہر اہل کونسل نیقیہ نے یورش
کر کے لوقیوس کو معزول کر دیا۔ اور بجائے اس کے بطرس کو مذہبی حکومت
کی کرسی پر بیٹہایا ایک برس کے بعد یہہ مرگیا اریانوس قیصر اور اریوش کے
مقلدین مین بہت ناصافی رہی مسیحی کہتا ہے کہ والیطینوس اہل کونسل کے
مقررہ عقیدہ کا معتقد اور اوسکا بہائی دالیش مذہب اریوش کا متبع تہا۔
اس نے اس مذہب کی تعلیم ثادوکسیس اسقف قسطنطنیہ سے پائی تہی اس لیے
اوس سے اس مذہب کی پابندی اور اظہار کا قول لیا تہا چنانچہ جب یہہ بادشاہ
ہوا تو اس نے کل اساقفہ کو (جو کونسلی مذہب کے پابند تہے) نکال باہر کیا اور اریوش
انطاکیہ سے اسکندریہ تک کے کنائس کا اسقف ہوا بطرس بطریق قید کر لیا گیا
پہر قید سے بہاگ کر رومہ مین جا ٹہیرا۔ والیطینوس قیصر اور سابور کسرے
مین اکثر لڑائیان ہوئین اثنا لڑائی مین والیطینوس مرگیا بجاے اس کے
دالیش حاکم ہوا ابن عمید بروایت ابن الراہب تحریر کرتا ہے کہ اس نے دو برس
اور لوفانیوس کہتا ہے کہ تین برس حکومت کی اسکا نام دالاش تہا وہ کہتا ہے

کہ یہہ اون دو بادشاہون کا باپ ہے جنہون نے سلطنت چہوڑ کر رہبانیت اختیار
کی تہی یعنی مکسیموس اور دو قادیوش اس کے سنہ ۲ جلوس مین طیماناوس برادر
بطرس بطرلق اسکندریہ کیطرف بہیجا گیا سات برس کے بعد وہین مرگیا اور سنہ ۶
جلوس مین دوسری کونسل قسطنطینیہ مین منعقد ہوئی جسکا ذکر پہلے ہوچکا اسی کے
زمانہ حکومت مین بطرلق قسطنطینیہ مرگیا بجائے اسکے اغریوس اسقف ہوا
چار برس کے بعد مرگیا بعدہ والیش پر کسی نے عرب سے خروج کیا اور یہہ
اوہین لڑائیون مین مارا گیا بعد اسکے اغرادیانوس قیصر ہوا ابن عمید کہتا
ہے کہ یہہ والیش کا بہائی اور والینطوس ابن والیش اسکا شریک تہا ایک
برس اسکی حکومت رہی ابوفانیوس کہتا ہے کہ دو برس اور ابن بطرلق کی روایت
ہے کہ اس نے تین برس حکومت کی ابن مسیحی اور ابن الراہب سے روایت
کیجاتی ہے کہ تاوداسیوس کبیر ان دونون کے حکومت مین شریک تہا
چہہ سو نوے (۶۹۰) برس بعد اسکندر کے یہہ لوگ بادشاہ ہوے اس نے کل اون
اساقفہ کو واپس بلا لیا جنکو والیش نے جلاوطن کر دیا تہا اور اون کو
پہر اون کے عہدہ پر مقرر کیا ایک ہی برس مین اغرادیانوس اور اوسکا
بہتیجا مرگیا ابن عمید کہتا ہے کہ ان دونون کے بعد تاوداسیوس بادشاہ ہوا
سترہ برس اسکی حکومت رہی بالاتفاق چہہ سو نوے (۶۹۰) برس بعد اسکندر کے سنہ ۳۱
جلوس سابور کسرے مین یہہ بادشاہ ہوا اسکے سنہ ۶ جلوس مین اثناشیوش
بطرلق اسکندریہ مرگیا بجائے اوس کے اوسکا کاتب تاوفیلا مقرر ہوا۔
قسطنطینیہ کا بطرلق یوحنا فم الذہب اور قبرش کا اسقف ابوفانیوس تہا
یہہ پہلے یہودی تہا بعدہ نصرانی ہوگیا۔ تاوداسیوس کے دو لڑکے ارقادیوس (۴)
اور بریاریوس تہے سنہ ۱۵ جلوس مین وہ ساتون جوان ظاہر ہوے جو اہل کہف

کے نام سے مشہور ہین اور زمانہ دقیانوس مین شہر چھوڑ کر چلے گئے تھے یہہ لوگ
تین سو نوے برس تک خواب مین پڑے رہے جیسا کہ قرآن مین اسکا ذکر آگیا
ہے انکے ساتھہ ایک تانبے کا صندوق اور ایک صحیفہ پایا گیا جسمین انکا قصہ
لکھا ہوا تھا تاوداسیوس قیصر کو جب یہہ خبر معلوم ہوئی تو اوس نے انکو
تلاش کرایا چنانچہ بعد جستجو کے وہ لوگ مردہ پائے گئے تاوداسیوس نے اوس
مقام پر ایک کنیسہ (گرجا) بنوا دیا اور اس دن کو اونکے ظاہر ہونیکی خوشی
مین عید کا دن مقرر کیا تھی کہتا ہے کہ اریوش کے مقلدین کنائش (گرجون)
مین چالیس برس سے حکومت کرتے تھے اس نے اون کو ان گرجون سے
نکلوا دیا اور اپنے لشکرون مین سے اونکو موقوف کر دیا جو اوس کے مذہب کے
پابند تھے۔ کونسل نیقیہ کے دوسو پچاس (۲۵۰) برس کے بعد دوسرا جلسہ قسطنطنیہ
مین منعقد ہوا اور یہہ طے پایا کہ جلسہ اولی کا مقررہ عقیدہ بہت صحیح اور درست
ہے نہ اوس سے کچھہ کم کیا جائے اور نہ اوسپر کوئی کچھہ اضافہ کرے۔ اسکے حکومت
کے پندرھوین (۱۵) برس ساپور بن ساپور شاہ فارس مر گیا بجاے اسکے بہرام
بادشاہ ہوا اسکے بعد سترہ برس حکومت کرکے تاوداسیوس بھی مر گیا۔

ہیرشیوش۔ والنیش کے تذکرہ کے بعد تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے ونیطانش
ابن فلنسیان برادر والنیش چھہ برس بادشاہ رہا یہہ ملوک قیاصرہ کی چالیسوین
عدد پورا کر رہا ہے طودوشیش بن انطیولنس بن توخیان مشرقی ممالک مین
اسکا گورنر تھا اور اپنی حکومت کو فتوحات کے ذریعہ سے وسیع کرنے مین مشغول تھا
اسی اثنا مین اہل روم نے یورش کرکے اپنے سپہ سالار کو مار ڈالا اور ولیطانش کو
بادشاہی سے معزول کرکے طودوشیش کو مشرق سے لاکر اپنا بادشاہ بنا لیا طودوشیش
نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی بلوائیون کو سزائین دین اور نہایت استقلال سے

چودہ برس حکمرانی کر کے مر گیا بعدہٗ اسکا لڑکا ارکادیکش حکمران ہوا۔

"ہیروشیوش کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ طوڈوشیش ہی تاودسیوس ہے جسکا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے کیونکہ یہہ دونوں اس امر مین متفق ہین کہ اوسکا لڑکا ارکادیکش ہے اور نیز یہہ دونوں مورخ انکی مدت حکومت مین بہی اتفاق کرتے ہین عجب نہین کہ ولیطالنش جسکا ذکر ہیروشیوش نے کیا ہے اغراد یا لونس ہو جسکا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے۔ واللہ اعلم"

ابن عمید کہتا ہے کہ ارکادیکش (ارقادیوس) ابن تاوداسیوس اکبر نے بالاتفاق تیرہ برس حکومت کی ۳ سنہ جلوس بہرام بن سابور مین تخت نشین ہوا یہہ قسطنطنیہ مین رہتا تہا اور اسکا بہائی انوریش (انوریوس) رومہ کا حاکم تہا۔ اس کے صلب سے صرف ایک لڑکا ہوا جسکا نام اس نے اپنے باپ کے نام پر طوڈوشیش رکہا جب یہہ بڑا ہوا تو اوس نے اپنے استاد اریالونس کو طوڈوشیش کے تعلیم کے لئے طلب کیا اریالونس بہاگ کر مصر جا پہنچا اور ترک دنیا کر کے راہب ہو گیا ارکادیکش نے مال وزر کے طمع سے اوسکو بلانا چاہا لیکن وہ نہ آیا جبل مقطم کے ایک قریہ طرا مین تین برس کے بعد مر گیا ارکادیکش نے اوس کے قبر پر ایک کنیسہ اوسکی یادگار مین بنوا دیا جو دیر القصیر کے نام سے موسوم ہے اسی کے زمانہ حکومت مین الوفانیوس قبرص سے واپس آتے ہوئے دریا مین ڈوب کر مر گیا اور لوحنا فم الذہب بطریق قسطنطنیہ کا انتقال ہو گیا اس کے ۹ سنہ جلوس مین بہرام ابن سابور مر گیا بجائے اسکے یزدجرد بادشاہ فارس ہوا پہر ارکادیکش بہی ہلاک ہوا بجائے اسکے طوڈشیس اصغر بن ارکادیکش تیرہ برس تک بادشاہ رہا اسکے زمانہ مین لاطینیون کا ملک تقسیم کر دیا گیا اطراف وجوانب کے عمال نے خود مختاری کی

افریقہ مین بہت بڑا فتنہ و فساد برپا ہوا قومس اس کے بہائی نے اوسکو
فرو کیا بعد ازان افریقہ سے قبرص مین چلا آیا اور رہبانیت اختیار کرلیا
پہر قوط نے رومہ پر حملہ کیا الوزریش شکست کہا کر رومہ چہوڑ کر بہاگ گیا قوط
نے بزور تیغ اوسکو فتح کرلیا وہان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا کنائس
کے اسباب و اموال اوٹہالے گئے - پہر جب ارکادیکش قیصر مرگیا تو الوزریش
نے بجاے اس کے پانچ برس حکمرانی کی اور قوط کو رومہ سے نکال باہر کیا
بعضے کہتے ہین کہ جب یہہ مرگیا تو طودشیش بن ارکادیکش بادشاہ ہوا ابن عمید
نے الوزریش کا کچہہ تذکرہ نہین کیا بلکہ اوسکا بیان یہہ ہے کہ ارکادیکش کے
بعد اوسکا لڑکا طودشیش اصغر بادشاہ ہوا بیالیس برس اسکی حکومت رہی
یہہ بالاتفاق یزدجرد کے حکومت کے پانچوین برس حکمران ہوا اس سے اور
اہل فارس سے اکثر لڑائیان ہوئین اسکے سنہ جلوس مین تاوفیلا بطریق
اسکندریہ کا انتقال ہوا بجاے اوس کے اوسکا بہتیجا کیرلوش کلیسہ اسکندریہ کا
افسر ہوا اسکے سنہ جلوس مین نسطوریش قسطنطینیہ کا بطریق مقرر ہوا چار برس
تک یہہ اس عہدہ پر رہا لوگون مین اس کے عقاید مشہور اور پہیل چلے رفتہ رفتہ
اسکی خبر کیرلوس بطریق اسکندریہ کو پہونچی اوس نے دربارہ عقاید نسطوریش
بطریق رومہ اور انطاکیہ اور بیت المقدس سے مشورہ کرکے شہر افسیس مین
دوسو اساقفہ کو ایک کونسل مین جمع کیا اور بالاتفاق کل عہدہ داران گرجا
نسطوریش کے کفر کا فتوی لکہا گیا اور گرجا سے نکال باہر کیا گیا نسطوریش
قسطنطنیہ سے نکلکر اخمیم (صعید مصر) مین آکر مقیم ہوا سات برس تک یہین ٹہرا رہا
جزیرہ اور موصل مین فرات تک عراق اور فارس مین مشرقی بلاد تک اسی کا
مذہب پہیل گیا - طودوشش نے قسطنطینیہ کے گرجا مین نسطوریش کے بعد مقوس کو

مقرر کیا تین برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا سنہ ۱۲ جلوس طودوشیش اصغر مین
کیریوش بطریق اسکندریہ مرگیا بجاے اس کے دلیسقرس مقرر کیا گیا اور سنہ ۲۱
جلوس مین یزدجرد کسرے مرگیا بعوض اوس کے بہرام جور بادشاہ ہوا اس سے
اور خاقان بادشاہ ترک سے اکثر لڑائیان ہوئین پہر بہرام جور اون لڑائیون
سے اعراض کرکے ارض روم پر حملہ آور ہوا طودوشیش نے اوسکو ہزیمت دی
بعد ازان اوسکا لڑکا یزدجرد بادشاہ ہوا ہیروشیوش کہتا ہے کہ زمانہ طودوشیش اصغر
مین قوط نے رومہ پر تسلط حاصل کرلیا تہا اسی زمانہ مین اونکا بادشاہ لطریک
مرگیا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے پہر تہوڑے دنون کے بعد رومیون نے
قوط سے بجاے رومہ اندلس دیکر مصالحت کرلیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ
طودوشیش کے بعد مرقیان قیصر تخت حکومت پر بیٹہا اس نے باتفاق مورخین
چہہ برس حکمرانی کی طودوشیش کی بہن سے اسکا نکاح ہوا ہیروشیوش
اس قیصر کا نام مرکیان ابن ملیکہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے زمانہ
حکومت مین چوتہا کونسل مقام مقدونیہ مین ہوا جسکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا
ہے یہہ کونسل دلیسقرس بطریق اسکندریہ کی وجہ سے منعقد ہوا تہا اس نے عقیدہ
مقررہ جلسہ اولی مین چند بدعات نکالی ہتین جس سے کل گرجے کے عہدہ دارون
نے متفق ہوکر دلیسقرس کو گرجا سے نکال دیا اور بجاے اس کے برطارس کو
مقرر کیا اسیوقت سے مذہبًا عیسائیون کے تین گروہ ہوگئے ایک ملکیہ ہے
جوکہ عقیدہ مقررہ کونسل کے پابند ہین جسکو مرکیان قیصر نے باجتماع عہدہ داران
گرجا مقرر کیا تہا اور یہہ حکم دیا تہا کہ خلقدونی کے کونسل کے مقررہ عقیدہ
کی پابندی نہ کیجاے۔ دوسرا یعقوبیہ ہے جو مذہب دلیسقرس کا پابند ہے
یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین تیسرا نسطوریہ ہے یہہ مذہب

مشرق مین زیادہ ہے کیونکہ زمانۂ جلاوطنی نسطوریش مین اسکا شیوع ہوا تہا
اسی مرکیان کے زمانہ مین سب سے پہلے نصرانیون مین سے شمعون صومعہ نشین
رہبان ہوا اور یزدجرد کسریٰ مرگیا اور یہہ خود بھی چہہ برس حکومت کرکے
ہلاک ہوا بعد اس کے لاون کبیر تخت نشین ہوا بروایت ابن عمید سنہ
اسکندری مین اس نے سولہ برس بادشاہت کی۔ ہیروشیوش اس مدت
سے اتفاق کرتا ہے۔ یہہ مذہب ملکیہ کا پابند تہا جب اہل اسکندریہ نے
مرکیان کے مرنے کی خبر پائی تو اونہون نے برطارس بطریق پر حملہ کرکے
اسکو چہٹے برس اوسکی تولیت کے مار ڈالا اور بجاے اس کے طیماناوس کو
مقرر کیا یہہ یعقوبی مذہب رکہتا تہا تین برس کے بعد قسطنطینہ سے ایک
سپاہ لار آیا اور اوس نے اسکو نکال کر سورس کو مقرر کیا جو کہ ملکیہ مذہب کا
پابند تہا پہر نو برس کے بعد بحکم لاون قیصر سورس معزول کیا گیا او طیماناوس
بحال ہوا اس کے ۱۲ سنہ جلوس مین بادشاہ فارس نے شہر آمد پر حملہ کیا اور
اوسکو ایک مدت تک محاصرہ مین رکہا شمعون زہبان کا اسی کے زمانہ مین
انتقال ہوا پہر لاون قیصر سولہ برس حکومت کرکے مرگیا ابن عمید کہتا ہے
کہ اسکے بعد لاون صغیر تخت حکومت پر بیٹہا یہہ زینون بادشاہ کا بیٹا ہے
ابن بطریق کہتا ہے کہ یہہ ابن سیفون ہے بہر کیف یہہ یعقوبی تہا ایک برس
اس نے حکمرانی کی ہیروشیوش نے اسکا کچہہ ذکر نہین کیا ہان زینون کا تذکرہ
ہے جو اس کے بعد بادشاہ ہوا اور اسکا نام اوسنے لسین مہملہ تحریر کیا ہے
اور یہہ لکہا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی یعقوبی مذہب کا پابند تہا
اسیر اسکے لڑکے اور ایک شخص نے جو اس کے قرابت دارون مین سے تہا
خروج کیا بیس مہینے تک لڑائی ہوتی رہی انجام کار وہ دونون معہ

اپنے متبعین کے مارے گئے - بطریق قسطنطینیہ نے اسی اثنا مین کتب مذہبی کو
ردوبدل کرکے اور اپنے عقاید فاسدہ کو ظاہر کر رہا تھا اسو جہ سے زینون قیصر
نے بطریق کو اس کے حال سے آگاہ کرکے کل گرجون کے عہدہ دارون کو
مجتمع کرکے بطریق قسطنطنیہ کو گرجا سے نکلوا دیا ۔ سنہ جلوس مین طیماناوس
بطریق اسکندریہ فوت ہوا بجاے اس کے بطرس بطریق مقرر ہوا جو
آٹھہ برس کے بعد مرا اور اس کے عوض اثناشیوش اسکندریہ کا بطریق
ہوا سات برس کے بعد یہہ بھی مرگیا اور زینون بھی اپنی حکومت کے سترہوین
برس ہلاک ہوا بعدہ نسطاس ستائیس برس بادشاہ رہا یہہ سنہ
اسکندری مین تھا یعقوبی مذہب کا پابند تھا حماۃ کی اس نے دو برس
مین فصیل بنوائی اور وہین سکونت اختیار کی پھر اپنی حکومت کے تیسرے
برس متقل دارا مین ایک شہر آباد کیے جانے کا حکم دیا بعد ازان اس سے
اور اکاسرہ سے لڑائیان شروع ہوگئین لشکر فارس - اسکندریہ پر آپہونچا
اور اوس کے اطراف وجوانب کے باغات اور قلعات کو ویران کردیا
ایک عالم اس لڑائی مین مارا گیا اس کے سنہ جلوس مین اثناشیوش
بطریق اسکندریہ کا انتقال ہوا بجاے اس کے یوحنا یعقوبی مقرر کیا گیا
یہہ نو برس تک اس عہدہ پر رہا اس کے مرنے کے بعد یوحنا ثانی بطریق
ہوا جو گیارہ برس کے بعد مرا اور بجاے اسکے دیسقرس جدید ڈھائی
برس بطریق رہکر فوت ہوا اور اسی کے زمانہ حکومت مین ساریوش
انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا - یہہ دونون دیسقرس کے عقاید کے پابند
تھے سعید بن بطریق کہتا ہے کہ ایلیا بطریق بیت المقدس نے نسطاس
قیصر کو مذہب ملکیہ کیطرف رجوع کرنا چاہا تھا اور اوسپر اس مذہب کی

حقانیت ظاہر کرنے کو رہبانیون کو روانہ کیا تہا نشطاس قیصر ان کی
باتین سُنکر اون کے مذہب کیطرف مایل ہو چلا اوس نے بعض عقیدہ و تحایف
اور صدقات کے لئے مال و اسباب روانہ کیا اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ
مین دیسقرس کے مذہب کا پابند اور عالم تہا وہ نشطاش قیصر سے ان
واقعات کے بعد ملا اور اوس نے اپنی مذہب کیطرف اسکو کہینچ لیا نشطاش
قیصر نے اس مذہب کے اختیار کرنے کا عام حکم دیدیا بطریق رومہ کو جب
یہہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے نشطاش قیصر کو لعنت و ملامت کی
قیصر نے برہم ہوکر اوسکو نکال دیا اور بجاے اسکے انطاکیہ کا گرجا سوتوس
کے سپرد کر دیا ایلیا بطریق بیت المقدس نے جب یہہ سُنا تو اوس نے
رہبانون اور اطراف وجوانب کے رؤسا کو جمع کرکے سو لوس کے تکفیر کا
فتوے لکہا لیا اگرچہ نشطاس قیصر نے یہہ رنگ دیکہکر سو لوس کو نکالدیا
لیکن پہر بہی کل بطارقہ اور اساقفہ نے مجتمع ہوکر اسکو بہی مجرم ٹہیرایا جس سے
کچہہ فایدہ نہ ملا ستائیس برس حکومت کرکے یہہ مر گیا بجاے اسکے
یسطیانس ۸۳۰ سنہ اسکندری مین قیصر ہوا نو برس اسکی حکومت رہی اسکی
حکومت کے تیسرے برس شاہ فارس نے بلاد روم پر حملہ کیا رومیون
اور اہل فارس مین خوب لڑائیان ہوئین پہر اس کے آخری زمانہ مین
یعنی ۸ سنہ جلوس مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس لڑائی
مین منذر بادشاہ عرب بہی بادشاہ فارس کے ہمراہ تہا شاہ فارس لرطا
تک بڑہ آیا رومی مغلوب ہوئے فریقین مین ایک گروہ کثیر فرات مین
ڈوب مرا قیصر کے مرنے کے بعد اہل فارس اور روم مین صلح ہو گئی اسی
قیصر کے نوین سال حکومت مین بربر نے رومہ پر حملہ کرکے اونکو اپنا

باجگذار بنایا ابن بطریق کہتاہے کہ یہہ قیصر ملکیہ مذہب کا پابند تہا اوسنے
کل اون لوگون کو واپس بلالیا جنکو نسطانش قیصرنے جلا وطن کر دیا تہا
ابن الراہب کہتاہے کہ یہہ مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند تہا اوسنے
بمشورہ شاویرش بطریق انطاکیہ۔ اساقفہ مشرق کو مجتمع کرکے لوگونکو
مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند کرنا چاہا تہا لیکن اونہون نے جب انکار کیا
تو بطریق انطاکیہ کو گرفتار کر لیا پہر بعد دو برس کے آزاد کر دیا۔ بطریق انطاکیہ
قید سے رہا ہوکر مصر چلا گیا اس کے بعد ابولینار یوس اسکندریہ کا بطریق
آیا اس کے پاس کونسل خلقدونیہ کے مقررہ عقاید کی کتاب تہی لوگون
نے اوس سے انہین عقاید کی تعلیم حاصل کی اور اوسی کی تقلید کی جب
یسطیانش اپنی حکومت کے نوین برس مرگیا تو بجاے اوس کے یسطیانش
قیصر سنہ ۲۴۸ اسکندری مین تخت نشین ہوا یہہ مذہب ملکیہ کا پابند اور
یسطیانش کے چچا کا لڑکا تہا جو کہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اسنے چالیس
برس حکمرانی کی ابوفانیوس کہتاہے کہ اس نے تینتیس برس حکومت کی
اس کے سنہ جلوس مین کسرے نے بلاد روم پر فوج کشی کی۔ ایلیا کو جلادیا
صلیب کو جو وہان تہی اوٹہا لیگیا اور سنہ ۱۱ جلوس مین سامریہ نے بغاوت
کی اس نے اون کے شہرون کو اوجاڑ دیا اور سنہ ۱۶ جلوس مین حارث
بن جبلہ امیر غسان وعرب نے بریہ شام مین قیصر کے جانب سے صف آرائی
کی اور شاہ فارس کو شکست دیکر قیدیون کو چہوڑا لایا اس کے بعد روم
اور فارس مین مصالحت ہوگئی اسی کے زمانہ حکومت مین عید میلاد بجائے
چہٹے کانون کے چوبیسوین ۲۴ کانون مین مقرر کی گئی مسیحی کہتاہے کہ یسطیانش
نے لوگون مین مذہب ملکیہ کے پہیلانے کا قصد کیا تہا طیماناوس بطریق اسکندریہ

نے یعقوبی ہونے کی وجہ سے مخالفت کی تسطینانش نے قتل کرنے کے ارادہ
سے اسکو گرفتار کر لیا لیکن پہر کچہہ سوچ سمجہکر چہوڑ دیا بطریق اسکندریہ رہائی
کے بعد مصر چلا گیا تسطینانش نے بجائے اس کے بولس کو مقرر کیا یہہ مذہب
ملکیہ کا مقلد تہا اسکو یعقوبی مذہب والون نے نہین مانا یہہ دو برس تک
اس عہدہ پر رہا سعید ابن لبطریق کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے
بولیناریوس سپہ سالار کو بطریق اسکندریہ مقرر کر کے روانہ کیا بولیناریوس
لشکری لباس پہنے ہوئے کنیسہ مین داخل ہوا پہر اوسکو اوتار کر مذہبی لباس
زیب تن کیا اس نے لوگون کو بجبر مذہب ملکیہ کی ہدایت کی جس نے
کچہہ بہی مخالفت کی اوسکو تہ تیغ کیا اسی تسطینانش کے زمانہ حکومت مین سامرہ
نے ارض فلسطین مین بغاوت کی - یہود عیسائیون کو قتل کیا اونکے گرجاونکو
منہدم کر دیا قیصر نے یہہ سنکر اونکی سرکوبی کو لشکر روانہ کیا جس نے سامرہ کے
سر پر پہونچکر معقول گوشمالی دی اور گرجاؤن کو از سر نو جیسا کہ اس سے پیشتر
تہی بنوا دیا تہا بیت اللحم کا گرجا پہلے چہوٹا تہا اسی زمانہ مین اسی قیصر کے حکم سے
وسیع بنایا گیا جیسا کہ اب موجود ہے پانچوان جلسہ مذہبی عیسائیون کا ایکسو
تریسٹہہ ۱۶۳ برس بعد جلسہ خلقدونیہ کے سنہ ۲۹ جلوس قیصری مین منعقد ہوا
جیسا کہ بیان کیا گیا ابولیناریوس سپہ سالار لبطریق اسکندریہ سترہ ۱۷ برس
مذہبی ولایت کر کے اسی کے زمانہ مین مر گیا وہی اس جلسہ کا صدر انجمن اور
بانی تہا بجائے اس کے یوحنا مقرر کیا گیا یہہ بہی مذہب ملکیہ کا مقلد تہا
تین برس کے بعد یہہ بہی ہلاک ہوا بعد اس کے مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ
کے گرجا مین دور دورہ ہوا اسکندریہ مین اون دنون اکثر قبطی رہتے تہے
اونہون نے اپنے طرف سے طودوسیوش کو بطریق مقرر کیا جو بتیس ۳۲ برس تک

اسکندریہ کے گرجا مین رہا۔ ملکیہ والون نے داقیا لونس کو بطریق
بنا کر چہٹے چہینے طودوشیوش کو گرجا سے نکال دیا نسطینانش قیصر نے
طودوشیوش کے بحال کرنے کا حکم صادر کیا اور یہہ بہی لکہا کہ داقیا لونس ملکیہ کا
بطریق شماسہ مین رہے اسکندریہ والون نے قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی
پہر قیصر نے طودوشیوش کو لکہا کہ وہ یا اجماع مجمع خلقدونیہ کا مقلد ہو یا
عہدہ بطریقی سے کنارہ کش ہوجائے طودوشیوش نے پہلی شق کو اختیار
کرلیا قیصر کے حکم سے بجائے اس کے بولس مقرر کیا گیا اہل اسکندریہ نے
نہ اسکو منظور کیا اور نہ وہ احکام جو یہہ لاتا تہا اسکو قبول کیا۔ بعدازان
یہہ مرگیا اور قبط کے گرجے بند کردیے گئے انلوگون نے اہل مذاہب ملکیہ سے
بہت ایذائین پائین طودوشیوش کا یسطینانش قیصر کی حکومت کے سینتیسوین (۳۷)
برس انتقال ہوا بجای اسکے اسکندریہ مین بطرس بطریق مقرر ہوا بعد دو برس
کے یہہ بہی فوت ہوگیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ کسریٰ انوشیروان نے اسی کے
زمانہ حکومت مین بلاد روم پر حملہ کرکے انطاکیہ لیلیا تہا پہر اس کے بعد
یسطینانش قیصر مرگیا بعد اس کے یوشطونش چہتیسوین (۳۶) سال جلوس انوشیروان
مطابق ۸۸۰ سنہ اسکندری مین تخت قیصری پر بیٹہا تیرہ برس اسکی حکومت رہی
اسکی حکومت کے دوسرے سال بطرس بطریق اسکندریہ مرگیا بجائے اسکے
دامیانو مقرر کیا گیا چہتیس (۳۶) برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا اسکے سنہ ۱۲
جلوس مین بعد روانگی لشکر دیلم بہمراہی سیف بن ذی یزن (اتبالعہ) کے
کسریٰ انوشیروان مرگیا اور لشکر دیلم نے یمن کو ملوک حبشہ سے لیلیا
اسیوقت سے یمن مین سلاطین اکاسرہ کے حکمرانی کا پرچم اوڑنے لگا بعد تیرہ
برس کے یوشطونش قیصر بہی مرا بعدہ طیباریش قیصر ہوا ہرمز بن انوشیروان

کے حکومت کا تیسرا سال اور ۵۹۲ء اسکندری تہا اسکی حکومت تین برس رہی اسی کے زمانہ مین روم اور فارس کی مصالحت کا خاتمہ ہوکر لڑائیون کا دوبارہ دروازہ کہلا فارس کا لشکر خابور تک بڑہ آیا موریق (بطریق روم) نے نکلکر لشکر فارس کو پسپا کیا اوس کے بعد ہی طباریش قیصر بہی آ پہونچا جس سے فارس کو شکست فاش ہوئی اور بیحد لشکر فارس مارا گیا چار ہزار کے قریب قید کرئے گئے جو بعد ختم جنگ جزیرہ قبرص کو بہیجدیئے گئے بعد اسکے بہرام مرزبان ہرمز کسرے کا مخالف ہوکر اوسکو ملک سے نکال دیا ہرمز کسرے طباریش قیصر کے پاس چلا آیا اور اس نے اوسکی چار ہزار لشکر سے مدد کی ہرمز کسرے نے باعانت لشکر روم مداین اور واسط کے مابین بہرام کا مقابلہ کیا اور اوسکو شکست فاش دیکر دوبارہ تخت نشین ہوا اور طباریش قیصر کے خدمت مین بیشمار مال واسباب اور تحایف بدرجہا زیادہ اوس سے کہ قیصر نے اسکو دیا تہا روانہ کیا اور کل وہ چیزین اور بلاد جو کہ اس سے بیشتر فارس نے رومیون سے چہین لیا تہا واپس کردیا اور طباریش قیصر کے کہنے سے مداین اور واسط مین دو ہیکلین بنوا دین بعد اسکے طباریش قیصر مرگیا اور موریکش قیصر ہرمز کے حکومت کے چہٹے برس ۵۹۵ء اسکندری مین تخت نشین ہوا اس نے باتفاق مورخین بیس برس حکمرانی کی نیک سیرت اور عادل تہا اسکے سنہ ۱۱ جلوس مین کسی یہودی نے انطاکیہ مین مسیح کی تصویر کے ساتہہ بے ادبی کی تہی جسکے پاداش مین اکثر یہودی قتل کرڈالے گئے اور باقی جلاوطن کردیے گئے ۔ اسی کا زمانہ حکومت تہا کہ ہرمز کسرے کو بہرام نے جو اوسکے قرابت مندون سے تہا تخت سے اوتار دیا تہا اور

خود تخت پر بیٹھہ کر حکمرانی کرنے لگا تھا ہرمز کے بیٹے اپرویز نے موریکش قیصر کے
دربار مین استغاثہ پیش کیا موریکش قیصر نے اوسکی امداد کی اور بہرام کو قتل
کرکے ملک و تخت اپرویز کو دیدیا اپرویز نے بھی اپنے باپ کیطرح تخت نشینی
کے بعد قیصر کیخدمت مین تحایف اور بیش بہا اسباب روانہ کیا۔ اپرویز
نے موریکش قیصر کے لڑکی مریم سے خطبہٗ (منگنی) کیا موریکش نے اپنی
لڑکی کا عقد اپرویز سے کردیا طرح طرح کی قیمتی چیزین اور بیش بہا اسباب
جہیز مین دیا بعد چندے کسی غلام نے موریکش کو بطریق قوقا کی سازش سے
بحالت غفلت مار ڈالا اور خود تخت قیصری پر بیٹھکر حکومت کرنے لگا یہہ
واقعہ سنہ ۹۱۲ اسکندری مطابق سنہ ۱۵ جلوس اپرویز مین واقع ہوا اس
غلام نے آٹھہ برس حکمرانی کی موریکش کی اولاد کو چن چن کر قتل کیا اتفاق
سے ایک لڑکا اون مین سے بچکر طور سینا پر چلا گیا اور راہبانہ زندگی سے
اپنی عمر کے بقیہ ایام پورے کیے اس واقعہ کی اطلاع جب اپرویز بادشاہ
فارس کو ہوئی تو اوس نے اپنے خسر کا بدلہ لینے کو لشکر جمع کیا ایک حصہ
اپنے لشکر کا بسرگروہی ایک سپہ سالار کے قدس شریف کیطرف روانہ کیا
اور اوس سے یہود کے قتل کرنے اور اون کے بلاد کے ویران کرنے کا عہد لیا۔
دوسرا سپہ سالار مصر و اسکندریہ کیجانب روانہ کیا گیا۔ تیسرا حصہ لشکر کا
اپنے ہمراہ لیکر اپرویز خود قسطنطنیہ کیطرف بڑھا اسکا پہلا سپہ سالار جو شام
کیطرف گیا تھا اوس نے برعکس عہد شام مین پہونچکر جسوقت یہو طبریہ
وجلیل و ناصرہ و صور اوس کے پاس جمع ہوگئے عیسائیون پر ہاتھہ
صاف کرنا شروع کردیا اون کے کنائس (گرجے) منہدم کرادیے اونکا مال
و اسباب لوٹ لیا گیا۔ صلیب اوٹھالے گئے عیسائی قیدیون مین ذخر ما

اپریل ۹۹ (۱)

بطریق بہی تہا اسکو معہ صلیب کے مریم بنت موریکش زوجہ اپرویز نے اپنے شوہر سے مانگ لیا۔ الغرض شام جسوقت رومیون سے خالی ہوگیا اور اہل فارس قسطنطینہ پر چڑہے جا رہے تہے یہودیان قدس و خلیل و طبریہ و دمشق و قبرص بیس[۲۰۰۰۰] ہزار کے قریب مجتمع ہوکر صور پر قبضہ کرنے کو بڑہے صور مین اندنون چار ہزار یہودی موجود رہتے جنکو ان کے پہونچنے سے پہلے وہان کے بطریق نے گرفتار کرلیا تہا محاصر یہودیون نے صور کے باہر کے کنائس (گرجے) منہدم کرنا شروع کردیا اور بطریق یہودی قیدیونکو قتل کرکرکے اون کے سرون کو محاصرین کیطرف پہینکنے لگا تا آنکہ مقید یہودی کل فنا ہوگئے اور کسرے اپرویز یہہ سنکر قسطنطینہ سے صور پر آپہونچا یہودی باغی اس کے آتے ہی شکست کہاکر بہاگ گئے۔

ابن عمید کہتاہے کہ قوقاص قیصر کے حکومت کے چوتہے برس یوحنا الرحوم[۹۱] ملکیہ کا بطریق اسکندریہ و مصر مین مقرر ہوا جب اوسکو اہل فارس کے حملہ کی خبر معلوم ہوئی تو وہ معہ والی اسکندریہ۔ قبرص کو بہاگ گیا۔ سات برس تک اسکندریہ مین اسکی جگہہ خالی رہی فرقہ یعقوبیہ نے اسکندریہ مین زمانہ حکومت قوقاص قیصر مین انشطانیوش کو بطریق بنایا تہا جو بارہ برس تک بطریق رہا فرقہ ملکیہ نے مجبور ہوکر تبرکات کلیسہ فرقہ یعقوبیہ کو دیدیا اور یعقوبیہ وہان کے گرجاؤن پر مسلط و متولی ہوگئے اثناشیوش بطریق انطاکیہ تحائف و ہدایا لیکر اساقفہ اور راہبون کے ہمراہ انشطانیوش سے ملنے کو آیا اور اس عہدہ پر پہونچنے کی اوسکو مبارکباد دی چالیس[۴۰] روز ٹہر کر اپنے مقام پر چلاگیا اور انشطانیوش اپنی ولایت کے

۹۱ الرحوم اسکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہہ نہایت رحمدل اور رقیق القلب تہا۔

بارہوین[۱۲] برس تین سو بتیس[۳۳۲] برس بعد حکومت بادشاہ دیقلادیانوس کے مرگیا

ہرقل اپرویز مہم صور سے فارغ ہوکر پہر قسطنطینیہ پر جا پہونچا اور نہایت
سختی سے حصار کرکے آمد و رفت رسد و غلہ بالکل بند کردیا بطریقون نے
علوقیا مین مجتمع ہوکر براہ دریا کہانے پینے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی مین ہرقل
(ایک بطریق تہا) کے ہمراہ قسطنطینیہ مین پہونچا دیا رومی محصور اس کشتی
کے پہونچنے سے بہت خوش ہوئے ہرقل کو انتظام ملکی مین شامل کرلیا اور
فوقاص کے طرف سے بدظن ہوکر اس فتنہ و فساد کا اوسکو باعث سمجھکر قتل
کرکے سنہ ۹۲۲ اسکندری مین ہرقل[۱] کو تخت قیصری پر بیٹھا دیا ہرقل نے تخت پر
بیٹھتے ہی اپرویز کو بحکمت عملی قسطنطینیہ سے ٹالدیا اور اس کے بعد بیفکری کے
ساتھ اکتیس[۳۱] برس چھہ مہینے حکومت کرتا رہا ابن الراہب کہتا ہے کہ اس نے
بتیس[۳۲] برس حکمرانی کی اور بخیال ابن بطریق اسکی حکومت کا زمانہ اول
سنہ ہجری سے شروع ہوتا ہے اور ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ واقعہ
سنہ ۹ ہجری کا ہے اور اسکو ہرقل بن ہرقل بن انطونیش کہتے ہین جب
یہہ حکمران ہوا تو اس نے اپرویز کے پاس صلح کا پیام بہیجا اپرویز نے
خراج قایم کرنا چاہا ہرقل نے اس سے انکار کیا اور چھہ برس تک برابر اوسکے
محاصرہ مین رہا پہر جب ہرقل نے اسکے محاصرہ سے اپنی مخلصی نہ دیکھی تو براہ
فریب خراج دینا قبول کرلیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لیے چھہ مہینے کی
مہلت مانگی اپرویز انقضاء وعدہ کے انتظار مین ٹہیرا رہا اور ہرقل اپنے
بہائی قسطنطین کو قسطنطینیہ مین چہوڑکر پانچہزار رومیون کو لیکر دوسری

---

۱ ہرقل کو رومی زبان مین ارقلیس کہتے تہے سکہ ہرقلیہ درہم و دینار کا اسی کے عہد
مین بنایا گیا۔

راہ سے فارس کیطرف چلا گیا ملک فارس اپنے معین اور یاوروں سے
خالی ہونے کے سبب سے ہرقل کے ہاتھون خوب خوب خراب اور ویران ہوا
ابرویز کسرےٰ کے دو لون لڑکے قباد اور شیرویہ کو جو بطن مریم بنت موریکش
سے تھے ہرقل نے گرفتار کر لیا حلوان اور شہرزور ہوتے ہوئے مداین کے
طرف آیا اور دجلہ سے عبور کرکے ارمینہ کیطرف بڑھا جب ہرقل قسطنطنیہ
کے قریب پہونچا تو ابرویز یہہ سنکر اپنی سلطنت کو واپس ہوا۔ پھر ہرقل نے
اپنے سنہ ۹ جلوس مین بغرض فراہمی مال و اسباب و ملک گیری خروج کیا حاکم
دمشق منصور بن سرجون نے پہلے کسرےٰ کا باجگذار اور مطیع ہونے کا
عذر کیا لیکن جب ہرقل اوس کے سر پر پہونچ گیا تو ایک لاکہہ دینار دیکر اپنی
جان بچالی ہرقل نے مراحم خسروانہ کے لحاظ سے اوسکو اوس کے عہدہ پر
بحال رکھا بعد ازان وہ بیت المقدس کیطرف گیا یہودیون نے تحائف
پیش کئے ہرقل نے اونکو اپنے ظل عاطفت مین لیا اساقفہ اور رہبان
نے یہودیون کی حرکات اور ظلم کی شکایت کی جلے ہوئے کلیسیون کے
کہنڈہل اور اپنے مقتولون کی ہڈیون کے ڈہیر دکہائے تب ہرقل
نے اسوجہ سے برہم ہوکر یہودیون کے قتل کا حکم عام دیدیا بیشمار یہودی
آن واحد مین تلوار کے گہاٹ اوتار دیئے گئے سوائے اون یہودیون
کے جو مفرور یا روپوش ہوگئے تھے کوئی نہ بچا اسکے بعد ہرقل نے کنائس
(کلیسون) کو از سر نو تعمیر کرایا۔ اسکے سنہ ۔ جلوس مین اندراسکون
فرقہ یعقوبیہ کا اسکندریہ مین بطریق مقرر ہوا چہہ برس تک اس عہدہ پر رہا
اسکے مرنے کے بعد بنیامین سینتیس ۳۷ برس تک بطریق رہا اسوقت تک مصر و
اسکندریہ شاہ فارس کے ماتحت تہا۔ ہرقل مہم قدس شریف سے فارغ ہوکر

مصر جا پہونچا اور اوسپر بزور تیغ قبضہ حاصل کر لیا اہل فارس کو قتل کیا۔
اسکندریہ مین قوس کو اپنا نائب مقرر کیا یہہ بطرلق بہی تہا اور عامل بہی تہا
بنیا مین نے اس کے مقرر ہونے سے پہلے خواب مین یہہ دیکہا تہا کہ کوئی شخص
اوس سے کہہ رہا ہے کہ "اوٹہہ اور روپوش ہوجا تا آنکہ خداوند کا غضب فرو
ہو جائے" بنیامین خواب سے بیدار ہوکر روپوش ہوگیا اور ہرقل نے اوسکے
بہائی مینا کو گرفتار کر کے مذہب مقررہ کونسل خلقدونیہ کا متبع کرنا چاہا مینا
نے انکار کیا ہرقل نے اوسکو زندہ آگ مین ڈالدیا جب وہ جلکر خاک ہوگیا
تو اوسکی راکہہ دریا مین بہادی گئی بعد ازان ہرقل قسطنطنیہ کے طرف
واپس آیا بعد اس کے کہ اوس نے دمشق۔ حمص۔ حماۃ حلب سے بیشمار
مال و اسباب جمع کر لیا تہا اس نے مصر کی آبادی بڑہائی اور وہ یوماً
فیوماً آبادی اور صنعت و حرفت مین ترقی پذیر ہوتا رہا تا آنکہ اسکو
عمرو بن العاص نے تین سو ستاون (۳۵۷) برس بعد بادشاہ دیقلادیانوس
کے فتح کیا۔ ہرقل نے بنیامین کو بعد چند روز کے امان دیا اور وہ تیرہ
برس کے بعد اسکندریہ مین واپس آ

تاریخی معلومات ابن عمید کہتا ہے کہ حکومت ہرقل کے گیارہوین
برس ۹۳۳ اسکندری مطابق ۶۱۲ عیسوی مین تاریخ ہجری کی بنا پڑی
مسعودی کہتا ہے کہ جناب رسول صلعم کی ولادت زمانہ حکومت نیشطیانش
ثانی مین ہوئی ہے جسکو اوس نے نوسطینوس لکہا ہے اسی نے الرہا کا
کلیسہ بنوایا بیس (۲۰) برس اسکی حکومت رہی اسکے بعد ہرقل بن نوسطینوس
پندرہ برس حکمران رہا اسی نے سکہ ہرقلیہ کا رواج دیا بعد اسکے موریق
بن ہرقل تخت قیصری پر جلوہ افروز ہوا مسعودی کا یہہ بہی بیان ہے

کہ مشہور لوگون مین یہہ ہے کہ "واقعہ ہجرت اور زمانہ شیخین رضہ ۔ عہد حکومت ہرقل بادشاہ روم مین گزرا ہے" پہر وہ کہتا ہے "کہ کتب سیر مین یہہ تحریر ہے کہ ہجرت ۔ زمانہ قیصر بن مورق مین ہوئی بعدہ اسکا لڑکا قیصر بن قیصر زمانہ ابوبکر رضہ مین اور ہرقل بن قیصر زمانہ عمر رضہ مین تہا اسی کے زمانہ مین اسلامی فتوحات نے اسکو شام سے نکال باہر کیا تہا" یہہ بہی اوسیدکا بیان ہے کہ قیاصرہ متنصرہ کا زمانہ حکومت ۔ ہجرت تک ایکسو پچہتر ۱۷۵ برس تک ہا طبری کہتا ہے کہ بقول نصاریٰ تعمیر بیت المقدس بعد تخریب بختنصر سے زمانہ ہجرت تک کا فاصلہ ایکہزار برس کا ہے اور حکومت اسکندر سے ہجرت تک کا زمانہ نوسو بتیس ۹۲ برس اور اسکندر سے مولد عیسیٰ ع تک کا زمانہ تین سو تین ۳۰۳ برس کا ہے عیسیٰ ع کی عمر وقت رفعت بتیس ۳۲ برس کی تہی اور زمانہ رفعت عیسیٰ ع سے ہجرت تک کا زمانہ پانچسو پچاسی ۵۸۵ برس مین محدود ہے ہروشیوش کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت کے نوین برس ۶۱۱ء مین ایکہزار ایکسو برس بعد بناء رومہ ہجرت ہوئی ہے اس نے اوسکو ہرقل بن انطونیوس کا لڑکا بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۔

اخبار قیاصرہ متنصرہ از زمان ہرقل و دولت اسلامیہ تا زمان انقراض حکومت قیاصرہ

ابن عمید کہتاہے کہ سنہ ۲ ہجری مین ابرویز (بادشاہ فارس) سنے ایک لشکر ممالک شام اور جزیرہ کیطرف روانہ کیا اوس سنے اون ممالک پر قبضہ حاصل کرلیا۔ بلاد روم کو خوب پامال کیا۔ عیسائیون کے کنائس (گرجے) منہدم کردیئے اور ان مین جو اسباب اور ظروف طلائی و نقرئی ملے لوٹ لیگئے ابرویز نے ایک عیسائی طبیب کے کہنے سے (جو کہ اوس کے پاس رہتا تہا) اہل الرہا کو یعقوبیہ مذہب کا مقلد بنایا اور اس سے پیشتر وہ ملکیہ مذہب رکہتے تہے۔ پہر سنہ ۳ ہجری مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس فوج کا سپہ سالار مرزبانہ شہریار تہا اس نے بلاد روم کو برباد و ویران کیا قسطنطینہ کا مدتون محاصرہ کیے رہا اثناء محاصرہ مین شاہ فارس کسی وجہ سے اس سے بدظن و رنجیدہ ہوکر دوسرے فوجی افسرون کے نام کو ایک خط (جسمین اسکی گرفتاری کا حکم تہا) روانہ کیا اتفاق سے یہہ خط ہرقل کے ہاتہہ پڑگیا ہرقل نے بجنسہ یہہ خط مرزبانہ شہریار کے پاس بہیجدیا مرزبانہ شہریار یہہ خط دیکہتے ہی آگ بگولا ہوگیا اپنے ولی نعمت قدیم سے باغی ہوکر ہرقل سے مدد کا خواستگار ہوا ہرقل بنفسہ تین لاکہہ رومی اور چالیس ہزار ترکمانون کو لیکر اوسکے مدد کو آیا اور اوس کے ہمراہ بلاد شام اور جزیرہ کیطرف روانہ ہوا جن شہرون کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لیلیا تہا اس سنے اونکو فتح کرلیا منجملہ اون کے ارمینہ بہی تہا بعدازان موصل

کیطرف گیا لشکر فارس سے مقابلہ ہوا بیشمار فارس کا لشکر تہ تیغ ہوا جو بچ گیا وہ جان بچا کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا پرویز شاہ فارس چند ہمراہیونکو لیکر مداین سے بھاگ گیا ہرقل نے اوس کے خزائن پر قبضہ کرلیا شیرویہ بن کسرےٰ کو (جو کہ ایکمدت سے قید مین تہا) شہریار سرزبان نے قید سے نکالکر تخت حکومت پر بیٹہایا ہرقل سے اور اس سے دوستانہ تعلقات قایم کیے گئے اس کے بعد ہرقل۔ مداین سے مراجعت کرکے آمد مین آیا بعد اسکے کہ اُس کا بہائی تذاوس جزیرہ اور شام کا حکمران ہوگیا تہا پہر وہ الرہا مین آیا اور ایک برس تک یہین ٹہیرا رہا۔ اس نے عیسائیان یعقوبیہ کو پہر اوسی مذہب کا پابند کردیا جسکو اونہون نے بجبر واکراہ ترک کیا تہا۔

ہرقل اور دعوت اسلام

ابن عمید کے سواد وسرون کی یہہ روایت ہے کہ آخری سنہ[1] ۶ ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبیؓ کے معرفت ایک خط ہرقل کے پاس بہیجا تہا جسمین جناب محتشم الیہ نے ہرقل کو اسلام کی دعوت کی تہی۔ عبارت اوسکی (جیسا کہ صحیح بخاری مین مذکور ہے) یون ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا

[1] ابن حجر نے لکہاہے کہ یہہ خط ہرقل کے پاس سنہ ۷ ہجری مین پہونچا تہا ان دونون روایتون مین اس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ آخر سنہ ۶ ہجری مین خط روانہ کیا گیا اور اوایل سنہ ۷ھ مین یہہ خط ہرقل کے پاس پہونچا۔ واللہ اعلم۔

نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون"

(ترجمہ شروع کرتا ہوں ایسے اللہ کے نام سے جو کہ رحمن اور رحیم ہے - از محمد رسول اللہ صلعم
بہ ہرقل عظیم الروم - سلام اوس شخص پر ہو جو کہ ہدایت کا تابع ہو - بعد اسکے مین بیشک تجھکو
اسلام کیطرف بلاتا ہون اسلام لا اسلامت رہیگا خدا تجھکو دو چند اجر دیگا اور اگر تو نے
اسلام لانے سے منھہ پھیرا تو بے شک تجھپر تیرے متبعین کا بھی گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو کہ ہم مین اور تم مین برابر ہے یہہ کہ نہ پرستش کرین ہم کسیکی سوائے
اللہ کے اور یہہ کہ کسیکو اوسکا شریک نہ کرین اور یہہ کہ سوائے اللہ کے ایک دوسرے کو
رب نہ بنائین پس اگر اس سے بھی وہ روگردانی کرین تو کہو تم کہ شہادت دیتے ہین ہم اس
امر کی کہ ہم مسلمان ہین) ہرقل کے پاس جسوقت یہہ خط پہونچا اوس نے اونلوگونکو
ایک جلسہ مین مجتمع کیا جو قبیلہ قریش کے اوسوقت وہان موجود تھے اور اونسے
اسکو دریافت کیا جو نسبا جناب سرور کائنات علیہ التحیات والصلوات سے
قریب تہا اون لوگون نے ابوسفیان بن حرب کیطرف اشارہ کیا ہرقل نے
ابوسفیان کو دیکھکر موجودین قریش سے کہا کہ وہ مین اس سے (ابوسفیان)
اس شخص (جناب رسول اللہ صلعم) کا حال دریافت کیا چاہتا ہون تملوگ
ذرا سنتے رہنا کہ یہہ کیا کہتا ہے بعد اس کے ہرقل نے ابوسفیان سے وہ
حالات دریافت کیے جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لیئے واجبی یا کہ اوس سے
اونکو منزہ اور پاک ہونا ضروری ہوتا ہے اور ابوسفیان نے اوس کے کل
سوالات کے جوابات صحیح طور سے دیدیئے ہرقل ان امور سے خوب واقف تہا
آسمانی کتابون پر اوسکی نظر تہی اوس نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیسا کہ

امام بخاری نے اپنی صحیح مین ذکر کیا ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بدست شجاع بن وہب اسدی حرث ابن ابو شمر غسانی والی غسان (سرزمین بلقا ملک شام) کے پاس بغرض دعوت اسلام روانہ کیا شجاع ابن وہب روایت کرتے ہین کہ جسوقت مین یہہ خط لیکر حرث کے پاس پہونچا اسوقت یہہ غوطہ (دمشق) مین قیصر کے اوتارنے کی تیاری کر رہا تہا چند دنون وہ مجھسے غافل ہو گیا ایک روز اوس نے مجھے طلب کیا اور نامہ نامی پڑھ کر کہنے لگا "وہ کون شخص ہے جو مجھ سے میرا ملک لیلیگا مین خود اوس کے طرف بڑہتا ہون اگرچہ وہ یمن مین ہو" اس کے بعد وہ تیاری مین مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اوسکو اس عزیمت سے روکدیا تب اوس نے مجھے واپس ہونے کا حکم دیا۔

شام پر مسلمانونکا پہلا حملہ

سنہ ۸ ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کو شام کیطرف بڑہنے کا حکم صادر فرمایا یہہ لڑائی غزوہ موتہ[1] کے نام سے مشہور ہے اسمین تین ہزار مسلمان تہے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو مرحمت ہوئی تہی روانگی کیوقت آپ نے فرمایا تہا کہ اگر زید بن حارثہ اثناء لڑائی مین کام آجائے تو جعفر ابن ابوطالب پہر عبد اللہ بن رواحہ یکے بعد دیگرے سردار بنائے جائین الغرض جسوقت یہہ لشکر معان (سرزمین شام) مین پہونچا ہرقل بہی ایک لاکہہ رومی اور چند فوجین[2] جذام۔ غید۔ بہرام۔ بلقین کو لئے ہوئے مآب (سرزمین بلقاء) مین اونکی جلوگری کو آپہونچا بلقین کا سردار مالک بن رافلہ تہا مسلمانون کا لشکر دو شب تک معان مین ٹہیرا رہا بعد اسکے بقصد حملہ بلقاء

(۱) اس غزوہ اور دیگر سریہ و غزوات کے مفصل حالات آئندہ اسلامی تاریخ مین بیان کئے جاوینگے۔
(۲) ابن اثیر نے لکہا ہے کہ عرب کے قبیلہ لخم وجذام وبلقین کی تعداد بہی ایکلاکہہ تہی۔

کیطرف بڑھا ہرقل نے مآب سے نکلکر مقام موتہ[۱] مین اوسکا مقابلہ کیا لڑائی نہایت سخت اور خوفناک تہی پہلے زید پہر جعفر پہر عبد اللہ شہید ہوئے اور جب خالد بن ولید سردار بنائے گئے تو انہون نے لڑائی موقوف کردی اور لشکر اسلام کو لیکر مدینہ واپس آئے۔

دوسرا حملہ پہر سنہ ۹ ہجری مین بعد فتح مکہ و حنین و طایف جناب رسول اللہ صلعم نے روم پر جہاد کرنے کا حکم صادر فرمایا یہہ لڑائی غزوہ تبوک کے نام سے مشہور ہے جسوقت جناب موصوف مقام تبوک مین پہونچے والیان ایلہ و جرباء و اذرح خدمت مبارک مین آئے اور جزیہ دینا منظور کیا والی ایلہ اندلون یوحنا بن روبہ بن نفایہ (از بطون جذام) تہا اس نے ایک خچر سفید بطور ہدیہ پیش کیا تہا اور خالد بن ولید دومۃ الجندل کیطرف بہیجے گئے تہے وہان کا حاکم اکیدر بن عبد الملک تہا اسکو خالد بن ولید نے ایک روز چاندنی شب مین گرفتار کرلیا اور اوسکے بہائی کو مار ڈالا جناب رسول اللہ صلعم کے پاس جسوقت یہہ حاضر لایا گیا آپ نے اوسکا خون مباح کردیا لیکن اوس نے بہی جزیہ دینا منظور کرلیا جس سے اوسکی جان بچگئی اور اپنے شہر کو لوٹا دیا گیا تقریبًا دس شب تک جناب رسول اللہ صلعم

[۱] ابن اثیر لکھتا ہے کہ پہلی لڑائی مشارف مین ہوئی ہے پہر یہان سے مسلمان ہٹ کر موتہ مین آئے تہے مسلمانون کے میمنہ کے افسر قطبہ بن قتادہ عذری اور میسرہ کے سردار عبایہ بن مالک انصاری تہے لڑائی نہایت سختی اور تیزی سے شروع ہوئی جب زید بن حارثہ اثناء لڑائی مین شہید ہوئے تو حسب حکم جناب رسول صلعم رایت اسلام جعفر بن ابو طالب نے لیا جب یہہ بہی شہید ہوگئے تو عبد اللہ بن رواحہ نے سنبہالا جب یہہ بہی شہید ہوئے تو ثابت ابن اقرم انصاری سردار ہوئے پہر سب نے مل کر خالد بن ولید کو امیر مقرر کیا انہون نے مصلحتًا لڑائی موقوف کردی اور لوٹ آئے۔

تبوک مین مقیم رہے جب کوئی شخص نہ تو رومیون مین سے اور نہ عرب متنصرہ سے مقابلہ پر آیا تو آپ مدینہ کو واپس آئے اس کے بعد جب ہرقل کو یوحنا کے حالات سے آگاہی ہوئی تو اوس نے بنظر تنبیہ اوسی کے شہر مین اوسکے قتل اور صلیب دیئے جانے کا حکم دیا۔ انتہی الکلام من غیر ابن العمید (ابن عمید کے سوا دوسرون کا کلام تمام ہوا)۔

اسلام دمشق مین

ابن عمید کہتا ہے کہ ۱۳ ہجری حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عساکر اسلامیہ عرب کو شام کے فتح کرنے کو روانہ کیا عمرو بن العاصی فلسطین پر اور یزید ابی سفیان حمص پر اور شرحبیل بن حسنہ بلقاء پر بہیجے گئے ان سب کے افسر اعلیٰ ابو عبیدہ بن الجراح تہے اور خالد بن سعید بن العاصی کو سماوہ کیطرف بڑہنے کا حکم دیا گیا ماہاب بطریق رومیون کا ایک گروہ لئے ہوئے انکا مقابل ہوا خالد نے اوسکو دمشق کیطرف ہزیمت دیکر مرج الصفرا مین قیام کیا پہر آگے بڑہکر اوسکا راستہ روک لیا اور اوسپر دوبارہ حملہ کیا ماہاب بطریق عساکر اسلامیہ کیطرف لوٹ پڑا اس لڑائی مین اوسکا لڑکا مارا گیا اسی اثنا مین حضرت ابو بکر رضؓ نے خالد بن ولیدؓ کو عراق سے شام مین مسلمانون پر افسر اعلیٰ مقرر کرکے روانہ کیا چنانچہ لشکر اسلام خالد بن ولیدؓ کی ماتحتی مین دمشق کیطرف بڑہا اور اوسکو فتح کر لیا جیسا کہ ہم فتوحات (اسلامیہ) مین بیان کرینگے۔

جنگ یرموک

اور عمرو بن العاصی نے اطراف فلسطین پر حملہ کیا رومیون نے نہایت مستعدی سے اوسکا جواب دیا لیکن اونکی قسمت مین ناکامی پہلے سے لکھی جا چکی تہی وہ ہزیمت پاکر میدان جنگ سے

بہاگ کر بیت المقدس اور قیساریہ مین پناہ گزین ہوگئے اسکے بعد عساکر روم نے ہر طرف سے دو لاکہہ چالیس ۲۴۰۰۰۰ ہزار کی جمعیت سے مسلمانونپر حملہ کیا مسلمانون کی تعداد اسوقت تقریباً تینتیس ۳۳ ہزار تہی دونون لشکرون کا مقابلہ مقام یرموک مین ہوا رومیون کو باوجود اس کثرت کے ہزیمت ہوئی اور اونمین بے شمار رومی مارے گئے یہہ واقعہ ۱۵ھ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیون کو ہزیمت پر ہزیمت ہوتی گئی۔

فتح قنسرین و بیت المقدس وغیرہ

پہر ابوعبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ لیکر اہل حمص سے صلح کرلیا بعد اسکے خالد بن ولیدؓ قنسرین پر جا پہونچے میناس بطرلق نے رومیون کو مجتمع کرکے اونکا مقابلہ کیا خالد بن ولیدؓ نے نہایت تیزی سے اوسکو ہزیمت دیکر قنسرین کو فتح کرلیا اس لڑائی مین بہی رومیون کی ایک تعداد کثیر ماری گئی عمرو بن العاصی اور شرجیلؓ بن حسنہ نے شہر رملہ کا محاصرہ کیا حضرت عمر بن الخطابؓ شام مین آئے اور اہل رملہ پر جزیہ مقرر کرکے صلح کرلیا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے عمرو اور شرجیلؓ کو بیت المقدس کے محاصرہ کرنے کو روانہ کیا جب اہل قدس طول محاصرہ اور کثرت جدال و قتال سے تنگ آگئے تو اونہون نے صلح کا پیام اس شرط سے بہیجا کہ بذات خود حضرت عمر فاروقؓ آکر اونکو امان دین چنانچہ جناب موصوف آئے اور اونکو امان نامہ اس طور پر لکہہ دیا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب لاہل ایلیا انہم امنون علی دمائہم واولادہم ونسائہم وجمیع کنائسہم لا تسکن و لا تہدم“ (ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم از عمر بن الخطاب اہل ایلیا (بیت المقدس) کیلئے یہہ ہے کہ بیشک وہ اونکی جانون اور اولادون اور عورتون کو

امان دیجاتی ہے اور کل کنائس (گرجے) نہ تو آباد کئے جائین گے اور نہ مسمار کئے جائینگے)۔
اس کے بعد خلیفہ ثانی عمر ابن الخطابؓ بیت المقدس مین داخل ہوئے اور کلیسہ قمامہ کے صحن مین بیٹھے ہے نماز کا وقت آیا تو آپ نے بطریق سے فرمایا کہ "نماز پڑھا چاہتا ہون" بطریق نے عرض کیا "اسی مقام پر نماز پڑھ لیجئے" جناب موصوف نے اس سے انکار کیا اور قمامہ کے باہر دروازہ پر تنہا نماز ادا کی اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ "اگر مین کلیسہ کے اندر نماز پڑھتا تو میرے بعد مسلمان اس کلیسہ پر قبضہ کر لیتے اس حیلہ سے کہ عمر نے یہین نماز پڑھی تھی عمر ابن الخطابؓ نے علاوہ اوس امان نامہ کے یہہ بھی لکھہ دیا کہ قمامہ کے درجہ مین نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ اذان دیجائے اس کے بعد بطریق سے مخاطب ہوکر کہا کہ ہمکو کوئی ایسا مقام بتاؤ جہان ہم مسجد بنائین بطریق نے کہا کہ صخرہ زیادہ مناسب ہوگا جسپر یعقوب علیہ السلام سے اللہ جلشانہ نے کلام کیا ہے۔ عمر ابن الخطابؓ نے صخرہ کو پسند فرمالیا اور بنفسہ اوسکو صاف کرنے لگے آپکو صاف کرتے ہوئے دیکھکر اور مسلمانون نے بھی ہاتھہ لگا دیا فوراً دم زدن مین صاف ہوگیا عمر ابن الخطاب نے اپنے مبارک ہاتھہ سے مسجد کی بناڈالی بعد ازان عمرو ابن العاصی کو مصر کے محاصرہ کرنے کو بھیجا اور اونکی مدد کو زبیر ابن العوام کو چار ہزار مسلمانون کا افسر مقرر کرکے روانہ کیا مقوقس والی مصر نے جزیہ (خراج) دیکر صلح کرلیا پھر عمرو ابن العاصی نے اس مہم سے فارغ ہوکر اسکندریہ کا رخ کیا بعد چند ایام کے محاصرہ کے اوسکو بھی فتح کیا۔

ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات

سنہ ہجری مطابق سنہ ۶۳۹ع) مین بادشاہ روم (ہرقل) عیسائیان جزیرہ کی تحریک سے

سیحی لشکر لیکر حمص کیطرف بڑہا حمص مین اندلون ابو عبیدہ بن الجراحؓ
موجود تہے اونہون نے ہرقل کو ہزیمت دی وہ میدان جنگ سے بہاگ کے
انطاکیہ کیطرف آیا۔ اسی اثناء مین مسلمانون کے نامی نامی سردار فلسطین
طبریہ اور کل ساحل فتح کر چکے تہے جب سے عرب متنصرہ غسان لخم جذام
مین ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تہا ماہاب بطریق اونکا افسر ہوکر
مسلمانان عرب سے لڑنے کو چلا منصور بن سرجون اپنے عامل دمشق سے
مالی مدد طلب کی منصور بن سرجون نے چونکہ اس سے پہلے سے کشیدہ خاطر تہا
مدد دینے سے انکار کیا ماہاب بطریق برہم ہوکر مسلمانان عرب سے اعراض
کرکے دمشق کے جانب بڑہا لیکن اسکی روانگی سے پہلے عامل دمشق منصور کچہہ
سوچ سمجہکر سامان رسد و غلہ لیکر دمشق سے نکلا اتفاقات زمانہ نے جسوقت
یہہ مقام جابیہ خولان مین پہونچا اوسی روز شب کو لشکر روم بہی آگیا عامل
دمشق نے طبل اور بگل بجایا لشکر ماہاب نے یہہ خیال کرکے کہ یہہ لشکر
مسلمانان عرب کا ہے حملہ کر دیا دونون مین خوب گہمسان لڑائی ہوئی
صدہا جانین ضایع ہو گئین ماہاب بطریق مارے شرم کے طور سینا پر چلا گیا
اور وہین راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر تمام کر دی۔ بقیہ لشکر روم نے
منصور کے ہمراہ دمشق مین جاکر دم لیا مسلمانون نے مناسب موقع سمجہکر
دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسرے طرف سے رومیون نے بہی جمع ہوکر اوسکو
گہیر لیا بعد چہہ مہینہ کے منصور عامل دمشق مجبور ہوکر خالد بن ولیدؓ
سے امان کا خواستگار ہوا خالد بن ولیدؓ نے اوسکو امان دیا اور باب شرقی
سے شہر مین داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازون سے نکل کر
بہاگ گیا علاوہ خالد بن ولیدؓ کے اور امراء اسلام جو دوسرے دروازون کے

بزور تیغ داخل ہوئے تھے اور اونکو اس امان دہی کی اطلاع نہ تھی اس وجہ سے کسیقدر دمشق لوٹا گیا بعد ازان اہل دمشق کو وہی رعایتین دیگئین جو اہل اسکندریہ کو عمرو ابن العاصی نے دی تھین۔

ہرقل کے بعد ان واقعات کے بعد ہرقل سنہ ۲۱ ہجری (مطابق سنہ ۶۴۱ عیسوی) مین اکتیس ۳۱ برس حکومت کرکے مر گیا بجاے اسکے قسطنطینہ مین رومیون کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل ہوا اسکو چھہ مہینہ کے بعد اسکی کسی سوتیلی مان نے مار ڈالا تب بجاے اسکے ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا بعد چندے رومیون نے اسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور قسطنطیوس بن قسطنطین کو تخت حکومت پر بیٹھایا یہہ چھہ برس حکومت کرکے سنہ ۳۷ ہجری (مطابق سنہ ۶۵۷ عیسوی) مین ہلاک ہوگیا۔ اسی زمانہ مین امیر معاویہ نے سنہ ۲۴ ہجری مین بلاد روم پر چڑہائی کی وہ اندلون شام کے امیر تھے انہون نے اکثر شہرون کو فتح کیا بعد اسکے مسلمانون نے براہ دریا قبرص پر فوجکشی کی اکثر قلعات کو اوسکے فتح کرکے سنہ ۲۷ ہجری مین اہل قبرص پر جزیہ (خراج) قائم کیا۔ عمرو بن العاصی نے جسوقت اسکندریہ کو فتح کیا تہا تو بنیامین بطریق یعقوبیہ کو امان نامہ لکھہ دیا تہا چنانچہ وہ بعد تیرہ برس کے واپس آیا اسکو ہرقل نے اول سنہ ہجری مین اسکندریہ کا متولی کیا تھا جیسا کہ ہمنے اس سے پیشتر بیان کیا لیکن جب شاہ فارس نے مصر و اسکندریہ زمانہ حصار قسطنطینہ مین قبضہ کرلیا تہا اور دس برس تک اوسکی وہان حکومت رہی تو اوسی زمانہ مین بنیامین روپوش ہوگیا تہا دس ۱۰ برس یہہ اور تین برس زمانہ حکومت اسلامیہ مین غایب رہا پھر جب عمرو بن العاصی نے اوسکو امان دیا تو وہ اسکندریہ مین واپس آیا اور سنہ ۳۹ ہجری (مطابق

سنہ ۶۵۹ عیسوی) مین مرگیا بجاے اسکے اغا ثو اسکندریہ کے گرجا کا سترہ برس عہدہ دار رہا اور جب قسطنطینوس بن قسطنطین ۳۷ سنہ ہجری (مطابق سنہ ۶۵۷ء) مین ہلاک ہوا تو بجائے اس کے رومیون کا بادشاہ اسکا لڑکا یوطیانوس بارہ برس تک رہا ۵۰ سنہ ہجری مین اسکے مرنیکے بعد طیباریوس بادشاہ ہوا اسکی حکومت سات برس رہی اسی کے زمانہ مین یزید بن معاویہ نے بسرگروہی عساکر اسلامیہ قسطنطینہ پر چڑہائی کی ایک مدت تک اوسکو محاصرہ مین رکہا ابو ایوب انصاری اسیکے حصار مین شہید ہوئے اور وہین دفن کر دیئے گئے بعد چند دنون کے محاصرہ کے یزید بن معاویہ اور طیباریوس قیصر کے اس امر پر صلح ہوئی کہ شام کے کل کنائس (گرجے) معطل کر دیئے جائین اور کوئی شخص ابو ایوب کی قبر سے کچہہ تعرض نہ کرے۔ اس مصالحت کے ہوجانے سے اسلامی لشکر واپس آیا اور طیباریوس قیصر ۵۸ سنہ ہجری (مطابق سنہ ۶۷۶ء) مین مارڈالا گیا اور تخت قیصری پر اوغسطش قیصر جانشین ہوا اس کے زمانہ حکومت مین اغا ثو البطریق یعقوبیہ اسکندریہ مین مرگیا اور یوحنا بطریق مقرر کیا گیا تہوڑے دنون کے بعد اوغسطش قیصر کو کسی خادم نے مارڈالا بعدہ اسکا لڑکا اصطفانیوس قیصر ہوا یہہ ۶۵ سنہ ہجری (مطابق سنہ ۶۸۴ء) زمانہ حکومت عبد الملک بن مروان مین تہا عبد الملک بن مروان نے اپنے عہد حکومت مین مسجد اقصیٰ کو بڑہایا صخرہ کو حرم مین داخل کرلیا بعد چند کے اصطفانیوس سے سلطنت چہین لی گئی اور لاون تخت حکومت پر بیٹہایا گیا ۷۸ سنہ ہجری (مطابق سنہ ۶۹۷ء) مین مرگیا اور طیباریوس ثانی قسطنطینہ کا بادشاہ ہوا سات برس اسکی حکومت رہی ۸۶ سنہ ہجری (مطابق سنہ ۷۰۵ء) مین یہہ ہلاک ہوا اور سطیانوس حکمران مقرر کیا گیا یہہ زمانہ حکومت ولید

(٥)

ابن عبد الملک مین تہا یہہ وہی شخص ہے جس نے دمشق مین جامع مسجد بنی امیہ بنوایا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد کی تعمیر مین چار سو صندوقین صرف کین ہر صندوق مین چودہ چودہ لاکہہ دینار رہے مسجد مین چہہ سو زنجیرین طلائی قندیلون کے لٹکانے کو تہین زینت اور آرایش ایسی تہی کہ جس سے دیکہنے والون کو چکا چوند ہوتا تہا اور مسلمان فتنہ مین پڑتے تہے عمر بن عبد العزیز نے اپنے زمانہ حکومت مین ان سب چیزون کو اوتار کر بیت المال مین داخل کر دیا ۱۰۱ہ ہجری (مطابق ۷۱۹ء) مین سطیا نوس کے بعد ڈیڑہ برس تک تداوس حکمران رہا بعد ازان لاون ثانی چوبیس برس تک حکمرانی کرتا رہا بعدہٗ اسکا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا ۱۲۳ہ ہجری مین ہشام بن عبد الملک صائفہ یسرے اور اس کے بہائی سلیمان صائفہ یمنی نے رومیون پر چڑہائی کی قسطنطین نے اوسکا مقابلہ کیا میدان جنگ سے اسکا لشکر بے قابو ہو کر بہاگ نکلا اور یہہ خود گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد چندے آزاد کر دیا گیا زمانہ حکومت مروان بن محمد اور ولایت موسیٰ بن نصیر مین عیسائیان اسکندریہ اور مصر تباہی اور ذلت مین پڑے صدقہ اور خیرات پر بطریق کا گزران ہونے لگا جب اسکی خبر بادشاہ نوبہ کو پہونچی تو وہ ایک لاکہہ فوج لیکر مصر پر چڑہ آیا لیکن عامل مصر کی تیزی و ہوشیاری سے بلا جدال و قتال واپس گیا اور زمانہ ہشام بن عبد الملک مین فرقہ ملکیہ کے کنائس (گرجے) گروہ یعقوبیہ کے ہاتہون سے نکال لئے گئے اور اونکا اونہین کے مذہب کا بطریق مقرر کیا گیا ان واقعات کے تمام ہونے پر قسطنطینہ مین ایک غیر شخص جو خاندان شاہی سے نہ تہا جرجس نامی بادشاہ ہوا اور نہایت ابتری اور سوء حالی سے زمانہ سفاح اور المنصور تک باقی رہا

اس کے مرنے کے بعد قسطنطین ثانی بن لاون بادشاہ ہوا اس نے
متعدد شہر آباد کئے اہل ارمینہ کو اون مین آباد کیا جب یہہ مرگیا تو لاون
بن قسطنطین ثانی اور اس کے مرنے کے بعد نغفور بادشاہ ہوا سنہ ۱۸۶ھ
(مطابق سنہ ۸۰۲ء) مین خلیفہ الرشید نے قلعہ ہرقلہ کا محاصرہ کیا
نغفور نے خراج دیکر صلح کر لیا خلیفہ الرشید مراجعت کرکے رقہ مین آیا
اور تا انقضاء موسم سرما یہین ٹہیرا رہا نغفور نے یہہ سمجہکر کہ خلیفہ الرشید
چلا گیا ہے عہد شکنی کی خلیفہ الرشید یہہ سنکر لوٹ پڑا اور نہایت سختی کے
ساتہہ اوس معاہدہ کی اس سے پابندی کرائی اور خراج لیا اس کے بعد
عساکر صائفہ درب صفصاق سے داخل ہوئے سرزمین روم کو اپنے تیز
گہوڑون کا جولان گاہ بنایا نغفور نے ہرچند اونکی مدافعت کی کوشش کی
لیکن اوسکی قسمت نے اوسکا ساتہہ نہ دیا مقام صنعاء مین نغفور کو ہزیمت
ہوئی چالیس ہزار رومی مارے گئے اور نغفور زخمی ہوکر میدان جنگ سے
جان بچا کر بہاگ نکلا پہر سنہ ۱۹۰ ہجری (مطابق سنہ ۸۰۵ء) مین خلیفہ الرشید
نے اسپر چڑہائی کی ایک لاکہہ پینتیس ہزار اس کے ہمراہ فوج تہی قلعہ ہرقلہ سب سے
پہلے اسی نے اسلامی جہنڈا گاڑا سولہ ہزار رومی علاوہ مجروحین کے قید کرلئے گئے
نغفور نے مجبور ہوکر جزیہ (خراج) دینا قبول کیا اور تاعمر اس عہد کی پابندی
کرتا رہا تا آنکہ زمانہ خلافت امین مین یہہ مرگیا اور بجائے اسکے استبراق قیصر تخت
نشین ہوا سنہ ۲۱۵ ہجری (مطابق سنہ ۸۳۰ء) مین پہر خلیفہ الرشید نے بلاد روم
پر حملہ کیا متعدد قلعات فتح کرکے دمشق مین واپس آیا پہر وہ یہہ خبر سنکر کہ بادشاہ
روم نے طرسوس اور مصیصہ پر حملہ کرکے تقریباً ایکہزار چہہ سو (۱۶۰۰) آدمیونکو مار ڈالا
ہے اوٹہہ کہڑا ہوا اور انطاغوا کا محاصرہ کرکے اوسکو بصلح و امان فتح کر لیا اور

المعتصم نے حملہ کرکے تقریباً تنیس قلعے رومیون سے چہین لئے اور یحیی بن اکثم نے رومیون کے بلاد کو خوب خوب پامال کیا اس کے بعد خلیفہ الرشید دمشق کیطرف لوٹا اور پہر بعد چندے بغرض جہاد بلاد روم مین داخل ہوا اپنے مولے (غلام آزاد) عجیف کو ایک دستہ فوج کا افسر مقرر کرکے شہر لولوہ کے محاصرہ کرنے کو بہیجا قیصر روم اس واقعہ سے مطلع ہوکر شہر لولوہ کے مدد کو آپہونچا الرشید نے عجیف کے مدد پر ایک دوسری فوج بہیجدی قیصر روم اپنے کو اون کے مقابلہ سے عاجز دیکہکر خائب وخاسر لوٹ آیا اور شہر بصلح فتح کرلیا گیا بعد اسکے الرشید نے سلعوس اور ربرہ کو فتح کیا اور اپنے لڑکے عباس کو بسر گروہی عساکر اسلامیہ رومیون پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اس نے بہی رومیون کے شہرونکو لوٹا اور غارت کیا اور ایک شہر میل در میل آباد کیا اوس کے شہر پناہ کے چار دروازہ بنوائے بلاد روم کو تاحیات پامال کرتا رہا تاآنکہ بحالت جہاد سنہ ۲۱۸ ہجری مین اسکا انتقال ہوگیا۔ سنہ ۲۲۳ ہجری (مطابق سنہ ۸۳۷ء) مین خلیفہ المعتصم نے عموریہ فتح کیا جسکا واقعہ اوسکے حالات مین لکہا جائیگا۔ انشاءالله یہان تک تو ابن عمید کا کلام تہا ہم نے اسکی باتون مین بطارقہ کے حالات زمانہ فتح اسکندریہ سے نہ لکہا کیونکہ چندان اسکی ضرورت نہ تہی ہان اس سے کچہہ دنون پہلے بعد فتح اسکندریہ بطریق اعظم جو اسکندریہ مین رہتا تہا اوسکی کرسی حکومت رومیہ مین مقرر کی گئی تہی اور وہ مذہب ملکیہ کا مقرر تہا وہ لوگ اسکو البابا (پوپ) کہتے تہے جسکے معنی ابوالاباء ہین اور بلاد مصر مین مستامین نصارے کا مذہب یعقوبیہ کا بطریق رہنے لگا ہی ملوک نوبہ وحبشہ اور کل اس اطراف وجوانب کا مذہبی پیشوا مانا گیا۔

مسعودی نے زمانہ ہجرت اور فتح سے قیاصرہ روم کو اسی ترتیب سے

ذکر کیا ہے جیسا کہ ابن عمید نے لکھا ہے لیکن پھر وہ کہتا ہے کہ لوگون مین یون
مشہور ہے کہ ہجرت اور زمانہ شیخین مین روم کا بادشاہ ہرقل تھا کتب سِیَر مین
یون بیان ہے کہ ہجرت زمانہ قیصر بن مورق مین ہوئی ہے بعد ازان قیصر
بن قیصر زمانہ ابوبکرؓ مین بعدہ ہرقل بن قیصر عہد خلافت عمرؓ مین تھا یہی
قیصر زمانہ جنگ جدال ابوعبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ اور یزید بن ابی سفیان
مین شام سے نکالا گیا ہے اور محض قسطنطنیہ کی حکومت اس کے قبضہ
مین اسوقت رہی ہے بعد اسکے مورق بن ہرقل زمانہ خلافت عثمانؓ مین
اور اس کے بعد مورق بن مورق زمانہ علیؓ اور معاویہؓ مین حکمران ہوا
ہے آخری زمانہ معاویہؓ اور یزید اور مروان بن الحکم مین قلفط بن مورق
نے بادشاہت کی ہے اس قیصر کے باپ مورق اور معاویہؓ سے مراسم خط
وکتابت قائم تھی مورق نے معاویہؓ کی حکومت اور شہادت عثمانؓ کی
پیشین گوئی کی تھی اور معاویہؓ کو اسکی اطلاع دیدی تھی جسوقت معاویہؓ
علیؓ سے لڑنے کو جا رہے تھے اس نے عرب پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا اور
معاویہؓ نے اوسکو تہدیداً بذریعہ خط کے اپنے حملہ کرنے کی دہمکی دی تھی
چنانچہ بعد اختتام جنگ (صفین) معاویہؓ نے بسر گروہی یزید ایک لشکر
قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا جسکے زمانہ حصار مین ابوایوب انصاری
شہید ہوئے الغرض قلفط بن مورق کے بعد لاون بن قلفط زمانہ (۴)
حکومت عبدالملک بن مروان مین اور بعد اس کے حیمرون بن لاون
زمانہ ولید اور سلیمان اور عمر ابن عبدالعزیز مین حکمران رہا ہے اسکے بعد
مسلمانون نے ہر چہار طرف سے اون کے بلاد پر بحًا و بحرًا جہاد شروع
کر دیا قسطنطنیہ کے دروازہ تک کو اپنے نوک دار نیزون سے بہونچایا

ملوک روم ابتری کے حالت مین ہوگئے جرجبیس بن مرعش نامی ایک غیر شخص (جو خاندان سلطنت سے نہ تہا) نو برس رومیون پر حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ قسطنطین بن الیون تخت حکومت پر بیٹہا اسکی صغر سنی کیوجہ سے اسکی ماں حکومت و انتظام سلطنت مین شریک رہی اس کے بعد نغفور بن استبراق زمانہ حکومت الرشید مین تخت نشین ہوا نغفور اور الرشید مین باہم اکثر لڑائیان ہوتی رہین تا آنکہ رشید کی سطوت اور رعب نے نغفور کو جزیہ دینے پر مجبور کیا اور اسی امر پر فریقین مین مصالحت ہوئی پہر نغفور نے عہد شکنی کی اور رشید اوس کے زیر کرنے پر آمادہ ہوا سنہ ۱۹۰ ہجری مین اس نے قلعہ ہرقلہ کو اوس سے فتح کر لیا تب نغفور نے دوبارہ خراج دینا قبول کیا اور تا حیات اپنے قول کی پابندی کرتا رہا اس کے بعد استبراق بن نغفور دو برس تک ایام امین مین حکمران ہوا لعد چندے قسطنطین بن قلفط نے اسکو مغلوب کر دیا اور خود زمانہ مامون مین حکومت کرتا رہا اسکے بعد توفیل زمانہ خلافت المعتصم مین گزرا ہے المعتصم نے اس سے عموریہ بزور تیغ فتح کیا اور وہان جسقدر عیسائیون کو پایا اونکو قتل کر ڈالا بعدہ میخائیل بن توفیل زمانہ خلافت الواثق اور المتوکل اور المنتصر اور المستعین مین قیصر رہا پہر رومیون مین ملک کے بارے مین باہمی نزاع ہو کر توفیل بن میخائیل کو تخت پر بیٹہایا بعد چندے بسیل صقلبی اسپر متولی ہو گیا یہہ خاندان سلطنت سے نہ تہا اس کا زمانہ ایام المعتز اور المہتدی اور کسیقدر المعتمد مین گزرا اسکے بعد الیون بن بسیل بقیہ ایام المعتمد اور ابتدا زمانہ حکومت المعتضد مین رہا پہر اس کا بیٹا اسکندروس بادشاہ ہوا اسکی سیرت نامحمود تہی تہوڑے دنون کے بعد معزول کر دیا گیا بجائے اسکے لاوی بن الیون اسکا بہائی قایم ہوا اسکا

ملک بقیہ ایام المعتضد و المکتفی اور شروع زمانہ المقتدر تک باقی رہا
اس کے مرنے کے وقت صرف ایک کمسن لڑکا قسطنطین نامی موجود تھا اسکی
کمسنی کیوجہ سے ارمنوس بطریق ملک کا انتظام کرنے لگا اور اپنی لڑکی سے اسکا
عقد کر دیا اس بطریق کو دمستق بھی کہتے تھے یہہ وہی شخص ہے جو سیف الدولہ
(بنی حمدون) والی شام سے لڑائی لڑا ہے اسکی حکومت بقیہ ایام المقتدر
اور القاہر اور الراضی اور المتقی تک باقی رہی اس کے بعد روم کی حکومت
نہایت ابتر ہوگئی بادشاہی خطاب سے قسطنطینہ مین ارمنوس یاد کیا جانے لگا
یہہ سب ملوک خلفاء اسلام کے باجگزار اور مطیع تھے پھر اسکے بعد مسعودی کہتا ہے
کہ کل ملوک روم زمانہ قسطنطین مین ہلانہ سے اسوقت (یعنی ۳۳۲ھ
تک) اکتالیس نفر ہوئے پانچسو سات (۵۰۷) برس انکی حکومت رہی اس حساب سے زمانہ
ہجرت مین اونکی حکومت کی عمر ایکسو چہتر برس کی تھی واللہ اعلم۔ انتہی
کلام المسعودی (مسعودی کا کلام تمام ہوا)۔

تاریخ ابن اثیر مین یہہ تحریر ہے کہ ارمانوس (ارمنوس بطریق) کے
مرنے کے بعد اس کے دو لڑکے کمسن موجود تھے دمستق قوقاش[1] نے اسی کے
زمانہ مین ملطیہ سنہ ۳۲۲ ہجری (مطابق سنہ ۹۳۴ء) مین باامان لیلیا تھا ثغور اسلام کا

[1] دمستق قوقاش کے ہمراہ پچاس ہزار رومی لشکر تھا ایک مدت تک یہہ ملطیہ کا محاصرہ کئے رہا
طول محاصرہ سے اکثر اہل ملطیہ بھوکون مرگئے انجام کار غرہ جمادی الثانی سنہ ۳۲۲ ہجری مین اسطرح
باامان ملطیہ پر قبضہ حاصل کیا کہ اسنے میدان مین دو جھنڈے نصب کرائے ایک پر صلیبی نشان تھا اور
دوسرا بلا نشان کے تھا باہر کہڑا ہوا یہہ خود کہتا تھا کہ جو شخص نصرانیت قبول کرے وہ صلیبی خیمہ کیطرف جائے
تاکہ اوسکے اہل و عیال اوسکو دیئے جائین اور جو شخص مسلمان رہنا چاہے وہ دوسرے خیمہ مین جائے اوسکی
ذاتی امان حاصل ہے اونکو اونکے اہل و عیال اور مال و اسباب نہ دیا جائیگا اوسکے علاوہ اوسنے اور بھی
افعال و حرکات ناپسندیدہ کئے تھے جنکا ذکر کتب تواریخ مین موجود ہے۔

اندلون سیف الدولہ بن حمدون مالک تہا جب فوقاش نے علاوہ ملطیہ کے مقامات مرعش وعزز یہ اور اوسکے قلعات کو فتح کرلیا اور مکررسہ کرر طرسوس پر حملہ کیا تو سیف الدولہ نے اسکے ملک پر فوجکشی کی خرشنہ سعارضہ کو اوس کے قبضہ سے نکال لیا اکثر شہرون کو اون کے پامال اور متعدد قلعات کو فتح کرکے واپس آیا ارمانوس (ارمنوس) نے ان واقعات سے پریشان ہوکر نغفور[1] دمستق مقرر کیا دمستق کے معنی ہین خلیج شرقی کے مالک کے جس کے حکمران اندلون بنی عثمان (سلاطین عثمانیہ) ہین پس نغفور دمستق ہونے کے بعد بلاد اسلام کیطرف چلا گیا ابھی اثنا مین ارمانوس دو چھوٹے چھوٹے لڑکے چھوڑ کر مرگیا جب یہہ واپس آیا تو امرار روم نے مجتمع ہوکر تاج شاہی اس کے سرپر رکہا اور ارمانوس کے لڑکون کے انتظام و تدبیر کے لیے اسکو تمائے لی سنہ ۳۵۱ ہجری (مطابق سنہ ۹۶۲ء) مین اس نے حلب پر حملہ کیا سیف الدولہ کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی شہر پر نغفور دمستق کا قبضہ ہوگیا لیکن قلعہ پر بدستور مسلمانون ہی کا قبضہ رہا قلعہ کے اثنار محاصرہ مین اسکا ہمشیرہ زادہ مارا گیا جس سے اس نے برہم ہوکر کل اون مسلمان قیدیونکو شہید کرڈالا جو اسکے قید مین تھے بعد اسکے سنہ ۳۵۵ ہجری (مطابق سنہ ۹۶۶ء) مین اس نے قیساریہ کے قریب ایک جدید شہر (بغرض نقصان رسانی بلاد اسلامیہ) آباد کیا اہل طرسوس نے ڈر کر اس سے امان طلب کی اس نے

---

[1] نغفور نصرانی الاصل نہ تہا بلکہ یہہ ایک مسلمان کا لڑکا تہا لیکن نصرانی ہوگیا تہا اہل طرسوس اسکو ابن فقاس کہتے تھے اس نے بعد قتل قیصر روم اوسکی بی بی سے عقد کرلیا تہا جب اس نے اس کے دونون لڑکون کو (جو نسل قیصر سے تھے) مارنا چاہا تو اسکی مان نے بسازش اس کو قتل کرادیا۔

اوسپر بہ امان قبضہ حاصل کرکے سیصہ کو بزور تیغ فتح کرلیا بعد ازاں اس نے اپنے بہائی کو دوبارہ ۳۵۹ھ ہجری مین حلب کیطرف روانہ کیا ابو المعالی بن سیف الدولہ شکست کہا کر بہاگ گیا۔ فرعویہ نے بعد اسکے کہ قلعہ پر اسکا قبضہ ہونے پایا تہا صلح کرلی جب یہہ حلب سے واپس ہوا تو اسکی بی بی (جسکے دو نون لڑکے نغفور دمستق کے کفالت مین تہے) نغفور سے رنجیدہ ہوگئی ابن الشمیشق نے اس کے اشارہ سے ۳۶۰ھ ہجری (مطابق ۹۶۹ء) مین نغفور کو مار کر ارمانوس کے بڑے لڑکے شبیل کو تخت نشین کردیا اور دمستق ہوکر انتظام سلطنت کرنے لگا الرہا۔ میافارقین اور اس کے اطراف وجوانب پر بدفعات حملے کئے ابو تغلب بن حمدان والی موصل نے کسی قدر مال دیکر اسکو ٹال دیا پہر اس نے ۳۶۲ھ ہجری (مطابق ۹۷۲ء) مین بلاد اسلامیہ کیطرف خروج کیا ابو تغلب نے اپنے چچا ابو عبد اللہ بن حمدان کے لڑکے کو اس کے مقابلہ پر بہیجا اس نے اوسکو شکست دیکر گرفتار کرلیا پہر چندے آزاد کردیا شبیل کے ماموں نے (جو اس کے وزارت کا کام کرتا تہا) ابن الشمیشق کو زہر دیکر مار ڈالا بعد اس کے شبیل بن ارمانوس نے سقلاروس کو دمستق مقرر کیا ۳۶۵ھ ہجری (مطابق ۹۷۵ء) مین اس نے بغاوت کی سلطنت کا مدعی ہوا شبیل نے اسکو زیر کیا پہر اسنے بامداد ابو تغلب بن حمدان وردو بن منیر (نامی بطریق) نے خروج کیا شبیل کو پے درپے ہزیمت ہوئی اکثر بلاد پر وردو بن منیر نے قبضہ کرلیا شبیل نے بمجبوری وردیس لاون (یعنی برادرزادہ نغفور) کو قید سے نکال کر وردو بن منیر کے مقابلہ پر بہیجا وردو بن منیر کو اس معرکہ مین شکست ہوئی میدان جنگ سے بہاگ کر میافارقین مین عضد الدولہ کے پاس جاکر

پناہ گزین ہوا شبیل نے عضدالدولہ سے اس کے بارے مین خط و کتابت
کی عضدالدولہ نے وردیس کو بحکمت عملی گرفتار کرکے بغداد بھیجدیا پھر اسکے
لڑکے صمصام الدولہ نے پانچ برس کے بعد اسکو اس شرط سے آزاد کردیا
کہ مسلمان قیدیون کو قید سے رہا کردے اور چند قلعات بلاد روم سے
دست کش ہو جائے اور آیندہ بلاد اسلام پر کسی قسم کی دست درازی نکرے
وردیس آزاد ہونے کے بعد پہلے ملطیہ پر مستولی ہوا پھر قسطنطنیہ کا جاکر محاصرہ کیا
اسی اثناء مین وردیس مارا گیا شبیل اور ورد مین مصالحت ہوگئی بعد چندے
ورد مر گیا تو شبیل اوس کے مقبوضات پر مستولی ہو کر بلغار پر چڑہ گیا اور
اون کے ملک پر قبضہ حاصل کرکے چالیس برس تک اونپر حکمرانی کرتا رہا
سنہ ۳۸۱ ہجری (مطابق سنہ ۹۹۱ء) مین منجوتکین والی دمشق نے خلیفہ مصر کے
جانب سے اوسپر حملہ کیا شبیل ہزیمت پاکر ابوالفضایل بن سیف الدولہ کے
پاس جاکر پناہ گزین ہوا منجوتکین لوٹ کر دمشق آیا پھر وہان سے حمص
اور شیزر پر جا پہونچا اور اوسپر بزور قبضہ حاصل کرلیا پھر اوس نے
طرابلس کا محاصرہ کیا ابن مروان نے دیار بکر دیکر صلح کرلیا پھر دقس
دمستق نے خروج کیا والی مصر نے ابوعبداللہ بن ناصرالدولہ بن حمدان
کو اسکے مقابلہ پر روانہ کیا دقس دمستق کو ہزیمت ہوئی اور اثناء دار و گیر
مین مارا گیا ان واقعات کے بعد شبیل سنہ ۴۱۶ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۱۹ء)
مین مر گیا اس کے بعد قسطنطین اسکا بھائی نو برس تک حکمران رہا اسکے
مرنے کے بعد تین لڑکیان اسکے خاندان کی باقی رہین سب سے بڑی لڑکی
تخت نشین کی گئی اس نے اپنے ماموں زاد بھائی کو اپنے ملک کا منتظم
و منصرم مقرر کیا اور اوس کے ساتھ شادی کرلی اسوجہ سے مملکت روم

یہہ مستولی ہوگیا لیکن خود اس کے ماموں میخائیل کو اس کے مزاج مین چند سوخ پیدا ہوا
بلکہ اس کے طرف مایل ہوگئی اور میخائیل نے بسازش ملکہ (ارمانوس: اپنے
ماموں) کو قتل کرکے اوس کے مقبوضات پر مستولی ہوگیا پہر اس نے سنہ ۴۲۲ ہجری
مین ابن مروان کو شکست دیکر الرہا اور سروج پر قبضہ کرلیا دربار نے
خلافت علویہ کیطرف سے اسکا مقابلہ کرکے پسپا کردیا اس کے بعد رومیون نے
بلاد اسلام کیطرف خروج کرنے سے اقتصار کیا اور میخائیل نے تقریبًا کل
مدعیان سلطنت کو گرفتار کرلیا اور اپنی نیک سیرتی سے اہل ملک کو خوش کرلیا اسکا
بعد چندے اپنی بی بی سے نزع سلطنت کرکے مستقل حکمرانی کرنیکا مدعی ہوا
اسکی بی بی نے انکار کیا تب میخائیل نے اپنی بی بی کو کسی جزیرہ مین جلا وطن
کرکے بہیجدیا اور خود رومی حکومت پر سنہ ۴۳۳ ہجری مین مستولی ہوگیا اس فعل سے
بعض بطارق برہم ہوئے اور اونکو اسکی یہہ حرکت شاق گزری میخائیل نے
درپردہ اوس کے قتل کی کوشش کی اتفاق سے اسکی خبر بطارق کو ہوگئی
بطارق نے گرجا مین کہڑے ہوکر میخائیل سے نزع سلطنت کا حکم دیدیا اور اوسکو
قلعہ مین گہیر کے اوس کے جلاء وطن ملکہ کو بلا لیا میخائیل اپنی حکمت عملی سے
محاصرہ سے نکل آیا اور ملکہ (اپنی بی بی) کو بدستور جلاء وطن کردیا اسکے
بعد کل بطارقہ اور عوام الناس رومیون نے متفق ہوکر ملکہ بنت قسطنطین
(زوجہ میخائیل) کو تخت سے اوتار کر اسکی دوسری بہن تودورہ کو تخت نشین
کرکے میخائیل کے سپرد کردیا پہر ہوا خواہان تودورہ اور میخائیل مین نزاع پیدا
ہوگئی اور یہہ فساد ایک مدت تک قایم رہا رومیون نے گہبرا کر اس امر پر
اتفاق کرلیا کہ جو شخص اس فساد کو فرو کردے وہی روم کا بادشاہ بنایا جاے
چنانچہ مدعیان سلطنت کے نام قرعہ ڈالا گیا قسطنطین کا نام قرعہ مین نکلا

اور یہی اوسکا حکمران بنایا گیا اور تودورہ سے اسکی شادی کردیگئی یہہ واقعہ سنہ ۴۳۴ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۴۲ء) کا ہے- سنہ ۴۴۶ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۵۴ء) مین قسطنطین کے مرنے کے بعد ارمانوس حکمران ہوا اسکا زمانہ ظہور دولت سلجوقیہ اور اوس زمانہ کا مقارن ہے جبکہ طغرل بیک بغداد پر مستولی ہوا تھا ان دونون حکمرانون نے پہر اسیر آذربائیجان کیطرف سے جہاد شروع کردیا اسکا لڑکا الپ ارسلان (الپ ارسلان) نے بلاد کرخ کے اکثر شہرون پر قبضہ کرلیا رومیون کے آباد بلاد کو پامال کیا او. رومیون نے منبج پر چڑہائی کی ابن مرداس اور ابن حسان اور عرب کے لشکر کو ہزیمت ہوئی الپ ارسلان یہہ سنکر سنہ ۴۶۳ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۷۰ء) مین رومیون کیطرف بڑہا ارمانوس دولاکہہ فوج رومی اور عرب اور دوس اور کرخ کی لیکر نواح ارمنیہ سے نکلکر اسکے مقابلہ پر آیا اور ایک خونریز لڑائی لڑا لیکن شکست مسلمانون ہی کے ہاتہہ رہا اثناء لڑائی مین مسلمانون کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا بعد چندے بمصالحت تاوان جنگ اور زر فدیہ دیکر اپنی رہائی کرائی اس کے زمانہ غیر حاضری مین دوبارہ میخائیل مملکت روم پر مستولی ہوگیا تہا جب یہہ قید سے رہا ہوکر قسطنطنیہ مین پہونچا تو میخائیل نے اسکو داخل ہونے دیا اور خود اون شرائط صلح کا پابند ہوگیا جو ارمانوس اور الپ ارسلان سے طے پائے تہے ارمانوس غریب (جسنے بمجبوری سلطنت ترک کی تہی) راہب ہوگیا اور اسی حالتمین مرگیا- انتہی کلام ابن الاثیر (ابن اثیر کا کلام تمام ہوا)-

ان واقعات کے بعد ملک الافرنج (شاہ فرانس) کے ظہور کا زمانہ آیا اور وہ رومیہ وغیرہ کے حکومت پر مستولی ہونے کا مدعی ہوا- روم نے جبوقت نصرانیت اختیار کی تہی تو اونہون نے اور اقوام کو جو انکے ہمسایہ تہین

بجبر واکراہ عیسائی بنایا منجملہ اون کے اہل ارمن ہین (جنکا نسب اس سے
پیشتر ناحوز برادر جناب ابراہیم علیہ السلام تک ہم تحریر کر چکے ہین) انکا ملک
ارمینیہ اور دار السلطنت خلاط ہے۔ اور اہل کرج بہی ہین (جو کہ روم
کی ایک شاخ ہین) یہہ خزر مین مابین ارمینیہ اور قسطنطینیہ کے شمالی دشوار گزار
پہاڑون مین رہتے تہے اور چرکش بہی ہین (جو کہ ترک کے شعوب سے ہین)
یہہ لوگ دریاے نیطش کے شرقی کنارے کے پہاڑیون مین فروکش تہے
اور اہل روس بہی اونہین مین سے ہین جو جزایر دریاے نیطش اور
اوس کے شمالی کنارے مین آباد ہین اور بلغاری (جو دریاے نیطش
کے شمالی ساحل پر ہین) اور برجان ہین (جو جانب شمال آباد ہین جنکا حال
بوجہ بعد معلوم نہین ہوسکا) یہہ سب ترک کی شاخین ہین عیسائیون کو
سب سے زیادہ ترقی فرانسوی قوم سے ہوئی انکا دار السلطنت فرنجہ یا فرنسہ
(یعنی پیرس) مین ہے جو بحر رومی کے شمالی جانب ہے جسکے مغرب مین جزیرہ
اندلس ہے۔ ان دونون مقامات کو چند پہاڑ اور دشوار گزار گہاٹیان
ایک دوسرے سے جدا کرتی ہین جنکو وہ لوگ البوان کے نام سے موسوم
کرتے ہین اسمین جلالقہ آباد ہین جو بذاتہ افرنج (فرانس) کی ایک شاخ
ہین شاہ فرانس کل اون ملوک سے عظیم الشان مانا جاتا ہے جو دریاے
رومی کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہین یہہ اکثر جزائر بحریہ مثلاً صقلیہ
قبرص۔ اقریطش۔ جنوا اور بلاد اندلس مین برشلونہ تک پر مستولی ہین
بعد حکومت قیاصرہ اول انہین کی حکومت کا سکہ چلا تہا انہین کے گروہ
سے بنادقہ ہین یہہ لوگ اوس خلیج پر رہتے ہین جو بحر روم سے سات سو
میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کے جانب نکلا ہے یہہ خلیج خلیج قسطنطنیہ کے

مقابل بلاد جنوا سے آٹھ منزل پر واقع ہے اسکے بعد شہر رومہ ہے جو ان کے
بادشاہ کا دار الحکومت اور بطریق اکبر کا (جسکو یہہ الپاپا کہتے ہین) مقدس
مقام ہے افرنجہ ہی گروہ مین جلالقہ بھی داخل ہین انکا مسکن بلاد اندلس
ہے یہہ سب اور نیز اُمم سودان وحبشہ ونوبہ اور جو امرا و ملوک حکومت
روم کے ماتحت تھے مثلاً برابرہ مغرب مین اور نفزاوہ وہوارہ افریقہ
مین اور مصامدہ مغرب اقصیٰ مین باتباع ملوک روم نصرانی ہو گئے لیکن جب
اللہ جلشانہ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور اسکا دین کل ادیان پر غالب ہوا
تو اوس نے پہلے کل حدود جنوبیہ شام ومصر وافریقہ ومغرب سے ملوک
روم کی حکومت چھین لی جنکی سلطنت کل بحر رومی پر پھیلی ہوئی تھی اور
نیز وہ خلیج طنجہ سے عبور کر کے اندلس کو قوط (گاتھ) اور جلالقہ کے قبضے سے
نکال لیا اسوقت ملوک روم کی حکومت ایک اعلیٰ درجہ تک پہونچکر ضعیف ہو گئی
بعد اس کے افرنجہ (فرانس) نے اندلس اور جزایر مین عرب سے زمانۂ
عبد الرحمن وابنا عبد الرحمن سے اندلس مین اور عبد اللہ وپسران
عبد اللہ شیعی سے افریقہ مین معرکہ آرائیان کین اور اون جزایر بحر رومی
(جنپر وہ حکمرانی کر رہے تھے) مثل صقلیہ و میورقہ ودانیہ وغیرہ کو اون
سے چھین لیا اسی زمانے سے حکومت ملوک روم کی ضعیف ہو گئی اور افرنجن
کے قدم سلطنت پر جمتے گئے تا آنکہ کل اون بلاد اور جزایر بحر کو جنپر مسلمانون
نے ان سے قبضہ حاصل کر لیا تھا پھر لیلیا لیکن تقریباً چودہ منزل طولا بحر رومی
اسلامی پھریرہ اوڑتا رہا اسکے بعد افرنجہ (فرانس) نے ملک شام اور
بیت المقدس کیطرف رخ کیا (جو ان کے دین کا مطلع اور انکے انبیاء کی
مسجد تھی) چنانچہ اونہون نے پانچوین صدی کے آخری مین اوسپر قبضہ

حاصل کرکے سواحل اور قلعات اور بلاد اسلامیہ کیطرف بڑہے بیان کیا جاتا
ہے کہ المستنصر عبیدی نے انکو اس امر پر جرات دلائی تہی اور اوسی نے
ملوک سلجوقیہ کی حکومت و سلطنت کو بڑہتے ہوئے دیکہکر براہ رشک و حسد
انکو بلاد اسلامیہ پر حملہ کرنے کو بلایا تہا اندلون فرانس کا بادشاہ یرو ولی تہا
اور اسکا داماد زجار حکمران صقلیہ اسکا ماتحت و مطیع تہا ان دونون نے
فوجین آراستہ کرکے بقصد بلاد اسلامیہ براہ قسطنطینیہ سنہ ۴۹۱ ہجری مین اپنے
ممالک سے خروج کیا رومی بادشاہ نے پہلے اونکو اپنے ملک سے گزرجانیکی اجازت
نہ دی جب انہون نے انکو ملطیہ بشرط فتح دیئے کہا تو راستہ دیدیا چنانچہ یہہ
دونون بعد طے مراحل و قطع منازل بلاد ابن قلطمش کے قریب پہونچے ابن
قلطمش اندلون مریہ اور ارزن اور اقصہ اور سیواس وغیرہ پر متولی ہورہے
تہے اتفاق زمانہ سے اون دونون کو بلاد اسلامیہ تک پہونچنے کی نوبت نہ
آئی درمیان ہی مین انمین اور رومیون مین نزاع پیدا ہوگئی اور ان
مین سے ہر ایک نے ملوک اسلام سے سازش پیدا کرنا شروع کردیا یہہ فتنہ
و فساد تقریبًا ایک صدی تک قائم رہا ملوک روم کی حکومت مضمحل اور
اون کے قوی ضعیف ہوگئے زجار والی صقلیہ آئے دن قسطنطنیہ پر
حملہ کرنے کو تلا رہتا تہا بحر روم مین جو کشتیان (خواہ وہ تجارتی ہوتین
یا شاہی ہوتین) پاجاتا گرفتار کرلیجاتا تہا اسکا بحری جنگی سپہ سالار جرجی بن
میخائیل نے ۵۴۴ھ ہجری مین قسطنطینیہ کے میناتک پہونچکر شاہی محل پر آتشباری
کی یہہ زمانہ رومیون کے ابتری اور تباہی کا تہا اس کے بعد فرانس نے
آخری چہٹی صدی مین پہر قسطنطنیہ پر استیلاء حاصل کیا اسی زمانہ مین
رومی بادشاہ قسطنطنیہ نے اپنی بہن شاہ فرانس سے بیاہ دی ان

واقعات کے چند دنون کے بعد رومی بادشاہ کے بہائی نے سر اوٹہایا اور
دفعتہً حملہ کرکے اوسکو تخت سے اوتار کر خود حکمران بن بیٹہا رومی بادشاہ کا
لڑکا شاہ فرانس کے پاس مستغیث ہو گیا اگرچہ اسکے پہونچنے سے پہلے اوس نے
جنگی کشتیان دوبارہ بیت المقدس کے واپس لینے کو روانہ کردیا تہا (اس
معرکہ مین دو قس صاحب مراکب بحریہ اور مرکش سپہ سالار فرانس اور
ان سب کا افسر اعلیٰ کید فلید شریک تہا) لیکن بادشاہ فرانس نے ان کو
پہلے قسطنطینہ کیطرف جانیکا حکم دیا اور باہم چچا اور بہتیجے مین مصالحت کرادینے
کی تاکید کی جب یہہ لوگ قسطنطینہ کے قریب پہونچے تو موجودہ رومی بادشاہ
نے ان سے معرکہ آرائی کی یہہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر مین داخل ہوگئے
موجودہ رومی بادشاہ بہاگ گیا شہر کے بعض محلون کو انہون نے جلادیا
اور لڑکے کو تخت حکومت پر بیٹہا دیا اس رد و بدل کا اثر شہر اور اہل شہر پر
بہت برا پڑا اوباشون نے کنائس کے اسباب لوٹ لئے فرانسیسیون کے
چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہوکر اس لڑکے کو تخت سے اوتار دیا او
دوبارہ اس کے چچا کو تلاش کرکے تخت پر بیٹہایا فرانس کو جب یہہ معلوم ہوا
تو اوس نے پہر انکا محاصرہ کیا محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن قلیچ ارسلان
والی قونیہ و بلاد روم شرقی خلیج کو اپنے امداد پر اوبہارا لیکن اسکے پہونچنے سے
پہلے اون فرانسیسیون نے بلطائف الحیل شہر پناہ کا دروازہ کہولدیا
جو اوسوقت شہر مین موجود تہے پہر کیا تہا لشکر فرانس نے شہر مین داخل ہوکر
آٹہہ روز تک قتل و غارت کا بازار گرم کر رکہا رومی کنیسہ عظمیٰ موسومہ بہ
ایا صوفیا مین جان کے خوف سے جا چہپے ایک گروہ قسیسین اور اساقفہ
اور رہبان کا انجیل و صلیب لئے ہوئے الامان الامان چلاتے ہوئے نکلے

لیکن اہل فرانس نے نہ تو اون کے ہمذہب ہونے کا کچہہ خیال کیا اور نہ اونکے
عہد و پیمان پر نظر کیا سبہون کو دم زدن مین قتل کر ڈالا اس کے بعد اہل فرانس
نے قسطنطینہ کے شاہی کے لئے قرعہ ڈالا کید فلید کا نام قرعہ مین نکلا چنانچہ یہی
قسطنطینہ اور اوس کے متعلقات کا بادشاہ ہوا اور ردوقس بنادقہ جزایر
بحریہ مثل اقریطش ورودس وغیرہ کا اور مرکیش سپہ سالار اون بلاد کا
حکمران ہوا جو خلیج کے شرقی جانب واقع ہین ان واقعات کے بعد روم کا ایک
بطریق لشکری نامی شرقی خلیج پر غالب آیا اور فرانسیسیون کو وہان سے
نکال دیا اس کے بعد قسطنطینہ پر میخائیل نامی ایک شخص مستولی ہوا پہر
اوس نے ازسر نو قسطنطینہ کو آباد کیا اور فرانسیسی کشتیون پر سوار ہو کر بہاگ
گئے اس نے اوس بادشاہ کو قتل کر ڈالا جو اس سے پہلے قسطنطینہ پر حکمرانی
کر رہا تہا اس نے منصور قلاون والی حال مصر و شام سے صلح کر لیا سنہ ۶۸۱ھ
(مطابق سنہ ۱۲۸۲ء) مین اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا ماند تخت نشین ہوا
اسکا لقب دوقس اور لشکری کے نام سے مشہور رہا۔ دولت بنی قلیج
ارسلان کے منقرض ہونے کے بعد اونکی سلطنت وممالک کے مالک تتر ہوئے
جیساکہ ہم اون کے اخبار مین بیان کرین گے اور بنو لشکری اسی زمانہ تک
قسطنطینہ پر حکمرانی کرتے رہے اور بلاد روم سے دولت تتر کے منقرض ہونے کے
بعد شرقی خلیج پر ابن عثمان جق امیر الترکمان حکمران ہوا اور اس کی اولاد اسوقت
تک قسطنطینہ اور اوس کے جمیع اطراف وجوانب پر متحکم اور متصرف ہے ہذا
مابلغنا من اخبار الروم من اول دولتہم منذ یونان والقیاصرۃ لہذا العہد واللہ
وارث الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین۔

(۱) مئی سنہ ۹۹ء

اخبار قوم قوط (گاتھہ) ملوک اندلس

تا زمان فتح اسلامی

یہہ گروہ بہی منجملہ اون استون کے ہے جنکی عظیم الشان دولتین دُول طبقہ ثانیہ غرب کے معاصر رہے ہین ہم نے لاطینون کے بعد انکا تذکرہ اسوجہ سے کیا ہے کہ انکو حکومت وسلطنت اونہین مین سے حاصل ہوئی ہتی جیسا کہ اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین - زمانہ قدیم مین یہہ گروہ سیتھین کے نام سے معروف تہا اس نظر سے کہ مابین فارس اور یونان کے مشرق مین اس نے اس سرزمین کو آباد کیا تہا لیکن انکو صین (چین) سے تعلق ہے یہہ ماغوغ بن یافث کے اولاد سے ہین ملوک سریانین سے اور ان سے اکثر محاربے پیش آئے موسن مالی بادشاہ سریان نے زمانہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مین انپر حملہ کیا تہا اور انہون نے اونکی مدافعت کی ہتی پہر زمانہ تخریب بیت المقدس اور ایام بناء رومہ مین یہہ فارس سے بہی لڑے تہے پہر جب انپر اسکندر غالب آیا تو یہہ اوس کے محکوم ہوکر قبایل روم اور یونان مین شامل ہو گئے بعدہ وہ ایام و زمانہ اسکندر جب رومیون کی حکومت مضمحل ہو گئی تو انہون نے غریقیون کے بلاد اور نیز مقدونیہ اور ضبط پر زمانہ غلینوس بن بارایان قیصر مین قبضہ کر لیا ایک مدت تک انمین باہم لڑائی قائم رہی اس کے بعد پہر قیاصرہ نے انکو مغلوب اور زیر کر لیا پہر جب قیاصرہ کا دار الحکومت قسطنطنیہ مین آرہا اور اونکی قوت رومہ مین گہٹ گئی تو پہر قوط (گاتھہ) نے رومہ پر حملہ کر دیا اور نجیراوسپر قبضہ حاصل کر لیا پہر زمانہ طودوشیش بن ارکادش مین متعدد لڑائیون کے بعد رومہ سے نکالے گئے

اس زمانہ مین اونکا سردار النطرک تہا یہہ طودوشیلیش ہی کے زمانہ مین مرگیا
اس نے اپنے کو ملوک رومہ کے نام سے موسوم کرنا چاہا تہا لیکن کامیاب نہوا
پہر رومانیون سے اور اس سے اس امر پر مصالحت ہوئی کہ بلاد اندلس سے
جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا مستقل حکمران یہہ خود رہے یہہ مصالحت اسوجہ
سے رومانیون نے کرلی تہی کہ انکی حکومت اندلس مین ضعیف ہوگئی تہی غریقیین
کے تین گروہ ابیون - شوابیون - قندلس نے بہم ہوکر باہم اوسکو تقسیم کرلیا تہا
قندلس ہی کے نام سے اندلس موسوم ہوا اندلس مین ان سے پہلے اربارنون
حکمرانی کررہے تہے جو طوال بن یافث کے اولاد سے ہین یہہ نسبا الطالیس
کے بہائی ہین بعد طوفان کے یہہ اسی مقام پر آباد ہوئے اور ایک زمانہ تک
رومہ کے حکومت کے مطیع رہے تا آنکہ ان غریقیون نے اسپر قبضہ حاصل کیا
جس زمانہ مین قوط (گاتہہ) نے شہر رومہ پر حملہ کیا اور اُن امتون کو مغلوب
کردیا جو طوال کے اولاد سے ہتین بعضے یہہ کہتے ہین کہ یہہ اغریقی طوال
بن یافث کے اولاد سے ہین - واللہ اعلم

ان لوگون نے اس ملک کو یون تقسیم کیا تہا کہ قندلس نے جلیقیہ کو
اور شبونہ نے مارده - طلیطلہ اور شوابش نے مرسیہ کو لیلیا اشبیلیہ
قرطبہ - جیان - طالقہ پر ابیق نے قبضہ کرلیا انکا سردار غندریقش برادر
لشیقش تہا جس زمانہ مین رومہ پر قوط نے حملہ کیا تہا - اسکی حکومت چالیس
برس تک رہی بعد ازان طشریک بادشاہ ہوا اسکو رومانیون نے قتل کرکے
بجاے اسکے ماسنہ کو قائم کیا تین برس تک یہہ بادشاہ رہا اسکی بہن کا عقد
طودوشیش بادشاہ رومہ سے ہوا طودوشیش نے اس سے اس شرط پر
مصالحت کرلی تہی کہ بلاد اندلس سے جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا حکمران

یہہ خود رہے پہر اس کے مرنے کے بعد لزریق تیرہ برس تک حکمران رہا یہہ وہی شخص ہے جس نے اندلس پر چڑہائی کی اور راوس کے بادشاہ کو قتل کر کے کل اون طوایف الملوک کو اندلس سے نکال باہر کیا جو اس سے پیشتر وہان موجود تہے لزریق کے بعد طوردیق سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا بعد چندے بستکس نامی ایک شخص نے بغاوت اختیار کی اسکی بغاوت کے فرو کرنے کے بعد طوردیق مرگیا بعد اسکے دیک تئیس ۲۳ برس تک حکمرانی کرتا رہا اس کے زمانہ مین شاہ افرنج (فرانس) نے اندلس پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور اس غرض کے پورا کرنے کو ایک کثیر التعداد لشکر مجتمع کیا دیک کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے انکے خروج سے پہلے قوط کو مجتمع کر کے فرانس پر حملہ کر دیا اور بیخوف وخطر اون کے ملک مین گہستا چلا گیا اہل فرانس نے اسکو دور از دیار و امصار پا کر گرفتار کر لیا اسکو اور اس کے عام مصاحبین کو قتل کر ڈالا۔

اس سے پیشتر اخبار دولت بلنسیان بن قسطنطین (قیاصرہ متنصرہ) مین ہم بیان کر چکے ہین کہ اندلس مین داخل ہونے سے پہلے قوط کے دو گروہ تہے ایک گروہ اندلس کیطرف چلا آیا اور دوسرا اطراف رومہ مین مقیم رہا جب اس گروہ کو دیک والی اندلس کی حالت سے آگاہی ہوئی تو اوسنے بمشورہ اپنے امیر طوودیک فرانس پر حملہ کر دیا اور بلاد اندلس مین جسقدر اس قوم کے لوگ آباد تہے اونہون نے اسکی موافقت کر کے فرانس کو زیر کر کے اندلس سے نکال دیا بعد اختتام جنگ والی اندلس دیک کے لڑکے اشتریک کو تخت نشین کر کے اپنے ملک کو واپس آیا اس کے بعد پہر فرانس نے اشتریک پر چڑہائی کی اور مقام طلوسہ مین اوسکو فاش ہزیمت دی

پانچ برس حکومت کرکے اشتریک مرگیا بجاے اس کے لیشلیقش بارہ برس بعدہ
طودریق اکسٹھہ[٦١] برس حکمران رہا طودریق کو خود اس کے کسی مصاحب نے
اشبیلیہ مین مار ڈالا تب بجاے اسکے ایرنیق پانچ برس بعدہ طودس
تیرہ[١٣] برس اور طودشکل دو برس زان بعد ایلہ پانچ برس یکے بعد دیگرے
حکمران رہے اس کے زمانہ مین اہل قرطبیہ باغی ہوگئے تہے اُس سے اور
ان سے لڑائیان ہوئین بعدہ طیشجاد پندرہ[١٥] برس پہرکہ ایک برس لوبلیدہ
اٹھارہ[١٨] برس بادشاہت کرتے رہے اسکے زمانہ مین اطراف وجوانب مین
بغاوت پہوٹ نکلی اس نے اوسکو نہایت خوبی سے فرو کیا پہر عیسائیون
نے اور اس نے مسئلہ توحید (تثلیث) پر جہگڑا ہوا جسکے اثناء مین یہہ مارا گیا
اور بجائے اس کے اسکا لڑکا ززدریق سولہ برس بادشاہ رہا یہہ نصرانیون
کی توحید مثلث کا معتقد اور قائل ہوگیا اس نے قرطبہ مین اپنے نام
سے دو ایک شہر آباد کئے جب اسکا ہی خاتمہ ہوگیا تو قوط (گاہتہ) پیہوکہ
نے دو برس تہدیلیقا عندمارتے دو برس شیشوطہ نے اسی برس یکے بعد
دیگرے حسب ترتیب حکومت کی اُسی کے زمانہ مین قسطنطنیہ اور شام کا
حکمران ہرقل تہا جس کے عہد حکومت مین ہجرت واقع ہوئی تہی شیشوط
کے مرنے پر ززدریق ثانی تین مہینے شتلہ تین برس سنشادس پانچ برس
خنشوند سات برس جنشوند تیئیس[٢٣] برس بترتیب سطور بادشاہت و
حکومت پر قائم رہے اسیکے زمانہ حکومت سے قوط کے قواے حکمرانی ضعیف
اور مضمحل ہوگئی بعد ازان مانبہ آٹہہ برس بعدہ لوری آٹہہ برس ریقہ
سولہ برس غطسہ چودہ برس حکمران رہا ان کے بعد ززدریق ثالث دو
برس بادشاہت کی یہہ وہی شخص ہے جسپر مسلمانون نے حملہ کیا تہا اور

اسکے زمانہ مین اندلس مین قوط مغلوب ہوئے تہے اور اسلامی کہیرہ اندلس کی پہاڑ یونیر اوڑا یا گیا تہا جیسا کہ ہم وقت ذکر فتح اندلس بیان کرینگے۔ انشاء اللہ قوم قوط (گاتہہ) کی یہہ خبرین ہم نے ہیروشیوش کے کلام سے نقل کیا ہے اور وہی ہمارے نزدیک ور مورخین کے اخبار سے اصح اور قابل اعتبار ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

کتاب ثانی

حصہ اول مشعر احوال وانساب وحکومت طبقہ ثالثہ عرب

عرب بادیہ کا یہہ گروہ اون لوگون مین سے ہے جو خیمون مین گزران اوقات کرتے تہے کسی مکان کے پابند نہ تہے یہہ ہمیشہ اُمَم عالم اور اجیال خلیقہ سے بڑہے رہے کبہی انکی ترقی کی یہہ حالت ہوجاتی تہی کہ عزت وغلبہ وقوت انکے ہمرکاب ہوتی انکی فتوحات کی موجین مضبوط مضبوط ممالک کے دیوارین گرادیتی اور ان کو اُنپر عزت وسطوت کے ساتہہ قبضہ دلا دیتی تہین پہر بعد چندے عیش وعشرت پسندی انکو ہلاک کردیتی یہہ اپنے معاصرین سے مغلوب ہوجاتے بعضے قتل کئے جاتے اور بعضے بہاگ کر کہُلے میدانون مین چلے جاتے بدستور سابق زندگی بسر کرتے۔ انہین سے وہ لوگ (جو ریاست وحکومت کے بانی تہے) عشرت پسندی آرام طلبی کیوجہ سے ہلاک ہوجاتے اور اونکی حکومت وامارت بعد مرور دہور دوسرون کے قبضہ مین چلی جاتی۔ یہہ لوگ اپنے معاصرین اور ہمسایہ امرا سے ہر زمانہ مین بغرض طلب معاش ورزق اکثر لڑتے بہڑتے رہتے تہے درحقیقت فطرت انسانی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے جلب منفعت کے لیے (گو امید موہوم پر مبنی

کیون نہ ہوا غیرون سے لڑے اور دفع مضرت کے خیال سے اپنے کو بچائے۔

الغرض جب بوجہ غلبہ زمام حکومت عرب کے قبضہ مین آئی تو طبقہ اولی مین عمالقہ اور طبقہ ثانیہ مین تبابعہ اوس کے مالک اور کثرت کیوجہ سے اوس زمانہ مین وہ یمن وحجاز اور عراق وشام مین پہیلے رہے جب اونکا ملک اون کے ہاتہون سے جاتا رہا اور عراق مین اونمین سے کچہہ لوگ باقی رہے تو وہ زیر حمایت شاہ وقت وہین مقیم رہے۔

اس مقام پر اہل عرب کے آنیکا سبب یہہ بہی بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت اہل وبر نے اطراف عدن (یمن) مین اپنے نبی شعیب بن ذی مہدم کو شہید کیا تو اللہ جل شانہ نے انپر اور نیز بنی اسرائیل پر بوجہ سرکشی اور بغاوت کے بخت نصر کو مسلط کیا اللہ جل وعلا ذکرہ نے ارمیا ابن حزقیاہ وبرخیا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ بخت نصر کو یہہ اون عرب کی گوشمالی کو روانہ کرین جنکے گہر دروازہ نہین ہین (یعنی جو لوگ بیابانون مین بسر اوقات کرتے ہین) یہہ اونکو قتل کرے اونکے گہرون کو اوجاڑ دے لیکن اونکی عورتون کو مباح نہ کرے بخت نصر یہہ سُنکر بولا کہ مین نے بہی ایسا ہی دیکہا ہے اور لشکر سوار اور پیادہ درست مرتب کرکے عرب کیطرف بڑہا عرب بہی اپنے جزیرہ نما کے رہنے والون کو لیکر مقابلہ پر آیا سب سے پہلے عدنان کو شکست ہوئی باقی جسقدر رہے وہ گرفتار کرلئے گئے بخت نصر نے وقت مراجعت بابل کل قیدیان عرب کو انبار مین ٹہیرایا ابن کلبی کہتا ہے کہ بخت نصر نے جب عرب پر حملہ کرنے کی تیاری کی تو اس نے اون اہل عرب کو رسد رسانی کے لئے گرفتار کرلیا جو اس کے ملک مین موجود تہے اور اونکو حیرہ مین لاکر ٹہیرایا پہر جب وہ لشکر لیکر نکلا

اور اون مین سے چند قبائل اوس کے ہمراہ ہو گئے تو اوس نے اونکو شط فرات پر جہان اوسکا لشکر ٹہرا تہا ٹہیرایا ان لوگون نے اوس مقام کو انبار کے نام سے موسوم کیا پہر بعد چندے اُسنے انکو وہان سے منتقل کر کے حیرہ مین لا بسایا پس وہ یہین تا زمانہ بخت نصر مقیم رہے پہر جب وہ مر گیا تو انبار مین چلے آئے۔ طبری کہتا ہے کہ تبع ابو کرب نے زمانہ اردشیر بہمن مین جب عراق پر چڑہائی کی تہی اور براہ جبل طے اور وہان سے انبار ہوتے ہوئے مقام حیرہ تک شب کو پہونچا راستہ نہ ملنے کی وجہ سے متحیر ہو کر وہین ٹہر گیا اسلیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ رکہہ دیا پہر وہان سے روانہ ہوتے ہوئے اپنی قوم ازد۔ لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ مین سے چند لوگونکو وہین چہوڑ دیا یہہ لوگ وہین رہنے لگے اور اُن مین چند لوگ قبیلے کلب۔ آیاد۔ حرث بن کعب وغیرہ کے آکر شامل ہو گئے اور اون کے ساتھ وہین رہنے لگے۔ اسی روایت سے ملتی ہوئی یہہ روایت ہے کہ جس وقت تبع یمن عرب کو لیکر عراق کیطرف بڑہا تو کوفہ کے باہر پہونچکر حیرت زدہ ہو کر شب کو راستہ بہول گیا صبح کے وقت چند ضعفاء لشکر کو وہین چہوڑ کر آگے بڑہ گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ ہو گیا پہر جب وہ واپس ہو کر اس مقام پر پہونچا تو ان لوگون کو آباد دیا یا جنکو وہ چہوڑ گیا تہا تبع نے انکو مصلحتاً وہین رہنے دیا ان مین عرب کے اکثر قبائل ہذیل لخم جعفی طی۔ کلب۔ بنو لحیان (جرہم) کے آدمی موجود تہے۔ ہشام بن محمد تحریر کرتا ہے کہ بخت نصر کے مرنے کے بعد جنکو اس نے حیرہ مین آباد کیا تہا وہ انبار مین چلے آئے انکے ساتھہ وہ لوگ بہی تہے جو بنو اسماعیل ع اور بنو معد کے انہین شامل ہو گئے تہے۔ پہر معد کی اولاد کی کثرت ہوئی اور وہ

لوگ بلاد یمن اور مشارف شام کیطرف بطلب معاش نکلے اور تہامہ (عرب) سے مالک وعمرو پسران فہم بن تیم اللہ بن اسد ابن وبرہ بن قضاعہ اور مالک بن زہیر وابن عمرو بن فہم اپنی قوم کی ایک جماعت کو لیئے ہوئے اور ختفار بن الحیق بن عمرو بن معد بن عدنان معہ اہلبیت بحرین مین چلے آئے بعد چندے غطفان بن عمرو بن لطمان بن عبد مناف بن یعدم بن دعمی بن اباد بن ارقص بن صبیح بن حارث بن افصی بن دعمی اور زہیر بن الحرث ابن الیل بن زہیر بن ایاد بھی آکران مین شامل ہوگئے بحرین مین ان دنون قوم ازد آباد ومقیم تہی جو یمن سے زمانہ خروج عریقیا مین یہان چلی آئی تہی عرب کا اجتماع بحرین مین زمانہ طوائف الملوکی مین ہوا ہے ملوک بحرین متفرق طور پر مختلف اور معدودے چند بلاد کے مالک تہے ہر ایک اون مین سے دوسرے پر حملہ کردیتا تہا اور ہمیشہ ایک دوسرے کی خرابی کی فکر مین رہتے تہے اسی زمانہ مین اہل عرب بحرین مین آئے اور اس خیال سے کہ مبادا عجمی بحرین پر غالب یا اوسکی حکومت مین شریک ہوجائین عرب نے اوس اختلاف کو رفع کردیا جو باہمی وہانکے حکمرانون مین واقع ہورہا تہا اور اون کے امرا ورؤسا کو مجتمع کرکے عراق کے طرف بڑہنے کی تحریک کی سب سے پہلے اون مین سے ختفار بن الحیق اشلاء قنص بن معد معہ چند آدمیون کے سواد اعراق کیطرف بڑہے ارض جزیرہ موصل تک بنو ارم بن شام (جو اس سے پہلے دمشق کے ملوک اور بقیہ عرب اولی تہے) ملوک الطوائف سے محاربہ ومقاتلہ کرتے تہے عرب نے انکو سواد عراق سے نکال باہر کیا بعد اسکے مالک وعمرو پسران فہم اور مالک بن زہیر (بنی قضاعہ سے) غطفان بن عمرو

روصبح بن صبیح۔ زہیر بن الحرث (یمنی آبادے) معہ اون لوگون کے جو بنو غسان اور انکے حلفاء انبار مین موجود تہے عراق کیطرف خروج کیا۔ بنو ارم کے قبضہ مین جو بقیہ بلاد تہے وہ بہی نکل گئے سواد عراق پر انکی حکومت کا برائے نام بہی اثر نرہا ان کے بعد نمارہ بن قیس اور نمارہ ابن لخم بامداد قبائل کندہ۔ حیرہ مین آکر آباد ہوگئے تا آنکہ تبع ابوکرب کا اس طرف سے گذر ہوا اور اُس نے اپنے کمزور لشکریون کو یہان چہوڑدیا پس وہ لوگ وہین آباد ہوگئے اونمین ہر قبیلہ کے آدمی تہے جیساکہ اس سے پیشتر ہمنے بیان کیا ہے اور ایک گروہ تنوخ کا خیمون مین مابین حیرہ اور انبار کے میدانون مین رہنے لگا نہ وہ شہرون مین آتا اور نہ اہل شہر سے مخالطت ومجالست پسند کرتا تہا یہہ لوگ عرب ضاحیہ کے نام سے مشہور رہے تہے سب سے پہلے ان مین سے زمانہ ملوک الطوایف مین مالک بن فہم بعد اس کے عمرو بن فہم بعدہ خذیمۃ الابرش بن فہم حکمران ہوئے جیساکہ آیندہ اسکا ذکر آئیگا۔

الغرض رفتہ رفتہ عرب کا یہہ گروہ شام وعراق مین پہیل گیا اور چند لوگ (یعنی خزاعہ) ان سے علیحدہ ہوکر حجاز مین چلے آئے بنی جرہم سے مکہ مین لڑے اور اونکو مغلوب کیا نصر بن الازد عمان مین اور غسان جبال سراۃ مین جا ٹہرے ان سے اور بنی سعد سے معرکہ آرائیان ہوئین تا آنکہ مابین حجاز وشام انکا بہی مقر ومقام ہوگیا یہہ حال عرب کے اوس گروہ کا ہے جو عراق اور شام مین جا رہا تہا باقی انمین کے چہہ قبیلہ مذحج۔ کندہ۔ اشعری حمیر۔ انمار۔ (ابو خثعم) بجیلہ یمن مین رہے۔ یمن مین حکومت پہلے حمیر مین پہر تبابعہ مین آئی اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خروج مزیقیاء اور ازد کا

ابتدا از زمانہ حکومت تبابعہ یا اوس سے چند دلون پیشتر ہوا ہے۔
باقی رہے بنو معد بن عدنان۔ اونکا یہہ ماجرا ہے کہ جب ارمیا اور برخیا علیہما السلام کو بذریعہ وحی عرب پر بخت نصر کے حملہ کرنیکی اطلاع دی گئی تو یہہ بھی حکم دیا گیا کہ وہ دونون گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائین کیونکہ معد بن عدنان ہی کی اولاد سے (حضرت) محمد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے۔ چنانچہ ارمیا و برخیا علیہما السلام عرب مین تشریف لیگئے اور معد بن عدنان کو اوس گروہ سے نکال لائے معد بن عدنان کی عمر اسوقت بارہ برس کی تہی مقام حران مین انہین دونون نبیون کے سایۂ عاطفت مین انہون نے پرورش پائی۔ بخت نصر نے عرب کو زیر و زبر کیا اور عدنان کا انتقال ہو گیا ایک مدت تک بلاد عرب ویران پڑے رہے پہر جب بخت نصر ہلاک ہو گیا تو معد بن عدنان انبیاء بنی اسرائیل کے ہمراہ حج کرنے کو آئے تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ حرث بن مضاض جرہمی کی اولاد اور قبایل دوس کے کچہہ لوگ باقی رہ گئے ہین معد بن عدنان نے جرہم بن جلہمہ کی لڑکی معانہ سے عقد کر لیا جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا۔ سہیلی کہتا ہے کہ معد بن عدنان نے حجاز کیطرف اوسوقت مراجعت کی ہے جبکہ اللہ جلشانہ نے عرب سے کل مخمصات اور مصائب دور کر دیئے تہے اور بقایاء عرب جو اطراف و جوانب مین منتشر ہو گئے تہے بعد استیصال حضور و اہل الرس (جنکی سطوت سارے عرب پر چہائی ہوئی تہی) و تخریب بخت نصر عرب مین واپس آئے ہین (انتہی کلام السہیلی) اس کے بعد معد کی کثرت اولاد ربیعہ و مضر وایاد مین ہوئی اور یہہ لوگ عراق اور شام مین پہیل گئے سب سے پہلے انمین سے اشلاء قنص نے

قدم نکالا تھا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور ان کے بعد قدم بقدم اور عرب آئے جو احیاء یمنیہ کے ساتھہ (جنکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) یمن مین ٹھہرے تبابعہ کے ساتھہ اکثر جدال و قتال کرتے رہے۔

پھر عراق و شام و حجاز مین زمانہ ملوک الطوایف اور بعد حکومت تبابعہ یمنیہ و عدنانیہ کے حکومتین و سلطنتین ہوئی ہین بعد اس کے کہ احیال سابقہ اور احوال سالفہ منقضی ہو چکے تھے اسوجہ سے یہہ گروہ اس امر کا ضرور مستحق ہے کہ گروہ سابق سے علیحدہ کیا جائے اور طباق سابقہ سے جداگانہ سمجھا جائے اور جبکہ انشاء عروبیت مین انکا کچھہ اثر نہین سمجھا گیا اور نہ اوسکے لغت مین انکا دخل پایا گیا اور یہہ لوگ کل احوال مین اپنے سلف کے تابع رہے ہین تو مناسب یہہ ہے کہ عرب تابعہ للعرب کے نام سے یہہ گروہ موسوم کیا جائے پس طبقہ یمانیہ مین ایک زمانہ تک ریاست و حکومت رہی اور احیاء مضر و ربیعہ حکومت و سلطنت مین انکے تابع رہے چنانچہ حیرہ مین لخم (بنی منذر) اور شام مین غسان (بنی جفنہ) اور یثرب مین اوس و خزرج بنو قیلہ کی حکومت قائم ہوئی علاوہ انکے عرب کے رہنے والے اکثر بادیہ نشین تھے۔ گو اون مین خال خال ریاست کا بھی وجود پایا جاتا ہے لیکن در حقیقت وہ ریاستین انہین مین سے کسی ریاست کی ماتحت و مطیع سمجھی جاتی ہین بعد چندے تمام حکومت و سلطنت مضر کے ہاتھہ مین آئی مکہ اور اطراف حجاز مین قریش کا ایک زمانہ تک ظہور رہا اطراف و جوانب کے حکمران انکی تعظیم کرتے رہے پھر اسلام کے روشن آفتاب نے اس گروہ کو اپنے نورانی شعاعون سے منور کیا بنی مضر حکومت اور نبوت سے سرفراز کئے گئے اسلامی حکومتین تقریباً کل اسی قبیلہ مین ہوئین لیکن یہہ کہ بعض حکومتین جو عجم مین علاوہ

اس قبیلے کے قائم ہوئین وہ اسی کی شاخ اور اسی دولت کی تمہید سمجھی جاتی ہین
جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے سرِ دست مناسب یہہ ہے کہ اس طبقہ کے قبائل
قحطان وعدنان وقضاعہ کا بالانفراد ہم ذکر کرین اور انکی حکومت وسلطنت
کی قبل وبعد اسلام کی مفصل کیفیات ہم معرض تحریر مین لائین۔

عرب کا نسب کل عرب کا نسبی سلسلہ عدنان۔ قحطان۔ قضاعہ پر منتہی ہوتا
ہے عدنان باتفاق علمائے نسب اسماعیل علیہ السلام کے اولاد سے ہے باقی
رہا ان دونون مین شعبون کا شمار۔ وہ ایسا امر ہے جس سے کوئی یقینی امر
نہین معلوم ہوسکتا۔ عدنان کے سوا اسماعیل کی اور اولاد سے کوئی سلسلہ
نسلی نہین چلا اور نہ اون مین سے کوئی شخص روئے زمین پر باقی رہا۔
قحطان کے بارے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ اسماعیلؑ کے
اولاد سے ہے۔ امام بخاری کا ظاہری کلام اسی امر کی شہادت دے رہا ہے
کیونکہ امام موصوف نے باب نسبۃ الیمن الی اسماعیلؑ مین جناب رسول
مقبول صلعم کا یہہ قول ارموایا بنی اسماعیلؑ فان ابا کم کان رامیاً (جو آپ نے
اوس قوم کے لئے فرمایا تھا جو یمن کی تھی) تحریر کیا ہے پھر آگے چلکر تحریر کیا
ہے کہ ابن افضی بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن خزاعہ اسلام لایا یعنی خزاعہ
سبا سے ہے اور اوس وخزرج اونہین مین ہے اس قول کے قایل یہہ
کہتے ہین کہ قحطان۔ ہمیسع کا اور وہ ابین بن قیدار بن نبت بن اسماعیلؑ کا
لڑکا ہے اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ قحطان۔ یقطن کو کہتے ہین جس کا
ذکر توریت مین بزمرہ اولاد عابر آیا ہے اور حضرموت۔ قحطان کے
شعوب سے ہے۔

قضاعہ کی نسبت ابن اسحاقؒ۔ کلبی اور گروہ مورخین کا یہہ خیال ہے

کہیہ حمیر سے ہے کبہی اس بیان کی تائید کے لئے وہ حدیث پیش کیجاتی ہے جسکو ابن لہیعہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی قال یا رسول اللہ فمن نحن قال انتم من قضاعۃ ابن مالک (عقبہ بن عامر نے کہا یا رسول اللہ ہم کس قبیلہ سے ہین فرمایا جناب موصوف نے تملوگ قضاعہ ابن مالک کے نسل ہو) عمرو بن مرہ صحابی کہتے ہین سہ

نحن بنو الشیخ الہجاز الازہری — قضاعۃ بن مالک بن حمیر

زہیر کا یہہ خیال ہے کہ قضاعیہ اور اوس کے بہائی مضریہ حمیر بن سعد بن عدنان سے ہین سہیلی کہتا ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ چونکہ مادر قضاعہ (عبکرہ) کا شوہر مالک بن حمیر اوسوقت فوت ہوا ہے جبکہ اسکے حمل مین قضاعہ تہا اور عبکرہ نے بعد بیوہ گی معد بن عدنان سے عقد کرلیا بعد اس کے قضاعہ پیدا ہوا اسیوجہ سے قضاعہ۔ معد بن عدنان کیطرف منسوب ہوتا ہے یہی قول زہیر کا بہی ہے حکماء متقدمین یونان مثل بطلیموس۔ ہرودیس وغیرہما کی کتابون مین قضاعیون اور اونکی لڑائیون کا تذکرہ ہے لیکن اوس سے یہہ نہین مفہوم ہوسکتا کہ وہ ان قضاعیون کے اسلاف سے ہین یا کہ یہہ اون کے مغایر ہین۔ کبہی اس قول پر کہ قضاعہ نسل عدنان سے ہے یہہ شہادت پیش کیجاتی ہے کہ بلاد قضاعہ بلاد یمن سے متصل نہین ہے بلکہ بلاد شام اور ممالک بنو عدنان سے ملا ہوا ہے اور اصل تو یہہ ہے کہ انساب بعیدہ مین بہ نسبت یقین کے ظن کا احتمال غالب ہے۔ واللہ اعلم۔

بطون حمیر قحطانیہ

چونکہ زمانۂ قدیم مین عرب کی حکومت سبا ابن یشجب بن یعرب بن قحطان مین تہی پہر اوس کی حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا مین شاخین پہیلی تہین بعدہ بنو حمیر نے حکومت و مملکت مین علیحدہ

روش اختیار کرلی انہین مین سے ملوک تبابعہ ہین جنکی دولت وحکومت مشہور عالم ہے لہذا ہم پہلے قحطانیہ مین حمیر کے حالات لکہتے ہین بعدازان قضاعہ کے اخبار تحریر کرینگے اسوجہ سے کہ بلحاظ قول مشہور قضاعہ کو حمیر سے نسبی تعلق ہے پہر اسی کے بعد ہی کہلان برادر حمیر (قضاعی) کا ذکر کرکے بنو عدنان کے حالات لکہینگے۔

اس سے پیشتر اون بنو حمیر کے کل شعوب کا ذکر ہم کر چکے ہین جنکی دولت وحکومت ملوک تبابعہ کے پہلے ہتی اور یہہ بہی لکہہ چکے ہین کہ حمیر بن سبا کے نو لڑکے تہے ہمیسع - مالک - زید - عریب - وایل - مسروح - معدیکرب اوس - مرہ - پس بنو مرہ حضرموت مین جا بسے اور حمیر سے ابین بن زہیر بن الغوث بن ابین بن الہمیسع بن حمیر ہے انہین کیطرف عدن ابین منسوب ہوتا ہے اور انہین مین سے بنو الملوک اور بنو عبد شمس ہین جو وایل بن الغوث بن قطن بن عریب بن زہیر کے لڑکے ہین - عریب اور ابین دونو بہائی ہین اور بنو عبد شمس سے بنو شرعب بن قیس ابن معاویہ بن جشم بن عبد شمس ہین جس شخص کا یہہ خیال ہتا کہ جشم اور عبد شمس دونون بہائی اور وایل کے لڑکے ہین اوسکا قول اس سے پیشتر بیان کردیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہمنے اس مقام پر بیان کیا ہے اور بنو خیران اور شعبان پسران عمرو برادر شرعیب بن قیس ہین اور زید الجمہور بن سہل برادر خیران وشعبان ہے اور چوتہا اونکا حسان القیل بن عمرو ہے جسکا اس سے پیشتر ذکر ہوچکا اور زید الجمہور سے ذورعین ہے جسکا نام یریم بن زید بن سہل ہے اسکے طرف عبدکلیل منسوب ہوتا ہے جسکا ذکر ملوک تبابعہ مین ہوچکا ہے - حارث اور عریب پسران عبدکلال بن عریب بن یشرح

بن مدان بن ذی رعین وہ ہین جنکو جناب رسول اللہ صلعم نے لکہا تہا اور انہین مین سے کعب بن زید الجمہور (الملقب بہ کعب الظلم) اور انبار سبا الاصغر بن کعب ہے اسیکے طرف ملوک تبابعہ کا نسبی سلسلہ منتہی ہوتا ہے اور زید الجمہور سے بنو حضور بن عدی بن مالک بن زید ہے — ان سبہون کا تذکرہ ہم اس سے پیشتر لکہہ چکے ہین۔

اہل یمن کہتے ہین کہ انہین مین سے شعیب بن ذی مہدم نبی تہے جنکو اونکی قوم نے شہید کر ڈالا تہا پس بختنصر نے اونپر چڑہائی کی اور اونکو قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ جناب موصوف حضور بن قحطان سے ہین جسکا نام توریت مین یقطن لکہا ہے۔

انہین مین سے بنو میتم اور بنو خالہ پسران سعد بن عوف بن عدی بن مالک برادر ذو رعین ہین اور یہہ عوف۔ حضور کا بہائی ہے اور اسکے بہائی احاظہ اور میتم بنو حراز بن سعد ہین پس میتم سے کعب احبار ہے (یعنی کعب بن مانع بن ہلسوع بن ذی ہجری بن میتم) اور احاظہ سے مرہط ذو الکلاع ہے (یعنی سمیفع بن ناکور بن عمرو بن یعصر بن یزید) اور وہی ذو الکلاع الا... بن النعمان بن احاظہ ہے اور عمرو بن سعد الجبائر وسحول سے بنو سوادة بن عمرو ابن الغوث بن سعد یحصب اور ذو اصبح ابرہہ بن الصباح ہے جو عہد اسلام مین یمن کا بادشاہ تہا اسکا نسب اور اس کے حالات ہم بیان کر چکے ہین — انہین مین سے مالک[1] بن انس امام دار الہجرہ (مدینہ منورہ)

[1] کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے سنہ ۹۵ ہجری مقام مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے قرأت نافع بن ابی نعیم سے سیکہی اور زہری نافع مولیٰ ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی چوراسی برس کی عمر پائی سنہ ۱۷۹ھ ماہ ربیع الاول مین انتقال کیا۔ اور حالات انکے آیندہ موقع پر لکہے جائینگے۔

و رئیس فقہاء سلف مین نسب انکا یون ہے۔

"مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (نافع) بن عمرو بن الحرث بن عثمان[1]
بن خثیل[2] ابن عمرو بن الحارث (ذو اصبح)"۔

اور ان کے دونون لڑکے یحییٰ و محمد اور چچا اویس و ابو سہل و ربیع - بنی تیم قریش کے حلفاء سے تھے اور زید الجمہور سے مرثد بن علس بن ذی جدن بن الحرث ابن زید ہے جس سے امرؤ القیس نے بنی اسد سے اپنے باپ کے قاتل پر مدد مانگی تھی اور بنو سبا اصغر سے اوزاع (یعنی بنو مرثد بن زید بن شدد بن زرعہ بن سبا اصغر) ہین انہین کے بھائیون مین سے بنو یعفر ہین جنہون نے حکومت یمن پر غلبہ حاصل کیا تھا جیسا کہ تذکرہ ملوک مین عہد حکومت عباسیہ مین ہم بیان کرین گے نسب اسکا یون ہے۔

"یعفر بن عبد الرحمن بن کریب بن عثمان بن الوضاح بن ابراہیم بن مالح
بن عون بن تدرص بن عامر بن ذی مغار البطین بن ذی مراثش
بن مالک بن زید بن غوث ابن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شدد
بن زرعہ"۔

آخری بادشاہ بنو یعفر کا یمن مین ابو حسان اسعد بن ابی یعفر ابراہیم بن محمد بن یعفر تھا سوا اسے ابو ابراہیم نے صنعاء پر قبضہ حاصل کر کے یمن مین قلعہ کحلان بنوایا اس کے بعد وراثتہً اسکے لڑکے حکومت کرتے رہے تا آنکہ ابن صلیحیون نے ہمدان سے بدعوت دولت عبیدیہ شیعی استیلا حاصل کر لیا جیسا کہ ہم اون کے حالات مین بیان کرینگے۔ (۵)

[1] بعضون نے بجاے عثمان کے غیمان بغین معجمہ و یاے تحتانیہ لکھا ہے۔

[2] بجاے اس نام کے بعضے مورخ جثیل بجیم و ثاے مثلثہ و یاے تحتانیہ ساکنہ لکھتے ہین۔

زید الجمہور سے ملوک تبابعہ اور ملوک حمیر صیفی بن سبا اصغر بن کعب بن زید سے ہین ابن حزم کہتا ہے کہ صیفی کے نسل سے تبع اسعد ابوکرب حسان ذومعاہر اور تبع زرعہ بہی ہے جو ذولنواس کے نام سے معروف ہے اس نے خود یہودیت اختیار کرلی تہی اور اہل یمن کو یہودی بنا ڈالا تہا بعضے اسکو یوسف کے نام سے بہی مشہور کرتے ہین اس نے نصرانیان نجران کو قتل کیا تہا انہین تبابعہ سے شمر یرعش بن یاسر ینعم بن عمرو ذی الاذعار اور افریقش بن قیس بن صیفی اور بلقیس بنت ایلی اشرح بن ذی جدن بن ایلی شرح بن الحرث بن قیس بن صیفی ہے ابن حزم کا یہہ بہی خیال ہے کہ تبابعہ کے انساب مین نہایت تخلیط اور اختلاف ہے اون کے اخبار اور حالات سے کم خبرین ایسی ہین جو صحیح اور پایہ تصدیق کو پہونچتی ہین۔

زید الجمہور سے ذویزن بن عامر بن اسلم بن زید ہے بقول ابن حزم عامر ہی ذویزن ہے اور اسکی اولاد سے سیف بن النعمان بن عفیر بن زرعہ بن عفیر بن الحرث بن النعمان بن قیس بن عبید بن سیف بن ذی یزن ہے یہہ سیف بن ذی یزن وہی ہے جو کسرے شاہ فارس کے پاس ملوک حبشہ کے ظلم وجور کی شکایت لیگیا تہا اور فارس کو یمن مین لایا تہا۔

بطون حمیر اور اون کے انساب یہی ہین انکا ملک یمن ہین صنعاء سے ظفار وعدن تک تہا انکے حکومت کے حالات اس سے پیشتر ہم بیان کرچکے ہین واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

قبائل حضرموت چونکہ مورخین حمیر بن سبا کے انساب کے ساتھ حضرموت اور جرہم کے بہی انساب ذکر کردیا کرتے ہین لہذا ہم بہی حمیر بن سبا کے

انساب کے ساتھہ ہی حضرموت اور جرہم اور اون کے شعوب کے انساب تحریر کیا چاہتے ہین کیونکہ حضرموت اور جرہم سبا کے بھائیون مین سے ہین جیساکہ توریت مین مذکور ہے اور ہم اوسکو بیان کرچکے ہین اور سوائے ان دونون کے قحطان کے اولاد سے بعد سبا کے کوئی معروف العقب نہین رہا۔

حضرموت اور اون کے ملوک کا تذکرہ عرب بائدہ کے ذیل مین ہم بیان کرچکے ہین اور وہین اشارۃً ہم نے لکھہ دیا ہے کہ ان کے اجیال تا آخر طبقات اخیر مین شامل ہوگئے ہین اسیوجہ سے ہم اون کو اس طبقہ ثالثہ مین ذکر کیا چاہتے ہین ابن حزم کہتا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرموت یقطن برادر قحطان کا لڑکا ہے واللہ اعلم اس خاندان مین حکومت و ریاست عہد اسلام تک قائم رہی ہے انہین مین سے وایل بن حجر ہین جنکو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تہی نسب انکا اس طرح پر ہے۔

"وایل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وایل ابن النعمان بن ربیعہ بن الحارث"
"بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن شرحبیل بن الحرث بن مالک"
"بن مرہ بن حمیر بن زید بن لابی بن مالک بن قدامہ بن اعجب ابن مالک ابن"
"لابی بن قحطان"

اسکا لڑکا علقمہ بن وایل ہے ابن حزم کے نزدیک حجر بن سعید اور سعید ابن مسروق مین ایک پشت چھوٹ گئی ہے جسکا نام سعد ہے اور وہ سعید کا لڑکا ہے پھر ابن حزم تحریر کرتا ہے کہ بنو خلدون اشبیلی بہی انہین مین سے ہین جبار بن علقمہ بن وایل کے اولاد سے ہین اور انہین مین سے علی المنذر بن محمد اور اسکے لڑکے قرمونہ اور اشبیلیہ مین ہے جن کو ابراہیم بن حجاج نے

نے بہی انکو قتل کیا یہہ دو نون عثمان ابو بکر ابن خالد بن عثمان ابو بکر بن مخلوف معروف بہ خلدون کے لڑکے ہین (جو کہ مشرق مین داخل ہوا تہا) اور صدف بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن حضرموت اکبر بہی بنو حضرموت سے ہے انہین حضرمیون مین سے علاء بن الحضرمی رضہ بہی ہین جنکو جناب رسول اللہ صلعم نے بحرین کا والی مقرر کیا تہا اور ابو بکرؓ و عمرؓ نے یعنی بعد جناب موصوف اسی عہدہ پر قایم رکہا تہا تا آنکہ سنہ ۲۱ھ مین انکا انتقال ہوا اور یہ علاء - عبد اللہ بن عبدة بن حماد بن مالک حلیف بنو امیہ بن عبد شمس کے بیٹے ہین اور انکا بہائی میمون ابن الحضرمی بن الصدف ہے اور یہہ بہی کہا جاتا ہے "عبد اللہ بن حماد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عریب بن مالک بن الخزرج بن الصدف" ابن حزم کہتا ہے کہ انہین علاء بن حضرمی کی بہن صعبة بنت الحضرمی - طلحہ بن عبید اللہ کی مان ہین - انتہی -

بنو جرہم جرہم کے نسبت لوگون کے مختلف خیال ہین ابن سعید کہتا ہے کہ یہہ دو گروہ تہے ایک گروہ تو زمانہ عاد مین تہا اور ایک گروہ جرہم بن قحطان کی اولاد سے ہے یہہ وہ جرہم ہے جو کہ حجاز کا مالک ہوا تہا جبکہ اسکا بہائی یعرب بن قحطان نے یمن پر اپنی حکمرانی کا سکہ چلایا تہا بعد اسکے اسکا لڑکا عبد یالیل بن جرہم پہر اسکا لڑکا جرشم بن عبد یالیل پہر بعد اسکے اسکا لڑکا عبد المدان بن جرشم بعد ازان نفیلہ بن عبد المدان بعدہ عبد المسیح بن نفیلہ پہر اسکا لڑکا مضاض بن عبد المسیح پہر عمرو بن مضاض زان بعد اسکا بہائی حرث بن مضاض بعد ازان عمرو بن الحرث پہر اسکا بہائی بشر بن الحرث پہر مضاض

بن عمرو بن مضاض کے بعد دیگرے حکمرانی کرتے رہے یہہ جرہم کی دوسری امت ہے جسکے طرف سیدنا اسماعیل علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور جنمین آپ نے اپنی شادی کی تہی۔ واللہ اعلم۔

شجرہ انساب بنوحمیر قحطانیہ

سلہ انہین لوگون نے ملوک حبشہ کو باعانت شاہ فارس یمن سے نکالکر دوبارہ تخت حکومت مین یمن پہ جلوہ افروز ہوئے ہین۔

۵۲ اس خاندان سے بہی ملوک تبابعہ ہوئے ہین۔

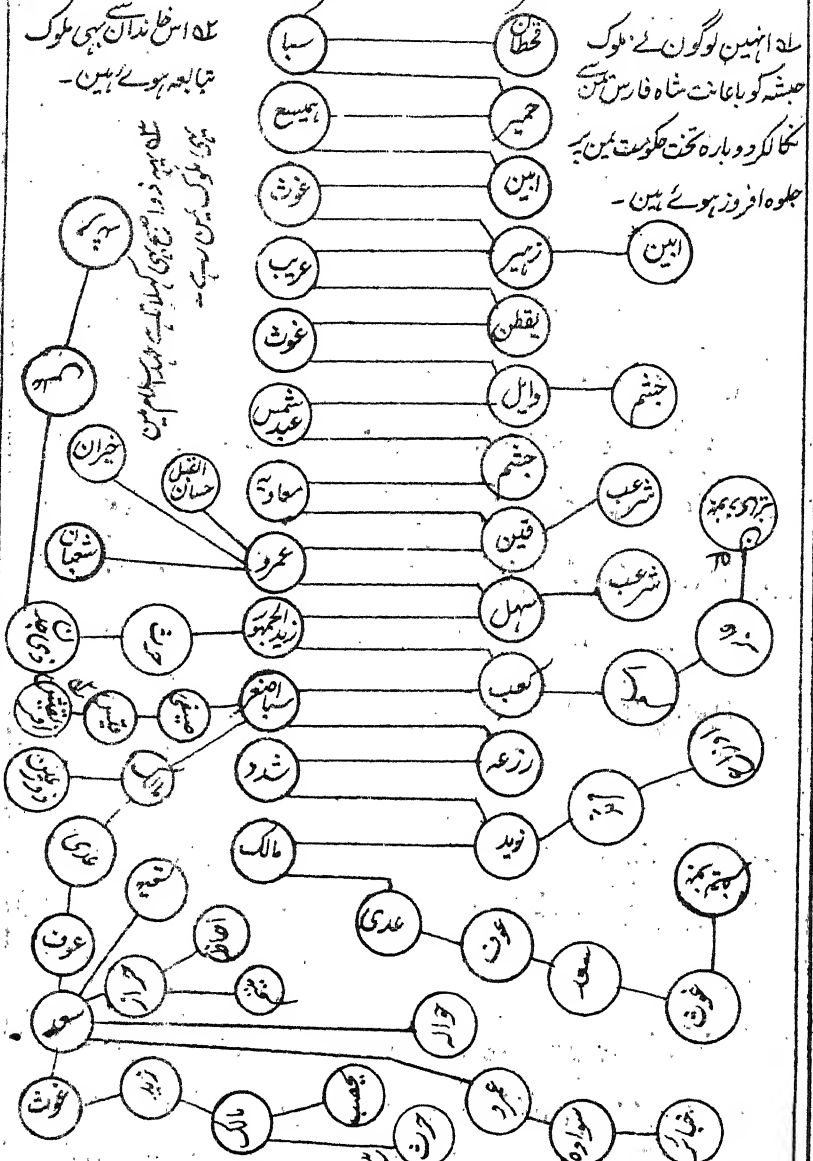

(٢)

قضاعہ ابہی یہہ بیان ہو چکاہے کہ قضاعہ۔ بنو حمیر سے ہے یا کہ بنو عدنان سے اور اوس مقام پر فریقین کے دلایل مختصر طور پر نقل کر دیئے گئے ہین اور بنظر ترجیح اس قول کے کہ قضاعہ حمیر کے خاندان سے ہے بنو حمیر کے بعد ہی قضاعہ کا نسب بہی لکہہ دیا گیاہے بنا براس کے بعضے کہتے ہین کہ قضاعہ مالک بن حمیر کا لڑکا ہے اور کلبی لکہتا ہے کہ قضاعہ۔ مالک بن عمرو بن مُرّہ بن زید بن مالک بن حمیر کے نسل سے ہے بر وایت ابن سعید۔ قضاعہ بلاد شحر پر حکمران تہا بعد اوس کے اوسکا لڑکا الحاف پہر اوسکا لڑکا مالک حاکم ہوا۔ قضاعہ اور وائل بن حمیر سے اکثر لڑائیان ہوئین پہر بلاد شحر پر جہرہ بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ مستقل طور پر حکمران ہوا بعد چندے بنو قضاعہ نے نجران پر بہی قبضہ کر لیا پہر انپر بنو حرث بن کعب ابن الازد مستولی ہوا اور بنو قضاعہ حجاز مین چلے گئے اور قبائل معد مین مل جل گئے اسیوقت سے بنو قضاعہ غلطی سے معد کیطرف منسوب کر دیئے گئے۔

علماء نسب نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ قضاعہ کا سوا ے الحاف (الحافی) کے اور کوئی لڑکا نہ تہا اس سے کل قبائل قضاعہ متشعب ہوئے ہین الحافی (الحاف) کے تین لڑکے عمرو۔ عمران۔ اسلم (بضم اللام) تہے۔

عمرو بن الحافی سے حیدان و بلی و بہرا اور حیدان سے جہرہ ہوا اور بلی کے نسل سے مشاہیر صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہم) کی ایک جماعت ہے منجملہ اونکے کعب بن عجرۃؓ خدیج بن سلامۃؓ سہل بن رافعؓ ابو بردہ بن بنار ہین اور بہرا کی اولاد سے بہی صحابہ کی ایک جماعت ہے از انجملہ مقداد بن عمرؓ ہین یہہ اسود ابن عبد یغوث بن وہب (خال یعنی ماموں جناب رسول اللہ صلعم) کیطرف منسوب کئے جاتے ہین کیونکہ انہون نے اونکو اپنا متبنی کیا تہا بیان کیا جاتا ہے کہ خالد بن برمک (خاندان برامکہ کا مورث اعلی) بنی بہرا کا مولی (غلام آزاد) تہا

اسلم بن الحافی سے سعد ھذیم - جہینہ - نہد (بنو زید بن لیث ابن سود بن اسلم) ہوئے جہینہ اسوقت تک حجاز کے میدان مین مابین ینبع و مدینہ منورہ موجود ہین اور ان کے شمال مین عقبہ ایلہ تک بلی کے مساکن و مواطن ہین اور یہہ دونون بحر قلزم کے شرقی سمت مین واقع ہین ایک گروہ انہین کا بحر قلزم کے غربی جانب نکلکر مابین صعید مصر و بلاد حبشہ پھیل گیا وہین اونکی کثرت ہوئی اور انہون نے بلاد نوبہ پر استیلاء حاصل کیا اور انکی جماعت کو منتشر کرکے انکے قبضہ سے حکومت و سلطنت چھین لیا ملوک حبشہ سے بہی لڑے اور اسوقت تک اون کے خون سے اپنے تلوار کی پیاس بجھاتے ہین سعد ہذیم سے بنو عذرہ ہین جو عرب مین محبت اور پیار مین مشہور ہین انہین مین سے جمیل بن عبد اللہ بن معمر اور اونکی صاحبہ بثینہ بنت حباب ابن حزم کہتا ہے کہ بثینہ کے باپ کو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تہی اور عروہ بن خزام اور انکی صاحبہ عفرا اور زراج بن ربیعہ (قصی بن کلاب کا برادر مادری) بہی انہین مین سے ہے یہہ زراج بن ربیعہ وہی شخص ہے جسکی اعانت سے قصی بن کلاب اور اوسکی قوم نے بنو سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم کو مغلوب کیا تہا اور اسیوقت سے قریش کی ریاست کی بنا پڑی تہی -

عمران بن الحافی سے بنو سلیح (یعنی عمرو بن حلوان بن عمران) اور بنو ضجعم بن سعد بن سلیح (جو شام مین روم کیطرف سے غسان کے پہلے حکمران تہے) اور قبیلہ بزرگ بنو جرم بن زبان بن حلوان بن عمران ہین اس خاندان کے اکثر صحابی ہین انکا مسکن و موطن مابین غزہ و جبال شرات (شام) ہے اور تغلب بن حلوان سے بنو اسد - بنو النمر - بنو کلب کے بڑے بڑے قبایل ہین

جو سب کے سب بنو وبرہ بن تغلب کیطرف منسوب ہوتے ہین بنو نمر سے بنو خشین بن النمر اور بنو اسد بن وبرہ سے متفرخ ہین اور وہ فہم بن تیم اللات بن اسد ہے جنمین سے مالک بن زہیر بن عمرو بن عمرو بن فہم ہے یہہ سب بنی حزم کے حلفا رہتے اور بنو تیم اللات وغیرہ سے بہی تین قبیلہ ہین جو قبایل عرب کندہ - نخع - جذام - عبد القیس کے احلاف کہلاتے ہین - بنو اسد بن وبرہ سے بنو القین ہین اسکا نام نعمان بن جسر بن شیع اللات بن اسد تہا اور بنو کلب بن وبرہ بن تغلب بن حلوان سے بنو کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب کا بڑا قبیلہ ہے جس مین تین بطون ہین - بنو عدی - بنو زہیر - بنو علیم - اور بنو جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ انہین مین کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے از انجملہ عبیدہ بن ہبیل شاعر قدیم ہے جسکو بعض لوگ ابن حرام کہتے ہین اور بنو عدی سے بنو حصین بن ضمضم بن عدی ہے جنمین سے نائلہ بنت الفرافصہ بن الاحوص بن عمرو بن ثعلبتہ بن الحرث بن حصن زوجہ عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ) ہتین اور انہین مین سے ابو الخطار الحسام بن ضرار بن سلامان بن جشم بن ربیعہ بن حصن (امیر اندلس) اور منسبہ بن سحیم بن سخابش بن فرغور بن سخاشل بن ہزیم بن عدی بن زہیر اور اسکا ابن الابن حسان بن مالک بن بحدل ہے زمانہ اسلام مین ریاست وحکومت بنو کلب مین بنی بحدل کے لئے مخصوص تہی انہین کے اعقاب سے بنو منقذ ملوک شیرز ہین اور بنو زہیر بن خباب سے حنظلہ بن صفوان بن تویل بن بشر بن حنظلہ بن علقمہ بن شرحبیل بن ہریر بن ابی جابر بن زہیر ہے جو ہشام کیطرف سے افریقہ کا والی ہوا تہا اور علیم بن خباب سے بنو معقل ہین اور قبیلہ

بنو کلب بن عوف بن بکر بن عوف بن کعب بن عوف بن عامر بن عوف سے دحیہ[۱]

(رضی اللہ عنہ) بن خلیفہ بن فروۃ بن فضالۃ بن زید بن امرء القیس بن الخزرج بن
عامر بن بکر بن عامر بن عوف (جو رسول اللہ صلعم کے صحابی تھے انکی صورت پر کبھی
کبھی جبرئیل علیہ السلام جناب موصوف کے پاس آئے ہین) اور منصور بن جمہور بن
حضر بن عمرو بن خالد بن حارثہ بن العبید بن عامر بن عوف (رضی اللہ عنہ) (کہ جو
یزید بن الولید نے کوفہ کا والی مقرر کیا تھا) اور اسامۃ ابن زید (رضی اللہ عنہ)
بن حارثہ بن شراحیل بن عبد العزی بن عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف
ہین (جو رسول اللہ صلعم کے محبوب ترین صحابہ تھے اسامہ کے باپ زید ایام
جاہلیت مین گرفتار ہو کر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے قبضہ مین آئے تھے
اور انکو حضرت خدیجہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تھا اسکے
بعد اون کے باپ حارثہ آئے آپ نے زید کو باپ کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی
لیکن زید اپنے باپ کے ساتھ نہ گئے اور رسول اللہ صلعم کے ہمراہ رہے جناب رسول اللہ
صلعم نے انکو آزاد کر دیا اور ان کے لڑکے اسامہ نے آپ ہی کے سایہ عاطفت مین
پرورش پائی) اور بنو کلب بنو کنانہ بن بکر بن عوف سے مشہور نسابہ ابن کلبی (ابو المنذر
ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو بن الحرث بن عبد العزی بن امرء القیس)
ہے اور امرء القیس عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف بن کنانہ
بن عذرہ ہے اور بقیہ نسب اسکا اس سے پیشتر گزر چکا۔

ان قضاعیون کی حکومت مابین شام و حجاز۔ عراق تک ایلہ مین اور
جبال کرک سے مشارف شام تک پہیلی ہوئی تہی۔ روم نے انکو بادیہ عرب پر
حکمران کیا تہا سب سے پہلے انہین حکومت کا تاج تنوخ کے سر پر رکہا گیا بروایتے

---

[۱] انہین کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ ہجری مین خط لیکر قیصر روم کے پاس بہیجا تہا۔

(۷)

مسعودی سوا انمین تین بیٹے بادشاہ ہوئے نعمان بن عمرو پہر اسکا لڑکا عمرو
بن النعمان پہر اسکا لڑکا حوارثی بن عمرو۔ بعد اسکے یہہ بنو سلیح سے مغلوب ہو گئے
انمین حکومت ضجعم بن سعد مین تہی - یہہ اوس زمانہ مین تہا جبکہ طیطش قیصر نے
شام پر غلبہ حاصل کیا تہا اوس نے انکو اپنی طرف سے بادیہ عرب کا بادشاہ
بنایا تہا یہہ اوس کے پہر حکم کی اطاعت کرتے رہے تا آنکہ انمین زیادہ بن ہبولہ
بن عمرو بن عوف بن ضجعم حکمران ہوا اور غسان نے یمن سے خروج کیا وہ اس سے
مغلوب ہو گئے اور عرب کی زمامِ حکومتِ شام بنی جفنہ کے قبضہ مین آگئی اور
بنو ضجعم کی حکومت و سلطنت جاتی رہی - ابن سعید کہتا ہے کہ زیادہ بن
ہبولہ بعد غلبہ غسان بقیۃ السیف کو لیکر حجاز کیطرف چلا گیا جسکو حجر آکل المرار
کندی نے مار ڈالا جو تبابعہ کیجانب سے حجاز کا حکمران تہا اون لوگونمین سے
جو زیادہ کے ہمراہ تہے نہایت کم آدمی جانبر ہوئے ابن سعید کا یہہ بہی خیال ہے
کہ بعض مورخ تنوخ کا اطلاق بنو ضجعم اور دوس پر کرتے ہین جنہون نے بحرین مین
قیام اختیار کیا تہا پہر آگے چلکر وہ تحریر کرتا ہے کہ بنو عبید بن الابرص بن عمرو
بن اشجع بن سلیح کے قبضہ مین ایک ملک اور تہا جسکے آثار اسوقت تک بریہ سنجار
مین باقی ہین جسکا آخری حکمران ضیزن بن معاویہ بن عبید تہا جسکو جرامقہ
ساطرون کے نام سے یاد کرتے ہین اور اسکا قصہ جو بادشاہ سابور ذوالجہور
کے ساتہہ پیش آیا تہا معروف ہے -

قضاعیون مین سے بنو کلب بن وبرہ نے حکمرانی کی ہے انکے قبضہ
مین دومۃ الجندل اور تبوک وغیرہ تہا اس خاندان نے مذہب عیسائی اختیار
کر لیا تہا عہد اسلام مین اسکا حکمران اکیدر بن عبد الملک بن سکون تہا بیان
کیا جاتا ہے کہ یہہ کندی تہا اور اون حکمرانون کے ذریت سے تہا جسکو ملوک تبابعہ

نے کلب کا حاکم مقرر کیا تھا اس کو خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گرفتار کرکے رسول اللہ صلعم کے خدمتین لائے تھے بنو کلب کے یادگار نسلین اسوقت تک خلیج قسطنطنیہ پر کثرت سے آباد ہین بعض ان مین سے مسلمان ہین اور روحانی زندگی سے بسر کر رہے ہین اور بعض عیسائی مذہب رکھتے ہین۔

شجرہ انساب بنو قضاعہ

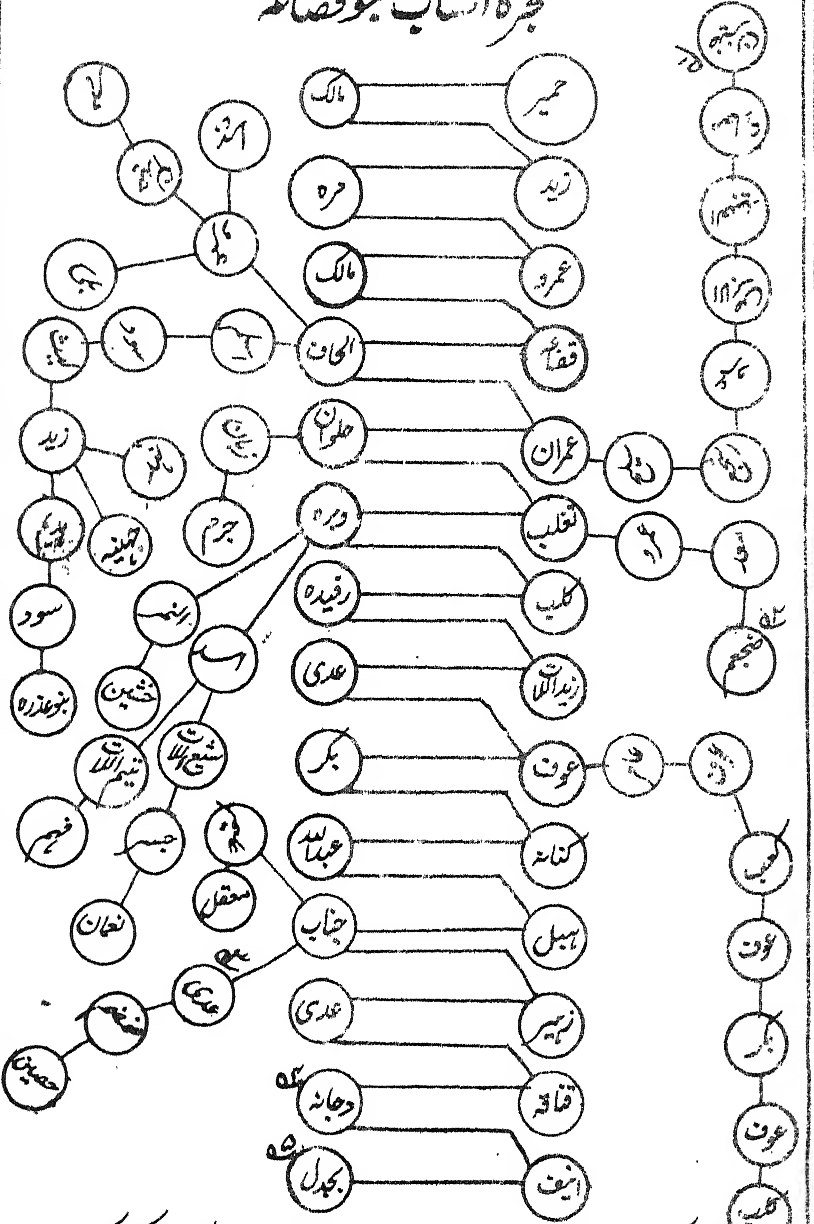

٥١ ملوک حضر از بنی عبید۔

٥٢ قبیل عامر کے بنو ضجعم ملوک شام تھے۔

٥٣ بنی عدی سے نائلہ بنت الفرافصہ ہین۔

٥٤ بنو دجانہ دومۃ الجندل کے ملوک تھے۔

٥٥ اسیکے اعقاب بنو منقذ ہین جو ملوک شیزر تھے

بنو کہلان بنو کہلان[۱] بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ۔بنو حمیر بن سبا کے نسبی بہائی ہین ابتدا یہ بنو حمیر کے ساتہہ ملک و حکومت مین شریک تہے بعد چندے زمام حکومت صرف بنو حمیر کے قبضہ مین آگئی اور بنو کہلان یمن مین ان کے ماتحت رہے پہر جب بنو حمیر کی حکومت منقرض ہوگئی تو عرب بادیہ پر بنو کہلان حکمران ہوئے بطون کہلان سے بنو کندہ ہین جنکی حکومت یمن و حجاز مین بہی بعد چندے بنو کہلان ہی کے شعوب سے مزیقیا کے ہمراہ یمن سے بنو ازد نکلکر سرزمین شام مین پہیل گئے شام کی حکومت بنو جفنہ ہین اور یثرب کی اوس و خزرج مین اور عراق کی بنو فہم مین رہی پہر لخم و طی انہین کے شعوب سے ظاہر ہوئے اور انکی حکومت و سلطنت حیرہ مین آل منذر کے صورت مین پیدا ہوئی جیساکہ ہم آیندہ ذکر کرینگے۔

کہلان کا کل نسلی سلسلہ زید بن کہلان سے چلاہے اور اسکی شاخین مالک بن زید اور عریب بن زید اور ربیعہ بن زید سے پہیلی ہین۔ مالک بن زید سے بطون ہمدان کا تعلق ہے انکا مسکن و موطن ہمیشہ شرقی یمن مین رہا یہہ خاندان بنو اوسلہ کے نام سے مشہور ہے اور یہہ ہمدان لڑکا ہے مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن الخیار بن مالک بن زید بن نوف بن ہمدان کا۔ اور شعوب حاشد سے بنو یام بن اصفی بن مالغ بن مالک بن جشم بن حاشد ہین

---

[۱] مورخین لکہتے ہین کہ سبا بن یشجب نے اپنی حکومت اپنے دونون لڑکون حمیر و کہلان مین اس طرح تقسیم کیا تہا کہ حمیر کو سیاست ملک و انتظام سلطنت سپرد کیا اور کہلان کو اطراف و جوانب کا افسر زیر نگرانی حمیر مقرر کیا چنانچہ حمیر اور کہلان نسلاً بعد نسلٍ اس طریقہ پر بسر کرتے رہے تا آنکہ بنو حمیر کا زمانہ شباب و ترقی منقضی ہوگیا اور بنو کہلان بجائے انکے تخت حکومت پر بیٹہے گئے۔

اور انہیں مین سے طلحہ بن مصرف شمار کئے جاتے ہین لیکن جب اللہ جلشانہ نے
نور اسلام سے عرب کی پہاڑیون اور ریگستانون کے ذرّات کو روشن کیا تو
اکثر بنو ہمدان اطراف وجوانب مین منتشر ہوکر نکل گئے اور جو باقی رہ گئے وہ یمن مین
باقی رہ گئے یہہ لوگ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے شیعیت
(متابعت یا گروہ) مین شامل رہے جسوقت کہ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مین
مشاجرت واقع ہو رہی تھی یہہ اسی تشیع کی حالت مین تا زمانہ اسلام رہے انہین
مین سے علی بن محمد[۱] الصلیحی بنو یام کے اولاد سے تھا (جو کہ دعوت دولت
عبیدیہ کا یمن مین قائم کرنے والا تھا) بنو یام کا نسبی تعلق حاشد سے ہے یہہ اوسی
زمانہ مین حصن حرار پر مستولی ہو گیا تھا جسکی حکومت اسکے بعد نسلاً بعد نسل اسی کے
خاندان مین رہی انکے پہلے اور بعد زیدیہ کے زمانہ مین بنو الرسی کی حکومت
صعدہ مین تھی بیہقی کہتا ہے کہ بعد منتشر ہونے کے ان کے کسی قبیلہ کا نشان
باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ کچھہ لوگ یمن مین باقی رہے حالانکہ یہہ عرب کے اعظم
قبایل سے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ بنو ہمدان سے بنو الزریع زیدیہ ہین جو
عدن وغیرہ مین ملک و حکومت کے مالک تھے ہمدان کا نسبی بھائی الہان بن
مالک بن زید بن اوسلہ ہے اور مالک بن زید سے بنو ازد[۲] (یعنی ازد بن الغوث
بن نبت بن مالک بن زید) اور خثعم وبجیلہ پسران انمار بن اراش (برادر ازد بن الغوث)

---

[۲] بعض مورخ اسکو بنو الاسد (بجائے زا کے سین مہملہ) لکھتے ہین لیکن جوہری نے لکھا ہے کہ ازد
اسد سے زیادہ فصیح ہے یہہ بہت بڑا قبیلہ تھا اسکو جوہری نے تین قسمون پر تقسیم کیا ہے (۱) ازد
شنوءہ جو نصر ابن الازد کے نسل سے ہین (۲) ازد السراۃ یہہ وہ ہین جو بنو الازد کے مقام سراۃ
میں جا کر مقیم ہو گئے تھے اور اسی سبب سے یہہ ازد سراۃ کیطرف مضاف
کئے گئے (۳) ازد عمان یہہ وہ ہین جو بنو الازد یمن سے عمان مین جا کر آباد ہوئے تھے اور یہہ اسی
سبب سے ازد عمان کے نام سے معروف ہوئے۔

ہین بعضے کہتے ہین کہ انمار - نزار بن معد کا لڑکا ہے لیکن یہہ صحیح نہین ہے پہر کیف بنو الازد کا بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین ازانجملہ بنو دوس - نصر بن الازد کے نسل سے یعنی دوس بن عدثان (بالثاء المثلثہ) ابن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن الحرث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد اور جذیمہ بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس ہین جنکا ملک اطراف عمان مین تہا پہر بعد انقضاء حکومت دوس وجذیمہ - عمان مین انکے نسبی بہائی بنو نصر بن زہران بن کعب حکمران ہوے چنانچہ ان مین سے قبیل اسلام مستکبر بن مسعود بن الجرار بن عبد الصمد بن معولہ بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب ابن عثمان بن نصر بن زہران تہا اور جس نے اون مین سے اسلام کا زمانہ پایا ہے وہ جیفر بن الجلندی بن کرکر بن مستکبر اور اسکا بہائی عبد اللہ والی عمان تہا جناب رسول صلعم نے ان دونون صاحبون کیطرف نامہ نامی ارسال فرمایا تہا اور ان کے اطراف و جوانب کا عمرو بن العاصی کو متولی مقرر کیا تہا - بنو الازد ہی مین سے بنو مازن بن الازد کے نسل سے بنو عمرو مزیقیا ابن عامر (ملقب بہ ماء السماء) ابن حارثہ الغطریف ابن امرء القیس البہلول) ابن ثعلبہ بن مازن بن الازد ہین یہہ عمرو اور اس کے اباء واجداد حمیر کے ساتہہ بادیہ کہلان پر یمن مین حکمرانی کرتے تہے بعد انکی حکومت کو قیام ہوگیا سرزمین سبا (بلاد یمن مین) انکے بلاد سے تہی اور یہی اون سیول کی مدافع تہی جو دو پہاڑون سے گرتے تہے ان دونون پہاڑون کے مابین سیل و مطر روکنے کے غرض سے دیوارین (یا بند) قایم کردی تہین جنمین جابجا کہڑکیان بنی ہوئی تہین جس کے حسب حاجت پانی لیلیا جاتا تہا یہہ بند یا دیوارین زمانہ حمیر تک قائم رہین جب انکی حکومت جاتی رہی اور انکی سلطنت کا کارخانہ درہم برہم ہوگیا تو

ارض سبا پر بنو کہلان کا دورہ دورہ ہوا لوردو بدل مین بے مرمتی کیوجہ سے وہ بند اور دیوارین خراب ہوگئین اور اوس کے نگہبان ادہر اودہر پریشان ہوکر چلے گئے عمرو مزیقیا (انکے بادشاہ) نے بند کے خراب ہوجانیکے وجہ سے شہر کے ویران ہونے سے اہل شہر کو آگاہ کیا۔ ابن ہشام بروایت ابوزید انصاری تحریر کرتا ہے کہ عمرو مزیقیا نے خواب مین دیکہا تہا کہ گہوس بند کو کہود رہی ہے" جس سے اوسنے یہہ تعبیر کیا کہ نہ تو اب اس شہر کو قیام ہوگا اور نہ بند باقی رہے گا اور اپنی قوم کو جمع کر کے شہر چہوڑ دینے پر آمادہ کیا اسکی قوم نے کہا کہ جسوقت یہہ حالت پیش آئے تو اپنے چہوٹے لڑکے کو اس سیل کے نذر کردینا عمرو مزیقیا نے کہا کہ مین ایسے شہر مین نہین قیام کیا چاہتا جہان پر میرا چہوٹا لڑکا لقمہ نہنگ اجل کیا جائے عمرو مزیقیا نے یہہ یہہ کہکر اپنے مال واسباب کو فروخت کر ڈالا اور اپنے لڑکون اور پوتون کو ہمراہ لیکر نکل کہڑا ہوا ازدبہی عمرو مزیقیا کو نکلتے ہوئے دیکہہ کر سفر پر آمادہ ہوگیا چنانچہ یہہ دونون معہ بقایا بنی مازن کے اپنے ملک یمن سے جدا ہوکر حجاز مین چلے آئے۔ سہیلی کہتا ہے کہ انکی علیحدگی یمن سے حسان بن تبان اسعد (ملوک تبابعہ) کے زمانہ مین ہوئی ہے الغرض جب یہہ یمن سے جدا ہوکر چلے تو پہلے یہ بلاد عک مابین زبید و زمع مین جا اُترے بادشاہ سے اور ازد سے لڑائی ہوئی اس کے بعد وہ اطراف بلاد مین پہیل گئے چنانچہ بنو نصر ابن الازد۔ شرات و عمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب (مدینہ منورہ) مین اور بنو حارثہ بن عمرو۔ مرالظہران (مکہ) مین جا پہونچے بیان کیا جاتا ہے کہ یہی خزاعہ تہا یہہ لوگ اثناء سفر مین مابین زبید و زمع ایک چشمہ پر (جسکو غسان کہتے ہین) ہوکر گزرے پس جسنے بنو مزیقیا

مین سے اوس چشمہ سے پانی لیا وہ اوسی نام سے موسوم ہوا اس پانی کے پینے والے بنو مالک - بنو الحرث - بنو جفنہ - بنو کعب ہین اور یہی غسان کے نام سے موسوم ہوتے ہین اور چونکہ بنو ثعلبہ عنقاء نے نہین پیا تھا اسوجہ سے وہ اس نام سے معروف نہ ہوے - جفنہ کی اولاد سے ملوک شام ہین جنکا ذکر و بیان آیندہ آئیگا اور ثعلبہ عنقاء کے نسل سے اوس و خزرج - یثرب (مدینہ) کے ملوک زمانہ جاہلیت مین گزرے ہین جیسا کہ ہم بیان کرینگے اور عمرو مزیقیا سے بنو افصی ابن حارثہ بن عمرو ہین -

بجیلہ کا ملک سروات بحرین و حجاز مین تبالہ تک تھا یہہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامی مین پریشان ہوکر نکل گئے معدودے چند اپنے ملک مین باقی رہ گئے جنمین سے زمانہ حج مین ہر سال مکہ مین آتے ہین جنکے چہرون سے تنگی عیش کے آثار نمایان رہتے ہین بطون بجیلہ سے قسر یعنی مالک بن عبقر بن انمار اور بنو احمس بن الغوث بن انمار ہین -

بنو عریب ابن زید بن کہلان سے طی - اشعریون - مذحج - بنو مرہ ہین

اشعریون - اشعر یعنی نبت بن ادد کے لڑکے ہین انکا شہر - زبید کے شمالی جانب تھا ابتداء اسلام مین انکو ایک گونہ سطوت و غلبہ حاصل تھا لیکن جب اسلامی فتوحات کی موجین بڑہین تو یہہ لوگ پریشان ہوکر اپنے وطن سے نکل گئے معدودے چند جو یمن مین باقی رہ گئے وہ زمانہ مامون مین آئے دن کی لڑائیون سے ضعیف ہوکر حکمرانی کے سلسلہ سے نکلکر رعایا مین شمار کرلئے گئے اور بنو طی بن ادد یمن مین رہتے تھے ازد کے نکلنے کے بعد ہی یہہ بہی یمن سے نکل کہڑے ہوے اور بنی اسد کے جوار مین مقام سمیرا و فید مین سکونت اختیار کرلی یہہ ایک زمانہ تک یہین مقیم رہے لیکن شروع زمانہ فتوحات اسلامیہ مین یہہ بہی منتشر ہوگئے

ابن سعید کہتا ہے کہ اسمین کے اسوقت تک اپنے ملک مین ایک گروہ کثیر موجود
ہین جنسے حجاز وشام وعراق کی پہاڑیان بہری ہوئی ہین یعنی اسوقت تک
قبایل طے عراق وشام ومصر مین حکومت کررہے ہین منجملہ انکے سنبس اور
ثعالب دو قبیلہ بڑے مشہور ومعروف ہین پس سنبس لڑکا ہے معاویہ کا اور
وہ شبیل بن عمرو بن الغوث بن طی کا اور اون کے ساتھ بحتر بن ثعل بھی ہے
اور انہین مین سے زبید بن حصن بن عمرو بن عس بن سلامان بن ثعل (بربیہ
سنجار مین) اور ثعالب بنو ثعلبۃ بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد
بن فطرہ بن طے اور ثعلبہ بن جدعا بن ذہل بن رومان ہین اور بنو لام
بن ثعلبۃ اسی گروہ سے ہین انکے مساکن مدینہ کے پہاڑون مین ہین اکثر
اوقات یہہ یثرب مین چلے آتے ہین اور جو ثعالب صعید مصر مین ہین وہ
نسل سے ثعلب بن عمرو بن الغوث بن طے کے ہین۔ زمانہ جاہلیت مین
بنو ہنی بن عمرو بن الغوث ابن طی۔ طی پر حکومت کرتے تھے اسی کے اولاد
سے ایاس بن قبیصہ ہے جسکو کسرے ابرویز نے بعد قتل نعمان بن منذر کے
عرب کا حاکم مقرر کیا تہا اور طے کو مقام حیرہ مین بجائے لخم کے ٹھیرایا تہا
یہہ ایاس۔ قبیصہ بن ابی یعفر بن نعمان بن خبیب بن الحرث ابن الحویرث
بن ربیعہ بن مالک بن سعد بن ہنی کا لڑکا ہے اسکی ریاست وحکومت تا زمانہ
انقراض حکومت فارس قایم رہی اسی ایاس کے اعقاب سے بنو ربیعہ
بن علی بن مفرج بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر بن سمیع اور ربیعہ سے
آل مراد اور آل فضل کی شاخین اور آل فضل سے آل علی اور آل مہنا کی شاخین
منسوب ہین پس علی اور مہنا بیٹے ہین فضل کے اور فضل ومراد بیٹے ہین
ربیعہ کے اور سمیع جو اس کے طرف منسوب ہوتا ہے وہ درحقیقت قبیصہ

بن ابی یعفر کی اولاد سے ہے۔

عہد حکومت دولت عبیدیہ مین طی پر بنومفرج حکومت کرتے تہے پھر بنو مراد بن ربیعہ حکمران ہوئے یہہ سب کے سب شام مین ارض غسان کے وارث تہے پھر بعد چندے بنوعلی اور بنو مہنا پسران فضل ابن ربیعہ بالاشتراک حکمران رہے لیکن اندلون مشارف شام وعراق وبریہ نجد مین بنو مہنا بالانفراد حکمرانی کرتے رہے ان کا ظہور عہد دولت الیوبیہ اور اس کے بعد ملوک ترک وشام مین ہوا ہے جیساکہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔

مذحج کا نام مالک بن زید بن آدد بن زید بن کہلان ہے اسی سے مراد (جسکا نام یحابر بن مذحج) اور سعد العشیرۃ بن مذحج ہے جو ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلین ہین منجملہ اون کے جعفر بن سعد العشیرۃ اور زبید بن صعب بن سعد العشیرۃ اور بطون مذحج سے نخع۔ رہا مسیلہ بنوحرث بن کعب ہین نخع۔ جسر بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مذحج اور مسیلہ ابن عامر بن عمرو بن علۃ اور رہا ابن مبنہ بن حرب بن علۃ ہے اور بنوحرث کا باپ حرث ابن کعب بن علۃ ہے یہہ اطراف نجران مین رہتے تہے بنو ذہل بن مزیقیا (از نسل ازد) اور بنو حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن الازد انکے مجاورت مین آکر ٹھہرے۔ نجران مین اس سے پہلے جرہمی قبیلہ حکمران تہا اون دنون اونکا بادشاہ افعی کاہن تہا جو اولاد نزار بن معد کا حکم ہوا تہا جبکہ اون لوگون مین بعد موت نزار آتش فتنہ وفساد مشتعل ہو رہی تہی اسکا نام غلس اور عمر ما بن ہمدان بن مالک بن منتاب بن زید بن وائل بن حمیر کا بیٹا ہے یہہ ملکہ بلقیس کیطرف سے نجران کا حاکم تہا اسیکو ملکہ بلقیس نے سلیمان علیہ السلام کے پاس سفیر کرکے بہیجا تہا اس نے

جناب موصوف کے رسالت کی تصدیق اور آپ پر ایمان لایا اور تاحیات اوسی دین پر قائم رہا پھر نجران مین بنو الحرث بن کعب بن علۃ بن جلد بن مذحج کا دور دورہ ہوا بنو افعی مغلوب ہوگئے پھر اس کے بعد یمن سے ازد نے خروج کیا اور انکے طرف ہوکر گزرا آپسمین لڑائیان ہوئین آخر الامر انکے جوار مین بنو نصر بن الازد اور بنو ذہل بن مزیقیا ٹھہر گئے اور ریاست وحکومت کو باہم تقسیم کر لیا انہین مذحجیون مین سے بنو حرث بن کعب سے بنو زیاد ہین نام اسکا یزید بن قطن بن زیاد بن الحرث بن مالک بن کعب بن الحرث ہے یہہ مذحج کا بہت بڑا خاندان اور نجران کا حکمران رہا ہے آخر زمانہ مین ریاست عبد المدان بن الدیان کے خاندان مین آگئی تہی یہہ حکومت بعثت سے چند دنون پیشتر یزید بن عبد المدان تک منتہی ہوئی تہی اسکا بہائی عبد الحجر بن عبد المدان خالد بن ولید رضہ کے ہمراہ جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت مین وفد ہوکر آیا تہا اور اسکا بہتیجا زیاد بن عبد اللہ بن عبد المدان سفاح کا ماموں تہا جسکو اوس نے نجران ویمامہ کا حاکم مقرر کیا تہا۔

ابن سعید لکہتا ہے کہ ایک مدت تک نجران کی حکومت بنو عبد المدان مین رہی پہر اون مین سے بنو ابو الجواد اور چہٹی صدی مین عبد القیس بن ابی الجواد پہر اس زمانہ مین اعاجم[۱] یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے۔ پہر بطون حرث بن کعب سے بنو معقل (یعنی ربیعۃ بن الحرث بن کعب) کا تعلق ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت جو مغرب اقصی مین بنو معقل ہین وہ اسی بطن سے ہین معقل بن کعب قضاعی کے نسل سے نہین ہین اسکی تائید مین یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ کل بنو معقل۔ ربیعہ کیطرف منسوب ہوتے ہین اور ربیعہ نام ہے اسی

---

[۱] اعاجم جمع ہے عجم کی۔

معقل کا هذا کما رایت واللہ تعالیٰ اعلم۔

بنو مرہ بن ادد۔ طی و مذحج واشعریین کے بھائی ہین یہہ بہت بڑے قبیلہ ہے اس سے بہت سی شاخین نکلی ہین جو سب کے سب مثل خولان و معافر ولخم و جذام و عاملہ و کندہ کے حرث ابن مرہ تک منتہی ہوتی ہین۔ معافر۔ بنو یعفر بن مالک بن الحرث بن مرہ ہین زمانہ فتوحات اسلام مین یہہ سب منتشر ہوگئے انہین مین سے منصور بن ابی عامر۔ ہشام والی اندلس کا مصاحب تہا۔ خولان کا نام افکل بن عمرو بن مالک اور عمرو برادر یعفر ہے یہہ لوگ شرقی جبال یمن مین رہتے تہے زمانہ فتوحات اسلام مین یہہ بہی منتشر ہوگئے تہے الا آنکہ ان مین سے کچہہ لوگ یمن مین باقی رہ گئے لیکن پہر بہی وہ اور ہمدان اسوقت اعظم قبایل عرب یمن سے شمار کیے جاتے ہین اور اہل یمن اور اوس کے اکثر قلعات پر انکو استیلا حاصل ہے۔ لخم کا نام مالک بن عدی بن الحرث بن مرہ ہے یہہ بہی بہت بڑا خاندان ہے جس سے بڑے بڑے قبایل نکلے ہین ازانجملہ بنو الدار بن ہانی بن حبیب بن نمارۃ بن لخم اور اس کے بڑے لڑکے سے بنو نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث بن مسعود بن مالک بن عمم بن نمارۃ بن لخم ہین بیان کیا جاتا ہے کہ نمارۃ۔ آل منذر کا قبیلہ ہے انہین مین بنو لخم سے بنو عبادہ[۵۱] ہین جو اشبیلیہ کے حکمران رہے ہین

[۵۲] جذام کا نام عمرو بن عدی ہے یہہ لخم بن عدی کا بہائی ہے یہہ قبیلہ بہی کثیر الشعوب ہے

۵۱ اول جس شخص نے بنو عبادہ سے اشبیلیہ پر حکمرانی کی وہ قاضی محمد بن اسماعیل بن قریش ابن عبادہ تہا

۵۲ جذام لغت مین ایک خاص بیماری کو کہتے ہین ممکن ہے کہ یہہ ماخوذ جذم سے ہو جسکے معنی قطع کے ہین جوہری لکہتا ہے کہ نسابہ مضر کا یہہ خیال ہے کہ یہہ مصر کی اولاد سے ہے جو منتقل ہو کر یمن چلے گئے تہے جس سے لوگون نے انکو اہل یمن سے سمجہہ لیا ہے۔

غطفان و اصی و بنو حرام بن جذام و بنو ضبیب و بنو مخرمہ و بنو بعجہ و بنو نفاثہ
اسی قبیلہ کے بطون ہین انکاملک اطراف ایلہ مین اول اعمال حجاز سے نبیع
تک پہیلا ہوا تہا علاوہ اس کے معان (ارض شام) مین بنو نافرہ (بطن نفایہ)
کی ریاست ہتی پہر اون مین سے فروۃ ابن عمرو بن النافرہ حکمران ہوا یہہ روم
کیطرف سے اپنی قوم اور اون عرب کا جو اطراف معان مین رہتے تہے
حاکم تہا یہہ وہی شخص ہے جسکے پاس جناب رسول اللہ صلعم نے نامہ نامی
بہیجا تہا اس نے خدمت اقدس مین ایک سپید خچر بطور ہدیہ ارسال کیا تہا
قیصر نے یہہ سنکر حارث بن ابی شمر غسانی والی غسان کو اسکی گرفتاری کو
روانہ کیا حارث نے پہونچکر اسکو گرفتار کر کے بمقام فلسطین مین صلیب دیدی
اس قبیلہ کے اخلاف اپنے مسکن اصلی مین دو شعوب کے پیرایہ مین ظاہر ہوتے ہین
ایک شاخ بنو عابد کے نام سے مشہور ہے جو کہ مابین بلبیس (اعمال مصر)
و عقبہ ایلہ اور جانب فلسطین سے کرک تک آباد ہین اور دوسرا گروہ بنو عقبہ
کہلاتے ہین یہہ بربیہ حجاز مین کرک سے ازلم تک اور مابین مصر و مدینہ نبویہ
حدود غزہ تک شام مین پہیلے ہوئے تہے - عاملہ اسکا نام حرث بن عدی
ہے یہہ بہی لخم و جذام کا بہائی ہے اسکو عاملہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسکی مان
عاملہ قضاعیہ تہی یہہ اپنی مان کے نام سے موسوم و معروف ہوا یہہ بہی
بہت بڑا قبیلہ ہے اسکا وطن بربیہ شام مین تہا - کندہ[۱] کو ثور بن عفیر بن
عدی کے نام سے موسوم کرتے ہین عفیر لخم و جذام کا بہائی ہے - انکے
خاندان مین حکومت و سلطنت رہی ہے اسیوجہ سے کندۃ الملوک کہلاتے ہین

[۱] احب حاۃ تحریر کرتا ہے کہ کندہ کو اسوجہ سے کندہ کہتے ہین کہ اس نے اپنے باپ کی کفران نعمت
کی تہی اسی قبیلہ کے امرء القیس بن عابس کندی صحابی جناب رسول صلعم ہین -

انکی حکومت بادیہ حجاز مین عدنان کیجانب سے ہتی جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے
انکا وطن جبال یمن (متصل حضرموت) مین ہتا اس کے تین قبیلہ بزرگ مشہور
ہین ایک معاویہ بن کندہ جس سے ملوک بنو حرث بن معاویۃ الاصغر ابن ثور
بن مرتع بن معاویہ دوسرا سکون تیسرا سکسک ہے۔ سکون سے تجیب کا قبیلہ
یعنی بنو عدی و بنو سعد بن اشرس بن شبیب ابن السکون ہے۔ بنو سکون
کی حکومت دومۃ الجندل مین ہتی اسکا والی عبد المغیث بن اکیدر بن
عبد الملک بن عبد الحق بن اعمی بن معاویہ بن حلاوۃ بن اثامہ بن شکامہ
بن شبیب بن السکون تہا اسکے سرکوبی کو غزوۂ تبوک مین جناب رسول اللہ صلعم
نے خالد بن الولید کو روانہ کیا تہا خالد بن الولید اسکو گرفتار کر لائے تہے
جناب موصوف نے پہلے اسکا خون بحل کر دیا پہر اس نے جزیہ دیکر صلح کر لیا
چنانچہ بعد مصالحت یہہ اپنے دار القیام کو واپس کر دیا گیا اور معاویہ بن کندہ
سے بنو حجر بن الحرث الاصغر ابن معاویہ بن کندہ ہین جس سے حجر آکل المرار ابن
عمرو بن معاویہ ہے اور یہ حجر پدر ملوک بنو کندہ ہے جسکا ذکر آیندہ آئیگا۔
اسی قبیلہ سے اشعث بن قیس بن معدی کرب بن معاویہ او ر صبیلہ بن عدی
بن ربیعہ ابن معاویہ بن الحرث اکبر جاہلی اسلامی ہین۔

یہی قحطانیہ یمن کے قبائل ہین انکے بطون اور انساب کو ہم نے
مہما امکن بالاستیعاب بیان کیا اب ہم انہین سے انکا ذکر کیا چاہتے ہین جو
شام و حجاز و عراق مین حکمرانی کرتے تہے واللہ المعین بکرمہ ومنہ
لا رب غیرہ ولا خیر الا خیرہ۔

شجرہ انساب بنو کہلان

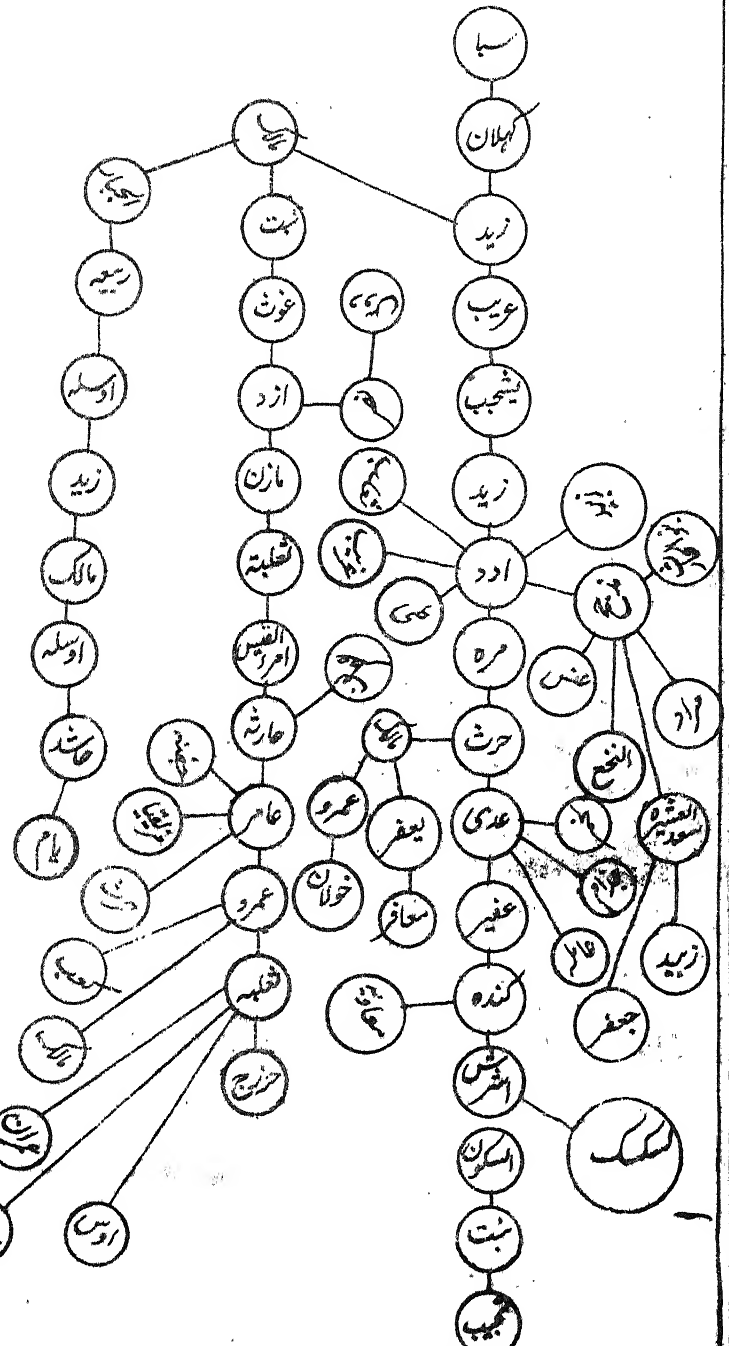

حصہ دوم

ذکر ملوک حیرہ از آل منذر

عرب کے گروہ اول (یعنی عرب بادیہ) کے عراق مین حکمرانی کے حالات بوجہ بعد زمانہ ایسی تاریکی مین پڑے ہوئے ہین کہ جنکی تفصیل اور تشریح ہمکو قابل اطمینان نہین معلوم ہوئی ہان اس قدر ہم کہہ سکتے ہین کہ قوم عاد و عمالقہ نے عراق پر حکمرانی کی تہی اور بعض مورخین کا یہہ قول ہے کہ ضحاک بن سنان انہین مین سے تہا جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا باقی رہا عرب کا دوسرا گروہ (یعنی عرب مستعربہ) پس اونکی حکومت ممتاز و منفرد حکومت نہ تہی بلکہ انکا ملک بالکل غیر آباد اور اونکی حکومت بدوی تہی اور اونکی ریاست اُن لوگون پر تہی جنکا کسی ایک خاص مقام پر قیام نہ تہا دراصل عرب پر حکمرانی تبابعہ کر رہے تہے جو کہ اہل یمن سے تہے ان سے اور فارس سے اکثر لڑائیان ہوا کین کبہی یہہ اونپر غالب آجاتے تہے اور کل یا کسی جزو عراق پر قبضہ حاصل کر لیتے تہے اور گاہے یہہ اون سے مغلوب ہو جاتے تہے لیکن ہمارا خیال یہہ ہے کہ اہل یمن بعد قبضہ عراق دوبارہ مغلوب نہین ہوئے جیسا کہ بخت نصر کا عراق مین جانے اور وہان اہل یمن کے تنگ کرنے کا حال بیان کیا گیا۔

سواد عراق اور اطراف شام و جزیرہ مین ارمانی (ارمنی) ارم بن شام کے اولاد سے اور وہ عرب کے لوگ سکونت پذیر تہے جو عساکر ابن تبع جعفر طی و کلب و تمیم و جرہم وغیرہ کے وہان باقی رہ گئے تہے اور بعد اس کے تنوخ و نمارہ بن لخم و قنص بن معد انمین آملے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا یہہ

ح (۴)

گروہ عرب کا مابین حیرہ و فرات اطراف انبار تک پھیلا ہوا تھا یہہ لوگ
عرب الضیاحیہ کے نام سے موسوم ہوتے ہین۔ پہلے جس نے انمین سے زمانہ
ملوک الطوائف مین حکومت کی ہے وہ مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسد بن
وبرہ بن تغلبہ بن حلوان بن قضاعہ تھا بعد اس کے اسکا بھائی عمرو بن
فہم پہران دونون کے بعد جذیمہ الابرش بارہ برس تک حاکم رہا۔ مالک
بن فہم۔ بنو زہران ازد سے ہے یہہ مزیقیا کے پہلے یمن سے نکل کر عراق مین
چلا آیا تھا اور بعضے کہتے ہین جفنہ بن مزیقیا کے اولاد کے ساتھہ یہہ یمن سے
نکلے ہین پس جب بنو ازد اطراف وجوانب ممالک مین متفرق ہوگئے تو یہہ
بنو زہران شرات و عمان مین ٹہر گئے جسوقت طوایف الملوکی شروع ہوئی
یہہ بہی ایک قطعہ زمین دبا بیٹھے مالک ابن فہم اسی خاندان کے بادشاہون
مین سے ہے اور شط فرات کے شرقی جانب عمرو بن الظرب بن حسان
بن اذینہ (نسل سے سمیدع بن ہوبر یادگار نسل عمالقہ) کی حکومت تہی اسکی
حکومت کا سکہ مشارف شام و جزیرہ مین چل رہا تھا اور اسکا دارالحکومت مابین
خابور و قرقیسا ایک تنگ مقام پر تھا اس سے اور مالک بن فہم سے اکثر لڑائیان
ہوتی رہین اتفاق سے عمرو بن الظرب انہین لڑائیون مین مر گیا بجائے اس کے
اوسکی لڑکی الزباء بنت عمرو تخت نشین ہوئی طبری کے نزدیک اسکا نام نائلہ تہا
سہیلی کہتا ہے کہ ملکہ الزباء سمیدع بن ہوبر کی ذریت سے ہے جو کہ بنو قطورا
(اہل مکہ) سے تہا یہہ سمیدع بیٹا ہے مرثد ابن لاوی بن قطور بن کرکی بن عملاق
اور [illegible] لڑکی ہے عمرو بن اذینہ بن الظرب بن حسان کی اس حسان اور سمیدع
[illegible] بہت [illegible] پشتین ہین چونکہ الزباء اور سمیدع کا زمانہ ایک دوسرے سے
بہت دور [illegible] گذرا ہے اس وجہ سے اوسکی صحت پر اطمینان نہین ہوسکتا

(انتہی کلام السہیلی) الغرض مالک بن فہم اور الزباء بنت عمرو مین بہی لڑائیونکا برابر سلسلہ جاری رہا تا آنکہ مالک بن فہم اسیر اور زنیز اور ملوک الطوایف پر مستولی ہوگیا ابو عبیدہ کا یہہ بیان ہے کہ یہہ عرب کا عراق مین پہلا بادشاہ ہے سب سے پہلے اس نے منجنیق بنائی ساٹہہ برس اسکی حکومت رہی جب یہہ مرگیا تو جذیمہ ابو وضاح (جسکو جذیمہ الابرش بہی کہتے ہین) تخت نشین ہوا اسکی کنیت ابو مالک تہی عیسی علیہ السلام کے تیس برس بعد اسکا زمانہ ہوا ہے زمانہ ملوک الطوایف مین پچہتر برس اسکی حکومت رہی الزباء بنت عمرو سے اور اس سے کبہی صلح اور گاہے جنگ چہڑی رہی تا آنکہ الزباء نے بحیلہ شادی اوسکو بلا بہیجا قصیر بن سعد اسکا وزیر اس حیلہ سے آگاہ ہوگیا اور اوس نے جذیمہ الابرش کو جانے سے منع کیا لیکن اوس نے قصیر کے کہنے پر نہ عمل کیا لشکر کو آراستہ کرکے الزباء کے دار السلطنت کو روانہ ہوا قصیر کو جبکہ وہ الزباء کے دار السلطنت مین پہونچا الزباء کے مکر و فریب کا پورا یقین ہوگیا اسوجہ سے وہ لوٹ کہڑا ہوا اور جذیمہ شادی کے اشتیاق مین الزباء کے مجلس مین داخل ہوا غریب جذیمہ الابرش کی مشتاق آنکہین الزباء کے حسن و جمال کے دیکہنے سے سیر ہونے پائی تہین کہ اُس کے حکم سے جذیمہ الابرش کی رگ ہفت[1] اندام کاٹ دی گئی جس سے اسقدر خون بہا کہ جذیمہ مرگیا جیسا کہ کتب اخبار مین مرقوم و مذکور ہے طبری کہتا ہے کہ جذیمہ حل ملوک عرب سے صائب الرائے تہا مکر و فریب سے دور و عدہ دن اور عزائم کا سچا تہا سب سے پہلے اسیکو کل عراق پر حکومت حاصل ہوئی اور اس نے لشکر کو مرتب کیا اسکو برص ہوگیا تہا اسوجہ سے تعظیماً اسکی کنیت وضاح رکہی گئی

---

[1] رگ ہفت اندام کو نہر البدن بہی کہتے ہین اس رگ کے کہول دینے سے کل بدن کا خون آتا ہے اگر بند نہ کیا جائے تو کثرت استفراغ دم سے انسان مرجائے۔

اطراف وجوانب کے ملوک اسکو ہدایا وتحایف بہیجتے تہے مختلف ممالک سے اس کے
پاس وفود آتے تہے اس نے اپنے زمانۂ حکومت مین طسم وجدیس سے اون کے
ملک ایمامہ) مین جاکر لڑائی کی جب حسان بن تبع نے بہی اونپر حملہ کیا تو اسنے
مراجعت کی اثناء مراجعت مین حسان بن تبع نے اس کے لشکر پر شبخون مارا
اس کے لشکریون نے حسان بن تبع کا منہہ پہیر دیا بجائے نفع کے اوسکو نقصان
اوٹہانا پڑا جذیمہ اکثر عرب عاربہ سے لڑتا رہا یہہ کاہن بہی تہا اس نے نبوت کا
دعوے کیا تہا بنوایاد پر بہی اس نے حملہ کیا تہا جو عین اباغ مین رہتے تہے
بنوایاد اس کی لڑائی سے تنگ ہوکر صلح کے خواستگار ہوئے بنوایاد مین عدی
بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث بن مسعود بن مالک بن عمرو بن نمارہ بن
لخم نہایت حسین جوان تہا جو بنوایاد کے بہن کی اولاد سے تہا جذیمہ نے اسکو
بنوایاد سے طلب کیا جب بنوایاد نے اس کے دینے سے انکار کیا تو جذیمہ نے
نہایت ہی سختی سے لڑائی کی دہمکی دیا بنوایاد نے جذیمہ کے اون دونون بتونکو
چرو امنگایا جسکی وہ پرستش کرتا تہا جذیمہ کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوسنے
بنوایاد سے اون بتون کو طلب کیا بنوایاد نے اس شرط سے اون بتون
کے واپس دینے کا وعدہ کیا کہ لڑائی موقوف کردیجائے جذیمہ نے اس
شرط کو قبول کرلیا لیکن اوس کے ساتہہ یہہ شرط اور بڑہادی کہ اون
دونون بتون کے ساتہہ عدی بن نصر بہی آئے ۔ بنوایاد اور جذیمہ سے
باہم اس شرط پر صلح ہوگئی جب عدی بن نصر جذیمہ کے پاس آیا تو جذیمہ
نے عدی بن نصر کو اپنا شرابدار بنالیا جذیمہ کی بہن (رقاش) اس پر
عاشق ہوگئی عدی نے ملنے سے انکار کیا تب رقاش نے عدی کو یہہ
ترکیب بتلائی کہ جسوقت جذیمہ شراب نوشی مین مشغول ہو تو اس سے

میرے ساتھہ منگنی کی درخواست کرنا پہلے تو عدی اس امر پر راضی نہوا لیکن
جب رقاش نے اصرار کیا اور لوگون نے اوسکو ابھارا تو عدی نے عین
شراب نوشی کے وقت جذیمہ سے کہا جذیمہ نے منظور کر کے اوسی شب کو
رقاش کا عقد عدی سے کر دیا جب دوسرا دن ہوا اور جذیمہ کا نشہ فرو ہوا
اور لوگون کے زبانی رقاش کے عقد کا حال سُنا تو جذیمہ رنج اور غصہ سے
اپنے ہونٹھہ چبانے لگا عدی یہہ سنکر بخوف جان بہاگ کر بنو ایاد میں
جا پہونچا تا آنکہ اونہین مین اسکا انتقال ہو گیا جذیمہ نے عدی کی بڑی تلاش کی
لیکن وہ ہاتھہ نہ آیا مجبور ہو کر رہ گیا اتفاق وقت سے رقاش اوسی شب
مین عدی سے حاملہ ہو گئی تہی چنانچہ بعد انقضاء مدت حمل اس کے بطن
سے عمرو پیدا ہوا عمرو نے اپنے ماموں جذیمہ کی آغوش شفقت مین پرورش
پائی جب یہہ بڑا ہوا تو یہہ مجنون ہو کر یا یہہ کہ جن نے اسکو بیہوش کر دیا
اسوجہ سے گہر سے غایب ہو گیا جذیمہ نے اطراف و جوانب مین اس کے
غایب ہونیکی خبر کر دی اتفاق وقت سے مالک و عقیل پسران فارج
بن مالک بن العنس (از بنو عتفا قضاعہ) عمرو کو رستہ مین ملگئے مالک
و عقیل نے اسکا نام و نسب دریافت کیا جب انکو اسکی حالت سے
آگاہی ہوئی تو وہ دونون عمرو کو جذیمہ کے پاس لے آئے جذیمہ اور اسکی
مان اس کے آنے سے بہت خوش ہوئی ـ جذیمہ نے ان دونون کو
اپنی مصاحبت مین رکھہ لیا اور جس کام کو وہ آئے تہے وہ کام اون کا
پورا کر دیا جیسا کہ کتب اخبار مین بالتفصیل لکھا ہے ـ
طبری کہتا ہے کہ ارض حیرہ و مشارف شام مین عرب کا بادشاہ
عمرو بن ظرب بن حسان بن آذنیہ بن السمیدع بن ہوبر عملاقی تھا اس سے

اور جذیمہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی مین عمرو ابن الظرب مارا گیا تب بجائے اس کے اسکی لڑکی الزباء جسکو نائلہ کہتے تھے تخت نشین ہوئی اس کے لشکر مین بقایا رجال لقبہ (ازعاد اولی) اور نہد و سلیح پسران حلوان اور وہ لوگ جو انکے ساتھہ قبایل قضاعہ کے تھے موجود تھے ملکہ الزباء شط فرات پر رہتی تھی اور وہین اس نے ایک محل بنوایا تھا جب اسکی حکومت کو ایک گونہ مضبوطی اور استقلال ہو گیا تو یہہ اپنے باپ کا بدلہ جذیمہ سے لینے کو مستعد ہوئی لیکن مصلحتًا لڑائی کے عیوض حیلہ سے کام لینا زیادہ مناسب سمجھکر بحکمت عملی جذیمہ کو اس امر پر اوبہارا کہ اوس نے ملکہ الزباء سے شادی کا پیام بھیجا ملکہ الزباء نے اس کے پیام کو قبول کر کے اپنے ملک مین بلا بھیجا اس امر مین جذیمہ کی قوم نے جذیمہ کے ساتھہ موافقت کی مگر قصیر بن سعد بن عمرو بن جذیمہ بن قیس بن ازلی بن نمارہ بن لخم نے بنظر انجام بینی جذیمہ کو اس عزیمت سے روکنا چاہا لیکن جذیمہ نے اسکے کہنے پر کچھہ خیال نہ کیا پھر جذیمہ نے عمرو بن عدی (اپنے بھانجے) سے اس امر مین مشورہ کیا عمرو بن عدی نے جذیمہ کے راے سے اتفاق کیا اسوجہ سے جذیمہ نے بجائے اپنے عمرو بن عدی کو اپنے قوم مین اپنا قایم مقام کیا اور لشکر کی حکومت و سرداری عمرو بن عبد الجن کو دیکر خود براہ غربی فرات ملکہ الزباء کے طرف روانہ ہوا جب یہہ ملکہ الزباء کے ملک کے قریب پہونچا تو ملکہ کیطرف سے ہدایا اور تحایف آئے بعد اس کے خود ملکہ نے اپنے لشکر کے ساتھہ اسکا استقبال کیا قصیر نے اسوقت بھی جذیمہ کو سمجھایا اور یہہ کہا کہ اگر ملکہ الزباء کی فوج تجھکو گھیر لے تو یہہ سمجھنا کہ ملکہ نے دغا دیا ایسی حالت مین جسطرح ممکن ہو صفوف لشکر کو پھاڑ کر نکل آنا جذیمہ نے قصیر کے کہنے پر کچھہ خیال نہ کیا اور بے تامل ملکہ کے پاس تن تنہا چلا گیا ملکہ نے اس کا

نہایت احترام کیا بعد چند ساعت کے اسکی رگ ہفت اندام کاٹ دی گئی جس سے
خون بہتے بہتے جذیمہ مرگیا قصیر یہہ واقعہ دیکھہ کر لوٹ پڑا ہوا جب اپنے ملک
مین پہونچا تو اسکی قوم اس سے برگشتہ ہوکر عمرو بن عبد الجن کیطرف مایل ہوگئی
تب قصیر نے ایسی معقول چال اختیار کی کہ جس سے اوسکی قوم عمرو بن عدی کے
تابع ہوگئی بعد اس کے عمرو بن عدی نے اپنے ماموں جذیمہ کے خون کا بدلہ
لینے کی تیاری کی ملکہ الزبا سے کاہنوں نے یہہ کہہ دیا کہ تری ہلاکت فلان
شخص کے ہاتھہ سے ہوگی اور اوسکی علامات بتا دیا ملکہ الزبا کو سخت تشویش
پیدا ہوگئی اوس نے اُسی وقت ایک مصور عمرو بن عدی کی تصویر کہینچ لانے پر
متعین کیا چنانچہ مصور عمرو بن عدی کی تصویر معہ اسکے لشکریون کے کہینچ لایا
ملکہ الزبا نے عمرو بن عدی اور اس کے لشکریون کی تصویرین دیکھکر اس امر کا
یقین کرلیا کہ میری ہلاکت اسی کے ہاتھہ سے ہوگی اور ایک راستہ اپنے
دربار سے قلعہ تک زمین کے اندر اندر بنوالیا عمرو بن عدی نے قصیر کو بلباس تبدیل
ملکہ کے پاس روانہ کیا قصیر نے ملکہ کے پاس پہونچکر عمرو بن عدی کی سخت
شکایت کی اور یہہ ظاہر کیا کہ مجھپر یہ کل مصائب اسوجہ سے ڈالے گئے ہین
کہ عمرو بن عدی کو یہہ شبہہ پیدا ہوگیا ہے کہ جذیمہ میرے سازش سے مارا گیا ہے
مین اُس کے پاس رہنے سے موت کو بہتر سمجھتا ہون ملکہ نے یہہ سُنکر قصیر کی بیحد
عزت کی اور اپنے دربار مین حاضر رہنے کا حکم دیا جب الزبا کو قصیر پر اعتبار
کامل ہوگیا تو کئی اونٹوں پر اسباب تجارت بار کرکے عراق کیطرف روانہ کیا قصیر
اور عمرو بن عدی سے حیرہ مین ملاقات ہوئی عمرو بن عدی نے قصیر سے کل
مال و اسباب خرید کرکے قصیر کو پہر ملکہ الزبا کے پاس روانہ کردیا ملکہ الزبا کو
قصیر کے واپس آنے سے اور زیادہ اعتبار اور بہروسہ ہوگیا دوبارہ اور

زیادہ مال واسباب یکر روانہ کیا عمرو بن عدی نے پہلے سے اس مرتبہ زیادہ معاوضہ دیکر واپس کیا۔ تیسرے بار عمرو بن عدی کے لشکریون نے قصیر کے قافلہ کو لوٹ لیا اور عمرو بن عدی بہی اون مین شامل تہا قصیر واپس ہوکر ملکہ الزباء کے پاس آیا ملکہ الزباء اپنے محل سے قافلہ کے لینے کو نکلی جسوقت یہہ قافلہ مین پہونچی تو اسکو معلوم ہوا کہ یہہ وہ قافلہ تجارت نہین ہے جسکو اس نے روانہ کیا تہا ملکہ اس مین عمرو بن عدی کے لشکری ہین ملکہ الزباء اسی ششش و پنج مین تہی کہ عمرو بن عدی نے پہونچکر اوس راستہ کو روک لیا جو ملکہ الزباء کے دربار سے قلعہ کو نکالا گیا تہا اور اس کے لشکریون نے تلوارین نیام سے نکال لین ملکہ الزباء نے کسی نہ کسی طرح اپنے کو اوس مجمع سے نکال کر اوس راستہ تک پہونچایا جسکو اوس نے اپنی جانبری کا باعث سمجہہ رکہا تہا لیکن اسکی بدقسمتی سے عمرو بن عدی وہان موجود تہا اوس نے ایک ضرب شمشیر سے اسکا کام تمام کر دیا بعد اس کے اہل شہر پر جو کچہہ گذرنا تہا گذرا اور عمرو بن عدی بعد چندے مظفر و منصور واپس آیا۔

عمرو بن عدی نے ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی عمر پائی یہہ ہمیشہ لڑائیون مین مہنمک رہا محل مین آرام سے بیٹہنے پر لڑائی کے خوفناک میدان کو اس نے ہمیشہ فضیلت دی ملوک عرب سے سب سے پہلے اسی نے حیرہ کو دار السلطنت بنایا اور اہل حیرہ نے اپنی کتابون مین ملوک عرب سے اسی کو عراق پر حکمرانی کرتے ہوئے پایا ہے ملوک الطوائف اس سے دبتے تہے تاآنکہ اردشیر بن بابک کا اہل فارس مین دور حکومت آیا۔

ہشام بن کلبی بروایت ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ آل نصر کے

عراق مین آنیکی یہہ وجہ ہوئی کہ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکہا تہا جسکی تعبیر شق اور سطیح کاہنون نے یہہ کی کہ حبشہ اون سے حکومت یمن چہین لینگے پس اسوجہ سے ربیعہ بن نصر نے اپنے اہل بیت (خاندان) سے جنکو جنکو مناسب سمجہا عراق کیطرف روانہ کردیا اور ایک خط شاہ فارس (سابور بن خرزاد) کو لکہہ دیا شاہ فارس نے اس کے خاندان والون کو حیرہ مین ٹہیرایا اور بیادگار نسل ربیعہ بن نصر سے نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر ہے بعضے کہتے ہین کہ منذر بادشاہ ساطرون (تنوخ قضاعہ) کے اولاد سے ہے ابن اسحاق نے علماء کوفہ سے اسکی روایت کی ہے۔ اور جبیر رض بن مطعم صحابی سے روایت کیجاتی ہے کہ جسوقت نعمان کی تلوار عمر رضی اللہ عنہ کے خدمت مین لائے گئے تو آپ نے جبیر رض بن مطعم کو طلب فرمایا جبیر بن مطعم عرب اور قریش کا نسب خوب جانتے تہے انہون نے اسکی تعلیم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پائی تہی۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار جبیر کو سپرد کردیا اور دریافت کیا کہ ممن کان النعمان یا جبیر رض (اے جبیر نعمان کن سے تہا) جبیر رض نے کہا کان من اسلاف قنص ابن معد (وہ نعمان) قنص ابن معد کے اسلاف سے تہا سہیلی کہتا ہے کہ قنص بن معد کی اولاد حجاز مین منتشر ہوگئی اسوجہ سے کہ اون مین اور ان کے کچہہ ہی خاندان مین شہر تنگ ہونے کے وجہ سے لڑائیان شروع ہوگئین پس قنص بن معد کی اولاد سواد عراق کیطرف چلی آئی اور یہہ زمانہ ملوک الطوایف کا تہا انہون نے اردوانیون سے معرکہ آرائی کی اور بعض ملوک الطوایف پر حملہ کرکے انکو سواد عراق سے نکال دیا اسکے بعد اسلاف نے انکو زیر کیا اور قبائل عرب مین شامل ہوکر انکے نسب مین داخل ہوگیا۔ طبری کہتا ہے کہ جسوقت عمر رضی اللہ نے جبیر بن مطعم رض سے نعمان کا نسب دریافت کیا تہا اسوقت جبیر نے کہا تہا کہ عرب کا یہہ خیال ہے

کہ اشلاء قنص بن معد سے ہے اور وہ سب عجم ابن قنص کی نسل سے ہین لیکن یہہ کہ لوگون نے عجم کی تصحیف کردی اور بجائے اس کے لخم کہنے لگے۔ ابن اسحاق کہتا ہے کہ کل عرب کا یہہ خیال ہے کہ نعمان بن المنذر لخم کے اولاد سے ہے جسنے ربیعہ بن نصر مین پرورش پائی تھی واللہ اعلم۔

الغرض عمرو بن عدی کے ہلاک ہونے کے بعد عرب اور کل بوادی عراق و حجاز و جزیرہ پر امرءالقیس بن عمرو بن عدی حکمران ہوا۔ آل نصر اور عمال فارس مین سے سب سے پہلے اس نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ بروایت ہشام ایکسو پندرہ برس زندہ رہا منجملہ اس کے زمانہ سابور مین تیئیس[۲۳] برس اور زمانہ ہرمز بن سابور مین ایک برس اور زمانہ بہرام بن ہرمز مین تین برس اور زمانہ بہرام بن بہرام مین اٹھارہ برس اور زمانہ سابور مین ستر[۷۰] برس ہا اسی کے زمانہ مین یہہ ہلاک ہوا تب بجائے اس کے عمرو بن امرءالقیس حکمران ہوا تیس برس اسکی حکومت رہی بعد اس کے اوس بن قلام عملقی حاکم ہوا ہشام روایت کرتا ہے کہ بنو عمرو بن عملاق سے ہے پانچ برس اسکی حکومت رہی جحجب بن عتک بن لخم نے اسکو مار کر حکومت لیلی زمانہ بہرام بن سابور مین مر گیا بجائے اس کے امرءالقیس بن عمرو پچیس[۲۵] برس حکمرانی کرتا رہا زمانہ یزدجرد اثیم مین ہلاک ہوا بجائے اس کے نعمان بن امرءالقیس حاکم ہوا اسکی مان شقیقہ ربیعہ بن ذہل بن شیبان صاحب خوالق کی لڑکی ہے نعمان بن امرءالقیس ملوک آل نصر مین سب سے زیادہ جری اور بہادر تھا تیس[۳۰] برس اس نے حکومت کی پھر زاہد ہو گیا ترک سلطنت کرکے بیابان کیطرف چلا گیا بعضے مورخ کہتے ہین کہ یزدجرد اثیم نے اپنے لڑکے بہرام کو تعلیم کے لئے اسی نعمان بن امرءالقیس کے سپرد کیا تھا لیکن طبری باستناد علماء فارس کہتا ہے کہ جسکے سپرد بہرام کی تربیت کی گئی تھی وہ منذر۔

بن النعمان بن امرء القیس ہے الغرض بہرام بعد تکمیل وتعلیم فنون جنگ و آداب شاہی اپنے باپ کے پاس آیا اور تہوڑے دنون ٹہرکر پہر منذر کے پاس چلا گیا اس اثنار مین یزدجرد اثیم مرگیا اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کی اولاد سے تخت نشین کر دیا اور بہرام سے اسوجہ سے اعراض کیا کہ اس نے عرب مین پرورش پائی تہی اداب عجم سے ناواقف تہا جب اسکی اطلاع منذر کو ہوئی تو اس نے ایک لشکر مرتب کیا اور زیر افسری اپنے لڑکے نعمان کے فارس کیطرف روانہ کیا اسغرض سے کہ شاہ حال فارس کو تخت سے اوتارکر بہرام کے سرپر شاہی تاج رکہا جائے چنانچہ نعمان بن منذر نے فارس پر پہونچکر شاہی شہر کا محاصرہ کرلیا اس کے بعد منذر معہ لشکر عرب اور اس کے ساتہ بہرام بہی آیا اہل فارس نے ڈرکر بہرام کی بادشاہت کو تسلیم کرلیا اور بہرام نے منذر کے کہنے سے اہل فارس کی خطائین معاف کردین اور منذر اپنے ملک کو واپس آیا۔

ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ پہر حرث ابن عمرو بن حجر الکندی ایک لشکر عظیم لیکر بلاد معد اور حیرہ پر چڑہ آیا اسکو تبع بن حسان ابن تبع نے حکمران بنایا تہا نعمان بن امرء القیس نے نکلکر اسکا مقابلہ کیا اثناء جنگ مین نعمان اور چند لوگ اس کے خاندان کے مارے گئے اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بہاگ نکلے اور منذر بن النعمان الاکبر اور اسکی مان ماء السماء کو نجات ملگئی آل نعمان کی حکومت پریشان ہوگئی اور حرث بن عمرو اون کل بلاد کا مالک ہوگیا جنکی حکمرانی آل نعمان کررہے تہے۔ ہشام کے سوا اور مورخین کا یہہ بیان ہے کہ جس نعمان کو حرث نے قتل کیا ہے وہ منذر بن نعمان کا لڑکا ہے اور اسکی مان ہند بنت زید مناۃ بن زید اللہ بن عمرو بن ربیعہ بن ذہل بن شیبان ہے پہر آگے چلکر ہشام تحریر کرتا ہے کہ جب حرث بن عمرو نے آل نعمان سے حکومت

چہین لی تو قباد نے اس سے چہیڑ چہاڑ شروع کی حرث بن عمرو کی حکومت
چونکہ کمزور رہتی اسوجہ سے اوس نے قباد سے اس شرط پر مصالحت کرلیا کہ
عرب ۔ فرات سے آگے نہ بڑہین پہر جب حکومت فارس ضعیف ہوچلی تو اس نے
عرب کو اطراف سواد مین فرات کے پرلی طرف لوٹ وغارت کرنیکا اشارہ
کردیا جب شاہ فارس نے پہر اسکو لڑائی سے دہمکایا تو اس نے کہلا بہیجا
کہ عرب کا گروہ ایک نہین ہے جسکو مین روک لون بلکہ اون مین مختلف قبایل
ہین اونکو سوائے مال کے کوئی چیز لوٹ مار کرنے سے نہین روک سکیگی شاہ
فارس نے یہہ سُنکر عرب کو ایک حصہ سواد کا دیدیا اسکے بعد حرث نے ایک
طرف سے شاہ یمن کو فارس پر حملہ کرنے کو اوبہارا اور اپنے برادرزادہ شمر ذو الجناح کو
دوسریطرف سے قباد سے لڑنے کو بہیجا چنانچہ شمر ذو الجناح نے قباد سے لڑائی کی
اور رے تک اسکا تعاقب کرکے قتل کرڈالا پہر شمر خراسان کیطرف بڑہا
اور تبع نے اپنے لڑکے حسان کو صعد کیطرف روانہ کیا اور یہہ حکم دیا کہ سرزمین
چین تک لڑتا ہوا چلا جائے اور اپنے برادرزادہ یعفر کو روم کیطرف
بڑہنے کا حکم دیا اس نے قسطنطینیہ کا محاصرہ کیا تاآنکہ اہل قسطنطینیہ نے
خراج دینا اور اسکی اطاعت قبول کرلی بعد اس کے اس نے رومیہ کیطرف
قدم بڑہائے لیکن طاعون نے اسکے ایسے ہاتہہ پاؤن ڈہیلے کردیئے کہ ان
سب کو رومیون نے دفعۃً حملہ کرکے قتل کرڈالا ۔ شمر ذو الجناح جو خراسان
کیطرف گیا تہا اوس نے بلطایف الحیل بعد محاصرہ کے سمرقند پر قبضہ کرلیا
بعد اس کے چین کیطرف بڑہا اور ترک کو ہزیمت دی لیکن اس سے تین برس
پہلے حسان یہان پہونچگیا تہا یہہ دونون اکیس برس تک وہان ٹہیرے رہے
تاآنکہ وہین حسان مرگیا ہشام یہہ واقعات لکہکر لکہتا ہے کہ صحیح اور متفق علیہ یہہ ہے

که یهه دولون اموال و ذخایر جواهرات لیکر اپنے ملک کو واپس آئے تهے اسکی
وفات یمن مین هوئی هے بعد اس کے که اس نے ایک سوبیس[۱۲۰] برس حکومت کی
پهر اس کے بعد ملوک یمن سے کسی نے بقصد لڑائی خروج نهین کیا بیان کیا جاتا
هے که اس نے دین یهودی اختیار کر لیا تها ابن اسحاق کهتا هے که جو تبع تبابعه سے
مشرق کیطرف گیا هے وه تبع اخیر یعنی تبان اسعد ابوکرب هے۔ والله اعلم۔
هشام لکهتا هے که انوشیروان نے حرث بن عمرو کے بعد منذر بن نعمان کو
حیره کا حاکم بنایا جو وقت قتل اپنے باپ نعمان کے بچگیا تها پهر فارس کیطرف
سے اسود بن منذر کے بعد منذر بن منذر عرب کا سات برس تک بادشاه رہا
اسکی مان ماویه بنت نعمان هے اس کے بعد نعمان بن اسود بن منذر نے چار برس تک
حکومت کی اسکی مان ام الملک همشیره حرث بن عمرو تهی پهر ابو یعفر بن علقمه بن
مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسد بن ازلی بن نماره بن لخم تین برس
تک اسکا جانشین رہا پهر منذر بن امرء القیس بادشاه هوا اسکی مان ماء السماء
بنت عوف بن جشم بن هلال بن ربیعه بن زید مناة بن عامر بن ضبیب بن سعد
بن الخزرج بن تیم الله بن نمر بن قاسط هے اونچاس[۴۹] برس اسکی حکومت رهی
بعده اسکا لڑکا عمرو بن منذر بادشاه هوا اسکی مان هند بنت الحرث بن عمرو
بن حجر آکل المرار هے سوله برس اسکی حکومت کا زمانه رہا اسکی حکومت کے آٹهوین
برس عام الفیل هوا جسمین جناب رسول[۳] الله صلی الله علیه وسلم کی ولادت
هوئی هے پهر عمرو بن هند نے شقیقه قابوس کو چار برس تک حاکم بنا رکها بعد
اس کے منذر چار برس پهر نعمان منذر بائیس[۲۲] برس تک آٹه برس زمانه هرمز
مین اور چوده[۱۴] برس زمانه اپرویز مین حکمران رہا اسی نعمان کے عهد حکومت (۴)
مین آل نصر کی حکومت جزیره مین مضمحل هوگئی بلکه اس کے بعد پهر کوئی آل نصر کا

بادشاہ ہنوا یہہ وہی ہے جسکو کسرے اپرویز نے قتل کرکے بجائے اس کے
حیرہ وعرب کی حکومت کا مالک ایاس بن قبیصہ طائی کو کیا تہا بعد اسکے حیرہ
کی ریاست مرزبانان فارس کے قبضہ مین چلی گئی تا آنکہ اسلام کا نورانی آفتاب
چمکا اور حکومت فارس کی ہی جاتی رہی ایاس بن قبیصہ حیرہ مین زیر نگرانی
مہرجان مرزبان فارس نو برس تک حکومت کرتا رہا اس کے بعد حیرہ مین
دوسرا مرزبان آیا جسکا نام زاذویہ بن ماہان ہمدانی تہا یہہ سات برس تک
تا زمانہ توران بنت کسرے حکمران رہا پہر اس کے بعد منذر بن نعمان بن منذر
حاکم ہوا عرب اسکو غرور کے نام سے موسوم کرتے ہین جو کہ یوم اجدات بحرین
مین مارا گیا اور مسلمانون نے جسوقت اعراق پر چڑہائی کی تہی اور خالد
بن الولیدؓ نے حیرہ کا محاصرہ کرلیا تہا اور اہل حیرہ کو اپنے ہلاکت کا یقین
ہوگیا تب ایاس بن قبیصہ شرفا حیرہ کو ہمراہ لیکر خالد بن الولیدؓ کے خدمت
مین آیا اور ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار [١٦٠٠٠٠] درم دیکر مصالحت کرلی خالد بن الولید
نے عہد نامہ اور امان نامہ اوسکو لکہہ دیا یہہ پہلا جزیہ تہا جو عراق مین
مسلمانون نے وصول کیا۔ الغرض ایاس بن قبیصہ نے جب مسلمانون کو
جزیہ دیکر صلح کرلیا تو کسرائے فارس کو اسکا یہہ فعل سخت شاق گذرا اسیوجہ
سے اسکو معزول کردیا اسکی حکومت نو برس رہی اس کے ایک برس نو مہینے
کے بعد مسلمانون نے مختلف ممالک پر چڑہائی کی انہین ایام مین عمر ابن
الخطاب (رضی اللہ عنہ) سریر خلافت پر رونق افروز ہوئے اور انہون
نے سعد ابن ابی وقاصؓ کو جنگ فارس کے لئے روانہ کیا جب یزدجرد کو
اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو اس نے مرزبان حیرہ کو لکہہ بہیجا کہ قابوس
بن قابوس بن منذر کو عرب کے مقابلہ پر بہیجے اور اس سے یہہ عدہ کرے

کہ قابوس عرب کے جس شہر کو فتح کرے گا اسکا وہی مالک ہوگا جیسا کہ اس سے پیشتر اس کے اباو اجداد سے عہد و پیمان تہا۔ ایسا ہی عہد و پیمان بکر بن وایل کے ساتھہ کیا گیا قابوس تو اس خبر کے سنتے ہی قادسیہ مین جا پہونچا اور بکر بن وایل کو ذی قار مین مثنی بن حارثہ نے گرفتار کر لیا اور قابوس پر قادسیہ مین یہہ واقعہ گذرا کہ اثناء جنگ مین اسکا لشکر بے قابو ہوگیا اور خود یہہ میدان جنگ مین مارا گیا یہہ یادگار اون لوگون کا تہا جو ملوک آل نصر بن ربیعہ سے باقی رہ گئے تہے اور انکی حکومت فارس کے حکومت کے ساتھہ جاتی رہی۔ مغیرہ بن شعبہ نے ہندہ بنت نعمان سے اور سعد بن ابی وقاص نے صدقہ بنت نعمان سے عقد کر لیا تہا اسکا واقعہ نہایت مشہور ہے۔

ہشام کے نزدیک پانچسو بیس ۵۲۰ برس مین ملوک آل نصر مین سے بیس نفر نے حکومت کی اور بروایت مسعودی تیئیس ۲۳ نفر کی چھہ سو بیس ۶۲۰ برس حکومت رہی بیان کیا جاتا ہے کہ ابتداء آبادی حیرہ سے زمانہ ویرانی تک وقت بناء کوفہ پانچسو برس کی مدت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

آل نصر بن ربیعہ بن کعب بن عمرو بن عدی اول کے ملوک کی یہہ ترتیب وہی ہے جسکو طبری نے ابن کلبی وغیرہ سے نقل کیا ہے لیکن سوا اسکے اور مورخین ملوک آل نصر کی ترتیب مین اختلاف کرتے ہین بعد اس کے کہ اونہون نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ عمرو بن عدی کے بعد اسکا لڑکا امرء القیس پہر اسکا لڑکا عمرو بن امرء القیس تخت حکومت پر بیٹھا ہے اور یہہ اون مین کا تیسرا بادشاہ ہے۔

علی بن عبدالعزیز جرجانی اسکے انساب مین بعد ذکر عمرو تحریر کرتا ہے کہ پہر سپر اوس بن قلام عملقی نے دفعۃً حملہ کر دیا اور خود حکمران بنگیا بعد

جیندے حجیب بن عتیک لخمی نے اسکو مار کر حکومت چہین لی پہر اسکے بعد امرء القیس بن عمرو ثالث پہر اسکا لڑکا نعمان اکبر ابن امرء القیس بن الشقیقہ (جس نے ترک سلطنت کرکے فقیری اختیار کر لی تہی) بعد ازان اسکا لڑکا منذر بعدہ اسکا لڑکا اسود بن منذر پہر اسکا بہائی منذر بن منذر پہر نعمان بن اسود بن منذر پہر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسنش بن ربی بن نمارہ بن لخم پہر بعد اس کے امرء القیس بن نعمان الاکبر پہر اسکا لڑکا امرء القیس حکمران ہوا اس کے بعد حرث بن عدی کندی کا واقعہ پیش آیا تا آنکہ دونون مین مصالحت ہو گئی اور منذر نے اسکی لڑکی ہند سے شادی کر لی جس کے بطن سے عمرو پیدا ہوا پہر بعد منذر کے عمرو بن ہند پہر قابوس بن منذر اوسکا بہائی پہر منذر بن منذر اوسکا دوسرا بہائی پہر اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا جرجانی کا یہہ بیان طبری کی تحریر کے بالکل موافق ہے سوائے حرث بن عمرو کندی کے کیونکہ طبری نے نعمان اکبر بن امرء القیس اور اسکے لڑکے منذر کے بعد حرث بن عمرو کا واقعہ تحریر کیا ہے اور جرجانی نے منذر بن امرء القیس بن نعمان کے بعد لکہا ہے اس منذر اور منذر بن نعمان اکبر مین پانچ ملوک گذرے ہین جنمین ابو یعفر بن الذمیل بہی ہے واللہ اعلم بالصواب

مسعودی اس ترتیب کی مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بعد نعمان اکبر کے امرء القیس نے (جسکو قائد الفارس کہتے ہین) ۶۰ ساٹھہ برس حکمرانی کی بعد اس کے اسکا لڑکا منذر ۲۵ پچیس برس حاکم رہا یہانتک تو طبری اور جرجانی کی ترتیب سے ملتا ہے پہر آگے چلکر ان دونون کی مخالفت کرتا ہے اور تحریر کرتا ہے کہ نعمان بن منذر نے ۳۵ پینتیس برس حیرہ پر حکمرانی کی

(یہہ وہ ہے جس نے خورنق آباد کیا تھا) اور اسود بن نعمان نے بیس[۲۰] برس اور اس کے لڑکے منذر نے چالیس برس حکومت کی اسکی مان ماء السماء۔ نمر بن قاسط (بطن ربیعہ) سے ہے اور یہہ اسی کے طرف منسوب ہوتا ہے پھر اسکا لڑکا عمرو ابن المنذر چوبیس[۲۴] برس بعد ازان اسکا بھائی نعمان بادشاہ ہوا اس کی مان کا نام یامہ تھا اسی کو کسرے نے قتل کیا ہے اور یہی ملوک حیرہ کا آخری بادشاہ ہے سہیلی کہتا ہے کہ منذر بن ماء السماء کے دو لڑکے۔ عمرو و نعمان تھے عمرو۔ ہند بنت الحرث آکل المرار کے بطن سے ہے یہہ اعظم ترین ملوک حیرہ سے تھا اسکو محرق کے لقب سے بھی یاد کرتے ہین اسوجہ سے کہ اس نے شہر ملہم کو یمامہ کے قریب جلا دیا تھا یہہ کسرے انوشیروان کیجانب سے حکومت کرتا تھا بعد اس کے اسکا بھائی نعمان بن منذر حاکم ہوا اسکی مان یامہ تھی اسکو کسرے ابرویز بن ہرمز بن انوشیروان بوجہ سازش زید بن عدی بن زید عنادی نے قتل کر ڈالا اس کے بعد اس نے اس کے مارے جانیکا قصہ اور ایاس بن قبیصہ طائی کی حکومت کا حال لکہا ہے اور اس کے بعد حرب ذی قار کا حال تحریر کیا ہے جسمین عرب عجم پر غالب آئے تھے۔

ابن سعید انکی حکومت کی ابتدایون بیان کرتا ہے کہ بنو نمارہ۔ عمالقہ کے لشکریون مین سے تھے اور یہہ شام وحیرہ مین انکے طرف سے الزباء کے ساتھ حکمرانی کرتے تھے جب الزباء نے جذیمہ کو تہ تیغ کیا تو عمرو بن عدی جو جذیمہ کے بہن کا لڑکا تھا اپنے ماموں کے خون کا بدلہ لینے کو اوٹھہ کھڑا ہوا اور الزباء کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور برلب فرات ارض عراق مین حیرہ کو آباد کیا صاحب تواریخ الامم کا یہہ بیان ہے کہ عمرو بن عدی نے زمانہ ملوک الطوائف مین ایکسو[۱۲۸] اٹھائیس برس حکومت کی اس کے بعد امرء القیس بن عمرو حاکم ہوا جب

پہہ مرگیا تو اردشیر بن سابور نے حیرہ پر اوس بن قلام عملقی کو حکمران مقرر کیا بعد اس کے امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس معروف بہ محرق پہر اسکا لڑکا نعمان بن شقیقہ (جس نے شیبان آباد کیا اور خورنق کی بناڈالی اور جو آخر عمر مین تارک الدنیا ہوگیا) تیس برس بعد اس کے اسکا لڑکا منذر (جس نے بہرام گور کی مدد کی تہی) چوالیس برس بعد اسکا لڑکا اسود پہر اسکا بہائی منذر بن منذر پہر نعمان بن اسود حاکم ہوا کسرے نے ناراض ہوکر اسکو معزول کردیا اور بجاے اس کے الذمیل بن لخم کو بادشاہ بنایا یہہ شاہی خاندان سے نہ تہا بعد اس کے پہر اسی خاندان مین حکومت آگئی چنانچہ امرء القیس بن نعمان اکبر (جو ابن شقیقہ کے نام سے معروف ہے) حکمران ہوا یہہ بکر بن وایل سے ہم نبرد ہوا اس کے بعد اسکا لڑکا منذر بن ماء السماء حاکم ہوا ماء السماء کلیب کی بہن ہے قباد نے مزدک زندیق کی اتباع پر اسکو مجبور کرنا چاہا جب اس نے انکار کیا تو اسکو معزول کرکے بجائے اس کے حرث بن عمرو بن حجر کندی کو حاکم بنایا پہر اسکو انوشیروان نے حاکم بنایا تا آنکہ حرث اعرج غسانی نے یوم حلیمہ اسکو قتل کیا جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا بعد ازان عمرو بن ہند بادشاہ ہوا ہند کا نام یا نہ تہا یہہ امرء القیس بن حجر کی پہوپہی تہی عمرو بن ہند کو محرق ثانی بہی کہتے ہین اس لحاظ سے کہ اس نے بنو دارم کو قبیلہ تمیم سے جلادیا تہا کیونکہ انہون نے اوس کے بہائی کو قتل کرڈالا تہا جب اسکی خبر عمرو بن ہند کو ہوئی تو اس نے قسم کہائی کہ بعوض ایک خون کے ہین اون مین سے سو آدمیون کو جلادونگا چنانچہ ایسا ہی کیا سولہ برس اس نے زمانہ حکومت انوشیروان مین حکمرانی کی بعد ازان اسکا بہائی قابوس بن ہند حاکم ہوا یہہ اعرج تہا اسکو بنو یشکر مین سے کسی نے مارڈالا تہا پس بجاے اس کے انوشیروان نے حیرہ پر اپنے کسی مرزبان کو مقرر کیا جب عرب نے اس کی

اطاعت نہ کی تو مجبور ہو کر منذر بن منذر بن ماء السماء کو حاکم بنایا منذر تخت
حکومت پر بیٹھتے ہی شام کیطرف اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو بڑھا حرث اعرج
غسانی نے اسکو بھی مار ڈالا تب بجائے اس کے اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا
یہہ ملوک حیرہ مین سے زیادہ مشہور ہے عرب کے وفود اس کے پاس بکثرت آئے
اس نے بنو جفنہ سے بہت آدمیون کو گرفتار کرلیا یہہ عدی بن زید کی تحریک سے
نصرانی ہو گیا اور اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا پھر عدی بن زید کو کسی شبہہ سے قید
کردیا جب کسرےٰ نے عدی کے بھائی کے سفارش سے عدی کی سفارش کی تو
نعمان نے اسکو حالت قید ہی مین مار ڈالا عدی کا لڑکا زید جب بڑا ہوا تو کسرےٰ
نے اسکو اپنا ترجمان مقرر کیا اس نے کسرےٰ ابرویز کو نعمان سے بدظن کردیا اور
اس کے ساتھہ جنگ فارس و روم مین شامل ہوا فارس کو ہزیمت ہوئی اور
نعمان ایک گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ سے بھاگا کسرےٰ نے اس سے گھوڑا
طلب کیا اس نے گھوڑا دینے سے اعراض کیا اور ایاس بن قبیصہ نے اپنا گھوڑا
دیدیا بعد اس واقعہ کے نعمان وفد ہو کر کسرےٰ کے پاس آیا کسرےٰ نے اس کو
مار ڈالا اور بجائے اس کے حیرہ پر ایاس بن قبیصہ کو حاکم بنایا لیکن عرب نے
نعمان کے مارے جانے سے اسکی اطاعت نہ کی اور نہ اسکی حکومت مستقل طور پر رہی
پھر ایاس کے مرنے کے بعد حیرہ پر فارس کیطرف سے آل منذر زیر نگرانی مرزبان
فارس حکومت کرنے لگے تا آنکہ مسلمانون کی عالمگیر فتوحات نے حیرہ کو اپنے
جھنڈے کے نیچے لیلیا۔

بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو نصر بتون کی عبادت کرتے تھے
سب سے پہلے نعمان بن شقیقہ نصرانی ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نعمان ثانی عیسائی
ہوا اس کے بعد عرب نے ان سب اطراف وجوانب کا اس کے لڑکے منذر کو

حاکم بنایا تھا جسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لشکر نے مار ڈالا۔ تواریخ الامم مین لکھا ہے کہ بنو نصر وغیرہ سے حیرہ کے ملوک پچیس ۲۵ نفر چھہ سو ۶۰۰ برس کی مدت مین ہوئے ہین واللہ اعلم۔ یہہ ترتیب طبری وجرجانی کی ترتیب سے بہت ملتی ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

شجرہ ملوک حیرہ

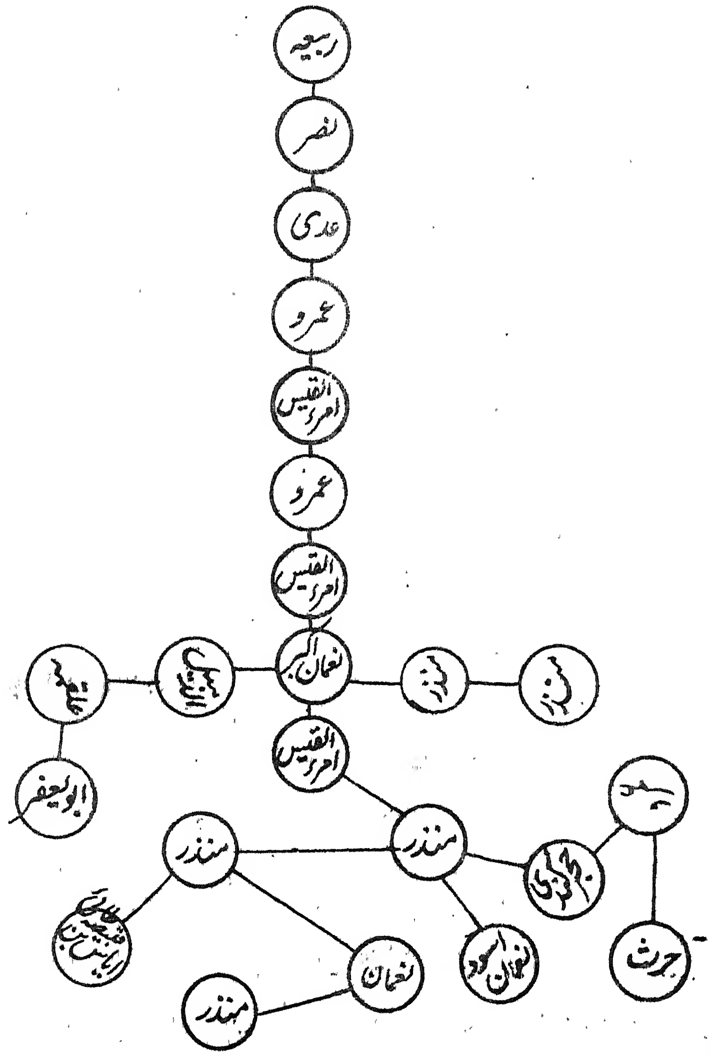

ملوک کندہ

طبری بروایت ہشام تحریر کرتا ہے کہ شرفا حمیر ملوک حمیر کی کارپردازی کرتے تھے ازانجملہ حسان بن تبع کا کارپرداز عمرو بن حجر سردار کندہ تھا اسکا باپ حجر وہ ہے جسکو عرب آکل المرار کہتا ہے اور یہہ حجر لڑکا ہے عمرو بن معاویہ بن حرث اصغر ابن معاویہ بن حرث اکبر ابن معاویہ بن کندہ کا اور مادری بہائی ہے حسان تبع کا جب حسان نے بلاد عرب پر چڑہائی کی اور حجاز کیطرف گیا تو بوقت واپسی معد ابن عدنان پر اپنے بہائی حجر بن عمرو کو والی مقرر کیا اس نے نہایت نیک سیرتی سے امنین بسر کی اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا عمرو مقصور حاکم ہوا پہر آگے چلکر ہشام سے روایت کرتا ہے کہ جب حسان نے جدیس پر فوج کشی کی تو حمیر مین اسکو اپنا نایب کر گیا پس جبکہ وہ مارا گیا اور اوس کے بعد اوسکا بہائی عمرو بن تبع حکمرا ہوا تو اس نے اپنے بہائی حسان بن تبع کی لڑکی سے عمرو بن حجر کا عقد کر دیا۔ بنو حمیر نے اس عقد کرنے سے بہت شور وغل مچایا لیکن اونکی ایک نہ سُنی گئی بعد چندے بطن بنت حسان او صُلب عمرو بن حجر سے حرث بن عمرو پیدا ہوا اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن مثون اصغر (حسان کی اولاد سے) حاکم بنایا گیا اسوجہ سے کہ تبع بن حسان کی عقل زایل ہو گئی تہی عبد کلال نصرانی مذہب رکہتا تہا اور اپنی قوم کے ساتہہ بُرائی سے پیش آتا تہا لوگ اسکی کج خلقی سے آزردہ تہے غالبًا اسی سبب سے بنو حمیر نے اس حیلہ سے کہ اس نے ایک غسانی کو اپنا مشیر بنا لیا تہا مار ڈالا اس کے بعد تبع بن حسان اچہا ہو گیا لوگون نے اسکو حاکم بنا لیا بنو حمیر اور عرب اس سے دب گئے اس نے اپنے ہمشیر زادہ حرث بن عمرو بن حجر کندی کو بسر گروہی ایک عظیم الشان لشکر کے بلاد معد و حیرہ کیطرف روانہ کیا نعمان بن امرء القیس بن شقیقہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی مین

نعمان معہ چند اپنے اہل بیت کے مارا گیا اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بہاگ نکلے اور منذر بن نعمان اکبر اور اسکی مان ماء السماء نکلگئی اسیوقت سے آل نعمان کی حکومت جاتی رہی اور حرث بن عمرو کل اون بلاد کا حکمران ہوگیا جنپر آل نعمان حکومت کرتے تہے۔

عام مورخین کا یہہ بیان ہے کہ جب حرث بن عمرو بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اسکی سطوت و غلبہ نے ایک طرحکی شہرت حاصل کرلی اوسوقت ملوک حیرہ سے چہیڑ چہاڑ شروع کردیا (حیرہ مین اندنون منذر بن امرء القیس حکومت کرتا تہا) اسی اثناء مین کسرے قباد بعد اپنے باپ فیروز بن یزدجرد کے تخت فارس پر بیٹہا یہہ مانی زندیق کے مقلدین مین سے تہا اس نے منذر کو اپنے مذہب کی دعوت دی منذر نے انکار کیا اور حرث بن عمرو نے اوس کے مذہب کو اختیار کرلیا اسیوجہ سے کسرے قباد نے اسکو عرب کا حاکم بنادیا اور حیرہ مین اسکو رہنے کا حکم دیا اس کے بعد قباد مرگیا بجاے اس کے اسکا لڑکا انوشیروان تخت نشین ہوا اس نے حیرہ کی حکومت پہر منذر کو دیدی اور حرث بن عمرو کو نہر سواد دیکر راضی کردیا پہر حرث نے ملک عرب کو اپنے لڑکون مین اس طرحپر تقسیم کیا کہ حجر کو بنو اسد پر اور شرحبیل کو بنو سعد و رباب پر اور سلمہ کو بکر و تغلب پر اور معدیکرب کو قیس و کنانہ پر حکمران کردیا بعضے کہتے ہین کہ سلمہ حنظلہ و تغلب پر اور شرحبیل بنیسعد و رباب و بکر پر حاکم بنایا گیا اور قیس بن الحرث بعد چندے انمین آملے تہے کتاب الاغانی مین لکہا ہے کہ اسکا لڑکا شرحبیل - بکر وایل پر اور حنظلہ بنو اسد اور بنو عمرو بن تمیم کی ایک گروہ اور رباب پر اور علقا یعنی معدیکرب قیس پر سلمہ بن الحرث بنو تغلب و نمر بن قاسط و نمر بن زید مناۃ پر حکمران ہوا - انتہی کلام الاغانی۔

شرحبیل اور اس کے بہائی سلمہ مین ناصافی ہوگئی مابین بصرہ وکوفہ۔ یمامہ سے سات منزل پر کلاب سے لڑے کلاب کے طرف سفیان بن مجاشع بن دارم (سلمہ کا دوست) اپنے برادران مادری کو لیکر بڑہا بعد اس کے سلمہ مع اپنے ہمراہیون کے آپہونچا بڑی گہمسام لڑائی ہوئی بنو حنظلہ۔ عمرو بن تمیم۔ رباب بکر بن وایل کو ہزیمت ہوئی اور بنو سعد مع اپنے ہمراہیون کے واپس ہوئے اس اثناء مین سلمہ کیطرف سے کسی نے باآواز بلند کہا "جو شخص شرحبیل کو مار ڈالیگا اسکو سو اونٹ دیئے جائینگے" اس آواز کے سُنتے ہی بنو سعد پہر لوٹ پڑے اور پہلے سے زیادہ مستعد ہوکر لڑے اس لڑائی مین عصیم بن نعمان بن مالک بن غیاث بن سعد بن زہیر بن بکر بن حبیب تغلبی نے شرحبیل کو مار ڈالا۔ شرحبیل کے مارے جانے سے لڑائی کا خاتمہ ہوگیا جب اسکی خبر اس کے بہائی معدیکرب کو پہونچی تو وہ صدمۂ رنج والم سے مجنون ہوگیا اور اوسی حالت جنون مین مرگیا بنو سعد نے کامیابی کے بعد شرحبیل کے اہل وعیال کو قید کرنا چاہا تہا لیکن عوف بن شحنہ بن الحرث بن عطارد بن عوف بن سعد بن کعب نے انکو بحفاظت تمام اون کی قوم کے پاس بہیجدیا اس کے بعد سلمہ پر فالج گرا اور اسی صدمہ سے وہ مرگیا۔ حجر بن الحرث ایک مدت تک بنو اسد پر حکمران رہا تا آنکہ اوسنے بضرورت بنو اسد کے پاس بطلب رسد وغلہ اپنا سفیر روانہ کیا بنو اسد نے رسد وغلہ دینے کے عوض اسکے سفیر کو مارا اوس کے خط کی اہانت کی حجر اندنون تہامہ مین تہا جب اسکو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ربیعہ وقیس وکنانہ کو لیکر انپر چڑہ آیا ان کے خون کو مباح کردیا رؤساء ان کے گرفتار کرلیا از انجملہ عبید ابن الابرص کو مع ایک جماعت کے گرفتار کیا بعد چندے عبید ابن الابرص نے ایک شعر لکہکر حجر کے پاس بہیجا جس سے خوش ہوکر حجر نے اسکو آزاد کردیا تہوڑے دنون کے بعد

بنو اسد نے وُفود (ڈیپوٹیشن) حجر کے پاس روانہ کیے جب یہہ حجر کے پاس پہونچگئے تو ایک موقع دیکھہ کر دفعۃً حجر پر حملہ کر کے اسکو مار ڈالا اس قتل کا بانی مبانی علبا بن الحرث کاہل تہا جس کے باپ کو حجر نے مار ڈالا تہا جب اسکی خبر امرء القیس کو پہونچی تو اوس نے یہ قسم کہائی کہ "جب تک بنو اسد سے معاوضہ نہ لونگا کسی دنیاوی چیز سے متمتع نہونگا" امرء القیس چونکہ تنہا بنو اسد کا مقابلہ نکر سکتا تہا اسوجہ سے اوس نے بنو بکر و تغلب سے اعانت چاہی چنانچہ بنو بکر و تغلب نے اسکا ساتہہ دیا بنو اسد میدان جنگ سے بعجلت تمام بہاگ کر منذر بن امرء القیس والی حیرہ کے پاس جاکر پناہ گزین ہوے اور امرء القیس بنو کنانہ پر جا پڑا نہایت سختی سے انکو قتل کیا بعد اس کے بنو اسد کے تعاقب کو چلا لیکن بلا کسی کامیابی کے درماندہ ہو کر واپس آیا اور بنو بکر و تغلب کے چلے جانیکے بعد مو ثر الخیر بن ذی جدن (بادشاہ حمیر) کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا اوس نے پانچسو حمیری اور اوس کے علاوہ ایک گروہ عرب کا اسکے ساتہہ کر دیا منذر نے اپنی قوم کو مجتمع کر لیا اور کسرے انوشیروان نے ایک لشکر اس کے مدد پر روانہ کیا دونوں فریق مین سخت لڑائی ہوئی انجام کار امرء القیس کو ہزیمت ہوئی حمیری اور جو اس کے ہمراہ تہے وہ میدان جنگ سے جان بچا کر بہاگے امرء القیس ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ مین چہپتا پہرتا تہا اور منذر اسکی جستجو کر رہا تہا تا آنکہ امرء القیس قیصر کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر نے اسکی امداد کی لیکن طماح[1] نے اسکی ساری امیدون کا خاتمہ کر دیا

---

[1] طماح ایک شخص کا نام ہے بنو اسد سے - یہہ قیصر کی خدمت مین رہتا تہا -

یعنی بحکمت عملی اسکو زہر دلادیا۔ واللہ اعلم۔

جرجانی کہتا ہے کہ ان ملوک کے بعد یہہ نہین معلوم ہوا کہ پہر ملوک کندہ کو حکومت وسلطنت نصیب ہوئی یا نہین بہرکیف عرب انکو کندۃ الملوک کہتا ہے حسان بن عمرو بن جور۔ تمیم پر اور معاویہ بن شرجبیل بن حصن۔ بنو عامر پر یوم جبلہ حکمران تہے اور جور۔ معاویہ بن حجر آکل المرار پر اور ملک مقصو عمرو بن حجر کو کہتے ہین ابن سعید کہتا ہے کہ ثور بن عفیر بن حرث بن مرۃ بن آدد بن تجیب ابن عبید اللہ بن زید بن کہلان کا لقب کندہ تہا یمن کے بلاد شرقی مین رہتا تہا اسکا دار الحکومت دموں تہا حکومت انمین سے بنو معاویہ بن عنزہ کے خاندان مین رہی ملوک تبابعہ سے انکو مصاہرت[۱] کا تعلق تہا وہ انکو بنو معد بن عدنان پر حجاز مین اپنے طرف سے حکمرانی کرتے رہتے تہے پس اول جو شخص ان مین سے حکمران ہوا وہ حجر آکل المرار ابن عمرو بن معاویہ اکبر ہے اسکو تبع بن کرب نے (جس نے کعبہ پر غلاف چڑہایا) حکومت کی کرسی پر بیٹہایا بعد اس کے عمرو بن حجر پہر اسکا لڑکا حرث مقصو بادشاہ ہوا (جس نے قباد بادشاہ فارس کے کہنے سے مانی زندیق کی اتباع نہ کی اور اسی وجہ سے بنو کلب مین مارا گیا مال و اسباب اسکا لوٹ لیا گیا اس کے لڑکے جو بنو معد پر حکمرانی کرتے تہے وہ بہی اکثر مارے گئے از انجملہ حجر بن حرث بہی مارا گیا جو بنو اسد کا حاکم تہا پہر اسکا لڑکا امرء القیس اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو اوٹہا اور قیصر کے پاس گیا لیکن طماح اسدی کے سازش سے مسموم مارا گیا طماح اسدی نے اس کے نسبت یہہ غلط مشہور کر دیا تہا

[۱] مصاہرت کے لئے اردو زبان مین کوئی لفظ نہین پایا جاتا۔ سسرالی رشتہ دار کو خواہ وہ زوج کے طرف سے ہو یا زوجہ کیطرف سے صہر کہا کرتے ہین۔

کہ امرؤ القیس قیصر کی لڑکی شیفتہ ہے اسیوجہ سے اسکو زہر آلود کپڑا بنا دیا گیا اور اس ذریعہ سے اوس کے ساری امیدون اور ارمان زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ صاحب التواریخ تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے حکومت بنو جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ مین منتقل ہو آئی ان مین سے قیس بن معدیکرب بن جبلہ کی بڑی شہرت ہوئی اہنین مین سے اعشی اور اسکی لڑکی عمرہ ہے جس کی لڑائیون اور غزوات کے اخبار مشہور ہین اسکا بہائی اشعب مسلمان ہو گیا لیکن بعد حضرت سرور کائنات صلعم مرتد ہو گیا ہتا جسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لشکر گرفتار کر لایا ہتا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرین گے۔ اسی کے نسل سے بنو اشعب ہین جنکا ذکر دولت امویہ مین آئیگا۔

کندہ کے بطون سے سکون اور سکاسک ہین سکاسک اسوقت تک شرقی یمن مین ایک ممتاز حالت سے صحر و کہانت مین معروف و مشہور ہین اہنین مین سے تجیب کا بہت بڑا قبیلہ ہے جنین سے اندلس مین بنو حماوج بنو ذی النون۔ بنو الافطس ملوک الطوایف سے ہین۔ واللہ تعالی وارث الارض ومن علیہا۔

اخبار ابناء جفنہ ملوک غسان شام

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ شام مین سب سے پہلے عرب مین سے جس نے حکمرانی کی ہے وہ عمالقہ ہین بعد ازان بنو ارم بن شام۔ جو ارمانین کے نام سے مشہور ہین اور ہم نے اس اختلاف کا ذکر کر دیا ہے جو لوگون نے عمالقہ شام مین کیا ہے کہ آیا وہ عمیلق بن لاوذ بن شام سے ہین یا عمالین بن الیفاز بن عیصو سے۔ مشہور و متعارف یہہ ہے کہ وہ عمیلق بہی لاوذ سے ہین بنو ارم اندلون اطراف شام و عراق مین رہتے تہے۔ ملوک الطوایف سے اور ان سے اکثر معرکہ آرائیان رہین جیسا کہ اس سے پیشتر اسکا ذکر اشارۃً ہو چکا ہے ان عمالقہ کا آخری بادشاہ سمیدع بن ہوثر تہا جسکو یوشع بن نون نے قتل کیا ہے جس زمانہ مین بنی اسرائیل شام پر غالب آئے ہین۔ بعد اس کے بنو ظرب بن حسان (قبیلہ عاملہ عمالیق) مین حکومت چلی آئی انکا آخری حکمران الزباء بنت عمرو بن سمیدع ہتی قضاعہ دیار جزیرہ مین ان کے ہمسائگی مین تہے اور جب انکی ہو بگڑی تو عمالقہ غالب آئے پہر الزباء کے مرنے کے بعد بنو الظرب بن حسان کی حکومت جاتی رہی اوسوقت عرب کی زمام حکومت تنوخ (قبیلہ قضاعہ) نے اپنے ہاتہہ مین لیلی اور وہ تنوخ لڑکا ہے مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسود بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ کا۔ انکے حیرہ اور انبار مین جانے اور رہنے اور ارمانیون کے مجاورت مین رہنے کا حال اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین بروایت مسعودی تنوخ سے تین شخصون نے حکومت کی (۱) نعمان بن عمرو (۲) اسکا لڑکا عمرو ابن نعمان (۳) اسکا بہائی حوار بن عمرو۔ یہہ لوگ روم کیطرف سے حکمران تہے بعد اسکے

تنوخ کے قوا ے حکومت مضمحل ہوگئے اونپر سلیح (لبطون قضاعہ سے) پہر ضجاعم (ضجعم بن سعد بن سلیح کے اولاد سے) غالب آیا اسکا نام عمرو بن حلوان بن عمران بن الحاف تہا تہوڑے دنون کے بعد یہہ لوگ نصرانی ہوگئے روم نے ان کو عرب کی حکومت دیدی ایک مدت تک حکومت انکے قبضہ مین رہی یہہ بلاد سواب (ارض بلقاء) مین رہتے تہے بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے سلیح کو اطراف شام کا حکمران بنایا تہا وہ قیصر طیطش ابن قیصر ماہان تہا۔

ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیح کی دو حکومتین تہین ایک بنو ضجعم کی دوسری بنو عبید کی۔ بنو ضجعم کا دور حکومت ایک زمانہ تک رہا تا آنکہ غسان کو اون پر استیلا و غلبہ حاصل ہوگیا انہون نے اون کے ملک کو اون سے چہین لیا۔ انکا آخری بادشاہ زیاد بن ہبولہ تہا یہ اپنے بقیۃ السیف قوم کو لیکر حجاز کیطرف چلا گیا جنکو حجر آکل المرار والی حجاز نے قتل کرڈالا بعض علما انسب بنو ضجعم اور دوس پر تنوخ کا اطلاق کرتے ہین جنہون نے بحرین مین قیام کیا بعد ازان ضجاعم۔ بریہ شام کیطرف اور دوس۔ بریہ عراق کیطرف چلا گیا اور بنو عبید بن الابرص بن عمرو ابن اشجع بن سلیح۔ حضر پر حکمرانی کرتے رہے جس کے آثار اسوقت تک بریہ سنجار مین باقی ہین انہین مین سے ضیزن بن معاویہ بن عبید مشہور حکمران گزرا ہے جسکو جرامقہ ساطرون کے نام سے مشہور کرتے ہین اسکا قصہ جو سابور کے ساتہہ گزرا ہے مشہور و معروف ہے۔ انتہی کلام ابن سعید

پہر عرب کی ریاست حمیر سے منتقل ہوکر کہلان کے قبضہ مین آگئی اور وہ بلاد حجاز پر حکمران ہوئے اور ازد۔ یمن سے نکلکر بلاد عک مین مابین زبید وزبیع مقیم ہوئے اہل عک سے لڑے اون کے بادشاہ کو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا نے قتل کرڈالا بعض اہل یمن کہتے ہین کہ عک۔ عدنان۔ بن عبد اللہ بن ادد کا

لڑکا ہے اور دار قطنی کہتا ہے کہ یہہ عبد اللہ بن عدثان (بالثاء المثلثۃ و ضم العین) کے نسل سے ہے الغرض پہر وہ ظہران مین آئے اور بنو جرہم سے مکہ مین لڑے بعد اس کے وہ اطراف و جوانب بلاد مین منتشر ہوگئے پس بنو نصر بن الازد شراۃ و عمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب مین اور بنو حارثہ بن عمرو مر الظہران (مکہ) مین قیام پذیر ہوئے اونہین خزاعہ بہی کہتے ہین۔ مسعودی کہتا ہے کہ عمرو مزیقیا جسوقت اثناء سفر مین مقام مکہ پر وارد ہوا تو بنو نصر بن الازد اور عمران الکاہن اور سعدی بن حارثہ بن عمرو وہین ٹہر گئے اور بقیہ لوگ اس کے ہمراہ روانہ ہوئے تا آنکہ مابین بلاد اشعرین و عک دو وادیون زبید و زمع کے درمیان ایک نہر پر ٹہرتے جسکو غسان کہتے تہے پس اون لوگون نے اوس سے پانی پیا اور وہ اسی نام سے موسوم ہوئے پہر ان سے اور سعد سے لڑائیان ہوئین جنمین سعد کو کامیابی ہوئی اور اوس نے انکو شراۃ کیطرف نکال دیا شراۃ ہی کو جبل الازد کہتے ہین یہہ پہاڑ سرزمین شام مین اون پہاڑیون سے ملا ہوا ہے جو مضافات دمشق اور اردن سے ملی ہوئی ہین۔ ابن کلبی کہتا ہے کہ عمرو بن عامر مزیقیا کے اولاد سے جفنہ[1] (جنمین ملوک ہوئے ہین) اور حرث[2] "محرق" (جس نے سب سے پہلے لوگون کو آگ مین جلایا تہا) اور ثعلبہ[3] (یعنی عنقاء) اور حارثہ[4] اور ابو حارثہ[5] و مالک[6] و کعب[7] و وداعہ[8] و عوف[9] و ذہل[10] و وایل[11] ہوئے۔ ذہل۔ نجران کیطرف چلا گیا اُسی سے اُسقف و عبیدہ ہین چونکہ یہہ پچہلے تین اور عمران بن عمر اور ابو حارثہ نے آب غسان نہین پیا اسیوجہ سے غسان نہین کہے جاتے اور اولاد مزیقیا سے (۱) جفنہ (۲) حارثہ (۳) ثعلبہ (۴) مالک (۵) کعب (۶) عوف نے آب غسان استعمال کرنے سے غسان کہلائے گئے۔ بعضے کہتے کہ ثعلبہ اور عوف نے بہی آب غسان

(۲) جوماز ۹۹

نہین استعمال کیا تہا الغرض غسان شام مین پہونچکر ضجاعم اور اون کے قوم سلیح کے قریب مقیم ہوئے غسان کی سرداری ان دلون ثعلبہ بن عمرو بن المجالد بن حرث بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن ابن الازد اور ضجاعم کی حکومت داود اللثق بن ہبولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم کے قبضہ مین تہی یہہ بنو ضجاعم - روم کیطرف سے عرب کے حکمران تہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا غسان نے جو کچھہ عرب کی ریاست بنو ضجاعم کے قبضہ مین تہی اون سے چہین لیا - یہہ وہ زمانہ تہا کہ روم اور فارس مین چہیڑ چہاڑ ہو رہی تہی روم نے اس خیال سے کہ مبادا یہہ گروہ فارس سے نہ ملجائے اسکے سردار ثعلبہ بن عمرو (برادر جذع بن عمرو) سے نامہ و پیام کرکے یہہ معاہدہ کرلیا کہ "اگر کسیوقت عرب بنو غسان سے سرکشی کریگا تو روم چالیس ہزار رومیون سے اوسکی امداد کریگا اور اگر کسیوقت روم کو ضرورت پیش آئیگی تو غسان بیس ہزار جنگ آورون سے مدد کرے" بعد تکمیل معاہدہ روم نے اونکو اپنی طرف سے حکمران مقرر کیا اور اونکی حکومت تسلیم کرلی سب سے پہلے جس نے ان مین سے حکومت کی وہ ثعلبہ بن عمرو بن المجالد ہے بعد اس کے ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا جرجانی لکہتا ہے کہ "بعد ثعلبہ بن عمرو اوسکا لڑکا حرث بن ثعلبہ (جسکو ابن ماریہ بہی کہتے ہین) بعد ازان منذر بن الحرث پہر نعمان بن منذر بن الحرث بعدہ ابو بشر (یا ابو شمر) بن الحرث بن جبلہ ابن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا (بعض نسابین نے اسکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ وہ لڑکا ہے عوف ابن الحرث بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن کا) پہر بعد ابو بشر کے حرث الاعرج ابن ابی شمر پہر عمرو ابن الحرث الاعرج بعد اس کے منذر بن الحرث الاعرج بعدہ الایہم

بن جبلہ بن الحرث بن جبلہ بن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ پہر بعد اسکے اسکا لڑکا جبلہ تخت حکومت پر بیٹہا"۔

مسعودی کہتا ہے کہ پہلے جس نے اون مین سے حکمرانی کی وہ حرث بن عمرو فریقیا ہے بعد ازان حرث بن ثعلبہ بن جفنہ (یعنی ابن ماریہ ذات القرطین) بعدہ نعمان بن الحرث بن جفنہ بن الحرث پہر ابو شمر بن الحارث بن ثعلبہ بن جفنہ بن الحارث پہر اسکا بہائی منذر بن الحارث بعدہ اسکا بہائی جبلہ بن الحارث بعد ازان عوف بن ابی شمر بعدہ حارث بن ابی شمر حکمران ہوا اسی کے عہد حکومت مین جناب رسول مقبول صلعم مبعوث ہوئے اور اس کے طرف بہی شجاع بن وہب اسدیؓ کو نامہ نامی لیکر روانہ فرمایا تہا جسمین اوسکو اسلام کی دعوت دی تہی ایسا ہی ابن اسحاق نے بہی روایت کی ہے نعمان بن منذر اور حارث بن ابی شمر کا ایک زمانہ تہا دونون ریاست و حکومت کیوجہ سے باہم لڑتے رہتے شعراء عرب مثل اعشی اور حسان بن ثابتؓ وغیرہما ان کے پاس قصاید مدحیہ لیکر جاتے تہے۔ پہر بعد حارث بن ابی شمر کے اسکا لڑکا نعمان پہر بعد اس کے جبلہ بن الایہم بن جبلہ حکمران ہوا یہ جبلہ دادا ہے اوس جبلہ کا اس نے اپنے دونون بہائیون شمر و منذر کے بعد حکومت کی۔

اور ابن سعید کہتا ہے کہ پہلے جس نے غسان سے شام پر حکمرانی کی اور بنو ضجاعم کی حکومت چہین لی وہ جفنہ بن فریقیا ہے صاحب تواریخ الامم سے نقل کرتا ہے کہ جب جفنہ حکمرانی کی کرسی پر بیٹہا تو اوس نے جلق (یعنی دمشق) کی بنا ڈالی بینتالیس برس اوس کی حکومت رہی بعد اس کے حکومت نسلاً بعد نسل اس کے لڑکے کرتے رہے تا آنکہ حارث الاعرج ابن ابی شمر کا ظہور ہوا

اسکی مان ماریہ ذات القرطین (بنو جفنہ سے) تھی - ابن قتیبہ کہتا ہے کہ منذر
بن ماء السماء بادشاہ حیرہ نے ایک لاکھ لشکر لیکر اسی حارث پر حملہ کیا تھا جسکا
مقابلہ حارث نے ایک سو قبایل عرب سے کیا تھا جسمین لبید شاعر بھی تھا لبید
نے منذر کے قلب پر حملہ کرکے اون مین سے اکثر کو قتل کر ڈالا بعضے جو بچگئے وہ
بھاگ نکلے بعد اس کے غسان نے منذر کے بقیہ فوج پر حملہ کر کے میدان جنگ
سے بھگا دیا چونکہ حلیمہ بنت الحارث لوگون کو جدال وقتال پر آمادہ کر رہی
تھی جبکہ وہ لڑائی سے جی چراتے نظر آتے تھے اسوجہ سے یہہ لڑائی یوم حلیمہ
کے نام سے موسوم ہوئی اس کے بعد حکومت حارث اعرج ہی کی اولاد مین
رہی تا آنکہ اون مین سے جفنہ بن المنذر حکمران ہوا اسکو محرق اسوجہ سے
کہتے ہین کہ اس نے حیرہ دار السلطنت آل لغمان کو جلا دیا تھا تیئس برس
اسکی حکومت رہی پھر لغمان بن عمرو بن منذر حکمران ہوا جسنے قصر سویدا اور
قصر حارث صیدا کے قریب بنوایا جسکا ذکر نابغہ کے شعر مین ہے اسکا باپ
بادشاہ نہ تھا بلکہ فوج کا سپہ سالار تھا بعد اس کے جبلہ بن لغمان بادشاہ ہوا
اسکا قیام صفین مین تھا اسکو اولاً منذر بن منذر ابن ماء السماء نے ہزیمت
دی تھی لیکن انجام کار اسی روز منذر مارا گیا پھر بعد اس کے انہین مین
نو حکمران یکے بعد دیگرے ہوئے دسوان ابو کرب لغمان بن حارث تھا جسکا
مرثیہ نابغہ نے لکھا ہے اسکا مقام دمشق کے جانب مقام جولان مین تھا بعد اسکے
ایہم بن جبلہ بن حارث بادشاہ ہوا اسکو ایک قبیلہ سے دوسرے کو لڑا دینے کا
بہت بڑا ملکہ حاصل تھا چنانچہ اسکی انہین حرکات سے بعض قبایل عرب
فنا ہو گئے یہی فعل اس نے جسر و عاملہ وغیرہ کے ساتھہ کیا یہہ تدمر مین رہتا تھا
اس کے بعد پھر پانچ بادشاہون نے انہین سے حکومت کی چھٹا ایہم کا

جبلہ بن ایہم تہا جو اسکا آخری بادشاہ ہوا ہے۔ انتہی کلام ابن سعید۔
جبلہ بن ایہم ہی کے عہد حکومت مین اللہ جلشانہ نے اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور فرمایا تہا چنانچہ جب شام کی سرزمین بہی آفتاب اسلام سے منور ہوئی اور اسلامی حکومت نے اپنے سطوت کے پہریرے اوڑائے تو جبلہ بن ایہم مسلمان ہوگیا اور اپنا آبائی ملک وطن چہوڑکر مدینہ منورہ چلا آیا اہل مدینہ نے اسکی سخاوت و دریادلی سے اس کے آنے پر خوشی و مسرت ظاہر کی عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے کمال عزت سے اسکو ٹہیرایا مہاجرین و انصار توقیر کی نگاہون سے دیکہتے تہے بعد چندے اس نے ایک مسلمانکو مارا اور اوس کے پاؤن پکڑکر زمین پر گہسیٹا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے روبرو یہہ مقدمہ پیش کیا گیا۔

عمرؓ (جبلہ سے) تم نے اس شخص کو طمانچہ مارا ہے اور پاؤن پکڑکے گہسیٹا ہے؟

جبلہ۔ ہان مین نے ایسا ہی کیا ہے۔

عمرؓ۔ کیون؟ اس نے کوئی تمہارا قصور کیا تہا؟

جبلہ۔ ایک بازاری معمولی آدمی کے مارنے کے لئے کسی قصور کی ضرورت نہین ہے ان لوگون کو گناہ اور بیگناہ مارنا چاہیے۔

عمرؓ۔ اولاً اسلام نے اسکو جایز نہین رکہا ثانیاً اگر اس نے کچہہ قصور بہی کیا ہوتا تو اسکو میرے روبرو پیش کرتے تمکو خود سزا دینے کا مجاز نہ تہا۔

جبلہ۔ مجاز کیسا؟ جسکو مین خود سزا دیسکون اوسکو امیر المومنین کے روبرو کیون پیش کرون۔

عمرؓ۔ یہہ تقریر تمہاری قابل پذیرائی نہین ہے تمکو یا کسی کو کسی مجرم کے سزا دینے کا اختیار نہین ہے تم سے اسکے عوض مین قصاص لیا جائیگا۔

(۳) جولائی ۹۶

جبلہ۔ مجھکو آپ اس امر کی اجازت دیجیئے کہ مین ایسے دین کو چھوڑ دون جسمین ایکبازاری کے مقابلہ مین ملوک سزا پاتے ہین۔

عمرؓ۔ دیکھو ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو یہہ خیالات تمہاری بربادی کے باعث ہونگے۔

جبلہ۔ مجھکو اسکی پروا نہین ہے اور نہ ایسے دین کی حاجت ہے جس مین بازاری اور ملوک ایک درجہ مین شمار کیئے جائین۔

عمرؓ۔ دیکھہ اس جرم کی سزا مین گردن ماری جائیگی اسلام مین مرتد ہونے کی یہی سزا ہے۔

جبلہ۔ تو کیا میری بہی گردن ماری جائیگی؟ مجھکو حکم دیجیئے کہ مین اس دین کے قید سے آزاد ہو جاؤن مین آج سے اس دین کیطرف مڑکر بہی نہ دیکھونگا۔

عمرؓ۔ مین تجہسے پہلے اس مسلمان کے مارنیکا قصاص لیتا ہون بعد اسکے مرتد ہونے کی وجہ سے تیری گردن زنی کا حکم دیتا ہون۔

جبلہ۔ مجھکو ایک شب کی مہلت دیجیئے تاکہ مین اپنے بارہ مین غور کرلون۔

عمرؓ۔ اچھا مین تجھے ایک شب کی مہلت دیتا ہون۔

عمر فاروقؓ نے یہہ کہکر جبلہ کی حفاظت اور نگہبانی کا حکم دیا جبلہ اوٹھکر اپنے مکان پر آیا اور نگہبانون کی آنکہہ بچاکر قسطنطنیہ چلا گیا اور وہین تا بقاء حیات رہا تا آنکہ سنہ ۲۰ ہجری مین مرگیا۔

بروایت ثقات جبلہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا اور تا عمر خود کردہ پشیمان اور روتا رہا بیان کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابتؓ کے پاس اکثر تحایف بہیجتا تہا اسوجہ سے کہ انہون نے زمانہ جاہلیت مین اسکی اور اوسکی قوم کی مدح لکہی تہی بروایت ابن ہشام شجاع بن وہبؓ کو جناب رسول صلعم نے جبلہ کیطرف روانہ کیا

مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک غسان شام مین گیارہ نفر ہوئے۔ نعمان اور منذر جبلہ و ابوشمر کے بہائی ہین۔ علاوہ آل جفنہ کے شام پر اور لوگون نے بہی حکومت کی ہتی مثلاً حارث اعرج یعنی ابوشمر بن عمرو بن حارث بن عوف اور یہہ عوف دادا ہے ثعلبہ بن عامر قاتل داود اللثق کا اور انہیر ابوجبیلہ بن عبداللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج بن ثعلبہ بن مزیقیا نے بہی حکمرانی کی ہے یہہ ابوجبیلہ وہ ہے جس سے مالک بن عجلان نے یہود یثرب کی شکایت کی ہتی جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔

ابن سعید بروایت صاحب تاریخ الامم تحریر کرتا ہے کہ چہہ سو برس کے عرصہ مین کل ملوک بنو جفنہ بتیس نفر ہوئے غسان کی حکومت شام سے جاتی رہی اونکے ممالک کے مالک بنو طے ہو گئے اور غسان بعد انقراض حکومتِ شام قسطنطنیہ مین رہے پہر جب حکومت قیاصرہ کی بہی منقرض ہو گئی تو بنو غسان جبل سرکش یعنی مابین بحر طبرستان و بحر نیطش مین (جو خلیج قسطنطنیہ سے نکلا ہے) جا کر مقیم ہوئے اسی پہاڑ مین باب الابواب ہے یہین ترک متنصرہ شرکس و ارکس و لاص وکسا کی شاخین ہین اوہین کے شاہتہ فارس و یونان کی بعض نسلین بہی رہتی ہین لیکن ان کل پر شرکس غالب ہین پس قبایل غسان بعد انقراض حکومت قیاصرہ ان پہاڑون مین چلے آئے اور ایک دوسرے مین مل جلکر اپنے انساب کو ضایع کر دیا ہے۔ بعض کا یہہ خیال ہے کہ شرکس غسان کی نسل سے ہین۔ واللہ حکمۃ بالغۃ فی حکمہ۔

اخبار اوس و خزرج ابناء قیلہ

ملوک یثرب

اس سے پیشتر کسیقدر اجمالی کیفیت یثرب[1] کی ہم بیان کر چکے ہین کہ یہہ (شہر یثرب) یثرب بن فانیۃ بن مہلہل بن ارم بن عبیل ابن عوص کا آباد کیا ہوا ہے اور عبیل بہائی ہے عاد کا۔ اور بروایت سہیلی یثرب بیٹا ہے قاید بن عبیل بن مہلائیل ابن عوص بن عملیق بن لاوذ بن ارم کا اور یہہ روایت بہ نسبت اول کے صحیح تر ہے اور ہمارے بیان سے جا سمکا (گروہ عمالقہ سے) حکمران ہوئے

یثرب کی تحقیق [1] یثرب۔ مدینہ منورہ کا قدیمی نام ہے جس کے کہنے کی جناب رسول مقبول صلعم نے ممانعت فرمائی ہے قال ابن الاثیر یثرب اسم مدینۃ النبی صلعم قدیمۃ فغیرها طیبۃ وطابۃ کراهۃ التثریب وهو اللوم والتغییر (ابن اثیر نے کہا ہے کہ یثرب مدینہ نبویہ (صلعم) کا قدیمی نام ہے پس جناب موصوف نے اسکو طیبہ اور طابہ سے بدل دیا بوجہ کراہت تثریب یعنی لوم اور تغیر کے) تاج العروس مین لکھا ہے (یثرب کیضرب (واثرب) بابدال الیاء ہمزۃ کذا فی معجم البلدان اسم للناحیۃ التی منها المدینۃ وقیل للناحیۃ منها وقیل هی (مدینۃ النبی صلعم) سمیت باول من سکنها من ولد سام بن نوح وقیل باسم رجل من العمالقۃ وقیل هو اسم ارضها (یثرب مثل یضرب (یعنی بروزن یضرب) ہے اور اثرب یاء کو ہمزہ سے بدل کر بہی آیا ہے ایسا ہی معجم البلدان مین ہے (یثرب) نام ہے اوس سمت کا جس سمت مین مدینہ ہے اور کہا گیا ہے کہ یہہ اسطرف کے ایک سمت کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی مدینۃ النبی صلعم ہے جو کہ موسوم ہوا ہے اون کے نام سے جو اس مین پہلے اولاد سام بن نوح سے بستے تہے اور کہا گیا ہے کہ یہہ ایک شخص کے نام سے موسوم ہوا ہے جو عمالقہ سے تہا اور کہا گیا ہے کہ یہہ نام اوس سرزمین کا ہے) وروی عن النبی صلعم انہ نہی ان یقال للمدینۃ یثرب وسماها طیبۃ وطابۃ کانہ کرہ الثرب لانہ (باقی صفحہ ۲۳۷ مین)

اوران کے بادشاہ ارقم کی حکومت اور پہر بنی اسرائیل کا انپر غالب آنے اوران کو قتل کرنے اور حجاز کو عمالقہ کے قبضہ سے نکال لینے کا حال کسیقدر معلوم ہوچکا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجاز اس زمانہ مین آباد اور قابل سکونت تہا۔ ہمارے اس بیان کی تائید یہہ واقعہ کررہا ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام کی اطاعت سے انحراف کیا اوراون کے لڑکے اشبوشت کے ہمراہ ہوکر خروج کیا داؤد علیہ السلام معہ سبط یہودا خیبر کیطرف چلے گئے اور انکا لڑکا شام کا مالک بن بیٹہا سات برس تک معہ سبط یہودا خیبر مین رہے تا آنکہ اونکا لڑکا مارا گیا اور داؤد علیہ السلام شام کو واپس آئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی آبادی یثرب سے ملی ہوئی ہتی بلکہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۳۶ کا) فساد فی کلام العرب (اور روایت کی گئی ہے جناب نبی صلعم سے بے شک آپنے منع فرمایا ہے یہہ کہ مدینہ کو یثرب کہا جائے اور نام رکہا ہے آپ نے اسکا طیبہ اور طابہ گویا آپ نے مکروہ جانا یثرب کو کیونکہ وہ کلام عرب مین فساد ہے) اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ یثرب کو یثرب کہنا ناجایز ہے بلکہ اوسکو طیبہ اور طابہ باعتبار حدیث نبوی کہنا چاہئے اور باین ہمہ جو شخص یثرب کہیگا وہ بیشک مرتکب منہی عنہ کا ہوگا محبت کے معنی یہہ نہین ہین کہ محبوب جس نام کے لینے کی ممانعت کرے عاشق اُسیکو پیار سے کہے یہہ محبت نہین ہے بلکہ مخالفت ہے مسلمانونکو اس سے بچنا چاہئے باقی رہا یہہ شبہہ کہ یثرب کو بجائے طیبہ یا طابہ کے مدینہ کیون کہتے ہین اوس کا جواب یہہ ہے کہ لوگ بنظر سہولیت یثرب کو مدینۃ الرسول کہنے لگے پہر رفتہ رفتہ بخیال تخفیف حسب قاعدہ عرب بجائے مدینۃ الرسول کے المدینہ زبان زد ہوگیا جب عجمیون کے ہاتہہ یہہ نام پڑا تو اونہون نے الف ولام کو حذف کردیا اور مدینہ کہنے لگے ان کو شاید اسکی اطلاع ہی نہ ہتی کہ عرب نے اس الف ولام کو بعوض مضاف الیہ کے قایم کیا ہے۔ میرے خیال مین یثرب کو مدینہ کہنے مین کوئی ہرج نہین ہے برعکس یثرب کہنے کے کیونکہ اوسکی ممانعت آگئی ہے۔

خیبر سے بہی متجاوز رہتی ہینے اوسی مقام پر اون بنی اسرائیل کے ٹہرنے کا حال جو کہ
حجاز مین سکونت پذیر ہوگئے تہے اور یہود خیبر اور بنو قریظہ کے اتباع کی کیفیت تحریر
کردی ہے۔

حارثہ مدینہ مین مسعودی کہتا ہے کہ حجاز سیرابی اور تر و تازگی مین عمدہ ترین
بلاد سے تہا چنانچہ وہ لوگ بلاد یثرب مین مقیم ہوئے وہین اونہون نے اپنے
ٹہرنے اور قابل گزران مکانات بناکے آپ ہی اپنی حکمرانی کرنے لگے بعد چندے
قبایل عرب بہی آکر اون مین شامل ہوگئے اور ان کے ساتہہ رہنے لگے انکی زمام
حکومت ملوک بیت المقدس کے قبضہ مین تہی جو بعد سلیمان علیہ السلام کے یروشلیم
کے حکمران ہوئے ہین پس جب مزیقیا ابتداءً یمن سے نکلا اور غسان نے شام پر قبضہ
کرلیا پہر وہ مرگیا اور اسکا لڑکا ثعلبہ عنقا حکمران ہوا اسکے مرنے کے بعد ثعلبہ بن
جفنہ حاکم ہوا اس نے اپنے لڑکے حارثہ پر سختی کی تب حارثہ چند لوگون کو ہمراہ لیکر
یثرب کی طرف چلا آیا اور بنو جفنہ شام مین ٹہرے رہے حارثہ نے یثرب مین پہونچکر
یہود خیبر سے عہد و پیمان لیکر وہین سکونت اختیار کرلی ابن سعید کہتا ہے کہ ان دنون
یمن کا بادشاہ شریب بن کعب تہا یہی اس ملک بوادی کے حکمران تہا تا آنکہ
بوجہ کثرت و غلبہ انکی حکومت منعکس ہوگئی۔

ابوالفرج اصفہانی کتاب الاغانی مین تحریر کرتا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کاہن
اولاد کوہن بن ہارون (علیہ السلام) سے تہے یہہ لوگ اس سے پیشتر کہ ازد۔
سیل عرم کیوجہ سے یمن جدا ہوا اور اوس و خزرج یثرب مین آئین موسیٰ
(علیہ السلام) کے بعد ہی یثرب مین آگئے تہے یثرب مین یہود کے آنے سے پہلے عمالیق
کی نسل سکونت پذیر تہی اور وہی اس کے قدیم باشندہ مین انہین لڑائی و
و شرارت کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تہی اطراف یثرب مین بہی پہیلے ہوئے تہے

چنانچہ مدینہ مین انہین مین سے بنو نغیف اور بنو سعد اور بنو الارزق اور بنو نظرون رہتے تہے حجاز کی حکومت انہین سے ارقم کے ہاتہہ مین تہی انکی حکومت کا دایرہ تیما سے فدک تک پہیلا ہوا تہا مدینہ ایک سرسبز اور اون کے کہیتون اور باغات کا مقام تہا جس زمانہ مین موسیٰ (علیہ السلام) نے بغرض جہاد جابجا فوجین بہیجی تہین تو عمالقہ کیطرف بہی ایک لشکر بنی اسرائیل کا روانہ کیا اور یہہ حکم دیا تہا کہ اون مین سے کوئی باقی و زندہ نرکہا جائے لیکن بنی اسرائیل نے برخلاف اس حکم کے ارقم کے لڑکون کو قتل نکیا پس جب وہ بعد وفات موسیٰ (علیہ السلام) شام مین گئے اور بنی اسرائیل سے ارقم کے لڑکون کے قتل نکرنے کا حال بیان کیا تو بنی اسرائیل نے اونکو شام مین داخل ہونے دیا اور اس معصیت کیوجہ سے بلاد عمالقہ کیطرف اونکو واپس کردیا چنانچہ وہ واپس ہوکر مدینہ مین آ ٹہرے یہہ اولا یہود کے یثرب مین ٹہرنیکا ماجرا ہے بعد اسکے وہ لوگ اطراف مدینہ مین منتشر ہوگئے اپنے حسب حاجت قلعہ۔ باغات۔ مکانات۔ بنائے غرضکہ ایک زمانہ تک ایسی حالت پر رہے۔ تا آنکہ روم۔ شام مین بنی اسرائیل پر غالب آیا اور اوس نے انکو قتل و گرفتار کرنا شروع کیا بنو نضیر بنو قریظہ۔ بنو بہدل حجاز کیطرف بہاگے روم نے انکا تعاقب کیا اثناء راہ مین روم مابین شام و حجاز شدت تشنگی سے ہلاک ہوگئے اور یہہ مقام ثمر الروم کے نام سے موسوم ہوا۔ جب یہہ تینون قبایل مدینہ مین پہونچے تو اونہون نے عالی مدینہ مین قیام اختیار کیا۔ بنو نضیر قریب بہجان اور بنو قریظہ و بنو بہدل نہر بوزہر پر مقیم ہوئے اور جس زمانہ مین اوس و خزرج مدینہ مین آئے ہین اس وقت وہان یہود کے ساتہہ بنو شقمہ۔ بنو ثعلبہ۔ بنو زرعہ۔ بنو قینقاع۔ بنو زید۔ بنو نضیر۔ بنو قریظہ۔ بنو بہدل۔ بنو عوف۔ بنو عصص مقیم تہے بنو زید اور بنو نغیف

بلی سے اور بنو شقمہ۔ غسان سے ہے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے لنسبت بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ یہہ کاہنون (یعنی بیت المقدس کے مجاورون) مین سے ہین جیساکہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا پس جبکہ سیل عزم ہوا اور ازد یمن سے نکلا تو ازد شنوءہ شام (سراۃ) مین اور خزاعہ طوی مین اور غسان بصرے وارض شام مین اور ازد عمان طایف مین اور اوس وخزرج یثرب مین ٹہرے بعض الیمن سے کھلے ہوئے میدانون مین اور بعض دیہاتون مین اپنے اہل وعیال کے ساتھہ مقیم ہوئے اوس وخزرج نہایت تنگی ومصیبت مین پڑگئے اسوجہ سے کہ مدینہ مین نہ تو انکے باغات تھے اور اون کے قبضہ مین کاشتکاری اور چراگاہین تہین حکومت یہود کے قبضہ مین تہی ایک زمانہ تک رعایا خوش باشون کیطرح گزران اوقات کرتے رہے بعد مدت مالک بن عجلان وفد (ڈیپوٹیشن) لیکر ابو جبیلہ غسانی حکمران غسان کے پاس گیا اور اپنے ہمقوم کی تنگی معیشت اور ضیق معاشرت سے اسکو آگاہ کیا ابو جبیلہ نے کہا "تم بہی عجیب آدمی ہو تم نے اوس زمانہ مین اپنے ہمسائون پر کیون نہ قبضہ کرلیا جسوقت ہمنے اپنے اہل شہر کو مغلوب کیا تہا خیر جو کچہہ ہوا اچہا ہوا اب تم جاؤ ہم تمہارے امداد کو آئینگے" مالک بن عجلان یہہ خوشخبری لیکر اپنی قوم مین آیا اور ابو جبیلہ کے آمد کا منتظر رہا تاآنکہ ابو جبیلہ چند کارآزمودہ آدمیون کو لیکر ذی حرض مین آ اوترا اور اوس وخزرج کو اپنی آمد سے آگاہ کیا اور اس خیال سے کہ مبادا یہود اسکی آمد سے مطلع ہوکر قلعہ مین پناہ گزین نہ ہوجاوین اس نے مدینہ کے باہر ایک حوض پر تکلف اور ایک خوشنما مکان بنایا اور یہودیون کی وہین دعوت کی جب یہود اس مکان مین داخل ہوئے تو انکو چن چن کر قتل کرڈالا بعد اس کے اوس نے اوس وخزرج سے متوجہ ہوکر کہا کہ "ان یہودیون کے قتل کے بعد بہی اگر شہر پر قبضہ نہ کرلیا تو

ہین تملوگون کو جلادون گا" ابوجبیلہ یہہ کہکر شام کو واپس آیا اور یہود اور مالک بن عجلان مین آتش عداوت بہڑک اوٹہی بعد چندے جب وہ اس واقعہ کو بہول گئے تو مالک بن عجلان نے بصلاح و مشورہ یہود کی دعوت کی یہود نے دعوت مین آنے سے انکار کیا اور ابوجبیلہ کے غداری اور دہوکہ دینے کا عذر بیان کیا مالک بن عجلان نے کہا کہ مین ابوجبیلہ کیطرح غدّار اور کینہ ور نہین ہون اور نہ مین اسکی طرح تمہارے ساتہہ بدعہدی کرسکتا ہون یہود اسکے کہنے مین آگئے جب وہ لوگ مکان دعوت مین آنے لگے تو مالک نے ان مین سے ستاسی رئیسون کو قتل کیا کچہہ لوگ جو باقی رہ گئے وہ کسیطرح سے اپنی جان بچاکر بہاگ گئے اس واقعہ کے بعد یہود نے جہلّا کر مالک بن عجلان کی صورت اپنے کنائس (گرجے) اور بازارون مین بنائی اور اسپر لعنت و نفرین کرنے لگے الغرض جب مالک نے ابوجبیلہ کے بقیۃ السیف کو اس حیلہ سے ختم کیا تو جو باقی رہ گئے وہ بخوف جان دب گئے اور اوس فتنہ پردازی سے جو اس سے پیشتر کرتے تہے باز آئے اور اوس و خزرج کے بطون سے امداد چاہنے اور ان کے زیر سایہ امن رہنے لگے انتہی کلام الاغانی۔

اوس و خزرج کے بطون

حارثہ بن ثعلبہ کے دو لڑکے تہے (۱) اوس (۲) خزرج۔ ان دونون کی ماں قیلہ بنت الارقم بن عمرو ابن جفنہ تہی بعضے کہتے ہین کہ قیلہ۔ کاہن بن عذرہ کی لڑکی (قبیلہ قضاعہ سے) تہی ایک مدت تک یہہ ایسی حالت مین رہے تاآنکہ انکی نسلی شاخین بڑہین اور ان مین ایک گونہ توانائی اور اپنے دشمنون سے مقاومت کرنے کی طاقت آگئی۔ بنوالاوس کی کل نسلی شاخین مالک بن اوس سے نکلی ہین منجملہ اون کے خطمہ بن جشم بن مالک اور ثعلبہ اور لوذان (یہہ دونون عمرو بن عوف بن مالک کے

(۵) عہدجاہلی ۶۶

نسل سے ہین) اور بنو عوف بن عمرو سے خنش و مالک و کلفہ (یہہ سب بنو عوف بن مالک سے ہین) اور مالک بن عوف سے معاویہ و زید اور زید سے عبید و ضبیعہ و امیہ اور کلفہ بن عوف سے جحجب بن کلفہ اور مالک ابن الاوس ہی سے حارث و کعب پسران خزرج بن عمرو بن مالک اور کعب سے بنو ظفر اور حارث بن الخزرج[1] سے حارثہ و جشم اور جشم[2] سے بنو عبد الاشہل اور راسی (مالک بن الاوس) سے بنو سعد و بنو عامر پسران مرۃ بن مالک ہین پس بنو سعد جحاورہ اور بنو عامر سے عطیہ و امیہ و وایل ہین اور یہہ سب زید بن قیس بن عامر کے نسل سے ہین اور نیز مالک بن الاوس سے بنو اسلم و بنو واقف پسران امرء القیس بن مالک ہین۔ قبیلہ اوس کے یہی بطون ہین اور خزرج بن حارثہ کے کعب و عمرو و عوف و جشم و حارث سے پانچ بطون ہوے پس کعب بن الخزرج سے بنو ساعدۃ بن کعب اور عمرو بن الخزرج سے بنو نجار (یعنی تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو) ہین نجاری قبیلہ کی بہت سی شاخین ہین ازانجملہ بنو مالک۔ بنو عدی۔ بنو مازن۔ بنو دینار ہین اور مالک بن نجار سے مبدول (جسکو عامر کہتے ہین) اور غانم و عمرو اور عمرو سے عدی و معاویہ ہین اور عوف بن الخزرج سے بنو سالم و قواقل اور قواقل سے ثعلبہ و مرضخہ اور سالم بن عوف سے بنو عجلان بن زید بن عصم بن سالم ہین اور جشم بن الخزرج سے بنو غضب بن جشم و تزید بن جشم ہین پس غضب بن جشم سے بنو بیاضہ اور بنو زریق پسران عامر بن زریق بن عبد حارثہ ابن مالک بن غضب اور تزید بن جشم سے بنو سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن ساردہ

---

[1] صاحب سبائک الذہب فی معرفۃ قبایل نے جشم کو حارثہ کا اور حارث کو خزرج کا لڑکا لکھا ہے حالانکہ حارثہ اور جشم دونون حارث بن الخزرج کے لڑکے ہین۔ واللہ اعلم۔

[2] جشم سے علاوہ بنو عبد الاشہل کے بنو حریش اور بنو زغورا اور عبد الاشہل سے بنو زغبہ ہین۔

بن تزید اور حارث بن الخزرج سے بنو خدرہ و بنو حرام پسران عوف بن الحارث بن الخزرج ہین بطون خزرج یہی ہین واللہ اعلم۔

الغرض جسوقت مدینہ مین ان دونون قبیلون اوس و خزرج کی نسل کی ترقی آے دن ہوتی گئی اور ان کے نفوس کی کثرت ہو چلی یہود نے انکی قوت توڑنے اور انکی طاقت کے پریشان کرنے کے غرض سے نقض عہد کر لیا اور اوس عہد پیمانکا لحاظ چہوڑ دیا جو اُن کے بزرگون نے اوس و خزرج کے مورث اعلی سے کیا تہا اور اسوقت تک مدینہ مین یہود ہی کو عزت و ثروت حاصل تہی بعد چندے مالک بن عجلان کا ظہور ہوا جسکا نسب بہی مذکور ہو چکا ہے اس کے ظاہر ہونے سے قبایل مالک و سودہ کی کسیقدر عزت بڑہ گئی پس جب یہود نے بدعہدی کی اور اُس سے بنو اوس و خزرج کو مصیبتون مین گرفتار ہونا پڑا اُسوقت مالک بن عجلان۔ ابو جبیلہ والی غسان کے پاس شام مین گیا اور ابو جبیلہ اسکی مدد کو نکلا (ابو جبیلہ لڑکا ہے عبداللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج کا۔ حبیب بن عبد حارثہ اور اسکا بہائی غانم۔ غسان کے ساتہہ شام کیطرف چلے گئے خزرج کا ساتہہ چہوڑ دیا تہا) جب ابو جبیلہ کے آنے کی خبر ان دونون قبیلہ (یعنی اوس و خزرج) کو ہوئی تو وہ اس کے استقبال کو آئے اور اسکو اس واقعہ سے آگاہ کر دیا کہ یہود تمہارے آنیکی خبر سنکر اپنے قلعات مین پناہ گزین ہو گئے ہین ابو جبیلہ نے یہہ سُنتے ہی بظاہر یمن کا قصد کر دیا جب یہود کو یہہ معلوم ہوا تو وہ اپنے قلعہ سے نکلے ابو جبیلہ نے بمشورہ اوس و خزرج روساء یہود کی دعوت کی اور جب وہ کہانے مین مصروف ہوئے تو اون مین سے ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑا اس واقعہ کے بعد اوس و خزرج کی حکومت کا پہریرہ کامیابی کے ہوا مین لہرانے لگا اور انکے قدم اعالی اور اسافل مدینہ پر جم گیا یہودیونکی

تعداد کم ہوگئی وہ جسقدر رذلت وخواری۔ تباہی ورسوائی مین پڑ گئے اسی قدر ابناء قیلہ کو توانائی وعزت وثروت حاصل ہوگئی غرضکہ یہود کے قبضہ مین سوائے دو ایک قلعہ کے اور کچھہ نہ رہ گیا باقی اطراف یثرب مین جو کچھہ تہا اس کے مالک ابناء قیلہ بن بیٹھے۔

اسلام مدینہ مین

پہر یہہ دونون قبیلہ بعد مغلوبی یہود یثرب مین بکمال عزت و احترام سے بسر کرنے لگے ان کے ہمسایہ (مثل قبایل مضر) ان دونون قبایل کے اخلاف ہوتے اکثر ان دونون قبیلون مین لڑائیان ہوتین ہر ایک کے حلیف ان کے ساتہہ ہوکر اپنے مدمقابل سے لڑتے تہے اس کے مشہور ترین وقایع سے جسمین گہمسان لڑائی ہوئی تہی یوم بعاث ہے جو قبل بعثت جناب رسول صلعم واقع ہوا ہے اسدلون خزرج مین عمرو بن نعمان بن صدقۃ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ اور اوس مین حضیر الکتائب ابن سماک بن عتیک بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل حکمران تہا اور حلفاء خزرج مین اشجع (غطفان سے) جہینہ (قضاعہ سے) اور اوس کے خلفاء مین مزنیہ (احیاء طلحہ بن ایاس سے) قریظہ ونضیر (یہود سے) داخل تہے لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تہا عرب کے دو نہایت عظیم الشان قبیلہ لڑنے کو میدان جنگ مین شمشیر بکف نکلے ہوئے تہے ابتداء خزرج کی کامیابی کی صورت دکہائی دیتی تہی بعد دو پہر حضیر نے اثناء جنگ مین اپنے گہوڑے کو میدان جنگ سے پہیر دیا جس سے اوس اور اوس کے حلفاء کسیقدر پیچہے کو ہٹے خزرج نے یہہ سمجھکر کہ اوس کو ہزیمت ہوئی قدم آگے بڑہائے اور اس مغلطہ مین انکو ہزیمت اوٹہانی پڑی اونکا سردار عمرو بن النعمان مارا گیا اس کے بعد وہ لڑائیون سے تہک گیا یہہ کہ ہر ایک اپنی اپنی کامیابی سے ناامید ہوکر بیٹہہ گئے اور اسلام نے انکو اس خستہ وتباہ

حالت مین دیکھہ لیا جبکہ وہ فتنہ وفساد سے کنارہ کش اور لڑائی سے جی چرا رہے تھے پہر اون مین اہل عقبہ جناب رسول صلعم کے پاس مکہ مین حاضر ہوئے آپ نے اون کو دعوت اسلام دی اور نصرۃ اسلام کے لئے کہا وہ لوگ لوٹ کر اپنی قوم مین آئے اور کل حالات سے آگاہ کیا (جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے) اہل مدینہ (اونکی قوم) نے جناب رسول صلعم کی دعوت کرنے سے آپ کی مدد پر متفق الرائے ہوگئے اندنون خزرج کی سرداری سعد بن عبادۃ اور اوس کی حکومت سعد بن معاذ کے قبضہ مین تھی

خلاصہ اس کلام کا یہہ ہے کہ جب انکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین مبعوث ہونے اور دین اسلام کے لانے اور اہل مکہ کے اعراض کرنے اور جہٹلانے اور تکلیف وایذا دینے کے حالات سے آگاہی ہوئی چونکہ اون مین اور قریش مین بہائی چارا اور مصاہرت کا تعلق تھا اسوجہ سے ابوقیس بن الاسلت کو بنی حرہ بن مالک بن الاوس سے روانہ کیا اس نے اہل مکہ کیطرف ایک بڑا قصیدہ لکھکر بہیجدیا جسمین جناب رسول صلعم کی عزت واحترام کرنے اور اونکو آپ سے لڑنے سے ممانعت کرنے اور آپکو ایذائین نہ دینے کا ذکر تھا اور اُس مین اصحاب فیل کے ہاتھون سے آپ کی بدولت بچنے کا بہی حال مذکور تھا یہہ قصیدہ ۳۵ پینتیس بیتون کا تھا ابن اسحاق نے اسکو کتاب السیر مین تحریر کیا ہے اور پہر جبکہ جناب رسول صلعم ممدوح اپنی قوم کے ایمان لانے سے ناامید ہوئے اُسوقت آپ وفود عرب اور حجاج عرب کو ایام موسم مین دین اسلام اور اسکی نصرت کی دعوت دینے لگے قریش کو یہہ بہی گوارا نہوا اور انہون نے آپکو تبلیغ احکام الہی سے روکنا شروع کیا اور یہہ مشہور کرنے لگے کہ (عیاذاً باللہ) آپ کو جنون ہوگیا ہے آپ کاہن ہین آپکو سحر آتا ہے جیسا کہ اسکا تذکرہ قرآن مجید مین آگیا ہے لیکن آپ بحکم الہی دین اسلام کی دعوت دیتے رہے چنانچہ ایک موسم حج مین عقبہ کے قریب بنو خزرج کے

چھہ[1] شخصو جوانون سے ملاقات ہوئی دو انمین کے بنو نجار بنو غانم بن مالک سے یعنی اسعد[1]
بن زرارۃ بن عدی بن عبید اللہ بن ثعلبہ بن غانم اور عوف[2] بن الحرث بن رفاعہ
بن سواد بن مالک بن غانم اور بنو زریق بن عامر سے رافع[3] بن مالک بن عجلان
بن عمرو بن عامر بن زریق اور بنو غانم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن عبد اللہ بن عمرو
بن الحرث بن ثعلبہ بن الحرث بن حرام بن کعب بن غانم سے کعب[4] بن رئاب بن
غانم اور قطبہ[5] بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غانم بن سواد بن غانم بنو سلمہ سے اور
اور عقبہ[6] بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب غانم بنو عبیدہ سے تھے۔ آپ
نے ان لوگون سے دریافت فرمایا من انتم (تم لوگ کون ہو؟) انلوگون
نے جواب دیا کہ ہملوگ بنو الخزرج ہین پھر آپنے فرمایا من موالی یہود (کیا تم
موالی یہود سے ہو؟) انہون نے اسکا اقبال کرلیا تب آپ نے ارشاد کیا الا
تجلسون اکلمکم (کیا تم نہین بیٹھہ سکتے ہو کہ مین تمسے باتین کرون) وہ لوگ یہہ
سُنکر آپکے روبرو بیٹھہ گئے آپ نے اون کو توحید کی تعلیم دی اسلام کو
پیش کیا قرآن کے نورانی آیتین پڑہین۔ وہ لوگ آپسمین سرگوشیان کرنے لگے
ایک دوسرے کے کان مین جہک کے کہنے لگے "جو یہہ کہہ رہے ہین یکہہ لو بخدا یہہ
وہی نبی ہین جنکے مبعوث ہونیکا یہود وعدہ کر رہے تھے دیکھو تاخیر نہ کرو ایسا نہو
کہ وہ ایمان لانے مین تمسے آگے بڑہ جائین" یہہ باتین کرکے انلوگون نے ہاتہہ
بڑہایا اور آپ پر ایمان لائے اور یہہ وعدہ کیا کہ جسوقت ہم اپنی قوم مین پہونچینگے
اون کو آپ کی امداد پر اوبہارینگے۔ آپنے اونکو دعاے خیر و برکت دی اور
یہہ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر جسوقت مدینہ مین پہونچے اور اپنی قوم سے

[1] ابن اثیر نے سات آدمیونکا نام لکھا ہے جو عقبہ اولی مین ایمان لائے تھے دو بنو نجار سے اسعد بن زرارہ و عوف بن الحرث اور دو بنو زریق سے رافع بن عجلان و عامر بن عبد حارثہ ایک بنو سلمہ سے قطبہ بن عامر اور دو بنو عبیدہ سے عقبہ بن عامر و جابر بن عبد اللہ تھے۔

جناب رسول مقبول صلعم کے حالات بیان کئے اور اونکو اسلام کیطرف بلایا رفتہ رفتہ
آپ کا ذکر خیر مدینہ مین اس قدر ہونے لگا کہ کوئی مکان اور کوئی جلسہ انصار کا
آپکے تذکرہ سے خالی نہ تہا انصار کا کوئی شخص ایسا نہ تہا جس کے زبان پر آپ کا
ذکر نہ رہا ہو پہر جب سال آیندہ کا موسم آیا تو بارہ آدمیون نے عقبہ پر آکر آپ کی بیعت کی
یہہ بیعت عقبہ اولی کے نام سے موسوم ہے ان مین چہہ پہلے والے یعنی اسعد بن زرارہ
عوف بن الحرث و معاذ ابن الحرث (یہہ دونون عفراء کے بیٹے ہین) رافع بن مالک
عقبہ بن عامر وغیرہم (رضی اللہ عنہم) اور چہہ دوسرے تین اون مین سے خزرج
کے (یعنی بنو غانم بن عوف سے عبادة بن الصامت بن قیس بن احرم بن فہر بن ثعلبہ
بن غانم اور بنو زریق سے ذکوان بن عبد القیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن
زریق اور بنو سالم سے عباس بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان) اور ایک
بلی بطون قضاعہ سے ابو عبد الرحمن بن زید ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن احرم بن
عمرو بن عمارہ حلیف خزرج اور دو اوس کے تہے (یعنی الہیثم بن التیہان انکا
نام مالک ہے" بن مالک بن عتیک بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل اور
عویم بن ساعدہ از بنو عمرو ابن عوف) ان بزرگون نے آپکے مبارک ہاتہہ
فقط اسلام کی بیعت کی اسوجہ سے کہ اوسوقت تک جہاد فرض نہین ہوا تہا
وہ بیعت یہہ تہی کہ اللہ جل شانہ کا کسی کو شریک نہ کرین ۔ چوری نکرین ۔ زنا
نکرین ۔ قتل نکرین اپنی اولاد[۱] کو نہ قتل کرین ۔ بعد بیعت لینے کے جناب رسول صلعم
نے اون لوگون سے مخاطب ہوکر فرمایا فان وفيتم فلكم الجنة وان
غشيتم من ذلك شيئا فاخذتم بحده فی الدنيا فهو كفارة
له وان سترتم عليها فی الدنيا الی يوم القيامة فامركم الی الله

۱ہ ہندوستان کیطرح عرب مین بہی بعض لوگ عار کیوجہ سے اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے تہے۔

ان شاء عذب وان شاء غفر (پس اگر تم نے اس (عہد) کو پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر ان مین سے تم کسی کے مرتکب ہوگئے اور بعوض اوس کے دنیا مین تمپر حد جاری کی گئی تو وہ اس گناہ کا کفارہ ہوگا اور اگر وہ گناہ دنیا مین قیامت پوشیدہ رہ گیا تو تمہارا معاملہ اللہ تعالی کے ساتھہ ہے اگر اسکی مرضی ہوگی تمکو عذاب دیگا اور اگر چاہے گا تو بخشدیگا)۔

جناب رسول (صلعم) نے یہہ فرماکر مصعب ابن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی کو اون کے ہمراہ کردیا یہہ اونکو قرآن پڑہاتے اور دین اسلام کی تعلیم دیتے اور نماز پڑہاتے اسعد بن زرارہ کے مکان پر رہتے تھے رفتہ رفتہ بنو خزرج مین اسلام کا اسقدر چرچا ہوگیا کہ تہوڑی مدت مین مدینہ کے چالیس آدمی مشرف باسلام ہوئے بعد اس کے اوس کے قبیلہ سے سعد بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل اور اون کے چچا کے لڑکے اسید بن حضیر الکتائب ایمان لائے یہہ دونون بنو عبد الاشہل کے سردار تھے پہر ان دونون بزرگون کے ایمان لانے کے بعد اوس کے ہر بطن مین اسلام نہایت تیزی سے پہیلنے لگا تقریبًا ابناء قیلہ مین کوئی ایسا مکان نہ تہا جس مین دو ایک شخص (خواہ عورت ہون یا مرد) مسلمان نہ ہے ہون سوائے بطون بنی امیہ بن زید و خطمہ و وایل و واقف کے کہ انہون نے ابو قیس بن الاسلت کے رائے سے اتفاق کیا تا آنکہ ابتدائے زمانہ اسلام کا گزر گیا۔

اس کے بعد مصعب ابن عمیر معہ اون چند اہل مدینہ کے جو مسلمان ہوچکے تھے مکہ مین واپس آئے اور سال آیندہ مین آنیکا وعدہ کیا چنانچہ وسط ایام التشریق مین اہل مدینہ تقریبًا تین سو ستر (جنمین عورتین بہی تہین) رسول مقبول (صلعم) کی خدمت مین آئے اور اسلام کی آپ کے مبارک ہاتہہ پر بیعت کی

اور اس امر کا اقرار کیا کہ جو شخص جناب موصوف کو اذیت دینے کا قصد کریگا اسکو وہ مانع ہون گے اگرچہ نوبت بقتال آجائے بعد اس کے آپ نے بارہ نقیب انکے لئے منتخب کئے نو نقیب خزرج سے اور تین اوس سے ۔سب سے پہلے اس عقبہ ثانیہ مین براء بن معرور بطن بنو تزید بن جشم خزرجی نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑہایا بعد ان کے اور لوگ ایمان لائے بیعت کی۔ بعد تکمیل بیعت شیطان نے سر عقبہ پر چلّا کے کہا "اے اہلِ مکہ تم کس غفلت مین ہو یہان تمہارے خلاف بیعت لی جارہی ہے" قریش یہہ سُننے ہی دوڑ پڑے لیکن یہان بیعت تمام ہو چکی تہی مجبور ہو کر اپنی قوم کی جستجو مین چلے اثناء راہ مین سعد بن عبادہ سے ملاقات ہو گئی تنہا پا کر انکو گرفتار کرکے باندہ دیا۔ تا آنکہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل اور حرث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے کہول دیا اسوجہ سے کہ ان دونون سے اور سعد بن عبادہ سے سابق مراسم تہے پہر جب مسلمان مدینہ مین واپس آئے سب نے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تب اس کے بعد بیعت حرب ہوئی جبکہ جناب رسول (صلعم) جہاد کا حکم دیا گیا انصار نے نہایت خوشی سے عُسرت وعشرت تنگی و فراخی رنج وراحت مین لڑنے ساتہہ دینے کا وعدہ کیا اور بکمال طیب خاطر سے اس امر کی بیعت کی کہ آپسمین ایکدوسرے سے نہ لڑینگے۔ ہمیشہ جہان رہینگے حق پر رہین گے اللہ تعالیٰ کے بارے مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرین گے

پس جب بیعت عقبہ تمام ہوئی اور اللہ جل شانہ نے اپنے نبی کو جہاد کا حکم دیا تو اون لوگون کو (جو مکہ مین مشرکین کے ہاتہہ تکلیفین اوٹہاتے تہے) یہہ حکم دیا گیا کہ وہ مکہ چہوڑ کر مدینہ مین اپنے بہائیون انصار سے جاملین چنانچہ اصحاب رسول (صلعم) مکہ سے ہجرت کرنے لگے اور جناب موصوف (صلعم) بانتظار حکم ربانی مکہ مین ٹہرے رہے ابن اسحاق نے مہاجرین کے اسماء مبارک بالتوضیح

(۴) جولائی ۹۹

تحریر کیا ہے منجملہ اون لوگون کے جنہون نے ہجرت کی عمر رضہ ابن الخطاب اور اون کے
بہائی زید اور طلحہ بن عبید اللہ و حمزۃ ابن عبد المطلب و زید بن حارثہ و
انیسہ و ابو کبشہ (موالی رسول اللہ صلعم) و عبد الرحمن بن عوف و زبیر بن العوام
و عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تہے بعد اسکے جناب رسول صلعم کو
حکم ہجرت ہوا پس آپ نے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے خوابگاہ
مین علی (کرم اللہ وجہہ) کو سولا کر مدینہ کو روانہ ہوئے جسوقت آپ مدینہ مین
رونق افروز ہوئے بنو الاوس مین کلثوم بن مسطعم بن امرء القیس بن الحرث ابن
زید بن عبید بن مالک بن عوف کے مکان پر فروکش ہوئے ان دنون خزرج
کی سرداری عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے قبضہ مین تہی (ابی بیٹا ہے مالک بن
الحرث بن عبید کا اور مادر عبید کا نام سلول تہا اور عبید لڑکا ہے مالک بن
سالم بن غانم ابن عوف بن غانم بن مالک بن نجار کا) اور بنو الاوس کی حکومت
ابو عامر بن عبد عمرو ابن صیفی بن نعمان (ضبیعہ بن زید کے ایک لڑکے کی اولاد) کے
ہاتہہ مین تہی جسوقت اس نے نبی صلعم کے خدمت مین اپنی قوم کو مجتمع ہوتے دیکہا تو حسد
بغض سے مکہ کو بہاگ گیا اور جب مکہ مفتوح ہوا تو طایف چلا گیا اور پہر جب طایف بہی
فتح ہو گیا تو شام کیطرف چلا گیا اور وہین مر گیا۔ پہر حضرت صلعم ابو ایوب انصاری
کے یہان رونق افروز ہوئے تا آنکہ آپکا حجرہ اور مسجد تیار ہو گئی اور آپ وہان سے
اوٹہہ کر اپنے حجرہ مبارک مین آرہے اور مہاجرین بہی رفتہ رفتہ آپ سے آملے اور
اسلام تقریباً کل اوس اور خزرج مین پہیل گیا اور اسی روز سے اہل مدینہ انصار
کہلائے جانے لگے اسوجہ سے کہ انہون نے دین محمدی کی مدد کی جناب رسول صلعم کو
اپنے یہان ٹہیرایا جناب موصوف نے ایک خطبہ مین انصار کے فضائل اور اونکی
جمعیت کو بیان فرما کے مہاجرین اور انصار کے لئے ایک کتاب تحریر کرائی اور یہود سے بہی

عہد و پیمان کیا گیا اور وہ اپنے دین و ملت اور اموال پر قایم رکھے گئے جیسا کہ ابن اسحاق نے اسکی تصریح کی ہے بعد اس کے جناب رسول صلعم سے اور ان کی قوم سے لڑائیاں شروع ہوئین آپ اون پر متعدد حملے بغرض علاء کلمۃ اللہ کرنے لگے اور آپ کو اسمین غلبہ اور استیلاء حاصل ہوتا گیا جیسا کہ ہم سیرۃ النبی صلعم مین مفصل بیان کرین گے ۔ ان سب معرکون مین انصار نے آپ کا ساتھہ دیا جان و مال سے آپ کے ہمرکاب سے انہین کے اکثر رؤساء و شرفاء بعض بعض لڑائیون مین شہید ہوگئے اسی اثناء مین اون یہود نے مہاجرین اور انصار سے عہد شکنی کی جو یثرب مین رہتے تھے اور اوس عہدنامہ کا پاس نہ کیا جو رسول اللہ صلعم نے اونکو لکھدیا تھا اسیوجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے نبی برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اون یہود سے لڑنے کا حکم دیا آپ نے اون کا یکے بعد دیگرے محاصرہ کرنا شروع کر دیا۔ بہرکیف بنو قینقاع نے بدعہدی کی مسلمانون سے بحالت غفلت بھڑ گئے اور ایک مسلمان کو شہید کر ڈالا اسوجہ سے ان کا محاصرہ کیا گیا خزرج کی سفارش سے یہہ جلاء وطن کئے گئے اور بنو نضیر اور قریظہ کا یہہ واقعہ ہوا کہ ان مین سے بعض مار ڈالے گئے اور بعضے جلاء وطن کر دیئے گئے بنو نضیر کا واقعہ بعد جنگ اُحد و بیر معونہ کے ہوا ہے جناب رسول مقبول صلعم بنو نضیر کے پاس اون دونون عامریون کے خونبہا کے بارے مین گفتگو کرنے کو تشریف لیگئے تھے جسکو عمرو بن امیہ نے مار ڈالا تھا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرین گے پس بنو نضیر نے مکر و حیلہ سے آپ کے قتل کرنے کا مشورہ کر لیا جناب رسول اللہ صلعم کو وحی کے ذریعہ سے اسکی اطلاع ہوئی آپ نے بحکم الہی انکا محاصرہ کیا انجام کار جلاوطن ہو کر نکل گئے بعض اونمین کے خیبر اور بعض بنو قریظہ مین جا کر مل گئے اور بنو نضیر نے خلاف عہد یہ کیا کہ انہون نے غزوہ خندق مین قریش کی مدد کی تہی پس جب جناب رسول اللہ صلعم

اوس غزوہ سے فارغ ہوئے تو بحکم الہی آپنے انکا محاصرہ کیا پچیس ۲۵ شبانہ روز انکو محاصرہ
مین رکہا اوس نے انکی شفاعت وسفارش کی اور یہہ عرض کیا کہ بنو نضیر کو ہم کو
اوسی طرح مرحمت فرمائے جیسا کہ آپ نے بنو قینقاع کی بابت خزرج کی سفارش
قبول فرمائی ہے پہر اس کے لئے سعد بن معاذؓ حکم مقرر کئے گئے یہہ غزوہ خندق سے
زخمی ہوکر آئے تہے مسجد مین رکہے گئے تہے غرضکہ مسجد سے حکم کے لئے بلائے گئے جناب
رسول اللہ صلعم نے سعد سے متوجہ ہوکر ارشاد کیا بم تحکم فی ھولاء
(ان کے بارے مین تو کیا حکم دیتا ہے) سعد نے عرض کیا کہ انکی گردنین ماری
جائین ان کے مال و اسباب لوٹ لئے جائین عورتین گرفتار کرلیجائین جناب
رسول اللہ صلعم نے یہہ سنکر فرمایا حکمت بحکم اللہ (تو نے وہی فیصلہ کیا جو
اللہ تعالی کا حکم تہا) پس اونکی گردنین ماری گئین وہ لوگ چہہ ۶۰۰ سو سے لیکر نو ۹۰۰ سو
کے اندر تہے۔ پہر سنہ مین بعد حدیبیہ کے آپ نے خیبر کیطرف رخ فرمایا انکا آپ نے
محاصرہ کیا اور بزور تیغ خیبر کو فتح کرکے یہودیون کو قتل کیا انکی عورتونکو قید کرلیا
منجملہ اون کے صفیہ بنت حی بن اخطب (رضی اللہ عنہا) بہی تہین انکا باپ بنو قریظہ
کے ساتہہ مارا گیا اور یہہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے عقد مین تہین اسکو
محمد بن مسلمہ نے مار ڈالا تہا جبکہ انہون نے بحکم رسول اللہ صلعم چہہ آدمیون کو لیکر
غزا کیا تہا پس جب خیبر مفتوح ہوا تو صفیہ (رضی اللہ عنہا) بوقت تقسیم مال غنائم و
قیدی عورتین آپ کے حصہ مین آئین اس لڑائی مین آپکے ہمراہ ایکہزار چارسو
پیادے اور دو ۲۰۰ سو سوار تہے انہین مین خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا بعد اس کے
یہود سے اس امر پر عہد کیا گیا کہ وہ نصف زراعت و باغات خراج مین دیا کرین
اور نصف وہ لین چنانچہ یہود تا زمانہ خلافت عمرؓ خیبر مین رہے جب آپکا دور خلافت
آیا تو انہون نے اونکو جلاء وطن کردیا۔

اور جب ۸ھ ہجری مین مکہ فتح ہوا اور اس کے بعد غزوہ حنین ہوا اور جناب رسول اللہ (صلعم) اہل اسلام قریش وغیرہم پر اموال غنیمت تقسیم فرمانے لگے اوسوقت بعض منافقین کے کہنے سننے سے انصار (رضی اللہ عنہم) کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ اب جونکہ مکہ فتح ہوگیا ہے اور آپکی قوم نے آپ کے دین پر اتفاق کرلیا ہے تو رسول اللہ (صلعم) اپنے ہی شہر و ملک مین قیام فرمائینگے اور اسی صدمہ سے آپس مین یہہ کہنے لگے کہ "ہماری تلواروں سے اون کے خون ٹپک رہے ہین اور ہمارے غنایم اون مین تقسیم کئے جاتے ہین" جب اسکی خبر جناب موصوف (صلعم) کو پہونچی تو آپنے ان کو ایک جلسہ مین جمع کرکے ارشاد فرمایا یا معشر الانصار ما الذی بلغکم عنی (اے گروہ انصار تمکو میریطرف سے کیا خبر پہونچی ہے) انصار نے واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا الم تکونوا ضلالا فہداکم اللہ بی وعالۃ فاغناکم اللہ ومتفرقین فجمعکم اللہ (کیا تم گمراہ نہ تھے؟ کہ اللہ تعالی نے میرے ذریعہ سے تمکو ہدایت کی! اور کیا محتاج نہ تھے؟ پس اللہ تعالی نے تمکو غنی کردیا! اور کیا متفرق نہ تھے؟ پس اللہ تعالی نے تمکو ایکجا کردیا) فقالوا اللہ ورسولہ امن (انصار نے کہا اللہ اور اوس کے رسول کو ہم چاہتے ہین) فقال لو شئتم لقلتم جئتنا طریدا فآویناک ومکذبا فصدقناک و لکن واللہ انی لاعطی رجالا استالفہم علی الدین وغیرہم احب الی۔ الا ترضون ان ینقلب الناس بالشاء والبعیر وتنقلبون برسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الی رحالکم اما والذی نفسی بیدہ لولا الہجرۃ لکنت امرا من

(۷)

الانصار الناس دثار وانتم شعار ولو سلك الناس شعبا و سلكت الانصار شعبا لسلكت شعب الانصار (جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم بھگائے ہوئے آئے پس ہم نے تم کو جگہہ دی اور آئے تم جھٹلائے ہوئے پس ہمنے تمہاری تصدیق کی لیکن خدا کی قسم ہے کہ مین انلوگون کو اسوجہ سے دیتا ہون کہ انکو دین کیطرف مالوف کرون نہ اسوجہ سے کہ وہ مجھے اورون سے محبوب ترہین کیا تم اس سے راضی نہو گے کہ اور لوگ تو بکریان اور اونٹ لیکر واپس جائین اور تملوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے جائے قیام کو واپس جاؤ۔ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اُسکی جس کے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر ہجرت نہوتی تو مین بھی ایک شخص انصار مین سے ہوتا اور لوگ باہر کے کپڑے مین اور تم اندر کے کپڑے ہوتے یعنی اور لوگ عام ہین اور تم لوگ خاص ہو اور اگر اور لوگ ایک راہ اختیار کرتے اور انصار دوسرا راستہ چلتے تو مین بے شک انصار کے راستہ کو اختیار کرتا) انصار (رضی اللہ عنہم) یہہ کلمات تشفی آمیز سنکر خوش ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مدینہ منورہ کو واپس آئے پس جناب موصوف (صلعم) انہین مین رہے تا آنکہ اللہ تعالی نے انکو دنیا سے اپنے جوار رحمت مین بُلا لیا۔

اور پھر جب جناب رسول اللہ (صلعم) کا یوم وفات آیا تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ بن کعب مین مجتمع ہوئے اور خزرج سعد بن عبادہ کے بیعت کو بلائے گئے پس وہ لوگ قریش سے کہنے لگے منا امیر و منکم امیر (ایک ہم مین سے امیر ہو اور ایک تم مین سے امیر ہو) لیکن مہاجرین (رضی اللہ عنہم) نے اس سے انکار کیا اس استدلال سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تمہارے ساتھہ

جس سلوک کی وصیت کی تھی پس اگر امارت تمہارے لئے ہوتی تو تمکو وصیت کیجاتی نہ کی مہاجرین کو اور اس وصیت کو رسول اللہ (صلعم) نے خطبہ مین بیان فرمایا تھا جس کے بعد پھر خطبہ پڑھنے کی نوبت نہین آئی'' انصارؓ یہہ سنکر خاموش ہو رہے اور بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحرث بن الخزرجؓ اوٹھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اس کے بعد لوگون نے بیعت کرنی شروع کردی حباب بن منذر بن الجموح بن حرام بن کعب بن غانم بن سلمہ بن سعد نے کہا اے بشیرؓ تمنے امارت کے لئے اپنے ابن عم کو منتخب کیا" بشیرؓ نے جواب دیا نہین! بلکہ مین نے یہہ نازیبا سمجھا کہ مین اوس امر کے لئے ایسے لوگون سے منازعت کرون جسکو اللہ تعالی نے اون کے لئے بنایا ہے" الغرض جب اوس نے بشیرؓ بن سعد کا یہہ فعل دیکھا اور وہ خزرج کی امارت پر راضی نہ تھے پس اونہون نے بھی ابوبکرؓ کی بیعت کرلی اور سعد نے بیعت سے انکار کیا اور شام کیطرف چلے گئے تا آنکہ وہین انتقال کیا۔ لوگون کا یہہ زعم ہے کہ انکو جن نے مار ڈالا ہے اور اسکی سند مین یہہ شعر پڑہا کرتے تھے

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ
فرمیناہ بسہمین فلم نخط فوادہ

اس کے بعد اس کے لڑکے قیس کو ایک گونہ عنا حاصل ہوگیا اور فتوحات اسلام مین اس نے بھی معقول حصہ لیا۔ جس زمانہ مین جناب امیر (علیہ السلام) اور معاویہؓ سے لڑائیان ہو رہی تہین اوس وقت یہہ جناب امیر کے متعلقین سے تھے اور جب یزید بن معاویہ حکمران ہوا اور اسکی بدعات اور ظلم اور ناحق کوشی حق پوشی کا عالم مین ظہور ہوا تو انہون نے دینی جوش سے عبد اللہ بن الزبیر کی بیعت کی عبد اللہ ابن الزبیر اور یزید سے لڑائی ہوئی جسمین انصارؓ کو

پسپا ہونا پڑا لشکریان یزید نے بہت بڑے بڑے ظلم کئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن مہاجرین اور انصار (رضی اللہ عنہم) سے ستر بدری شہید ہوئے اور عبداللہ بن حنظلہ بھی (جو عبداللہ ابن الزبیر کیطرف سے امیر لشکر تھے (اس معرکہ مین مرتبہ شہادت کو پہونچے یہہ منجملہ اون ظلمون کے تہا جو یزید سے سرزد ہوئے۔ ان واقعات کے بعد حکومت اسلامیہ کو ایک گونہ مضبوطی ہوگئی اور دولت عرب اطراف وجوانب ممالک مین پہیل گئی اور قبائل مہاجرین و انصار (رضی اللہ عنہم) اعراق وشام واندلس وافریقہ ومغرب مین متفرق ہوگئے پس بنابراین ابناء قبلہ بہی ادہر اودہر نکل گئے اور سرزمین مدینہ اون سے خالی ہوگئی اور وہان سے ان کے نشانات بہی ایسا ہی فنا ہوگئے جیساکہ اور امتون کے آثار محو ہوچکے تہے وتلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم والله وارث الارض ومن عليها و هو خير الوارثين لاخالق سواه ولا معبود الا اياه۔

شجرۂ انساب بنوخزرج واوس ابناء قیلہ

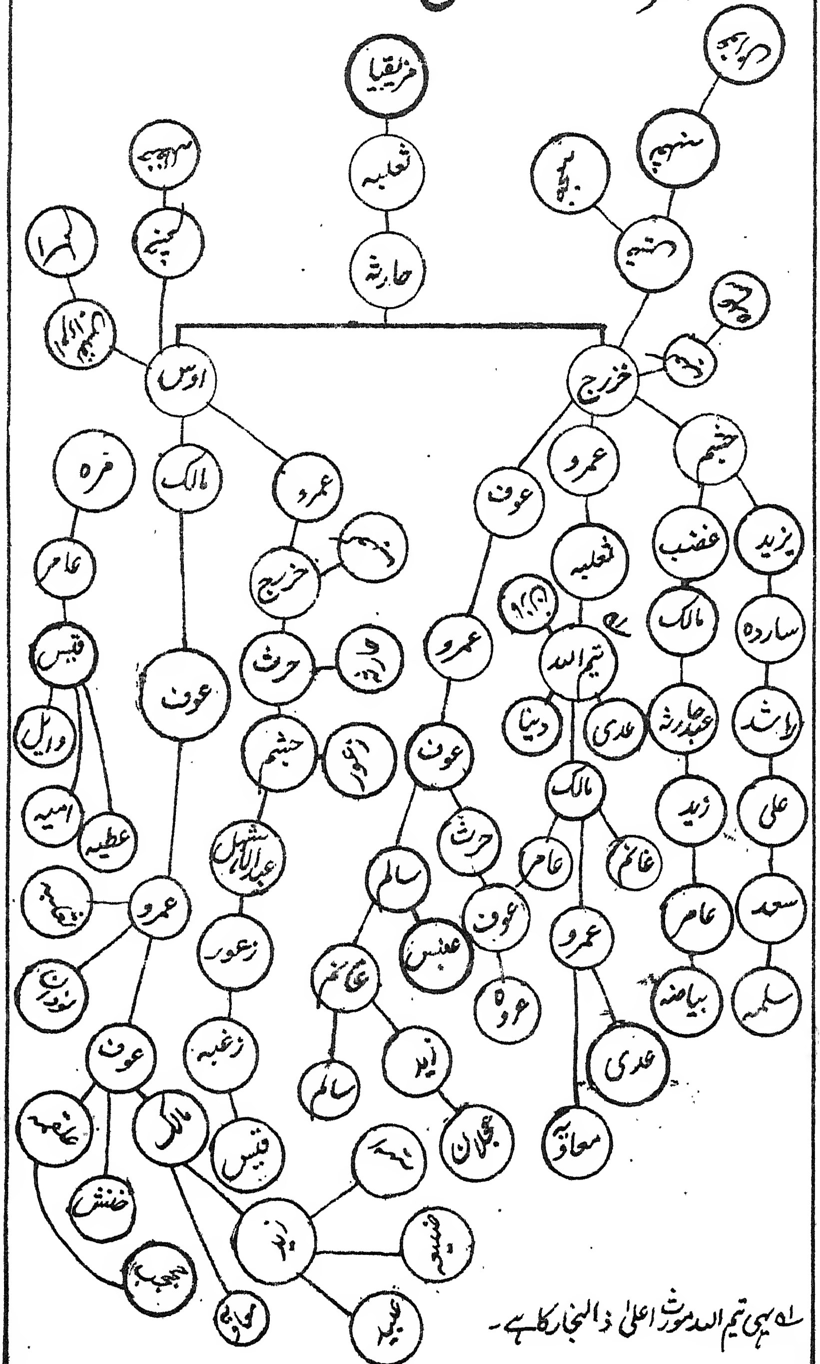

لہ یہی تیم اللہ مورث اعلیٰ ذالنجار کا ہے۔

(۱) اگست ۹۹

اخبار حکومت و انساب بنو عدنان

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ باتفاق نسابین۔ عدنان۔ اسماعیل (علیہ السلام) کے نسل سے ہے اور یہہ کہ عدنان اور اسماعیلؑ کے درمیانی پشتین معروف و غیر مشہور ہین اور نیز ان کی تعداد مین بھی اختلاف ہے جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے اور جس طرح عدنان کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کیطرف ان کا صحیح تسلیم کر لی گئی ہے اوسیطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نسباً عدنان کیطرف مسلمہ امر ہے لیکن عدنان اور اسماعیلؑ کی نسبت مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ ثابت بن اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اسطرح پر کہ عدنان بیٹا ہے ادد بن المقدم ابن ناحور (یا یاحور) بن تنوخ بن یعرب بن یشجب بن نابت سیہ قول بیہقی کا ہے اور جرجانی تحریر کرتا ہے کہ عدنان قیذار بن اسماعیلؑ کے نسل سے ہے اس نے پشتون کی ترتیب یون تحریر کی ہے کہ عدنان بیٹا ہے آدد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیذار بعضے نسابہ اس سے اتفاق کرتے ہین کہ عدنان۔ قیذار کے نسل سے ہے لیکن پشتون کی ترتیب یون ہے عدنان بن آدد بن یشجب بن ایوب بن قیذار بیان کیا جاتا ہے کہ قصی بن کلاب کا شعر اسی امر کی تائید کرتا ہے کہ عدنان قیذار کے اولاد سے ہے۔

معد ابن عدنان (مترجم) کا نسب تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جنہون نے عدنان سے لیکر اسماعیلؑ تک کے پشتون کا بیان کیا ہے وہ پانچ شخص ہین (۱) بیہقی (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) برخیا کاتب لوحی ارمیا نبی علیہ السلام (۵) الجرجانی ان مین سے بیہقی نے عدنان سے اسماعیلؑ تک نو پشتین شمار کی ہین جسکا

ذکر خود علامہ مورخ نے کیا ہے اور ابن ہشام نے کتاب المغازی و سیر میں آٹھ پشتین اس طرح لکھی ہین "عدنان ابن عدد ابن ناحور ابن سود ابن یعرب ابن یشجب ابن نابت بن اسماعیل" اور اسی کتاب کے دوسرے نسخہ مین دس پشتین اسطرح تحریر ہین "عدنان بن آد بن سنام بن یشجب بن یعرب بن الہمیسع بن سا قرین یاد بن قیذار بن اسماعیل" اور ابن الاعرابی نے آٹھ پشتین نسب نامہ مین مندرج کی ہین اسطرح سے "عدنان بن آد بن آد بن الہمیسع بن نابت بن سلامان بن قیذار بن اسماعیل" ان سب نامون کو یہہ خیال کرنا کہ یہہ پورے ہین اور اسکو اسماعیلؑ تک سمجھنا سخت غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والون نے جہان تک اُن کو نام یاد تھے درج کر کے باقی کو چھوڑ کر لکھکر اس کے مشہور و معروف شخص قیذار و اسماعیلؑ کا نام لکھہ دیا جیسا کہ عرب اور شام کے لوگون کا دستور تھا۔ دیکھو انجیل متی حواری کہ اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب مین لکھا ہے "کتاب نسب نامہ عیسیٰؑ ابن داودؑ ابن ابراہیمؑ" حالانکہ مسیحؑ سے داؤدؑ تک اور داؤدؑ سے ابراہیمؑ تک بہت سی پشتین گذری ہین لیکن داؤدؑ اور ابراہیمؑ کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے مسیحؑ کو داؤدؑ کا اور داؤدؑ کو ابراہیمؑ کا بیٹا بتا دیا ہے جس سے نسلی سلسلہ چلا ہے۔ اس مین کچھہ شک نہین کہ محمدؐ رسول اللہ (صلعم) قبیلہ قریش سے اور قریش معد ابن عدنان کے اولاد مین ہے اس امر کے ثبوت کے لئے قومی اور ملکی روایات عرب کافی ہے اور جیسا کہ آپ کے زمانہ مین اور نہ بعد آپ کے کسی شخص کو یہہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ آپ قبیلہ قریش سے اور قریش معد بن عدنان کے اولاد سے نہین ہین ویسا ہی متیقن اور قومی و ملکی اعتبار سے مسلم امر ہونے کی وجہ سے کسیکو آپ کی موجودگی مین نسب نامہ لکھنے کا خیال نہین پیدا ہوا ورنہ یہہ دقتین پیش نہ آتین جو بعد آپ کے نسب نامہ لکھنے والون کو پیش آئین ہین آپ اعلم الناس تھے آپنے بہدایت باری تعالیٰ نسب نامہ کو

مرتب بتلایا اور لکھا دیتے برعکس جناب عیسیٰ ابن مریم کے کہ آپ کی حالت حیات ہی مین خلاف عادت انسانی پیدا ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہہ شبہہ پیدا ہوا تھا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہین یا نہین ہ اسیوجہ سے مقدس متی حواری نے اپنی انجیل مین سب سے پہلے آپ کا نسب نامہ لکھا ہے۔

میرے نزدیک بلحاظ اصول درایت اس روایت کی کوئی اصل نہین معلوم ہوتی جو کاتب الواقدی نے آنحضرت (صلعم) کے طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ "کذب النسابون یعنی نسب بیان کرنے والے جہوٹے ہین مسعودی نے مروج الذہب مین اس سے ملتی ہوئی ایک یہہ روایت بیان کی ہے" ولذلک ای لتنازع الناس فی النسب نہوا النبی صلعم عن تجاوز معد لعلمه من تباعد الانساب وکثرة الآراء فی طول هذه الاعصار" اور خیلات کیوجہ سے جو کہ نسب نامہ مین لوگ کرتے تہے آپنے معد سے آگے نسب بیان کرنے کو منع فرمایا ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) نسب نامہ کے بڑے دور تک ہونے سے اور اس کے زمانہ دراز مین متعدد رائین ہونے سے بخوبی واقف تہے۔

یہہ روایت ایسی ہے کہ جس کے بے سند و ناقابل اعتبار ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا۔ آنحضرت (صلعم) کے روبرو کبھی نسب کے نسبت کوئی تذکرہ نہین پیش آیا تمام عرب کے دلون پر یہہ امر مرتسم تہا کہ آنحضرت (صلعم) قریش سے ہین اور قریش معد بن عدنان کے نسل سے ہین ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اوس زمانہ مین آنحضرت (صلعم) کے روبرو نسب نامہ پر کچہہ بحث و گفتگو ہوئی ہو۔ ہان کئی صدیون کے بعد جب تالیف و تصنیف کا رواج اسلام شروع ہوا تو مورخین نے نسب نامہ مرتب کرنے کی فکر کی اور جسکو جہان تک نام یاد تہے لکہہ کر مشہور و معروف شخص کا نام لے دیا یہی وجہ ہے کہ معد ابن عدنان اور اسمعیل مین بعضے دس پشتین اور بعضے بیس اور بعضے نوہی

پشتین لکھکر قیذار بن اسماعیلؑ کا نام لکھہ دیتے ہین۔ پس اب بعد تنقیح کے دو نسب نامہ باقی رہ گئے ایک برخیا کاتب الوحی ارمیا نبیؑ کا اور دوسرا الجراکا۔ اس پچھلے نسب نامہ کے نسبت ابو الفدا نے لکھا ہے کہ "وہ نہایت درست اور قابل اعتبار و لایق اختیار کرنے کے ہے" اگرچہ درحقیقت یہہ نسب نامہ بھی اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ تک نہین ہے اور اس نے بھی جہانتک اسکو نام یاد رہے لکھہ کر حسب دستور عرب و شام قیذار بن اسمٰعیلؑ کا نام لکھہ دیا ہے غور کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نسب نامہ صحیح ابن معد ابن عدنان تک ہے یعنی جہانتک برخیا کاتب الوحی نے لکھا تھا۔ اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ہم برخیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ کا اعتبار نہ کرین جو انہون نے حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد کا سلسلۂ نسب اپنے وقت تک کا لکھا ہے علی الخصوص اسوجہ سے کہ معد ابن عدنان حضرت ارمیاؑ کے زمانہ مین تھے اور بخت نصر کے ہنگامہ مین حضرت یرمیاؑ نے معد بن عدنان کو بچایا تھا جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور مسعودی نے مروج الذہب مین اسکا اعتراف کیا ہے اسپر بعض نافہم انگریزی مورخون نے یہہ اعتراض کیا ہے کہ معد ابن عدنان اور ارمیا نبیؑ کی روایت صحیح نہین ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) سے عدنان تک اٹھارہ پشتین ہوتی ہین اس حساب سے باعتبار نسل عدنان کی پیدایش سنہ [illegible] قبل مسیحؑ سے پہلے نہین ہوسکتی حالانکہ ارمیا نبی اور بخت نصر کے حملون کا زمانہ سنہ [illegible] قبل مسیحؑ مین پایا جاتا ہے۔ یقیناً ان مورخون کو اس نسب نامہ مین نامون کے متحد ہونے سے اس روایت کے صحت کا شبہہ ہو گیا ہے کیونکہ عدنان بھی دو ہین اور معد بھی دو ہین اور لطف یہہ ہے کہ دونون عدنان کے بیٹون کا نام معد ہے لیکن وہ معد جو ہمعصر ارمیاؑ نبی ہے وہ عک کا بھائی ہے اور اسکا باپ عدنان سنہ [illegible] قبل مسیحؑ مین گزرا ہے اور اس کے باپ کا نام اد اول ہے اور یہہ معد۔ عدنان (دوم) کا لڑکا ہے اور اس کے باپ کا نام اد ہے۔ پس وہ روایت پہلے معد کے نسبت ہے

نکہ دوسرے معدکی نسبت جیساکہ بعض انگریزی مورخ نے خیال کرلیا ہے۔ عرب کے
ضلع حضرموت مین حصن الغراب نامی ایک قلعہ جو قوم عاد کا تھا جس مین سے ایک کتبہ نکلا
اوس مین ہود پیغمبر کا ذکر اور نیز ملک کا بھی نام ہے غالباً یہہ ملک شداد اون کا بھائی ہوگا
یہہ کتبہ سنہ ۱۸۳۴ء مین الیسٹ انڈیا کمپنی کے جہاز مسمی پالی نورس کے افسرون نے
نکالا تھا پس جبکہ برخیا کاتب الوحی کے نسب نامہ کے نیچے الجرا کا نسب نامہ بطور
تتمہ کے ہم لگادیتے ہین تو آنحضرتؐ کا نسب عدنان تک اور پھر عدنان سے اسمٰعیلؑ تک
بلاکسی کے اختلاف کے ثابت ہوجاتا ہے اور از روئے حساب علوم طبعی کے (جو
عام طور سے اختیار کیا جاتا ہے) صحیح بھی ہوجاتا ہے کیونکہ اسماعیلؑ سنہ ۱۹۱۰ قبل مسیح
اور محمدؐ رسول اللہ (صلعم) سنہ ۵۷۰ بعد مسیح کے پیدا ہوئے تھے ان دونون اولوالعزمون
مین چوبیس سو اسی برس ۲۴۸۰ کا عرصہ ہوتا ہے اور اسماعیلؑ سے آنحضرتؐ تک ستر
پشتین گذرتی ہین۔ ہمکو اس امر کے تسلیم کرلینے مین کوئی عذر نہین ہے کہ ہم نے
یہہ پشت نامہ آنحضرتؐ سے عدنان اول تک عرب کی ملکی روایتون سے اور پھر عدنان
اول کے اوپر یہود کی روایتون سے صحیح کیا ہے اس لئے کہ ہمارے بھائی بنی اسرائیل
پڑھے لکھے تھے جنکے یہان تاریخ لکھنے اور نسب کے محفوظ رکھنے کا عمدہ طریقہ تھا اور
عرب ان پڑھ اُمّی تھے گو انکا بے نظیر حافظہ اپنے انساب اور نسلون کے یاد رکھنے کا
مشاق تھا لیکن تمام پشتون کا بترتیب یاد رکھنا نہایت مشکل امر تھا عجب
نہین کہ اسوجہ سے جسوقت معد ابن عدنان کو ارمیا نبیؑ بچاکر لے گئے تھے اسوقت اپنے
کاتب الوحی برخیا سے معد بن عدنان کے نسب نامہ بترتیب لکھنے کا حکم دیا ہو اب ہم
حسب تحقیق بالا منجو عدنان کے اخبار ختم ہونے پر عدنان اول کا فوقانی سلسلۂ
نسب برخیا کاتب الوحی ارمیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ سے لکھینگے اور اس کے
تحتانی سلسلہ مین الجرا کا نسب نامہ بطور تتمہ لگا دینگے۔ (انتہی کلام المترجم)

قرطبی بروایت ہشام ابن محمد تحریر کرتاہے کہ عدنان وقیدار مین تقریباً چالیس پشتین ہین وہ کہتاہے کہ مین نے اہل تدمر کے ایک شخص کی زبانی سناہے (جو کہ ترک یہودیت کرکے مسلمان ہوگیا تہا اور وہ کتب یہود کو پڑہے ہوتہا کہ "وہ معد بن عدنان کے نسب کو اسماعیل تک کتاب ارمیا نبی علیہ السلام سے بیان کرتا تہا" یہہ نسب نامہ باعتبار عدد اور اسمار کے اوس نسب نامہ سے بہت ہی قریب ہے جسکو قرطبی نے نقل کیاہے اور جو کچھہ ان دونون مین اختلاف ہے وہ زبان کیوجہسے۔ کیونکہ یہہ اسمار زبان عبرانی سے نقل کئے گئے ہین۔ قرطبی نے زبیر ابن بکار سے بسند ابن شہاب بہی نقل کیاہے کہ مابین عدنان وقیدار اسیقدر پشتین ہین اور بعض نسابین نے اون پشتون کو ضبط کیاہے جو مابین معد بن عدنان اور اسماعیلؑ کے ہین ان دونون بزرگون مین چالیس پشتون کا فرق ہے یہہ نسب نامہ اوس نسب نامہ سے موافق ہے جو اہل کتاب کے پاس ہے اور جو کچھہ ان مین اختلاف ہے وہ بوجہ مغایرت زبان صرف اسمار مین ہے۔ قلی نے اوسکو لکہاہے اور طبری نے اسکو الی آخرہ نقل کیاہے۔

اور بعض نسابین عدنان اور اسماعیل مین بیس یا پچیس پشتون کا فرق بتلاتے ہین وفی الصحیح عن ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال معد بن عدنان بن ادد بن زید بن برا بن اعراق الثرے قالت ام سلمۃ وزید ہو الہمیسع و برا ہو نبت و نابت و اعراق الثرے ہو اسمعیل (اور حدیث مین بروایت ام سلمہ آیاہے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایاہے کہ معد بیٹاہے عدنان کا اور وہ بیٹاہے ادد کا اور وہ بیٹاہے زید کا اور وہ بیٹاہے برا کا اور وہ بیٹاہے اعراق الثرے کا ام سلمہ کہتی ہین کہ زید اور ہمیسع ایک ہین اور برا اور نبت ایک ہین

اور نابت و اعراق الثریٰ اور اسماعیلؑ ایک ہین لیکن سہیلی نے ام سلمہ کی اس تفسیر
سے انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس حدیث مین بر تقدیر تسلیم صحت پشتون کا گنا اور
شمار کرنا مقصود نہین ہے کیونکہ محققین نسابین نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے
کہ عدنان اور اسماعیلؑ مین باوجود انقضائے مدت طول یہہ امر عادتاً محال ہے
کہ ان دونون مین چار یا پانچ یا دس پشتون کا فرق ہے ہو۔

طبری کہتا ہے کہ عدنان کے علاوہ معد کے چہہ لڑکے تہے (۱) ربب یعنی عک
(۲) عرق جسکے نام سے عرق الیمن موسوم ہوا (۳) آد (۴) ابی (۵) ضحاک (۶) عبق
ان کے سب کی مان ایک ہی تہی اور اسکا نام مہدد ہے ہشام بن محمد کا یہہ خیال
ہے کہ مہدد قبیلہ جدیس سے تہی اور بعضے کہتے ہین کہ طسم سے اور بعضے طواسیم
(نسل لقشان ابن ابراہیم) سے بتلاتے ہین۔ الغرض طبری کا یہہ بیان ہے کہ
جب اہل حضور نے اپنے نبی شعیبؑ (علیہ السلام) کو شہید کیا اسوقت اللہ
جلشانہ نے ارمیاؑ و ابرخیا (انبیاء بنی اسرائیل) کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع کیا
کہ وہ بخت نصر کو عرب پر حملہ کرنیکا حکم دین اور اوسکو یہہ دونون بزرگ اس سے
آگاہ کر دین کہ اللہ جلشانہ نے اسکو انپر مسلط کیا ہے اور یہہ کہ وہ دونون
بزرگ معد بن عدنان کو اس ہنگامہ سے بچا کر اپنے ملک مین لے آئین یہہ اس
غرض سے حکم دیا گیا تہا کہ اسکی نسل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونیوالے
تہے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا ہے پس اون دونون بزرگون نے
معد بن عدنان کو اوس ہنگامہ سے بچایا اور اپنے ساتہہ حران مین لے آئے
اوس وقت معد کی عمر بارہ برس کی تہی معد بن عدنان نے آپ ہی دونون
بزرگون کے سایۂ عاطفت مین پرورش پائی اور انکی کتابون کی اوس نے
تعلیم پائی۔ باقی رہا بخت نصر۔ وہ عرب کیطرف گیا عدنان نے اہل حضور کو لیکر

ذات عرق مین اوسکا مقابلہ کیا بخت نصر نے انکو ہزیمت دی اور ادن مین سے اکثر کو
قتل کیا جو بچگئے انکو گرفتار کرکے بابل کیطرف واپس ہوا اور اثنا مین انکو ٹھیرایا اسکے
بعد عدنان مرگیا اور بلاد عرب ایک زمانہ تک ویران و خراب پڑا رہا پہر جب بخت نصر
ہلاک ہو گیا تو معد ابن عدنان ۔ انبیاء بنی اسرائیل کے ہمراہ مکہ کو آئے اور انکے
ساتہہ حج بیت اللہ کیا اوس ہنگامہ کے بعد معد کے بہائی اور چچا وغیرہ یمن مین جا ئے
ہتے اور انہین مین بیاہ شادی کرلی تہی لیکن بعد چندے جرہم کے ساتہہ مکہ کو
لوٹا دیئے گئے معد بن عدنان نے حج سے فارغ ہو کر اولاد حرث بن مضاض جرہمی کے
حالات دریافت کئے معلوم ہوا کہ انہین سے جرہم بن جلہمہ باقی رہ گیا ہے پس معد
بن عدنان نے اسکی لڑکی معانہ سے عقد کرلیا جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا
کل بنو عدنان کا جائے قیام نجد تہا اور یہہ سب باستثنار قریش بادیہ نشین
ہتے کیونکہ وہ مکہ مین رہتے تہے ۔ نجد ۔ حجاز کے کل بلاد سے مرتفع ہے اس کے اعلیٰ
مین تہامہ و یمن اور اسفل مین عراق و شام ہے ۔ سہیلی کہتا ہے کہ عرب مین سے
بنو عدنان نے نجد کو اپنے رہنے کے لئے پسند کیا جس مین بنو قحطان نے سوا طی کے
کچہہ مزاحمت نہ کی اور نیز بنو عدنان تہامہ و حجاز بعد ازان عراق و جزیرہ مین پہیلے
پہر یہہ سب بعد اسلام کے مختلف ممالک مین جا بسے ۔
عدنان کے شعوب عک اور معد سے نکلے ہین عک کا اطراف زبید مین
قیام تہا بعضے کہتے ہین کہ عک ابن الدیث ابن عدنان ہے اور بروایت بعض
یہہ عک ۔ عدثان ابن عبد اللہ (لطون ازد سے) ہے اور عک بن عدثان سے
بنو عافق بن شاہد بن علقمہ بن عک ایک بطن وسیع ہے جسمین سے زمانہ اسلام مین
رؤسار و امرار ہوئے ہین اور معد کا ایک بہت بڑا وسیع قبیلہ ہے اس سے عدنان کی
کل پچہلی نسلین منسوب ہوتی ہین یہہ وہی شخص ہین کہ جنکا یہہ ذکر خیر بیان

(۴) اگست ۹۹

ہو چکا ہے کہ انکو ارمیا نبی۔ بہ حکم الہی ہنگامہ بخت نصر سے بچا کر اپنے ہمراہ حران مین
لائے تھے انکے اولاد سے ایاد اور نزار پیدا ہوئے بعضے کہتے ہین کہ قنص اور انمار
بھی اسی کے صلب سے ہین پس قنص بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اس نے
تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے بھائی نزار کو حرم سے نکالدینے کا قصد کیا اسوجہ سے
اہل مکہ نے خود اسکو نکالکر بجائے اس کے نزار کو مقرر کیا اور جب اسکا زمانہ وفات
قریب آیا تو اس نے اپنی ملکیت کو اپنے چار لڑکون مین اسطرح تقسیم کیا کہ ربیعہ کو
فرس اور مضر کو قبہ حمراء اور انمار کو حمار اور ایاد کو جلبہ وعصا دیا۔ ان مین سے ایاد کا
بہت بڑا خاندان گزرا اسی سے بنو اسماعیل کی نسلی ترقی ہوئی اور بنو نضر بن نزار
بالانفراد ریاست پر قایم رہے اور بنو ایاد عراق کیطرف چلے گئے اور انمار سروات
مین جا ٹھیرا اسکی اولاد (خثعم و بجیلہ) یمانیہ مین شمار کیئے جاتے ہین بلاد اکاسرہ مین
ان کے بڑے بڑے آثار مشہور ہین انہون نے وہان خوب نام پیدا کیا اور نہایت
عزت سے رہے تاآنکہ اکاسرہ نے پیہم حملون سے انکو تباہ و پریشان کردیا سب سے
زیادہ انکی خانہ ویرانی اور خانہ بدوشی سابور ذوالاکتاف کے زمانہ مین ہوئی اُس نے
انکو فنا کیا ان کے بچون کو قتل کیا۔

بطون ربیعہ نزار سے دو بڑے بطن (۱) ربیعہ (۲) مضر ہوئے بیان کیا جاتا ہے
کہ ایاد و انمار اسی کے طرف منسوب ہوتے ہین بہر کیف ربیعہ کا ملک مابین جزیرہ و
عراق تھا اور وہی ضبیعہ و اسد پسران ربیعہ اور اسد سے عنزہ و جدیلہ ہین عنزہ کا
ملک انبار سے تین منزل کے فاصلہ پر بریۃ العراق مقام عین التمر مین تھا پھر وہان سے
منتقل ہو کر اطراف خیبر مین چلے آئے اور انکے بلاد کے وہ طی مالک ہوئے جنکو
باعتبار نفوس کثرت اور امارت اسوقت تک عراق مین حاصل ہے اور انہین عنزہ سے
سے افریقیہ مین ایک چھوٹا قبیلہ ریاح (بنو ہلال بن عامر) کے ساتھ ہے اور انہین مین

کچھہ لوگ طیسون کے ساتھہ بریہ نجد مین بہی ہین۔

باقی رہا جدیلہ پس اس سے عبدقیس وہنب پسران افصی ابن دعمی بن جدیلہ ہین عبدقیس کا وطن تہامہ مین تہا پہر وہان سے وہ نکلکر بحرین مین چلے آئے بحرین۔ بحر فارس کے غربی جانب ایک وسیع ملک ہے اس کے شرقی سمت یمامہ اور شمالی طرف بصرہ اور عمان جانب جنوب ہے اسکو بلاد ہجر کہتے ہین اسی بحرین مین قطیف۔ عسیر۔ جزیرہ اوال۔ احسا ہے ہجر ہی عراق کیطرف سے دروازہ یمن ہے عہد حکومت اکاسرہ مین یہہ اعمال فارس سے تہا اس کے بیابانون مین ایک گروہ کثیر بکر بن وایل اور تمیم کا رہتا تہا پس جب بنو عبدالقیس ان کے جوار مین آئے انہون نے ان سے مزاحمت شروع کردی اور ان کے اصلی و قدیمی وطن کو باہم تقسیم کرلیا انہین مین سے کچھہ لوگ بطور وفود آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے ازانجملہ منذر بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن نصر ابن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن بکر تہے۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ یہہ اوس قوم کے جاہلیت اور اسلام مین سردار تہے ان کو آنحضرت (صلعم) کی صحبت بہی نصیب ہوئی تہی اور ۹ھ مین منذر بن ساوی (ابنو تمیم) کے ہمراہ جارود بن عمرو بن حنش بن معلی بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ (یہہ ثعلبہ عوف بن جذیمہ کا بہائی ہے) کچھہ لوگ عبدالقیس کے لیکر حاضر خدمت اقدس ہوئے انکو بہی صحبت نبوی (صلعم) نصیب ہوئی یہہ پہلے مذہب عیسوی کے پابند تہے پہر اسلام لائے بعد وفات سرور کائنات بہی عبدالقیس مرتد ہوگئے اور منذر بن نعمان (جسکے باپ کو کسری نے قتل کرڈالا تہا) اوسکو اپنا حکمران بنالیا پس انکی سرکوبی کو ابوبکر بن العلاء بن الحضرمی روانہ کئے گئے انہون نے بحرین کو فتح کیا اور منذر کو مارڈالا۔ ابتدائ

عبد القیس کی ریاست بنو جارود مین بہی پہر اس کے لڑکے منذر کے قبضہ مین آئی اور اوسکو عمرؓ نے بحرین کا پہر اصطخر کا گورنر مقرر کیا پہر عبد اللہ بن زیاد نے اس کو ہند کیطرف مامور کیا بعد اس کے اسکا لڑکا حکم بن منذر ہوا اور یہہ قبل حکومت عراق ۔ ولایت بحرین پر واپس بہیجا گیا ۔

ہنب بن افصی سے نمر و وائل پسران قاسط بن ہنب ہین بنو نمر بن قاسط راس العین مین رہتے تہے اسی قبیلہ سے صہیب بن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناۃ بن النمر بن قاسط ۔ آنحضرت (صلعم) کے مشہور صحابی (رضی اللہ عنہ) ہین یہہ روم کیطرف منسوب کئے جاتے ہین اسوجہ سے کہ ان کے باپ (سنان) کو کسریٰ نے ایلہ کا گورنر مقرر کیا تہا بنو نمر بن قاسط نے بہی اورون کی دیکہا دیکہی ردّہ کیطرف قدم نکالے تہے جو آئندہ مذکور ہوگا اسی قبیلہ سے ابن القریہ (جو زمانہ حجاج مین مشہور فصحا سے تہا) اور منصور بن النمر شاعر مادح الرشید ہے ۔

بنو وائل کا بہی بہت بڑا قبیلہ ہے ان مین سے بنو تغلب اور بنو بکر بن وائل زیادہ مشہور ہین یہہ دونون قبیلہ وہی ہین جنمین ایک زمانہ دراز تک لڑائی جاری رہی یہہ جزیرہ فراتیہ مین سنجار و نصیبین کیطرف رہتے تہے اور یہہ بلاد دیار ربیعہ کے نام سے معروف تہے رومیون کی ہمسائیگی کیوجہ سے ان مین نصرانیت زیادہ پہیلی ہوئی تہی عمرو بن کلثوم مشہور شاعر بنو تغلب سے ہے نسب انکا اسطرح پر ہے ۔

”عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب ابن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غانم بن تغلب“

اسکی مان کا نام ہند بنت مہلہل ہے اور اسکی اولاد سے مالک بن طوق بن عتاب بن زافر بن شریح بن عبد اللہ بن عمرو بن کلثوم ہے اسی کے طرف

رحبہ مالک بن طوق (فرات پر) اور عاصم بن نعمان عم عمرو بن کلثوم منسوب ہوتا ہے یہہ وہی شخص ہے جس نے شرحبیل بن الحرث بادشاہ اکل المرار کو یوم کلاب قتل کیا تہا اور نیز بنو تغلب سے کلیب و مہلہل پسران ربیعہ بن الحرث بن زہیر بن جشم ہین کلیب بنو تغلب کا سردار تہا اسیکو جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان نے قتل کیا تہا یہہ اوس کے بہن کا شوہر تہا ایک روز اتفاق سے بسوس کا ناقہ کلیب کے چراگاہ مین چلا گیا کلیب نے اسکو ایک تیر مارا جس سے وہ مرگیا جساس نے بسوس کا طرفدار ہوکر اس کے عوض کلیب کو مار ڈالا اسکا بہائی مہلہل بنو تغلب کو جمع کرکے بنو بکر سے بدلہ لینے کو اوٹہہ کہڑا ہوا چالیس برس تک ان مین لڑائی جاری رہی جسکے واقعات اور اخبار معروف و مشہور ہین اور بنو شعبہ جو اس وقت تک طایف مین موجود ہین وہ شعبہ بن مہلہل کے اولاد سے ہین اور اسی قبیلہ تغلب سے ولید بن طریف بن عامر خارجی (بنو صیفی بن حی بن عمرو ابن بکر بن حبیب سے) اور بنو حمدان ملوک موصل و جزیرہ عہد حکومت المتقی اور اس کے بعد زمانہ خلافت خلفاء عباسیہ مین گزرے ہین جنکا ذکر اخبار بنی عباس مین آئیگا اور یہہ بنو حمدان عدی بن اسامہ بن غانم بن تغلب کے نسل سے ہین انہین مین سیف الدولہ ایک مشہور اور نامور حکمران گزرا ہے۔

بکر بن وایل نے بہی ایک حد تک اعلی درجہ کی شہرت اور ناموری حاصل کی اس مین سے یشکر بن بکر بن وایل اور بنو عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل ہین اور نیز انہین مین بنو حنیفہ و بنو عجل پسران لجیم بن صعب شمار کئے جاتے ہین پہر بنو حنیفہ کی بہت سی شاخین ہین اور اس کے متعدد بطون ہین زیادہ تر اونمین بنو الدول بن حنیفہ ہین وطن انکا یمامہ (ارض حجاز) مین ہے جس کے شرق مین بحرین اور بنی تمیم ہین اور غرب مین اسکی سرحد اطراف یمن و حجاز سے ملتی ہے

(۴) آگست ۵۹

اور جنوب مین نجران اور شمال مین نجد ہے یمامہ کا طول بیس منزلون کا مکہ سے چار دن کے رستہ پر ہے باعتبار باغات وکاشتکاری کے عمدہ ترین بلاد عرب سے شمار کیا جاتا ہے اسکا دارالحکومت حجر (بالفتح) ہے اس مین ایک شہر یمامہ کے نام سے مشہور ہے یہی شہر قبل حکومت بنو حنیفہ بادشاہان سلف کا دارالحکومت تھا بعدان کے بنو حنیفہ نے اپنے عہد حکومت مین مقام حجر کو اپنا دارالقیام بنایا اور یہہ ایسا ہی حالت اسلام مین باقی رہا۔ پہلے اسی یمامہ مین بنو ہمدان بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر آئے اور اس مین جو لوگ قبیلہ طسم وجدیس سے رہتے تھے اون پر استیلاو غلبہ حاصل کر لیا انکا آخری بادشاہ جیساکہ طبری نے ذکر کیا ہے قرط بن یعفر تہا پھر جب یہہ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد طسم وجدیس نے پھر یورش کر کے حکومت چہین لی انہین مین زرقاہمشیرہ ریاح بن مرہ ابن طسم تہی جیساکہ ان کے حالات واخبار مین بیان کیا گیا پھر یمامہ پر انجام کار بنو حنیفہ غالب آئے اور طسم وجدیس کو مغلوب کر دیا بنو حنیفہ مین سے بنو مرہ بن علی بن یمامہ بن عمرو بن عبد العزیٰ بن سحیم بن مرہ ابن الدول بن حنیفہ حکمرانی کرتا تہا اور زمانہ بعثت مین یمامہ کی حکمرانی ثمامہ بن اثال بن النعمان ابن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ کے قبضہ مین تہی اسی قبیلہ سے نافع بن ازرق بن قیس بن صبرہ بن ذہل بن الدول بن حنیفہ خارجی ہے اسی کے طرف ازارقہ منسوب کئے جاتے ہین اور انہین مین سے محلم بن سبیع بن سلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ مسیلمہ کذاب کا مصاحب خاص تہا مسیلمہ بنو عدی بن حنیفہ سے ہے اور اسکا نسب اس طرح ہے "مسیلمہ بن ثمامہ بن کثیر بن حبیب بن الحرث بن عبد الحرث بن عدی" اس کے واقعات اور اخبار نہایت شہرت پذیر ہین اور عنقریب اس کے حالات لکھے جائینگے۔

بنو عجل بن لجیم بن صعب وہ ہین جنہون نے مقام موتہ جنگ ذی قار مین فارس کو ہزیمت دی تہی یہہ لوگ یمامہ سے بصرہ تک پہیلے ہوئے تہے مگر اب اون کے آثار باقی نرہے ہان ان کے اخلاف سے اس بلاد مین بنو عامر (یعنی المنتفق بن عقیل بن عامر) پائے جاتے ہین انہین مین سے بنو ابی دلف عجلی ہین انکی حکومت عراق عجم مین تہی جسکا ذکر آئندہ آئیگا۔

عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل سے تیم اللہ و قیس پسران ثعلبہ بن عکابہ اور شیبان بن ذہل بن ثعلبہ تین بڑے عظیم الشان قبایل ہین جنمین سے باعتبار نسلی ترقی کے بنو شیبان کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ابتداء اسلام مین شرقی دجلہ جانب موصل مین انکی بہت کثرت تہی اور اکثر ائمہ خوارج ربیعہ کے انہین مین سے ہین ایام جاہلیت مین انکا سردار مرہ بن ذہل بن شیبان تہا اس کے دس لڑکے تہے جن سے دس قبایل نکلے مشہور تر انمین سے ہمام و جساس ہین ابن حزم کہتا ہے کہ ایک ہمام سے اٹھارہ بطن نکلے ہین۔ واللہ اعلم۔

یہہ جساس وہی ہے جس نے کلیب اپنے بہن کے شوہر (سردار بنو تغلب) کو اسوجہ سے مار ڈالا تہا کہ اوس نے بسوس کے ناقہ کو مارا تہا کلیب کا لڑکا اپنے باپ کے مارے جانے کے بعد بنو شیبان مین پرورش پاتا رہا تا آنکہ سن شعور کو پہونچا اور اسکو یہہ معلوم ہوا کہ جساس میرا ماموں ہے اور اسی نے کلیب کو قتل کیا ہے ابن کلیب ایکروز موقع پاکر جساس کو قتل کرکے بنو تغلب مین بہاگ آیا جساس کے لڑکون مین سے بنو الشیخ ہین جنکی حکومت آمد مین تہی جس کو خلیفہ المعتضد نے نیست و نابود کیا۔

اور بنو شیبان سے ہانی بن مسعود ہے جس نے یوم ذی قار ناموری کا بہت بڑا حصہ لیا تہا یہہ ہانی مسعود بن عامر بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان کا

لڑکا ہے اور اسی قبیلہ سے ضحاک بن قیس خارجی ہے جس نے زمانہ مروان بن محمد مین مذہب صفریہ پر بیعت کی تہی اور کوفہ وغیرہ کا حکمران ہوا تہا اور آخر کار مروان ہی نے اسکو قتل کیا۔ اسکی خلافت کی بیعت بنو امیہ مین سے ایک گروہ نے بہی کی از انجملہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک و عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز تہا۔ ضحاک کا سلسلہ لنسب یون بیان کیا جاتا ہے " ضحاک بن قیس بن الحصین بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن ابی عمرو بن عوف بن ربیعہ بن محلم بن ذہل بن شیبان " ہم اپنی کتاب کے پڑہنے والون کو اس کے واقعات کو آئندہ سنائین گے۔ الغرض مثنی حارثہ اسی قبیلہ سے ہے جسنے سواد عراق کو زمانہ خلافت خلیفہ اول و دوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مین فتح کیا تہا اسکا بہائی معنی بن حارثہ ہے عمران بن خطان سردار خوارج بہی اسی قبیلہ سے ہے وھذا آخر الکلام فی ربیعۃ بن نزار واللہ المعین۔

(مترجم) بنظر مناسبت کلام اس مقام پر مناسب یہہ ہے کہ پہلے ہم حضرت اسمٰعیل کے بارہون بیٹون کے نام اور ان کی جائے سکونت کو مختصر طور پر بیان کر دین جسکے اولاد سے تمام سرزمین عرب معمور ہے بعد اس کے عدنان کے پشت نامہ کو جس طرح ہمنے تحقیق کیا ہے ہدیہ ناظرین کرین۔

حضرت اسمٰعیل کے بارہ ۱۲ بیٹے تہے۔ نبایوث ۱ - قیدار ۲ - ادبئیل ۳ - مبسام ۴ - مشماع ۵ - دوماہ ۶ - مسا ۷ - حدد ۸ - تیما ۹ - یطور ۱۰ - نافیش ۱۱ - قیدماہ ۱۲ - نبایوث شمالی مغربی حصہ عرب مین آباد ہوا۔ رونڈ فاسٹر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قوم عرب الحجر کے وسط سے لیکر مشرق کے جانب اور وادی القریٰ کے اندر تک اور جنوب کے طرف کم از کم منتہائے خلیج عیلام اور حدود حجاز تک پہیلی ہوئی تہی۔ قیدار بنو ثبت کے جنوب کیطرف گیا اور حجاز مین آباد ہوا اس قوم کی عظمت و جلال زبور داود۔ کتاب اشعیاہ

ارسیاہ ۔ حزقیل کے کتابون سے ظاہر ہوتی ہے اسی قوم مین آنحضرت (صلعم) پیدا ہوئے یہہ امر تسلیم شدہ اور مستند ہے کہ قیدار سے عدنان اور عدنان سے قریش اور قریش سے آنحضرت (صلعم) ہین ادبیل اس شخص کا کچہہ پتہ ونشان نہین ملتا صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے اس کا ابتدائی مقام سکونت اس کے بہائیون کے قرب وجوار مین تہا مبسام اور مشماع دونون معدوم الاثار ہین نہ ان کا پتہ عرب کے قدیم جغرافیہ مین ہے اور نہ جدید مین ۔ دوماہ پہلے اسکی اولاد تہامہ کے جنوب مین مدینہ کے قرب وجوار مین آباد ہوئی پہر جب اسکی اولاد بڑہی تو یہہ قوم اُس مقام پر آباد ہوئی جہان پر بالفعل دومۃ الجندل واقع ہے منسا تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اسکی قوم نواح حجاز مین سکونت پذیر ہوئی تہی بعد ازان وہان منتقل ہوکر یمن مین چلی آئی حدر تواریخ الایام مین اسکو حدد لکہا ہے اس نے اپنی سکونت کو جنوبی سمت اختیار کیا اور حجاز مین آ بسیا تیما اسکا ابتدائی مقام صوبۂ حجاز مین تہا معلوم نہین کس زمانہ مین اسکی اولاد تمام وسط نجد مین پہیل گئی اور کچہہ لوگ ان مین سے خلیج فارس کے برابر جا بسے یطور اسکی قوم جبل قاسیون کے جنوب اور جبل الشیخ کے مشرق اور شاہراہ حجاج کے مغرب مین مقام ضلع ”جدور“ مین آباد ہوئی نافیش اسکا کچہہ پتہ نہین معلوم ہوتا کہ اس نے کہان سکونت اختیار کی قیدماہ غالباً یہہ شخص ملک یمن مین آباد ہوا مسعودی لکہتا ہے ”اصحاب الرس کانوا من ولد اسماعیل وہم قبیلتان یقال لاحدہما قدمان ولاخرے یامین وقیل رعویل وذلک بالیمن“ (اصحاب رس ۔ اسماعیلؑ کی اولاد سے تہے اور وہ دو قبیلہ تہے ایک کو قدمان اور دوسرے کو یامین اور

(۵) اگست ۱۹۰۵ء

بعضے رعیل کہتے ہین اور یہہ یمن مین تھے)-

حضرت اسماعیلؑ کے ان بارہ بیٹون نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہین کی سوا اس کے کہ یہہ عرب کے بارہ مختلف قومون کے مورث اعلیٰ ہوئے ہان ایک مدت دراز کے بعد عدنان کی اولاد (جو قیدار ابن اسماعیلؑ کی نسل سے تھا) مختلف شاخون مین متفرق ہوگئی- سب سے بڑی ناموری اوسکی اس مین ہوئی کہ آنحضرت (صلعم) اسکی اولاد مین ہوئے جنکے ذات بابرکات سے تمام سرزمین عرب پر رحمت الٰہی پھیل گئی اور رفتہ رفتہ تمام عالم پر اللہ جل شانہ کی برکات اور اوسکی عبادات پھیلتی جاتی ہے-

واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون-

———— ○○○ ————

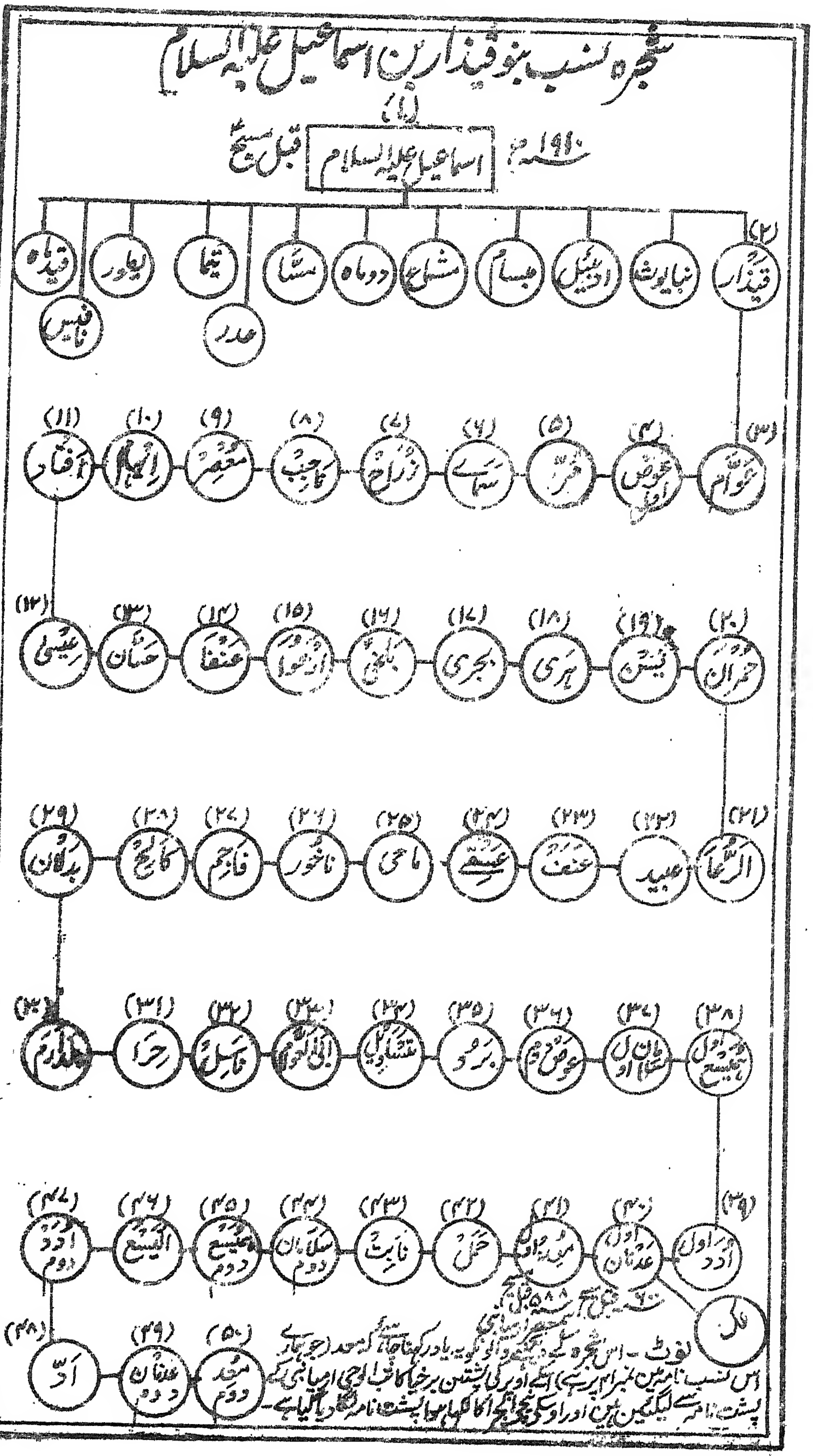
شجرہ نسب بنو قیذار بن اسماعیل علیہ السلام
(۱)
اسماعیل علیہ السلام
سنہ ۱۹۱۰ قبل مسیح
(۲) قیذار
نبایوت
ادبئیل
مبسام
مشماع
دوماہ
مسا
عدد
تیما
یطور
نافیس
قیدمہ
(۳) عوام
(۴) عوص
(۵) حرز
(۶) سمی
(۷) زراح
(۸) ناحب
(۹) مقصر
(۱۰) ایہام
(۱۱) افناد
(۱۲) عیسی
(۱۳) حسان
(۱۴) عنقا
(۱۵) ارعوا
(۱۶) بلحی
(۱۷) بحری
(۱۸) ہری
(۱۹) یثن
(۲۰) حمران
(۲۱) الدعا
(۲۲) عبید
(۲۳) عنف
(۲۴) عبقر
(۲۵) ماحی
(۲۶) ناخور
(۲۷) فاجم
(۲۸) کالح
(۲۹) بدلان
(۳۰) جلدام
(۳۱) رحرا
(۳۲) نابل
(۳۳) ابی العوام
(۳۴) عتقشا
(۳۵) برو
(۳۶) عوص دوم
(۳۷) سلامان اول
(۳۸) ہمیسع اول
(۳۹) ادد اول
(۴۰) عدنان اول
(۴۱) معد اول
(۴۲) حمل
(۴۳) نابت
(۴۴) سلامان دوم
(۴۵) ہمیسع دوم
(۴۶) الیسع
(۴۷) ادد دوم
(۴۸) اد
(۴۹) عدنان دوم
(۵۰) معد دوم
عک
۶۰۰
سنہ ۵۸۸ قبل مسیح
نوٹ - اس شجرہ کے سلسلے میں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ معد (جو ہمارے اس نسب نامہ میں نمبر ۴۱ پر ہے) کے اوپر کی پشتیں برخیا کاتب ارمیا نبی کے پشت نامہ سے لی گئی ہیں اور اوس کے نیچے کا لکھا ہوا پشت نامہ دیا گیا ہے۔

شجرہ نسب بنو نزار بن معد دوم

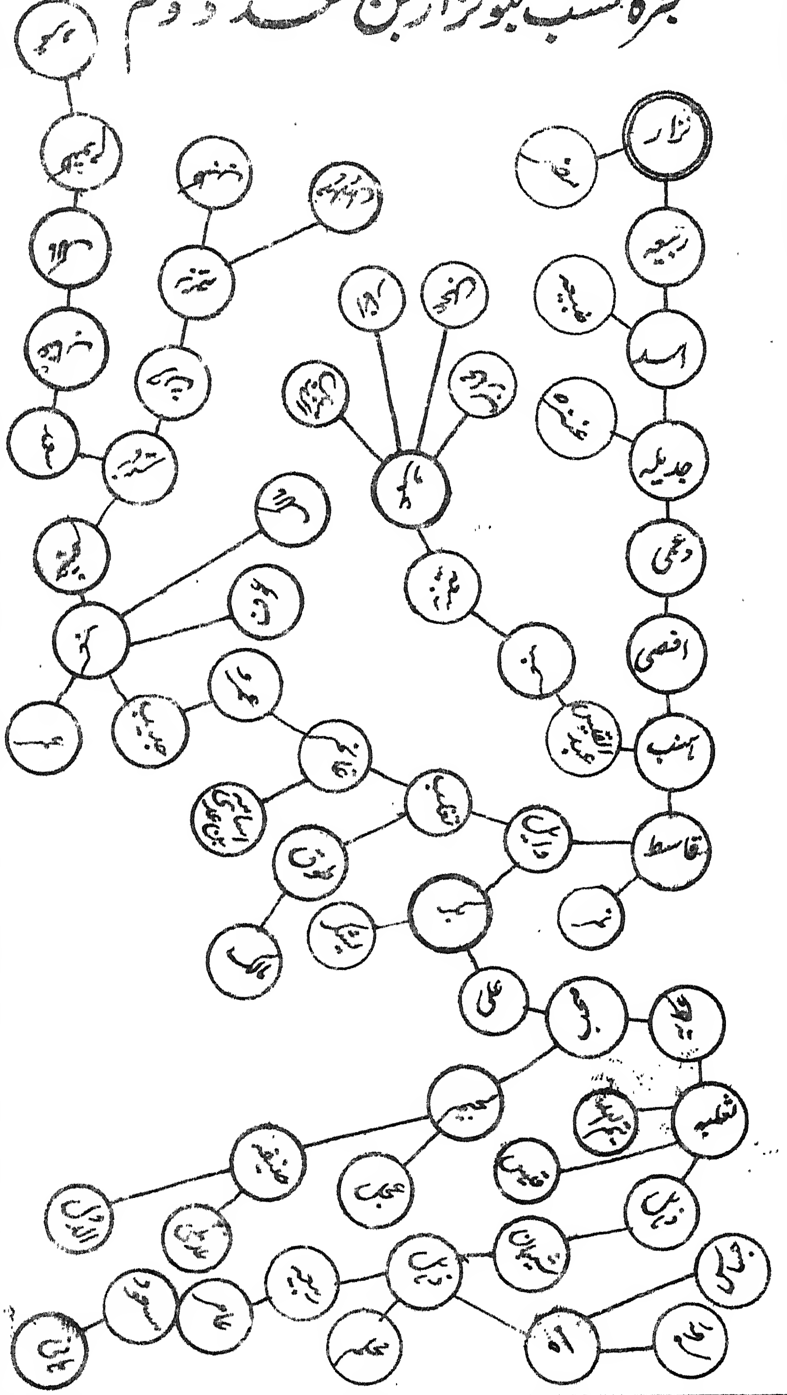

قبایل مضر بن نزار

حجاز مین یہہ فخر و اعزاز بنو مضر بن نزار ہی کو حاصل تہا کہ وہ کل بنو عدنان سے باعتبار کثرت و غلبہ کے زیادہ تہے ان کی ریاست و حکومت مکہ مین ہتی اس سے دو بڑے عظیم الشان قبیلہ (۱) خندف (۲) قیس نکلے کیونکہ مضر کے دو لڑکے تہے ایک الیاس دوسرا قیس (عیلان) الیاس کے تین لڑکے تہے (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ۔ الیاس کی بی بی قبیلہ قضاعہ سے تہی اصلی نام اوسکا لیلی بنت حلوان (ابن عمران بن الحافی ابن قضاعہ) تہا لیکن خندف کے نام سے مشہور رہتی چونکہ اسیکے طرف کل بنو الیاس منسوب ہوگئے اسیوجہ سے قبیلہ مضر۔ بطون خندف و قیس عیلان کیطرف منقسم ہوگیا۔ قیس عیلان کے تین بیٹون کعب۱۔ عمرو۲ سعد۳ سے تین شاخین نکلین۔

بطون قیس

عمرو بن قیس سے بنو فہم و بنو عدوان پسران قیس ہین اور عدوان ایک وسیع بطن ہے یہہ لوگ طایف (ارض نجد) مین رہتے تہے عمالقہ کے بعد آباد یہان آئے پہر ان کو ثقیف نے مغلوب کرکے تہامہ کیطرف نکال دیا اسی قبیلہ سے عامر بن الظرب بن عمرو ابن عباد بن یشکر بن عدوان زمانہ جاہلیت مین عرب کا حکم تہا اور نیز انہین مین سے ابو سیارہ اور عمیلہ بن الاعزل بن خالد بن سعد بن الحرث بن رایش بن زید بن عدوان اور کچہہ لوگ اندلون افریقہ مین گاہے بنو سلیم اور گاہے ریاح بن ہلال بن عامر کے ساتہہ رہتے ہین اور بنو فہم بن عمرو سے بروایت بیہقی بنو طرود بن فہم ایک بڑا خاندان ارض نجد مین تہا جن مین سے اعشی تہا لیکن فی الحال وہان اب کوئی ان مین سے باقی نرہا ہان افریقہ مین کچہہ لوگ سلیم و ریاح کے ساتہہ موجود رہین۔

۷

سعد بن قیس سے غنی و باہلہ و غطفان و مرّہ ہین غنی بنو عمرو بن اعصر
بن سعد ہے اور باہلہ سے بنو مالک بن اعصر بن سعد۔ خراسان کا مشہور حاکم
اور اسی قبیلہ سے اصمعی (عرب کا مشہور شاعر) ہے اسکا نام عبد الملک ہے اور
علی بن قریب بن عبد الملک ابن علی بن اصمع بن مطر بن رباح بن عمرو بن
عبد شمس بن اعیا بن سعد بن عبد غانم بن قتیبہ ابن معن بن مالک بیٹا ہے۔
بنو غطفان بن سعد ایک وسیع بطن ہے جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین یہہ
قوم نجد کے اس حصہ مین آباد تہی جو وادی القرے اور طی کے دونون پہاڑون
سے ملا ہوا تہا پہر یہہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامیہ مین متفرق و منتشر ہوگئے اور
اسپر قبایل طے مستولی ہوگئے اس وقت انمین سے اس مقام پر کوئی باقی نرہا
بنو غطفان کے تین بطن تہے از انجملہ اشجع بن ریث بن غطفان اور عبس بن
بغیض بن ریث بن غطفان اور ذبیان ہین بنو اشجع مدینہ (نبویہ صلعم) مین رہتے
تہے انکی سرداری معقل بن سنان مشہور صحابی کے قبضہ مین تہی اسی قبیلہ سے نعیم
بن مسعود بن انیف بن ثعلبہ بن قند بن خلاوہ بن شبیع بن اشجع ہے جس کے
اخلاف آنحضرت کے زمانہ مین منتشر ہوگئے اسوقت نجد مین اون مین سے
کوئی باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ اطراف مدینہ مین کچھہ لوگ باقی ہین۔ اور
مغرب اقصیٰ مین اب بہی ایک بڑا قبیلہ ہے جو عرب معقل کے ساتھہ اطراف
سجلماسہ اور وادی ملویہ مین پہیلا ہوا ہے۔ بنو عبس کا قبیلہ بنو عدہ بن قطیعہ
مین منحصر ہے اسی قبیلہ سے ربیع بن زیاد وزیر نعمان تہا اور اس کے بہائی
بنو الحرث بن قطیعہ سے اسکا سردار زہیر بن جذیمہ ابن رواحہ بن ربیعہ بن
آزر بن الحرث ہے اسکو کل بنو غطفان پر سرداری حاصل تہی اسکے چار لڑکے
تہے از انجملہ قیس ہے جو بعد اپنے باپ کے عبس کا سردار ہوا اور اسکا لڑکا زہیر

وہ ہے جو صاحب حرب داحس و غبرا ہے داحس قیس کا اور غبرا حذیفہ ابن بدر سردار فزارہ کا لڑکا ہے قیس و حذیفہ دونون تیراندازی کر رہے تھے باتون باتون مشاجرت کی نوبت آگئی ایک دوسرے سے بھڑ گئے قیس نے حذیفہ کو مار ڈالا جس سے عبس و فزارہ اور برادران قیس بن زہیر الحرث و شاش و مالک ہین ایک زمانہ تک لڑائی جاری رہی مالک اسی لڑائی مین مارا گیا اسی قبیلہ سے مشہور صحابی حذیفہؓ بن الیمانی بن حسل ابن جابر بن ربیعہ بن جروہ بن الحرث بن قطیعہ ہین اور عبس بن جابر سے بنو غالب بن قطیعہ ہے اسی قبیلہ سے عنترہ ابن معاویہ بن شداد بن مراد بن مخزوم بن مالک بن غالب مشہور شہسوار ہے جو شعراے ستہ جاہلیت مین شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد اس کے اخلاف سے حطیئہ مشہور شاعر ہے اسکا نام جرول بن اوس بن جویہ بن مخزوم ہے اسوقت نجد مین بنو عبس سے کوئی باقی نہین رہا ہان قبیلہ زغبہ (بنو ہلال) مین اب بہی ایک گروہ ہے جو عبس کیطرف منسوب ہوتا ہے لیکن یہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ عبس وہی یا کہ دوسرا عبس ہے جس کے طرف زغبہ مین سے یہہ گروہ منسوب کیا گیا۔ ذیبان بن بغیض کے تین بطن مرہ ثعلبہ فزارہ ہین۔ فزارہ کی پانچ شاخین ہین (۱) عدی (۲) سعد (۳) شمخ (۴) مازن (۵) ظالم۔ جاہلیت مین یہہ بدر بن عدی پر سرداری کرتے تہے اسکی اولاد سے عیینہ بن حصن بن حذیفہ ہے جس نے ابتداء بیعت خلیفۂ اول مین مدینہ منورہ پر شبخون مارا تہا آنحضرت صلعم اسکو احمق مطاع سے موسوم فرماتے تہے اسی قبیلہ سے مشہور صحابی سمرہؓ بن جندب بن ہلال بن خدیج بن مرہ بن خرق بن عمرو بن جابر بن خشین ذی الراسین ابن لای بن عصیم بن شمخ بن فزارہ ہین اور بنو سعد بن فزارہ سے یزید بن عمرو بن ہبیرہ بن معیہ بن

سکین بن خدیج بن بغیض بن مالک بن سعد ابن عدی بن فزارہ حاکم عراقین زمانہ حکومت یزید بن عبد الملک اور مروان بن محمد مین تہا یہہ وہی شخص ہے جسکو المنصور نے بعد تکمیل معاہدہ قتل کیا ہے اور بنو مازن بن فزارہ سے ہرم بن قطیعہ ہین جنہون نے زمانہ اسلام کا پایا اور اسلام لائے ان مین سے بہی اب نجد مین کوئی باقی نرہا لیکن اسوقت تک ایک گروہ کثیر افریقہ اور مغرب مین موجود ہے بعض اون مین کے مغرب اقصی مین معقل کے ساتہہ مل جل گئے ہین اور ان کو ایک گونہ قوت اور کثرت حاصل ہوگئی ہے اور بعض اون مین کے بنو سلیم بن منصور کے ساتہہ افریقہ مین شامل ہوگئے ہین اور وہ لوگ اولاد ابو اللیل (شعوب بنی سلیم) کے اخلاف مین ہین اون کے ساتہہ لڑائیون مین نکلتے ہین سلطنت کے امور اہم مین شریک ہوتے ہین بعض اون مین سے رتبہ وزارت تک پہونچ گئے ہین منجملہ اون کے معن بن معاطن وزیر حمزہ بن عمر بن ابی اللیل (امیر کعوب) مشہور تر ہے جیسا کہ ہم آیندہ اون کے حالات مین بیان کرین گے بعضے یہہ خیال کرتے ہین کہ بنو مرین (جو اسوقت زاب کے امیر ہین) اسی قبیلہ سے ہین اور وہ مازن بن فزارہ کیطرف نسباً منسوب ہوتے ہین حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ وہ ایک محفوظ نسب ہے جسکی طرف بعض بدو یا ان فزارہ منسوب ہوتے ہین اور امراء زاب اپنے کو اس نسب کیطرف اس نسب کے عالی ہونے کی وجہ سے منسوب کرتے ہین اور وہ لوگ بوجہ رعایا ہونیکے امراء زاب کو اس نسبت سے نہین منع کرسکتے۔

بنو مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے ہرم بن سنان بن غیظ بن مرہ ہے اس قوم کا زمانہ جاہلیت مین یہی سردار تہا جسکی مدح زہیر بن ابی سلمی نے کی تہی اور نیز اسی قبیلہ سے فاتک (یعنی حرث بن ظالم بن جذیمہ بن یربوع

بن غیظ) اور مسلم بن عقبہ بن ریاح بن اسعد بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن یربوع
سپہ سالار یزید بن معاویہ ہے جو یوم حرہ اہل مدینہ پر چڑھ کر آیا تہا۔ یہہ قوم نجد کے
اوس حصہ مین رہتی تہی جو وادی القری سے ملا ہوا ہے زمانہ فتوحات اسلام
مین یہہ لوگ بہی منتشر ہوگئے اور ان بلاد مین انکا نام و نشان تک نہ رہا ان کے
چلے جانے کے بعد قبایل طے نے یہان سے اپنا عمل و دخل کرلیا تہا اور ان کے
منقضی ہونے سے بنو سعد بن قیس بہی معدوم الآثار ہو گئے۔

خصفہ بن قیس سے دو بڑے بطن نکلے (۱) بنو سلیم بن منصور (۲) ہوازن
بن منصور۔ ہوازن کی نسلی شاخین بہت ہین جنکا ذکر آیندہ آئیگا۔ انہین دونون
کے ساتہہ بنو مازن بن منصور اور بنو محارب بن حصفہ بہی ملحق ہوتے ہین لیکن
یہہ عدداً قلیل ہین اسی قبیلہ سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب
بن وہب بن زید بن مالک بن عبد عوف بن الحرث بن مازن مشہور صحابی رض
تہے جنہون نے زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب رض مین بصرہ آباد کیا تہا انہین کیطرف
عتبی منسوب کئے جاتے ہین جو ایک زمانہ مین خراسان کے گورنر تہے

بنو سلیم کی بہت سی شاخین ہین از انجملہ بنو ذکوان بن رفاعہ بن الحرث
بن رجا بن الحارث بن بہثہ بن سلیم اور اون کے نسبی بہائی بنو عبس بن فالج
ہین جس مین سے عباس بن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد قیس مشہور
صحابی رض ہین جو جنگ حنین مین آنحضرت (صلعم) کے ہمراہ رکاب تہے ان کے باپ
مرداس نے خنساء سے عقد کیا تہا جس کے بطن سے عباس پیدا ہوئے اور نیز
بنو سلیم سے بنو ثعلبہ بن بہثہ ابن سلیم ہین اسی قبیلہ سے عبید بن عبد الرحمن (۴)
بن عبد اللہ بن ابی الاعور والی افریقہ ہے اسکا دادا ابو الاعور۔ معاویہ کا سپہ سالار تہا
اسکا نام عمرو بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن الاوقص بن مرہ

بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ تہا اور الرود بن خالد بن حذیفہ بن عمر ابن
خلف بن مازن بن مالک ثعلبہ یوم فتح بنو سلیم کا سردار تہا اور عمرو بن عتبہ بن
منقذ ابن عامر بن خالد زمانۂ جاہلیت مین آنحضرت (صلعم) کے دوست تہے
ابوبکرؓ و بلالؓ (رضی اللہ عنہما) کے ساتہہ اسلام لائے یہہ اکثر کہا کرتے تہے کہ مین
اسلام کا چوتہا شخص ہون اور بنو سلیم ہی سے بنو علی ابن مالک بن امرء القیس
بن بہثہ اور بنو عصیہ بن خفاف بن امرء القیس ہے یہہ دونون وہی ہین جنپر
آنحضرت (صلعم) نے لعنت کی ہے اور شعوب عصیہ سے الشرید ہے اسکا نام
عمرو بن یقظہ بن عصیہ ہے ابن سعید کہتا ہے کہ الشرید بن ریاح بن ثعلبہ ابن
عصیہ وہ ہے جسمین سے خنساء اور اوس کے دونون بہائی صخر و معاویہ
پسران عمرو بن الحرث بن الشرید ہین خنساء شاعرہ تہی اسکا ذکر اس سے
پیشتر ہو چکا ہے یہہ اپنی اولاد کے جنگ قادسیہ مین آئی تہی اور فی الحال
افریقہ مین کچہہ لوگ بنو الشرید کے بنو سلیم مین رہتے ہین اور ایک گونہ انکو ثروت
وشوکت حاصل ہے انہین مین سے عصیہ بن خفاف کے اور نسبی بہائی ہین جنمین
سے ایاس بن عبداللہ بن الیل بن سلمہ بن عمیرہ سردار اہل ردۃ تہا جسکو ابوبکرؓ نے
جلا کر مار ڈالا نیز بنو سلیم سے بنو بہز بن امرء القیس بن بہثہ ہے جن مین سے
حجاج بن علاط بن خالد بن ندیرہ بن حجتر بن ہلال بن عید ظفر ابن سعد بن عمرو
بن تمیم بن بہز مشہور صحابیؓ ہین ان کے لڑکے نصر بن حجاج کو عمر فاروقؓ نے مدینہ
سے نکلوا دیا تہا ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیم ہی سے بنو زعبہ بن مالک بن بہثہ
مابین حرمین رہتے تہے پہر وہ مغرب کے طرف چلے گئے اور افریقہ مین زیر سایہ بنو ذیاب
بن مالک (اپنے بہائی کے) ٹہرے پہر یہان سے بردشتہ خاطر ہو کر بنو کعب کے
جوار مین جا بسے بنو ذیاب بن مالک قبیلہ بنو سلیم سے ہین مابین قابس و برقہ

سکونت پذیر تھے ایک گروہ انکا مدینہ کیطرف رہتا ہے جو حجاج کو تکلیف دیتا اور
رہزنی کرتا ہے اور بنو سلیمان بن ذیاب۔ جہت فزان و ودان مین اور رؤساء
ذیاب فی زماننا مابین طرابلس و قابس کے رہتے ہین اصلی خاندان انکا (بنو صابر
و محامد) اطراف فاس مین ہے جیسا کہ آئندہ انکا ذکر آئیگا۔ بنو عوف بن بہثہ (از
قبیلہ بنو سلیم) افریقیہ مین مابین قابس و عقاب رہتے تھے اسکی دو شاخین تھین
(۱) مرداس (۲) علاق۔ مرداس کی ریاست کے آثار اسوقت تک بنو جابر
مین پائے جاتے ہین اور علاق کا سردار افریقیہ مین داخل ہونے کے وقت رافع
ابن حماد تھا اسی کے اعقاب سے افریقیہ مین اسوقت رؤسا سلیم بنو کعب ہین
اور بنو یعہب ابن بہثہ برادر نسبی بنو عوف بن بہثہ (از قبیلہ بنو سلیم) ابتدا
مابین سدرہ۔ برقہ سے عدوہ کبیرہ تک پہیلے ہوئے تھے پہر عدوہ صغیرہ سے
حدود اسکندریہ تک بڑہ گئے ان مین سے بنو احمد عزبی حصہ مین رہتے تھے اور وہ
حاجیون کو لوٹ لیتے تھے انکا تعلق شماخ سے ہے شماخ ایک بڑا قبیلہ ہے جو
باعتبار کثرت و غلبہ و عزت کے اپنے دوسرے بھائیون سے زیادہ ہے کیونکہ
ان کے قبضہ مین سرسبز بلاد برقہ مثل مرج و طلمیثا و درنا وغیرہ ہین اور مشرق
مین عقبہ کبیرہ تک پہیلے ہوئے ہین ان قبیلون مین بنو عزاز اور بہیب حکومت
کر رہے تھے بخلاف اور بنو سلیم کے اسوجہ سے کہ وہ بڑے بڑے ملکون پر مستولی
ہوئے جنکو وہ سنبہال نہ سکے اور وہ ویران و خراب ہوگئے اون ممالک مین
نہ تو سلطنت باقی رہی اور نہ حکومت کا نام و نشان رہا جزاس کے کہ
وہان کے شیوخ حکمرانی کر رہے ہین اور اون کے قبضہ مین ایک گروہ تجارت
پیشہ اور کاشتکاران یہود اور بربریون کا ہے رواحہ و فزارہ جو بلاد ہیب
مین رہتے تھے وہ بہی قبیلہ غطفان سے ہین یہ قوم عالیہ نجد مین خیبر کیجانب

رہتی تہی ان مین سے یہی اب ان بلاد مین کوئی باقی نرہا سوائے اس کے کہ افریقہ مین ایک گروہ انکا رہتا ہے جیسا کہ ذکر طبقہ رابعہ عرب مین ہم بیان کرینگے

ہوازن بن منصور ایک کثیر البطون قبیلہ ہے جس سے تین شاخین نکلی ہین اور وہ کل بکر بن ہوازن سے متعلق و منسوب ہوتے ہین (۱) بنو سعد بن بکر (۲) بنو معاویہ بن بکر (۳) بنو منبہ بن بکر۔ بنو سعد بن بکر وہ ہین جن مین آنحضرت (صلعم) نے پرورش پائی رضاعت کے لئے ہے آپکو اسی قبیلہ مین سے حلیمہ رض بنت ابی ذؤیب ابن عبد اللہ بن الحرث بن شحنہ بن ناصرہ بن عصیبہ بن نصر بن اسعد نے دودہ پلایا تہا انکی تین اولادین تہین (۱) عبد اللہ (۲) انیسہ (۳) شیما۔ شیما قیدیان ہوازن کے ساتہہ گرفتار ہو آئی تہین آنحضرت (صلعم) نے انکی عزت کی اور ان کے قوم کیطرف انکو واپس کردیا۔ بنو منبہ بن بکر سے ثقیف ہین اور یہہ قسی بن منبہ کے نسل سے ہین منجملہ ان کے بنو جشم بن ثقیف ہین عثمان ابن عبد اللہ بن ربیعہ بن حبیب بن الحرث بن مالک بن خطیط جنگ حنین مین دشمنان اسلام کا علم بردار تہا حالت کفر ہین اوسی دن مارا گیا اس کے اولاد سے سلیمان بن عبد الملک کے عہد مین حر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عثمان امیر اندلس گذرا ہے۔ بنو ثقیف سے بنو عوف اور بنو عوف سے بنو سعد ہین انہین مین سے عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف ہے جسکو ثقیف نے ابو مکسورہ کے پاس ضمانتاً رکہا تہا اسی کے لڑکے عروہ بن مسعود بن معتب کے اولاد سے معتب رض ہین جنکو آنحضرت صلعم نے دعوت اسلام کے لئے اس قوم کیطرف بہیجا تہا اور اس قوم نے انکو شہید کرڈالا تہا اور نیز اسی کے اولاد سے حجاج بن یوسف بن الحکم بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب والی عراقین عبد الملک اور اس کے لڑکے ولید کیطرف سے تہا اور اسی

خاندان سے یوسف بن عمر بن محمد بن عبد الحکم والی عراقین ہشام بن عبد الملک اور
ولید ابن یزید کیطرف سے تہا غرضکہ اس قوم کے ایک گروہ کیطرف نے عراق وشام و
یمن ومکہ کی حکمرانی کی ہے بنو معتب ہی سے غیلان بن سلمہ ابن معتب ہے جو کسریٰ
کے پاس وفود ہو کر گیا تہا اور بنو غیرہ بن عوف بہی اسی قبیلہ سے ہین جس مین سے
اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزیٰ بن
غیرہ بن عوف بن ثقیف اور حرث بن کلدہ بن عمرو بن علاج (طبیب عرب)
اور ابو عبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن غیرہ صحابیؓ (جو یوم جسر جنگ قادسیہ
مین شہید ہوئے ہین) اور انکا لڑکا مختار بن ابی عبید (جس نے کوفہ مین دعوائے نبوت
کیا تہا یہہ پہلے عبد اللہ بن زبیر کیطرف سے کوفہ کا عامل تہا) اور ابو محجن بن حبیب
بن عمرو بن عمیر ہے الغرض بنو ثقیف طایف مین رہتے تہے طایف ایک شہر قریب
مکہ سرزمین نجد مین واقع ہے پہر ثقیف اس کے شرق وشمال مین قبہ جبل پر
(جو واج دلوج کے نام سے موسوم ہے) آباد ہوئے ایام جاہلیت مین یہہ مقام
عمالقہ کے قبضہ مین تہے بعد ان کے ثمود۔ وادی القرے مین آباد ہونے کے
پہلے اس مقام پر سکونت پذیر ہوئے یہی سبب ہے کہ ثقیف کے بابت یہہ
کہا جاتا ہے کہ یہہ یادگار ثمود ہین اور بعضے کہتے ہین کہ عمالقہ کے بعد اس مقام پر
عدوان آکر آباد ہوئے اور انپر ثقیف غالب آئے۔ سہیلی نے ایسا ہی ذکر کیا ہے
اور بعضون کا یہہ خیال ہے کہ ثقیف ہوازن کے متبعین سے ہین اور بعضے انکو
ایاد سے شمار کرتے ہین۔ مضافات طایف سے سوق عکاظ وعرج وعکاظ حجر
مابین یمن وحجاز ہے ایام جاہلیت مین اسکا بازار ایکسال مین ایکبار ہوتا تہا
جسمین عرب اطراف وجوانب سے آتے تہے۔ بنو معاویہ بن بکر ابن ہوازن کے
بہی بہت سے بطون ہین ازانجملہ بنو نصر بن معاویہ (اسی قبیلہ سے مالک بن سعد

(۱) ماہ ستمبر ۹۹

بن عوف ابن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر تہے جو جنگ
حنین مین مشرکون کے سپہ سالار تہے اور اس کے بعد یہہ ایمان لائے اور اچہے
مسلمان مین شمار کئے گئے) اور بنو جشم بن معاویہ اور بنو سلول اور بنو مرہ بن صعصعہ
بن معاویہ اور بنو عامر بن صعصعہ بن معاویہ ہین بنو جشم سے عزیہ (قبیلہ درید بن
الصمہ سے) ہین جو تہامہ و نجد کے درمیان یمن سے شام تک آباد تہے اس قبیلہ
کے رؤساء مغرب کیطرف چلے گئے اور اسوقت تک وہان موجود ہین جیسا کہ
طبقہ رابعہ عرب مین ہم بیان کرین گے فی الحال اس مقام پر اس قبیلہ کے وہی
لوگ آباد ہین جنکو صولت و حکومت سے کچہہ تعلق نہین ہے ۔ بنو سلول اپنی مان
سلول کیطرف منسوب ہوئے یہہ قوم عرب مین زیادہ آباد تہی اور اب بہی یہہ
قوم وہان زیادہ ہے ۔ بنو عامر بن صعصعہ عرب کے بڑے قبایل سے ہے اس کے
چار شعوب ہین (۱) نمیر (۲) ربیعہ (۳) ہلال (۴) سواۃ ۔ نمیر بن عامر جمرات
عرب سے شمار کیا جاتا ہے اسکی قوم کو جاہلیت اور اسلام مین کثرت و سطوت
و عزت حاصل تہی یہہ لوگ جزیرہ فراتیہ مین جا کر آباد ہوئے اور اس کے بلاد پر
متصرف ہو گئے جنکو بنو عباس نے زمانۂ حکومت المعتضد مین قتل و قید کیا اب
ان کے آثار تک معدوم ہو گئے ۔ سواۃ بن عامر کی کل شاخین رباب ابن سواۃ
سے ملتی ہین اسی قبیلہ سے جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن رباب مشہور
صحابی رض ہین اور اسی رباب کے بطن سے افریقہ مین ایک قبیلہ ہے جو ریاح بن ہلال
کے ساتہہ رہتا ہے اور اوسی نسب سے معروف ہے جیسا کہ ہلال کے حالات مین
ہم بیان کرین گے ۔ ہلال بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے جاہلیت مین یہہ
قوم نجد مین رہتی تہی پہر دیار مصریہ مین زمانہ جنگ قرامطہ مین جا رہے بعد چندے
افریقہ کیطرف چلے گئے پہر بنو سلیم کی چہیڑ چہاڑ سے تنگ ہو کر غرب مین جا بسے

نوبہ و قسطنطنیہ بحر محیط تک آباد ہو گئے ہلال کے پانچ لڑکے شعبہ۔ ناشرہ۔ نہیک
عبد مناف۔ عبد اللہ تھے ہلالی البطون انہین پانچ کیطرف مربوط او رمرجوع ہوتے
ہین بنو عبد مناف سے جنابہ زینب ام المومنین رض بنت خزیمہ بن الحرث ابن عبد اللہ
بن عمرو بن عبد اللہ بن عبد مناف اور بنو عبد اللہ سے جنابہ میمونہ ام المومنین رض
بنت الحرث بن حزن بن بجیر بن ہرم بن رویبہ بن عبد اللہ ہین ابن حزم لکھتا ہے
کہ بطون بنو ہلال سے بنو قرہ اور بنو نجبہ (جو مصر و افریقہ کے درمیان ہین رہتے
ہین) اور بنو حرب (جو حجاز مین ہین) اور بنو ریاح ہین (جنہون نے افریقہ مین فساد
و فتنہ برپا کیا تہا) بنو ربیعہ بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے تین لڑکے عامر
کلاب۔ کعب تھے انہین تین لڑکون سے کل بنو ربیعہ بن عامر کی شاخین نکلی
ہین یہہ پہلے نجد مین رہتے تھے پہر شام کیطرف چلے گئے لوز اسلام کے پہیلتے ہی ممالک
بعیدہ و قریبہ مین یہہ بہی منتشر ہو گئے چنانچہ اب نجد مین کوئی اس قبیلہ کا باقی
نرہا۔ عامر بن ربیعہ سے بنو البکا یعنی ربیعہ بن عامر بن ربیعہ (جسکا لڑکا حندج
زہیر بن جذیمہ عبسی کے قتل مین خالد بن جعفر بن کلاب کا شریک تہا) اور
بنو ذی السہمین معاویہ بن عامر بن ربیعہ (یعنی ذو الحجر عوف بن عامر بن ربیعہ)
اور بنو فارس الضحیا عمرو بن عامر ابن ربیعہ ہین) جس سے خداش بن زہیر بن
عمرو (جو شہسواران و شاعران جاہلیت مین مشہور رہتا) بنو کلاب ابن ربیعہ سے
بنو وحید بن کعب بن عامر بن کلاب اور بنو ربیعۃ المجنون ابن عبد اللہ بن
ابی بکر بن کلاب اور بنو عمرو بن کلاب ہین ابن حزم لکھتا ہے کہ اسی قبیلہ سے
بنو صالح ابن مرداس امراء حلب اور بنو کلاب سے بنو رواس (انکا نام حرب
بن کلاب تہا) اور بنو جناب (انکا نام معاویہ بن کلاب تہا اسی خاندان سے
شمر بن ذی الجوشن بن اعور بن معاویہ قاتل جناب حسین ابن علی علیہما السلام ہے

اور اسی کے اعقاب سے صہیل بن حاتم بن شمر وزیر عبد الرحمن بن یوسف فہری امیر اندلس تہا) اور بنو جعفر بن کلاب ہین (جس سے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر اور اسکا چچا ابو عامر بن مالک اور ربیعہ بن مالک اور ربیع المعتبرین اور اسکا باپ لبید بن ربیعہ شاعر مشہور ہے) یہہ قوم پہلے جہات مدینہ و فدک مقام زبدہ مین رہتی تہی پہر وہان سے منتقل ہوکر شام کیطرف چلی آئی اور جزیرہ فراتیہ پر قبضہ کرلیا حلب اور اکثر بلاد شام پر متصرف ہوگئی بنو صالح بن مرداس انہین مین سے اس بلاد کے حکمران رہے بعد چندے جب ان کے قواے حکمرانی ضعیف ہوگئے تو یہہ اون عرب کے سایہ امن مین قیام پذیر ہوے جو شام مین حکمرانی کے لئے منتخب کئے گئے تہے ابن سعید کہتا ہے کہ اسلام مین انکی حکومت یمامہ مین تہی۔ بنو کعب بن ربیعہ کے بہت سے بطون ہین چنانچہ اس سے حریش بن کعب (جس سے مطرف ابن عبد اللہ بن شخیر بن عوف بن وقدان بن حریش مشہور صحابی ہین اور بروایت بعض لیلی بہی ہے جسکا ذکر تشبیب مین قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ شاعر و مادح آنحضرت (صلعم) اور رعبد اللہ بن الحشرج بن اشہب بن ورد بن عمرو بن ربیعہ ابن جعدہ جو فارس پر زمانہ زبیر مین غالب آیا تہا اور اسکی مان کا چچا زیاد بن اشہب جو جناب علی رض کے خدمت مین آیا تہا اس غرض سے کہ آپ سے اور معاویہ سے صلح ہوجائے اور مالک بن عبد اللہ بن جعدہ ہین) اور بنو قشیر بن کعب ہین (جس سے مرہ بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر جو آنحضرت صلعم کیخدمت مین حاضر ہوئے تہے اور آپ نے اون کو انکی قوم سے صدقات وصول کرنے کا متولی مقرر کیا تہا اور کلثوم بن عیاض بن رصوح بن اعور ابن قشیر والی افریقہ اور اسکا برادر زادہ بلج بن بشر ہے) اور بنو قشیر سے خراسان مین بعض بعض عمایدین منسوب کئے جاتے ہین چنانچہ

ابو القاسم قشیری صاحب سالہ اور بنو رشیق (جس سے عبد الرحمن بن رشیق
والی اندلس ہے) اور اسی سے صمۃ بن عبد اللہ (از شعراء حماسہ) ہے اور نیز کعب
بن ربیعہ سے بنو عجلان بن عبد اللہ بن کعب اور انکا شاعر تمیم بن مقبل اور بنو عقیل
بن کعب ہین بنو عقیل بن کعب خود بھی کثیر البطون ہے از انجملہ بنو المنتفق بن
عامر بن عقیل اور اعقاب بن المنتفق سے بوہ عرب ہین جو غرب مین خلط کے
نام سے معروف ہین علی بن عبد العزیز جرجانی تحریر کرتا ہے کہ خلط بنو عوف و
بنو معاویہ پسران منتفق بن عامر بن عقیل ہین۔ ابن سعید کہتا ہے کہ بنو منتفق
مابین بصرہ و کوفہ رہتے تھے امارت و حکومت ان مین سے بنو معروف کے قبضہ مین
تھی میرا خیال یہہ ہے کہ مغرب مین اندلون خلط اعداد جشم مین شمار کئے جاتے ہین
اور بنو عقیل بن کعب سے بنو عبادہ بن عقیل ہین (جس سے اخیل یعنی کعب بن
الرحال بن معاویہ بن عبادہ ہے اور اسی کے اعقاب سے لیلی اخیلیہ بنت حذیفہ
بن سداد بن الاخیل ہے) ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ قیس بن الملوح المجنون اسی قبیلہ سے
ہے۔ بنو عبادہ اسوقت بروایت ابن سعید جزیرہ فراتیہ کے اُس حصہ مین آباد ہین
جو عراق سے ملا ہوا ہے اس قوم کو ایک گونہ قوت و غلبہ زمانہ سابق مین حاصل
رہا ہے اور پانچوین صدی کے وسط مین اس قوم سے قریش بن بدران بن مقلد
موصل و حلب پر مستولی ہو گیا تہا اس کے بعد اسکا لڑکا مسلم بن قریش ملقب بہ
شرف الدولہ حکمران ہوا اور حکومت و دولت اسی مسلم بن قریش کے اعقاب
مین رہی تا آنکہ اس خاندان سے حکومت و دولت جاتی رہی۔ ابن سعید کہتا ہے
کہ فی الحال اس خاندان کے کچھہ لوگ مابین الحاز اور زاب کے قیام پذیر ہین جنکو
عرب شرف الدولہ کے لقب سے یاد کرتا ہے والی موصل انکی عزت کرتا ہے
لیکن انکی تعداد نہایت کم ہے تقریباً ایکسو سواروں سے زیادہ نہونگے اور نیز

نمبر ۹۹ (۲)

بنوعقیل بن کعب سے بنوخفاجہ بن عمرو بن عقیل ہین جو فی زماننا عراق و جزیرہ کیطرف چلے گئے ہین اور بادیہ عراق مین آزادانہ زندگی بسر کررہے ہین اور بنوعامر بن عقیل سے بنوعامر بن عوف بن مالک بن عوف ہین یہہ قوم بنوالمنتفق کی نسبی بھائی ہے اطراف بصرہ مین رہتی تھی بحرین پر بعد بنوابوالحسن کے انہون نے بزور و قوت غلبہ قبضہ کرلیا ابن سعید کہتا ہے کہ اس قوم نے بنوکلاب سے ارض یمامہ بھی چھین لیا تھا ان کی حکومت و دولت ساتوین صدی کے وسط مین تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شجرہ انساب بنو قیس بن مضر

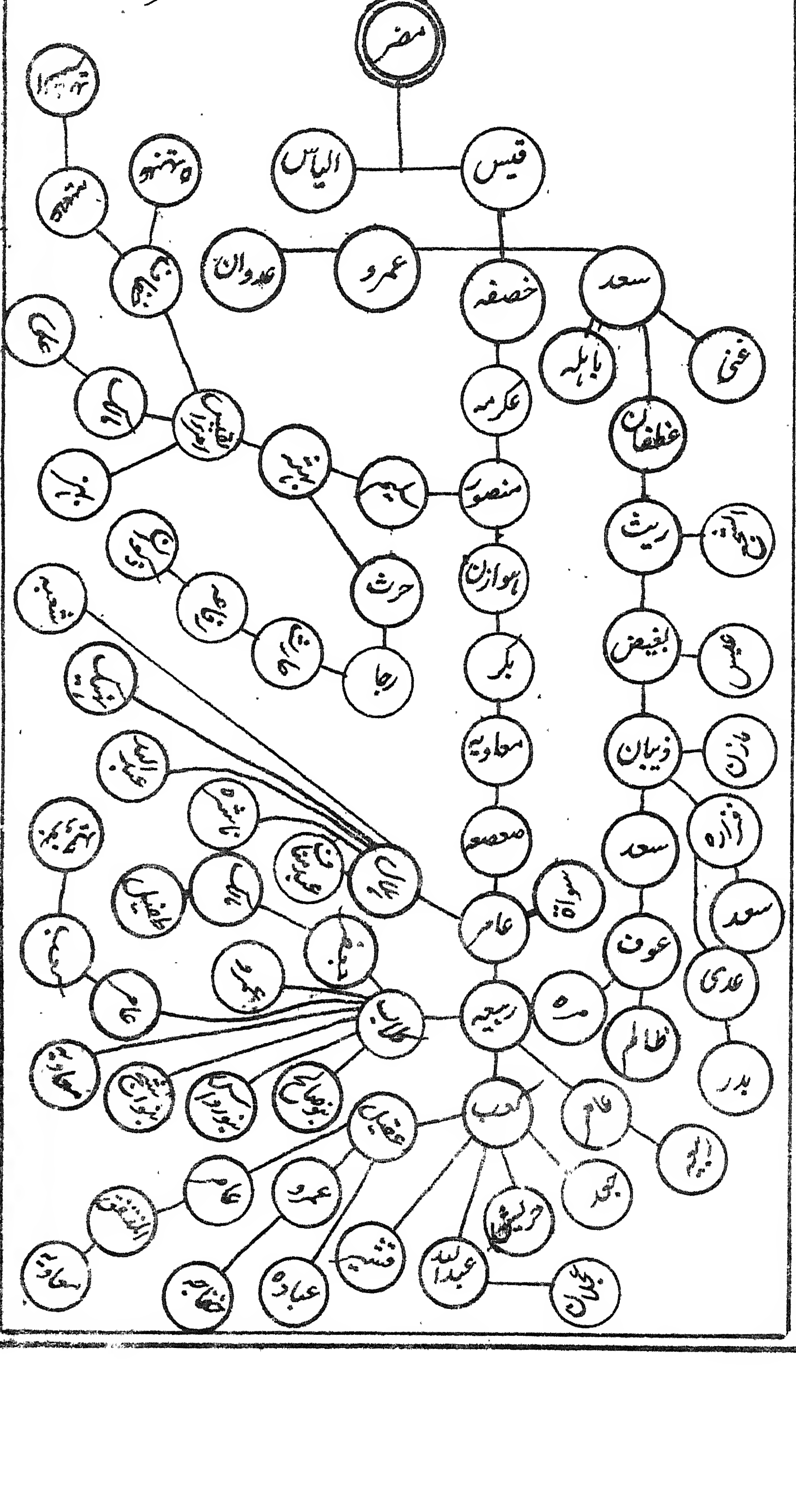

بطون الیاس بن مضر

الیاس بن مضر کے تین لڑکے مدرکہ۔ طانجہ۔ قمعہ تھے انکی ماں بنو قضاعہ کی ایک عورت خندف نامی تھی اسی کے طرف کل اولاد الیاس منسوب ہوئے۔ بطون قمعہ سے اسلم و خزاعہ ہین اسلم بنو افصی بن عامر بن قمعہ اور خزاعہ ابن عمرو بن عامر بن یحیی یعنی ربیعہ ابن عامر بن قمعہ کو کہتے ہین عمرو بن یحیی پہلا وہ شخص ہے جس نے دین اسمٰعیلی کو ترک کرکے بت پرستی کی بناڈالی اور عرب کو بُت پرستی کیطرف مایل کیا اسی کے حق مین آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے رایت عمرو بن یحیے یجر قصبتہ فی النار یعنی (خیال مین) مین نے دیکھا ہے کہ عمرو بن یحیی کی آنتین آگ مین گھسیٹی جاتی تھین) یہہ قوم اطراف مکہ مقام مرالظہران مین رہتی تھی اور قریش کے خلفا مین تھی عام حدیبیہ زمانہ آنحضرت (صلعم) مین یہہ لوگ داخل کئے گئے پس یہہ لوگ اون مین سے تھے جنپر قریش نے مصالحت کی تھی پھر ان لوگون نے بدعہدی کی آپنے قریش پر حملہ کرکے ان کو مغلوب کردیا اور مکہ کو فتح کرلیا یہی سال عام الفتح کے نام سے موسوم ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ خزاعہ بنو غسان سے بنو حارثہ بن عمرو بن مزیقیا کے اولاد مین ہین جسوقت غسان شام کیطرف جارہے تھے یہہ لوگ اون سے علیحدہ ہوکر مرالظہران مین ٹہر گئے حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے۔ قریش کے پہلے بیت الحرام کی تولیت قبیلہ خزاعہ مین بنو کعب بن عمرو بن لحی کے قبضہ مین تھی تاآنکہ حلیل بن حبشیہ بن سلول متولی ہوا یہہ وہی شخص ہے جس نے تولیت بیت الحرام کی وصیت قصی بن کلاب کے حق مین کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی کنیت ابو غبشان تھی حلیل کا بیٹا او محترش نام تھا اس نے کعبہ کو بعوض ایک مشک شراب کے فروخت کیا تھا واللہ اعلم اسی حلیل بن حبشیہ کے اولاد سے کرز بن علقمہ بن ہلال بن حریبہ بن عبد نہم بن حلیل تھا جسنے آنحضرت (صلعم) کا

بوقت ہجرت تعاقب کیا تھا اور غار تک آپ کے تعاقب مین گیا تھا لیکن مکڑیون کے جالے اور کبوترون کو انڈے دیئے ہوئے دیکھکر اپنا سا موںھہ لیکر رہ گیا۔

خزاعہ کے بہت سے بطون ہین از انجملہ بنو مصطلق بن سعد بن عمرو بن لحی اور بنو کعب بن عمرو (جسمین سے عمران ابن الحصین (صحابیؓ) اور سلیمان بن جرد اور مالک بن ہیثم نقیب بنو عباس ہین) اور بنو عدی بن عمرو (جسمین سے جویریہ بنت الحارثؓ ام المومنینؓ) اور بنو ملیح بن عمرو (جسمین سے طلحۃ الطلحات یعنی ابن عبد الرحمن بن الاسود ابن عامر بن عویمر بن مخلد بن سبیع بن خثعمہ بن سعد بن ملیح ہے) اور بنو عوف بن عمرو ہین اور برادران خزاعہ سے بنو افصی بن عامر ابن قمعہ اور بنو مالک بن افصی اور عامان بن افصی ہے۔ اسلم سے سلمہ بن الاکوع صحابیؓ اور دعبل اور بنو شیص شاعر اور محمد ابن الاشعث سپہ سالار بنو عباس ہے۔ اسی قبیلہ سے مالک بن سلیمان ابن کثیر۔ دعات بنو عباس سے تھا جسکو ابو مسلم نے قتل کیا ہے۔

طابخہ کے بہت سے بطون ہین مشہور تر اون مین سے ضبہ۔ رباب۔ مزینہ۔ تمیم ہین علاوہ ان کے اور بطون مثل صوفہ و محارب کے وہ تمیم ہی کے نسبی بھائی کہے جاتے ہین بنو تمیم بن مر۔ اد بن طابخہ کے نسل سے ہین یہہ لوگ سرزمین نجد مین بصرہ سے یمامہ تک دایرہ کی صورت آباد تھے پھر یہہ پھیل کر عذیب تک ارض کوفہ مین پہونچ گئے فی زماننا اس قوم کا بھی نشان نہین پایا جاتا انکے مقبوضات ان دنون مشرق مین غزیہ (طے سے) اور خفاجہ (بنو عقیل بن کعب سے) متصرف ہین۔ بنو تمیم کثیر البطون قبیلہ ہے اسی سے (۱) حارث بن تمیم (جس کے طرف سیف بن شریک فقیہ منسوب کئے جاتے ہین) (۲) بنو عنبر جسمین فقیہ زفرؒ ابن ہذیل بن قیس بن مسلم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذوئب بن جذیمہ بن عمرو بن جحوز بن جندب بن عنبر تلمیذ امام ابو حنیفہؒ اور فاضل عامر بن عبد قیس بن ثابت

(۳) نمبر ۹۹

بن بشامہ بن حذیفہ بن معاویہ بن الجون بن کعب بن جندب اور ربیعہ بن
رفیع بن سلمہ بن محلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب ہین) (۳) بنو ہجیج
بن عمرو بن تمیم (۴) بنو اسید بن عمیر (جسمین ابو ہالہ ہند بن زرارہ ابن نباش
بن عدی بن نمیر بن اسید مشہور صحابیؓ اور حنظلہؓ بن ربیع بن صیفی بن ریاح
ابن الحرث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثم بن صیفی بن ریاح اور یحییٰ بن اکثم مامون الرشید کا
قاضی صیفی بن ریاح کے نسل سے ہے) (۵) بنو مالک بن عمرو بن تمیم (جسمین نضر
بن شمیل بن خرشہ بن یزید بن کلثوم ابن عبدہ بن زہیر بن عمروہ بن جمیل بن
حجر بن خزاعی بن مازن بن مالک نحوی محدث اور سلم ابن احوز بن اربد بن محرز
بن لای بن سہل بن خباب بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص ابن مازن بن مالک
قاتل یحییٰ بن زید بن زین العابدین و قاتل آل مہلب ہے) (۶) بنو عمرو بن العلاء
بن عمار بن عدنان بن عبید اللہ بن حصے بن الحرث جلہم بن خزاعی بن مازن بن
مالک (۷) بنو الحرث بن عمرو بن تمیم (۸) بنو امرء القیس بن زید مناۃ بن تمیم (اسی
قبیلہ سے زید بن عدی بن زید بن ایوب بن مخوف بن عامر بن عطیہ بن امرء القیس
وزیر نعمان بن منذر والی حیرہ تھا) (۹) بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم (۱۰) بنو منقر
بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (اسی قبیلہ سے قیس
بن عاصم ابن سنان بن خالد بن منقر تھے جنکو آنحضرتؐ نے خود انکی قوم سے صدقات
وصول کرنے کو مقرر فرمایا تھا) (۱۱) بنو عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (اسی سے
بنو بہدلہ بن عوف ہین) (۱۲) بنو حرث اعرج بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (۱۳)
بنو مالک بن سعد بن زید مناۃ (۱۴) بنو ربیعہ بن مالک بن سعد بن زید مناۃ (اسی
قبیلہ سے عروہ بن جریر بن عامر بن عبید ابن کعب بن ربیعہ پہلا خارجی ہے جسنے

یوم صفین کہا تہا لاحکم الا اللہ) (۱۵) بنو حنظلہ بن مالک بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ہین بنو حنظلہ سے بنو عمرو۔ ظلم۔ غالب۔ کلیہ قیس ہین اور رقیس ہی سے حنابی بن الحرث بن ارطاۃ بن شہاب بن عبید بن حناول بن قیس اور ابن عمیر بن حنابی ہے جس نے حجاج کو قتل کیا تہا بنو حنظلہ ہی سے بنو ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ اور یربوع بن حنظلہ سے بنو الحرث ہین اسی قوم سے زبیر بن ناحور سردار خوارج اور اس کے بہائی عثمان و علی ہین۔ یہہ لوگ بنو بشیر بن یزید ملقب بہ ناحور بن الحرث بن ساحق بن الحرث بن سلیط بن یربوع کے نام سے پکارے جاتے ہین اور یہہ سب امرار ازارقہ ہین بنو کلیب۔ یربوع۔ بن حنظلہ مین شمار کئے جاتے ہین اسی قبیلے سے جریر شاعر ابن عطیہ بن خطفی ہے اسکا نام حذیفہ بن بدر بن سلم بن عوف بن کلیب ہے بنو عنبر اور بنو ریاح بہی یربوع بن حنظلہ کیطرف منسوب ہین۔ اور مالک بن حنظلہ کیطرف بنو دارم کی نسبت کی جاتی ہے بنو نہشل بن دارم بن حازم بن جزیمہ بن عبد اللہ بن حنظلہ سے نضلہ بن حد ثان بن مطلق بن اصحر بن نہشل۔ بنو عباس کا کوتوال اور بنو مجاشع بن دارم سے اقرع بن حابس ابن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع اور فرزدق بن غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال اور حتات بن یزید بن علقمہ ہین جس سے آنحضرت صلعم نے معاویہ بن ابی سفیان کا بہائی چارہ کرا دیا تہا اور بنو عبد اللہ بن دارم سے منذر بن ساوی بن عبد اللہ بن زید بن عبد مناۃ ابن دارم اور بنو عرس بن زید بن عبد اللہ بن دارم سے حاجب بن زرارہ بن عرس اور اسکا لڑکا عطارد اور اسکی اولاد ہے اس قوم مین نسلی ترقی کی امارت و دولت بہی تہی۔

بنو مزینہ۔ مر بن اد بن طابخہ بن الیاس کے نسل سے ہین اس کے ایک لڑکے کا نام عثمان اور دوسرے کا اوس ہے چونکہ انکی ماں کا نام مزینہ تہا

اسوجہ سے مرکے دونون لڑکے مزینہ کیطرف منسوب کردیئے گئے اس قوم سے زہیر بن ابی سلمی (یعنی ربیعہ بن ابی ریاح بن قرہ بن الحرث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہرمہ بن لاطم بن عثمان یکے از شعراء ستہ جاہلیہ) اور اسکے دونون لڑکے بجیر و کعب (جس نے آنحضرت صلعم کی مدح کی تہی) اور نعمان بن مقرن ابن عامر بن صبح بن ہجیم بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عفراء بن ثور بن ہرمہ اور اسکا بہائی سوید (جو جنگ نہاوند مین مارا گیا) اور معقل بن یسار بن عبد الله بن معیر بن حراق بن لابی بن کعب ابن عبد ثور مشہور صحابی ہین۔

رباب۔ عبد مناة بن اد بن طابخہ کیطرف نسبا منسوب ہوتے ہین تیم۔ عدی۔ عوف۔ ثور۔ اسکی اولاد سے ہین یہہ قوم رباب اسوجہ سے کہلائی جاتی ہے کہ یہہ لوگ بنوضبہ کے حلف مین شریک جماعت ہوئے تہے مقام دہنا جوار بنوتمیم مین رہتے تہے لیکن فی زماننا یہہ بہی معدوم الآثار ہوگئے بنوتیم بن عبد مناة سے مستورد بن علقمہ بن قریش بن صباری بن نشبہ بن ربیع بن عمرو بن عبد الله بن لوی بن عمرو بن الحرث ابن تیم خارجی (جسکو معقل بن قیس ریاحی نے اہل امارت مغیرہ بن شعبہ مین قتل کیا ہے) اور ابن باخمہ ورد بن مجالد بن علقمہ (جو عبد الرحمن بن ملجم کے ساتہہ شریک شہادت جناب علی کرم الله وجہہ تہا) اور قطام بنت بجنہ بن عدی ابن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم خارجیہ ہے جسکا عقد عبد الرحمن بن ملجم کے ساتہہ ہوا تہا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اسکا مہر جناب امیر علیہ السلام کا شہید کرنا تہا۔ والله اعلم قطام کو خود اس کے باپ اور چچا نے یوم نہروان قتل کیا تہا اور بنو عدی بن عبد مناة سے ذوالرمہ شاعر (یعنی غیلان بن عقبہ بن بہس بن مسعود بن حارثہ بن عمرو بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ثعلبہ بن ربیعہ بن ملکان بن عدی

اور بنو ثور ابن عبد مناۃ سے سفیان ثوری (یعنی سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع بن عبد اللہ بن منقر بن نضر بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر بن ملکان بن ثور) اور ان کے بہائی عمرو و مبارک و ربیع بن خشیم فقیہہ ہین

ضبّہ ۔ آد بن طابخہ کے نسل سے ہین سرزمین نجد مین تہامہ کے شمالی جانب جوار بنو تمیم مین رہتے تہے عہد حکومت اسلامیہ مین عراق مین چلے آئے اسی مقام پر متنبی شاعر مارا گیا اسی قوم سے ضرار بن عمرو ابن مالک بن زید بن کعب بن بجالہ بن ذہل بن مالک بن بکر بن اسعد بن ضبہ ہے جو جاہلیت مین بنو ضبہ کا سردار تہا اس کے بعد سرداری اسی کے خاندان مین رہی اس کے اٹہارہ لڑکے تہے جو اس کے ساتہہ جنگ قریتین مین لڑنے کو آئے تہے اور حصین ابن ضرار عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے ہمراہ جنگ جمل مین تہے اسی کے نسل سے قاضی ابو شبرمہ عبد اللہ ابن شبرمہ بن طفیل بن حسان بن منذر بن ضرار بن عنبسہ بن اسحاق بن شمر بن عبس ابن عنبسہ بن شعبہ بن مختبر بن عامر بن عباب بن حسل بن بجالہ ہے جسکا ذکر سلسلہ لاران بنو عباس مین آئیگا عہد حکومت خلیفہ متوکل مین نصر کا گورنر ہوا تہا بیان کیا جاتا ہے کہ دیلم ۔ بنو باسل بن ضبہ بن آد کے اعقاب سے ہین واللہ اعلم ۔

صوفہ ۔ غوث بن مر بن آد کے سلسلہ مین ہین انکا زمانہ اقبال جاہلیت ہی مین منقضی اور منقرض ہو گیا بجائے ان کے آل صفوان بن شجنہ بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم حکمران ہوئے ۔

مدرکہ ابن الیاس نہایت عظیم الشان کثیر البطون قبیلہ ہے اسکے اعظم ترین قبایل سے ہذیل ۔ قارہ ۔ اسد ۔ کنانہ ۔ قریش ہین ۔ بنو ہذیل ۔ ہذیل بن مدرکہ بن الیاس کی نسل سے ہین طایف کے قریب جبل غزوان مین رہتے تہے

(۴) جلد ۵

اس کے اسفل مین نجد کیطرف اور مقام تہامہ مابین مکہ و مدینہ اور اکثر مقامات ان کے قبضہ مین تھے از انجملہ رجیع و بیر معونہ ہین اس سے دو شاخین نکلی ہین (۱) سعد بن ہذیل (۲) لحیان بن ہذیل ۔ پس سعد بن ہذیل سے ابو بکر شاعر اور حطیہ (جیساکہ بیان کیاجاتا ہے) اور عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار ابن مخزوم بن صاہلہ بن الحارث بن تمیم بن سعد (مشہور صحابی رض) اور ان کے دونون بہائی عتبہ و عمیس اور ان کے لڑکے عبد الرحمن و عتبہ و مسعودی مشہور مورخ) ابن عتبہ ہین مسعودی کا نام علی ہے حسین بن علی بن عبد اللہ بن زید بن عتبہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود نسب کے لڑکے ہین اور ان کے بہائی عتبہ سے عتبہ بن عبید اللہ بن زید بن عتبہ مدینہ منورہ کے مشہور فقیہہ ہین ۔ یہہ لوگ عہد اسلام مین ممالک اسلامیہ مین منتشر ہوگئے اب اس قوم کا کوئی بطن باقی نرہا ہان افریقہ مین ان مین کا ایک قبیلہ ہے جو اطراف باجہ مین شاہی لشکر مین عہدہاے جلیلہ سے ممتاز ہین ۔

بنو اسد ۔ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے ایک وسیع بطن اور کثیر الشعوب ہے سرزمین نجد مین متصل کرخ ۔ طے کے ہمسایگی مین رہتے تھے اور بعض مورخ کا یہہ خیال ہے کہ پہلے بلاد طے بنو اسد کے قبضہ و تصرف مین تھے پس جب یمن سے نکلے تو انہون نے اونکو مغلوب کرکے اجا و سلمی پر قبضہ کرلیا اور اون کی مجاورت مین آباد ہوگئے بعد اس کے بنو اسد اقطار ممالک مین ایسے متفرق و منتشر ہوگئے کہ اب ان مین کا کوئی قبیلہ باقی نہ رہ گیا ۔ ابن سعید کہتا ہے کہ ان کے بلاد اب طے کے قبضہ مین ہین اس کثیر البطون قبیلہ سے بنو کاہل (قاتل حجر بن عمرو بادشاہ ۔ پدر امرء القیس) اور بنو غنم بن دودان بن اسد (اسی قبیلہ سے عبید اللہ بن جحش بن رئاب بن یعمر

بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم جو مسلمان ہوا تہا پہر نصرانی ہو گیا اور حالت نصرانیت ہی مین مر گیا اور اسکی بہن زینب ام المومنین رضی اللہ عنہا اور عکاشہ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر مشہور صحابی رضی اللہ عنہ ہین) اور بنو ثعلبہ بن دودان بن اسد (جس سے کمیت شاعر ابن زید بن الاخنس بن ربیعہ بن امرء القیس بن الحرث بن عمرو بن مالک بن سعد بن ثعلبہ اور ضرار بن الازور یعنی مالک بن اوس بن خزیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ قاتل مالک بن نویرہ اور حضرمی بن عامر بن مجمع بن سوالۃ بن ہمام بن صحب بن القیس بن مالک وغیرہ ہین) اور بنو عمرو بن قعین (قعین) بن الحارث بن ثعلبہ بن دودان ہین (اسی قبیلہ سے طماح بن قیس بن طریف بن عمرو بن قعین جو قیصر کے پاس امرء القیس کے قتل کا ساعی ہوا تہا اور طلیحہ بن خویلد بن نوفل بن نضلۃ بن الاشتر بن حجران بن فقعس بن طریف بن عمرو ہے جو پہلے کاہن تہا اور نبوت کا دعوے کیا تہا پہر بعد اسکے ایمان لایا - علاوہ ان بطون کے بنو اسد مین اور بطون بہی ہین جنکو بخیال اطالت مقال ہم ذکر نہین کرتے -

قارہ وعضل - ہون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کے نسل سے بنو اسد کے بہائی ہین بنو زہرہ قریشی کے خلفا مین تہے -

بنو کنانہ - کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ کے نسل سے بنو اسد کے نسبی بہائی ہین اطراف مکہ مین یہہ رہتے تہے یہہ قبیلہ بہی کثیر البطون ہے مشہور و معروف تر ان مین قریش ہے اور وہ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا بعد اسکے بنو عبد مناۃ بن کنانہ اور بنو مالک بن کنانہ ہے - بنو عبد مناۃ سے بنو [illegible] بدرۃ بنو الحر اور بنو عامر ہین بنو بکر سے بنو لیث [illegible] بنو [illegible] (یعنی شداخ [illegible]) عوف بن کعب بن عامر بن لیث

اور اسی سے صعب بن جثامہ بن قیس بن شدّاخ مشہور صحابیؓ اور شاعر
عروۃ بن اذینہ بن یحییٰ بن مالک بن الحرث بن عبد اللہ بن شداخ ہے) اور
بنو شجع بن عامر بن لیث بن بکر (اسی قبیلہ سے ابو واقد لیثی صحابی یعنی حرث
بن عوف بن اسید بن جابر بن عدیدہ بن عبد مناۃ بن شجع ہین) اور بنو سعد
بن لیث بن بکر (جس سے ابو طفیل عامر بن واثلہ بن عبد اللہ بن عمرو بن
جابر بن خمیس بن عدی ابن سعد اور واثلہ بن الاسقع بن عبد العزیٰ بن
عبد یالیل بن ناشب بن عبدہ بن سعد مشہور صحابیؓ ہین ابو الطفیل عامر
وہ ہین جو آنحضرت (صلعم) کے دیکھنے والون مین سے آخر مین رہ گئے تھے
سنہ ۱۰۷ھ مین انکا انتقال ہوا) اور بنو جندع بن بکر بن لیث بن بکر ہین (اسی
قبیلہ سے امیر خراسان نصر بن سیار بن رافع بن عدی بن ربیعہ بن عامر
بن عوف بن جندع اور رافع بن لیث بن نصر ہے جو زمانۂ الرشید مین بنو امیہ کا
ہوا خواہ سمرقند مین تھا) اور بنو عبد مناۃ سے بنو عریج بن بکر بن عبد مناۃ
اور بنو الدیل بن بکر (اسی قبیلہ سے اسود بن رزق بن یعمر بن نافثہ بن عدی
بن الدیل جس کے سبب سے مکہ فتح ہوا تھا اور ساریہ بن زنیم بن عمرو بن عبد اللہ
بن جابر بن محیہ بن عبد بن عدی ابن الدیل جو عراق مین کفار سے لڑ رہے تھے
اور ان کو عمرؓ نے مدینہ سے آواز دی تھی جیسا کہ مشہور ہے اور ابو الاسود
واضع علم نحو یعنی ظالم بن عمرو بن سفیان بن عمرو بن جندب بن یعمر بن حلیس
بن نافثہ بن عدی وغیرہم ہین) اور بنو ضمرہ بن بکر ہین اور ضمرہ سے غفار
بن ملیل بن ضمرہ بجائے خود ایک بطن عظیم ہے (اسی قبیلہ سے ابو ذر غفاری
صحابیؓ یعنی جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار اور
کلثوم بن الحصین بن خالد بن معیسیر بن بدر بن خمیس بن غفار ہین جنکو

بوقت غزوہ فتح آنحضرت (صلعم) نے اپنا خلیفہ و نائب مقرر فرمایا تھا) اور بنو مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ سے سراقہ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن مالک بن تیم بن مدلج ہے جو قریش کے تحریک سے آنحضرت کے تعاقب میں وقت ہجرت روانہ ہوا تھا اس غرض سے کہ آپ کو وہ واپس لائے لیکن اللہ جلشانہ کے افضال سے خائب و خاسر واپس ہوا اور بنو عامر بن عبد مناۃ سے بنو مساحق بن الاقرم بن جذیمہ بن عامر ہین جنکو مقام عمیصا مین خالدؓ بن الولید نے قتل کیا ہے اور بنو الحارث بن عبد مناۃ سے حلیس بن علقمہ بن عمرو بن الاوقح بن عامر بن جذیمہ بن عوف بن الحارث ہے جس نے قریش کے ساتھہ حلف احابیش منعقد کیا تھا اور اسکا بھائی تیم وہ ہے جس نے اونہین کے ساتھہ حلف قارہ کا عقد کیا تھا اور بنو فراس بن مالک بن کنانہ سے فارس العرب ربیعہ بن المکدم بن عامر بن خویلد بن جذیمہ بن علقمہ بن جندل الطعان بن فارس ہے اور بنو عامر بن ثعلبہ بن الحارث بن مالک ابن کنانہ سے وہ لوگ ہین جنہون نے جاہلیت مین نسئے شہور کا رواج دیا پس اول جس شخص نے نسئی شہور کو رایج اور ایجاد کیا وہ سیمیر بن ثعلبہ بن الحارث ہے اسی قبیلہ سے رماحس بن عبد العزیز بن رماحس ابن الرسارس بن واقد بن وہب بن ماجر بن عر بن وائلہ بن الفاکہ بن عمرو بن الحرث ہے جسکو خلیفہ عبد الرحمن نے جسوقت اندلس مین داخل ہوا تھا جزیرہ وشدونہ کا گورنر مقرر کیا تھا پھر جب اس نے خلیفہ عبد الرحمن سے بغاوت کی تو خلیفہ نے اسپر حملہ کیا یہہ بھاگ کر عدوہ کیطرف گیا اور وہین مرگیا اندلس مین اس کے بہت اخلاف تھے دولت امویہ مین ان کے نمایان کارنامون کے آثار بکثرت پائے جاتے ہین سواحل افریقیہ مین بھی عبیدیون سے اکثر یہہ لڑتے رہے واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

(۵) بنو قنیم

شجرہ انساب بنو الیاس بن مضر

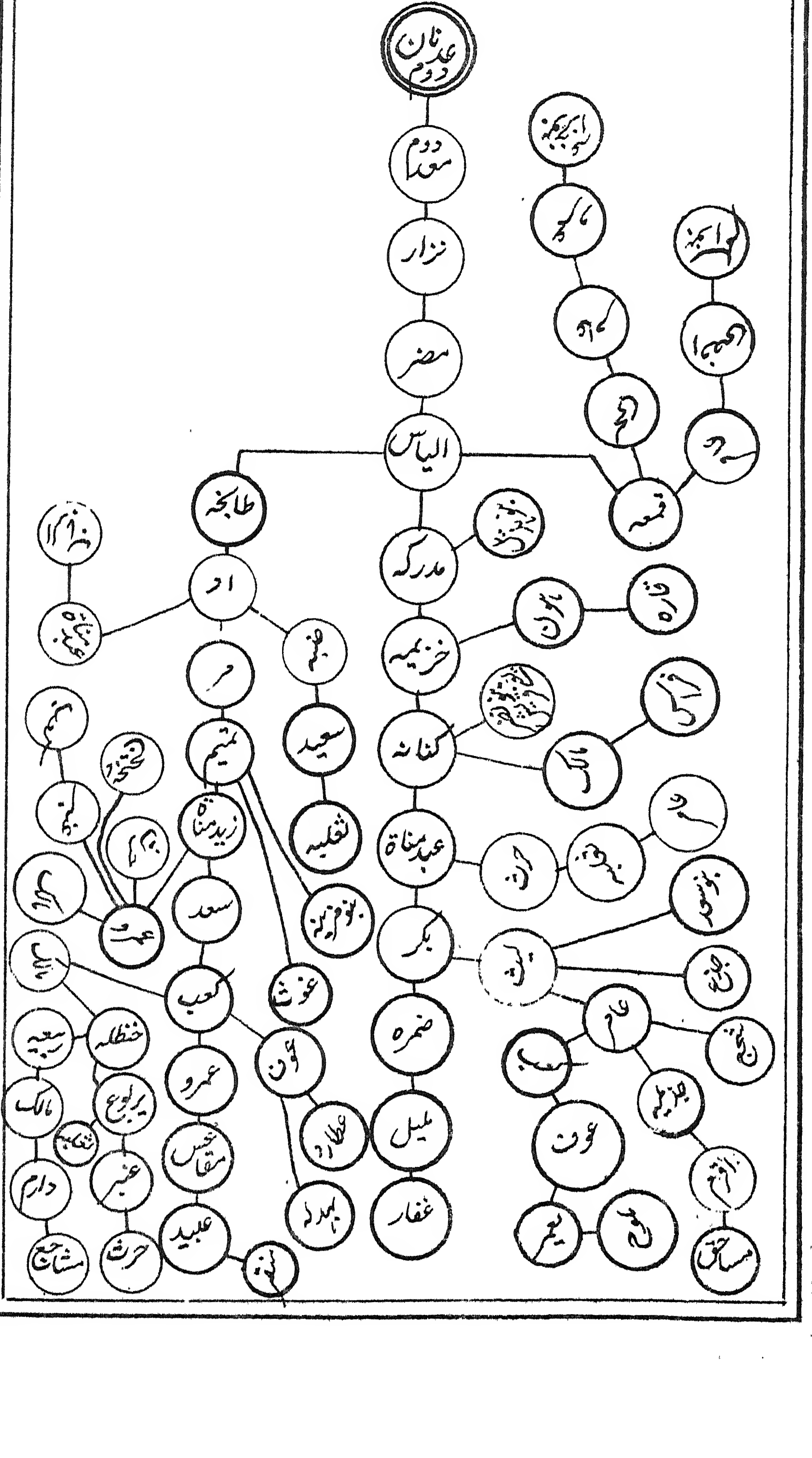

قریش فہر بن مالک بن نضر کی اولاد کو قریش[۱] کہتے ہین اور نضر ہی پہلے قریش کے نام سے موسوم ہوا ہے بعضے اسکی وجہ تسمیہ یہہ بیان کرتے ہین کہ نضر تقرش (یعنی تجارۃ) کیوجہ سے قریش کے لقب سے معروف ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش۔ قرش کا مصغر ہے اور قرش کے معنی ہین دابۃٌ فی البحر لاتدع دابۃ الا اکلتہا (ایک جانور دریائی ہے جو دوسرے جانورون کو کہا ڈالتا ہے) چونکہ نضر نے اور قبایل کو دبا لیا تہا اور مغلوب کر دیا تہا اسوجہ سے قریش کے لقب سے ملقب ہوا بہرکیف اولاد نضر۔ فہر کیطرف اسوجہ سے منسوب ہوئین کہ اعقاب نضر۔ فہر کی اولاد مین منحصر ہین بنو نضر مین سے سوائے فہر کے اور کسی کا نسلی سلسلہ نہین چلا یہی وجہ ہے کہ بنو فہر بن مالک ہی کو قریش کہتے ہین اور پہلا جو قریش کے لقب سے مشہور ہوا وہ نضر بن کنانہ ہے۔

فہر کے تین لڑکے غالب[۱]۔ حارث[۲]۔ محارب[۳] تہے پس بنو محارب بن فہر اور حارث بن فہر قریش ظواہر سے ہین بنو محارب سے ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب صاحب مرج راہط اور ضرار بن الخطاب بن مرداس بن کثیر بن عمرو آکل السقف ابن حبیب بن عمرو بن شیبان (یہہ صحابہ مین مشہور سوارون سے تہے انکا باپ خطاب بن مرداس زمانہ جاہلیت مین قریش ظواہر کا سردار تہا) اور عبد الملک بن قطن بن نہشل بن عمرو بن عبد اللہ بن وہب بن سعد بن عمرو آکل السقف (یہہ یوم حرہ مین موجود تہے اور اس قدر انہون نے عمر پائی کہ اندلس کے گورنر مقرر کئے گئے تہے انکو اصحاب بلج بن بشر

---

[۱] قریش کی دو قسمین ہین ایک قریش بطاح دوسرے قریش ظواہر قصی بن کلاب اور بنو کعب ابن لوی کی اولاد قریش بطاح کہلائی جاتی ہے علاوہ انکے سب قریش ظواہر مین شمار کئے جاتے ہین ۔ سبائک الذہب۔

قشیری نے صلیب دی) اور کرز بن جابر بن حسل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن شیبان وغیرہم ہین اور بنو حارث بن فہر سے ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن الحرث امین الامۃ و وقت فتح شام امیر مسلمانان شام اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ ابن ضرب بن الحرث فاتح افریقیہ و قیروان ہین اسی کے اعقاب سے عبد الرحمن بن حبیب بن ابی عبیدہ بن عقبہ والی افریقہ ہے اسکا باپ حبیب بن عقبہ۔ عبد العزیز ابن موسی بن نصیر اور یوسف بن عبد الرحمن بن ابی عبیدہ والی اندلس سے جنگ آزما ہوا تہا اسی کے زمانہ مین عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک اندلس مین داخل ہوا تہا پس اس نے اوسکو قتل کیا اور خود مالک بن بیٹہا پہر بعد اس کے اسی کے خاندان مین حکومت و سلطنت رہی۔

غالب بن فہر آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مین ہے اس کے دو لڑکے تیم الادرم اور لوی تہے بنو تیم الادرم قریش ظواہر سے ہین اسی قبیلہ سے ہلال بن عبد اللہ بن عبد مناۃ بن اسعد بن جابر بن کبیر بن تیم الادرم تہا جسکا خون آنحضرت صلعم نے یوم فتح مکہ مباح فرمادیا تہا یہہ اسوقت مارا گیا ہے جبکہ مکہ فتح ہوگیا تہا اور یہہ پیرو ہائے کعبہ کو پکڑے ہوئے تہا۔

لوی بن غالب آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مقدس مین ہے اس کے لڑکون مین سے کعب اور عامر ہین علاوہ انکے اس کے اعقاب سے اور بطون بہی ہین جو مختلف طور سے اس کے منسوب ہوتے ہین از انجملہ بنو خزیمہ بن لوی اور بنو سامہ ابن لوی اور سعد و جشم وغیرہم ہین بنو سامہ کی بابت یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ قریش سے نہین ہین اور یہہ بہی روایت کی جاتی ہے کہ بنو سامان ملوک ماوراء النہر اسی قبیلہ سے ہین ۔ واللہ اعلم ۔ بنو عامر بن لوی کے بنو حسل

بن عامر اور بنو معیص بن عامر ہین - بنو معیص سے بشر بن ارطاۃ یعنی عویمر
بن عمران بن الحلیس بن یسار بن نزار بن معیص بن عامر (یکے از سرداران معاویہ)
اور مکرز بن حفص بن احنف بن علقمہ بن عبد الحارث ابن منقذ بن عمرو بن معیص ہے
اور بنو حسل سے عامر بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح ابن الحارث بن حبیب
بن خزیمہ بن مالک بن حسل بن عامر (جو وقت فتح افریقہ لشکر اسلام کے سردار
اور گورنر مصر تہے انہون نے پہلے آنحضرت (صلعم) کی خدمت اقدس مین
کچہہ گستاخانہ لکہا تہا پہر انہون نے توبہ کیا مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی بہایت
سادگی اور عمدگی سے تمام کی) اور حویطب بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود
بن نصر بن مالک بن حسل (انکو صحبت رسول نصیب ہوئی تہی) اور عبد عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل والی حدیبیہ اور اسکا بہائی
سکران اور اسکا لڑکا ابو جندل سہیل (اسکا نام عاصی تہا یہی یوم صلح حدیبیہ
گرفتار ہوکر آیا آنحضرت (صلعم) نے اسکو چہوڑ دیا تہا اسکا قصہ معروف ہے) اور
زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور اسکا لڑکا عبد بن زمعہ ہے اسی زمعہ بن قیس
کی لڑکی جنابہ سودہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) ہین جو پہلے سکران اسے
ابن عم کے عقد مین تہین بعدہ آنحضرت (صلعم) کے ازواج مطہرات مین داخل ہوئین
کعب ابن لوی عمود نسب کریم آنحضرت صلعم مین ہے اس کے تین لڑکے مرہ
ہصیص - عدی تہے یہہ سب قریش بطاح ہین پس ابن کعب سے ہصیص بن
کعب بن لوی بن سہم بن عمرو بن ہصیص ابن کعب ہے اور اسی قبیلہ سے عاصی
بن وائل بن ہشام بن سعید بن سہم اور عاصی کے دونون لڑکے عمرو و ہشام
اور عبد الرحمن بن معیص بن ابی وداعہ (یعنی حارث) بن سعید بن سعد بن سہم
قاری اہل مکہ اور اسماعیل بن جامع بن عبد المطلب بن ابی وداعہ مفتی مکہ

نمبر ۹۹ (۴)

اور نبیہ ومنبہ پسران حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم (یہہ دونون جنگ
بدر مین بحالت کفر مارے گئے اور قلیب مین پہینک دیئے گئے اسی جنگ مین عاصی
بن منبہ مارا گیا اسیکی ذوالفقار سیف آنحضرت صلعم تہی) اور عبد اللہ ابن
الزبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم (یہہ پہلے آنحضرت صلعم کو اپنے
شعر سے ایذا پہونچاتے تہے پہر مسلمان ہوگئے اور اچہے مسلمانون مین ہوئے)
اور حذافہ بن قیس ابو الاخنس اور خنیس وغیرہم ہین اور عبد اللہ بن حذافہ
مہاجرین حبشہ سے ہین یہی آنحضرت (صلعم) کا نامہ نامی کسرے کے پاس لیکر گئے
تہے - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب سے امیہ بن خلف ابن وہب بن حذافہ
جنگ بدر مین مارا گیا اور اسکا بہائی ابی جنگ احد مین مارا گیا (اسکو آنحضرت
صلعم نے خود اپنے دست مبارک سے مارا تہا) اور اسکا لڑکا صفوان بن امیہ
یوم فتح مکہ مسلمان ہوا اور اسکا لڑکا عبد اللہ بن صفوان - زبیر وعثمان ابن
مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ کے ساتہہ مارا گیا اور ان کے بہائی
قدامہ وسائب وعبد اللہ مہاجرین بدریین سے ہین اور انکی بہن زینب
بنت مظعون مادر ام حفصہ ہین - بنو عدی بن کعب سے زید بن عمرو بن نفیل
بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی (اس نے
جاہلیت مین بت پرستی چہوڑ کر ملت ابراہیمی اختیار کر لی تہی اور اوسی پر رہا
تا آنکہ بلقاء کے ایک قریہ مین لخم یا جذام کے ہاتہون مارا گیا) اور سعیدؓ بن
زید بن عمرو (یکے از عشرہ مبشرہ) اور عمرؓ ابن الخطاب امیر المومنین اور
ان کے لڑکے عبد اللہ وعاصم وعبید اللہ وغیرہم اور خارجہؓ بن حذافہ بن
غانم بن عامر بن عبید اللہ بن عویج بن عدی بن کعب (جسکو مصر مین
عمرو بن العاصی کے شبہہ سے ایک حروری نے شہید کیا اور جب یہہ

قاتل گرفتار کیا گیا تو اس نے ظاہر کیا کہ اردت عمرًا واراد اللہ خارجہ" مین نے عمرو کے مارے جانے کا قصد کیا تھا اور اللہ نے خارجہ کے قتل کا) اور ابو الجہم بن حذیفہ بن غانم صاحب النفل یوم حنین اور سطیع بن الاسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج (صحابی رض) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن مطیع ہین (جو یوم الحرہ مہاجرین کے سردار تھے اور ابن الزبیر رض کے ساتھ مکہ مین شہید کیئے گئے)

مرۃ ابن کعب نسب اقدس کے عمود سے ہے اس کے تین لڑکے کلاب[۱] تیم[۲] یقظہ تھے بنو تیم بن مرہ سے عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم (یہہ جاہلیت مین قریش کا سردار رہا) اور ابو بکر الصدیق رض (خلیفہ رسول صلعم) یعنی عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم اور ان کے دونون لڑکے عبد الرحمن و محمد اور طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب (جو جنگ جمل مین شہید ہوئے) اور ان کے اخلاف محمد السجاد ہین انکے اعقاب بکثرت مختلف دیار و امصار مین پائے جاتے ہین یقظہ بن مرہ سے بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ ہین اسی قبیلہ سے صیفی بن ابی رفاعہ امیہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (یہہ اور اسکا بھائی بحالت کفر بدر مین مارا گیا) اور ارقم رض بن ابی الارقم عبد مناف بن ابی جندب اسد بن عبد اللہ بن عمرو ابن مخزوم (صحابی بدری انہین کے مکان مین قبل افشاء اسلام آنحضرت صلعم کے خدمت مین صحابہ حاضر ہوتے تھے) اور ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (یہہ قدماء مہاجرین سے ہین قبل نکاح آنحضرت صلعم کے ام المومنین ام سلمہ رض کے شوہر بہی تھے) اور الفاکہ بن المغیرہ ابن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (اسکا نام ابو قیس تھا بحالت کفر بدر مین مارا گیا) اور ابو جہل عمر ابن ہشام بن المغیرہ

(یہہ بہی بدر ہی مین کافر مارا گیا) اور عکرمہ بن ابی جہل (صحابیؓ) اور حارث بن ہشام بن المغیرہ (یہہ مسلمان ہو گئے تہے اور انکا اچہا اسلام تہا آنکے اعقاب بکثرت اور مشہور ہین) اور ابو امیہ ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ (بحالت کفر بدر مین مارا گیا اسی کی لڑکی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہین) اور ہشام بن ابی حذیفہ (از مہاجرین حبشہ) اور عبداللہ ابن ابی ربیعہ عمرو بن المغیرہ (صحابیؓ) اور حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ معروف بقباع اور ولید بن المغیرہ (یہہ بحالت کفر مکہ مین مرا) اور اسی کے لڑکے خالد بن الولیدؓ سیف اللہ صاحب فتوحات اسلامیہ اور سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تابعی اور ان کے باپ مسیب صحابی اہل بیعت الرضوان سے ہین۔

کلاب بن مرہ آنحضرت صلعم کے عمود نسب اقدس مین ہے کلاب کے دو لڑکے قصی۔ زہرہ تہے بنو زہرہ بن کلاب سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ مادر نبی (صلعم) اور ان کے بہائی کا لڑکا عبداللہ بن ارقم ابن عبد یغوث بن وہب اور سعد بن ابی وقاصؓ مالک بن وہب بن عبد مناف فاتح عراق اور ہاشم بن عتبہ اور انکا لڑکا عمرو بن سعد (جسکو عبید اللہ بن زیاد نے جناب امام حسین علیہ السلام کی لڑائی کو بہیجا تہا اسکو مختار بن ابی عبید نے اور اس کے بہائی محمد بن سعد کو حجاج بن ابی الاشعث نے قتل کیا ہے) اور مسور بن مخرمہ بن نوفل بن وہب (صحابیؓ) اور عبداللہ بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحرث بن زہرہ اور انکا لڑکا سلمہ وغیرہم ہین انکے اعقاب بکثرت ہین۔

قصی ابن کلاب حضور کے عمود نسب اقدس مین ہے یہہ وہی شخص ہے جسنے قریش کے قوائے مضمحل کو از سر نو مضبوط اور درست کیا اس نے دوبارہ قریش کو

حکومت وعزت کی کرسی پر بیٹھایا ہے اس کے تین لڑکے عبد مناف۔ عبد الدار
عبد العزیٰ تھے بنو عبد الدار) نضر بن الحارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف
بن عبد الدار (یہہ جنگ بدر مین مشرکین کے ساتھہ قید ہو کر آیا تھا وقت مراجعت
آنحضرت صلعم نے مقام صفرا مین اسکی گردن مارے جانے کا حکم دیا تھا) اور
مصعب رض بن عمرو بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار (یہہ صحابی بدری ہین
جنگ احد مین شہید ہوئے اس لڑائی مین اسلامی پھریرہ انہین کے ہاتھہ مین تھا)
اور ان کے اعقاب سے عامر بن وہب (جو سرقسطہ مضافات اندلس مین ابو جعفر
المنصور کی دعوت دیتا تھا اسکو یوسف بن عبد الرحمن فہری امیر اندلس نے قبل ورود
عبد الرحمن اموی کے قتل کیا ہے) اور ابو السنابل بن بعکک بن السباق بن
عبد الدار (مشہور صحابی رض) اور عثمان ابن طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار
وغیرہم ہین (جسکو یوم فتح مکہ آنحضرت صلعم نے مفتاح کعبہ عنایت فرمایا تھا بعضے
یہہ کہتے ہین کہ آنحضرت نے مفتاح کعبہ یوم فتح مکہ انکے بھائی شیبہ کو مرحمت
فرمایا تھا اور اسیوقت سے بنو شیبہ بن طلحہ بیت اللہ کے کلید بردار
ہوئے) بنو عبد العزی بن قصی سے ابو البختری عاصی بن ہاشم بن الحارث بن
اسد بن عبد العزی ہے اس نے قیصر کیطرف سے قریش پر حکمرانی کرنیکا قصد کیا تھا
لیکن قریش نے اسکو اس فعل سے باز رکھا اسوقت یہہ مجبور ہو کر شام کیجانب
لوٹ گیا اور وہان پر جسقدر قریش اس کو مل سکے سبھون کو قید کر دیا اسی
قبیلہ سے ابو احیحہ سعید بن العاصی اور ہبار ابن الاسود بن المطلب بن اسد
بن عبد العزی ہے اسی کے اخلاف سے عمر بن عبد العزیز بن المنذر بن الزبیر
بن الزبیر بن عبد الرحمن بن ہبار والی سندھ ہے بعد قتل المتوکل شروع
زمانہ فساد مین یہہ سندھ کا حکمران ہو گیا تھا بعد اس کے اسکی اولاد حکمران ہی

(٤) نمبر ۹۹

تا آنکہ محمود بن سبکتگین والی غزنہ کے ہاتہون انکی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اسکا (یعنی عمر کا) دادا منذر ابن الربیع عہد حکومت سفاح مین مقام قرقیسیا مین تہا وہین یہہ گرفتار کیا گیا اور صلیب پر لٹکایا گیا اور اسماعیل بن ہبار کو مصعب ابن عبد الرحمن نے قتل کیا ہے اسوجہسے یہہ آنحضرت (صلعم) کی ہجو کرتا تہا بعد اس کے اسکا لڑکا عوف مسلمان ہوا اور آنجناب (صلعم) کی مدح مین قصاید لکہے اور اچہے مسلمانون مین شمار کیا گیا اور عبد اللہ بن زمعہ بن الاسود کو بہی شرف صحبت نبوی نصیب ہوئی ہے اسی قبیلہ اسد بن عبد العزی سے ام المومنین حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت الخویلد بن اسد بن عبد العزی اور زبیر ابن العوام رض بن خویلد (یکے از عشرہ مبشرہ) اور ان کے دو نون لڑکے عبد اللہ و مصعب اور حکیم بن حزام بن خویلد (صحابی رض) اور ان کے لڑکے ہشام بن الحکیم ہین حکیم بن حزام بحالت اسلام ساٹہہ برس زندہ رہے انہون ہی نے اپنا دار الندوہ معاویہ کے ہاتہہ ایک لاکہہ درہم کو فروخت کیا تہا۔

عبد مناف بن قصے قبیلہ قریش مین ایک نامور شخص تہا لوگ اسکی عزت کرتے تہے یہہ بہی عمود نسب اقدس مین ہے۔اس کے چار لڑکے عبد شمس و ہاشم۔مطلب۔نوفل تہے۔بنو عبد شمس اور بنو ہاشم حکومت و ریاست عبد مناف کی باہم تقسیم کئے ہوئے تہے باقی رہے بنو مطلب اور بنو نوفل وہ ان کے احلاف مین تہے چنانچہ بنو مطلب بنو ہاشم کے اور بنو نوفل بنو عبد شمس کے احلاف مین تہے بنو عبد شمس سے عبلات یعنی بنو امیہ اصغر اور اسکی لڑکی ثریا ہے (یہہ عمرو ابن ابی ربیعہ کی معشوقہ تہی) اور بنو ربیعہ بن عبد شمس سے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور عتبہ سے ولید ابن عتبہ (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا) اور ابو حذیفہ (صحابی رض) اور ہند بنت عتبہ مادر معاویہ ہے اور بنو عبد العزی بن عبد شمس سے ابو العاصی بن

الربیع بن عبد العزی صہر نبی صلعم ہین ان کی ایک لونڈی تہی جس سے علی (کرم اللہ وجہہ)
نے بعد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے عقد کیا تہا اور بنو امیۃ اکبر ابن عبد شمس سے سعید
بن ابو احیحۃ العاصی ابن امیہ (یہہ بحالت کفر ہلاک ہوا) اور اسکا لڑکا خالد بن
سعید (جنگ یرموک مین مارا گیا) اور سعید بن العاصی ابن سعید (یہہ سابقین
اسلام سے ہین صنعاء کے گورنر ہوئے تہے وقت فتح شام شہید ہوئے) اور سعید
بن العاصی بن سعید بن العاصی بن امیہ کوفہ کے گورنر عثمان ابن عفان
(رضی اللہ عنہ) کیطرف سے تہے اور امیر المومنین عثمان ابن عفان بن العاصی
بن امیہ اور مروان ابن الحکم بن ابی العاصی بن امیۃ اور ان کے اعقاب خلفاء
اول اسلام اور ملوک اندلس ہوئے ہین جنکا ذکر آیندہ اخبار دولت بنو امیہ
مین آئیگا اور ابو سفیان بن حرب بن امیہ اور ان کے لڑکے معاویہ امیر شام
اور یزید وحنظلہ وعتبہ وام حبیبہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) بہی اسی قبیلہ سے
ہین عتاب ابن اسید بن ابی العاص بن امیہ کو مکہ کا عامل آنحضرت (صلعم)
نے وقت فتح مکہ مقرر کیا تہا یہہ اسی عہدہ پر رہے تا آنکہ وقت انتقال سیدنا
ابو بکر صدیق رض انکا بہی انتقال ہو گیا نیز اسی قبیلہ سے بنو ابی الشوارب ہین (جو زمانہ
المتوکل سے عہد حکومت المقتدر تک بغداد کے قاضی تہے) یہہ لوگ ابو عثمان
بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بن ابی العاصی کے نسل سے ہین اور بنو نوفل
بن عبد مناف سے جبیر ابن مطعم بن عدی بن نوفل (مشہور صحابی رض) اور طعیمہ بن
عدی ہین (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا اسی کے غلام آزاد وحشی ہین جنہون
جنگ احد مین حمزہ بن عبد المطلب رض کو شہید کیا ہے) بنو المطلب بن عبد مناف سے
قیس بن مخرمہ بن المطلب (صحابی رض) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن قیس مولی یسار
جد محمد ابن اسحاق بن یسار صاحب مغازی اور مسطح یعنی عوف بن اثاثہ بن

عباد بن المطلب ہین (یہہ منجملہ اون لوگون کے ہین جو افک مین شریک تہے اور زنیر یہہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی کے خالہ زاد بہائی ہین) رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب سخت ترین آدمیون سے تہا اسکو آنحضرت صلعم کے دعاے بد سے عارضہ صرع (مرگی) ہوگیا اور سائب بن عبد یزید وغیرہم ہین (یہہ آنحضرت صلعم مشابہ تہے یہہ جنگ بدر مین گرفتار کیاگیا) اسی کے اعقاب سے امام شافعی رح محمد ابن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب ہین۔

بنو ہاشم ابن عبد مناف سے عبد المطلب بن ہاشم ہین یہہ آنحضرت کے دادا ہین یہی بنو ہاشم کے سردار ہین مورضین نے ہاشم کے اعقاب سے سوائے عبد المطلب کے اور کسیکا ذکر نہین کیا ان کے دس لڑکے تہے (۱) عبد اللہ (آنحضرت صلعم کے باپ یہہ سب سے چہوٹے تہے) (۲) حمزہ رض (۳) عباس رض (۴) ابوطالب (۵) زبیر (۶) مقوم (بیان کیاجاتا ہے کہ ان کا اصلی نام غیداق تہا) (۷) ضرار (۸) حجل (۹) ابولہب (۱۰) قثم۔ زبیر و قثم و حمزہ رض کے اعقاب باقی نرہ گئے جیساکہ ابن حزم نے تحریر کیاہے اور ابولہب کے اعقاب سے عتبہ صحابی رض ہین باقی رہے اعقاب عباس رض و ابوطالب کے وہ نہایت کثرت سے ہین جنکا حصر و شمار امکان سے خارج ہے عظمت و شرافت بنو عباس رض کی عبد اللہ بن عباس رض کی اولاد مین اور بنو ابی طالب کی عزت و جلالت امیر المومنین علی رض کی اولاد مین ہے ان دونون بزرگون کے بعد جعفر ابن ابیطالب کی اولاد کو شرف و عزت حاصل ہے۔ انشاء العزیز ہم ان کے مشاہیر کا ذکر ان کے تذکرہ حکومت و دولت مین بفصل بیان کرین گے ھذا اخر الکلام فی انساب قریش وانقضی بتمامھا الکلام فی انساب مضر وعدنان واللہ المستعان۔

مکہ مین قریش کی حکومت

ہم نے اس سے پیشتر عرب کے طبقہ اولی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ حجاز اور کل ممالک عرب مین عمالقہ (اولاد عملیق بن لاوذ) پہیلے ہوئے تہے اور وہی اس سرزمین کے مالک تہے۔ جرہم بہی اسی طبقہ مین یقطن بن شالخ بن ارفخشد کی اولاد سے تہے اور معہ اپنے بہائیون حضرموت کے یمن مین رہتے تہے۔ اتفاق زمانہ سے یمن مین قحط پڑا اسوجہ سے بنوجرہم۔ تہامہ کیطرف اپنے مایحتاج ایہ کے تلاش مین نکلے اثناء راہ مین اسماعیلؑ اور انکی مان بی بی ہاجرہ (علیہما السلام) سے زمزم کے قریب ملاقات ہوگئی بقیہ واقعہ انکا اور جرہم کا ابراہیمؑ کے حالات مین ہم بیان کرچکے ہین الغرض جرہم اسفل مکہ مین قطورا (بقیہ عمالقہ) کے پاس اوترے اندلون بنو قطورا مین سمیدع بن ہوثر ابن لاوی ابن قطورا ابن ذکر بن عملاق یا عملیق حکمرانی کر رہا تہا جسوقت جرہم کی خبر اسکی بقیہ قوم کو پہونچی جو یمن مین بلاء قحط مین گرفتار تہی اور انکو یہہ معلوم ہوا کہ جرہم کو حجاز مین تنگی معیشت سے نجات ملگئی ہے تو وہ بہی اپنے قدیمی وطن یمن کو خیرآباد کہہ کر ان مین آملے ان دنون ان مین مضاض بن عمرو بن سعید بن رقیب بن ہمن بن نبت بن جرہم حکومت کر رہا تہا پس جسوقت بقایا بنوجرہم مکہ مین آئے تو انہون نے اپنے قیام کے لئے قعیقعان کو انتخاب کیا چونکہ بنو قطورا اسفل مکہ مین رہتے تہے اور مضاض نے آکر اعلی مکہ مین قیام اختیار کیا اسوجہ سے جو شخص اسفل مکہ کیطرف سے مکہ مین داخل ہوتا تہا اوس سے سمیدع بن ہوثر عشر (چنگی یا محصول) لیتا تہا اور جو شخص اعلی مکہ کیطرف سے مکہ مین آتا تہا اوس سے مضاض عشر وصول کرتا تہا هكذا عند ابن اسحاق والمسعودی (ابن اسحاق اور مسعودی کا یہی خیال ہے) بعضے کہتے ہین کہ بنو قطورا بطون جرہم سے

عمالقہ سے اونکو کچھہ تعلق نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

بعد چندے بنو قطورا اور ابناء جرہم مین ملکداری کیوجہ سے مناقشہ پیدا ہوگیا دونون مین گھمسان لڑائی ہوئی اثناء لڑائی مین سمیدع مارا گیا سمیدع کے مارے جانے سے عرب عاربہ کا زمانہ منقضی ہوگیا اور مضاض کو پورے طور سے غلبہ و تصرف حاصل ہوگیا۔ اسماعیلؑ نے انہین بنو جرہم مین پرورش پائی اونہین کی زبان سیکہی و نہین مین سے پہلے حرا بنت سعد بن عوف بن ہمن بن نبت بن جرہم کے ساتھہ عقد کیا یہہ وہی بی بی ہے جس کے طلاق دینے کا ابراہیم نے اشارہ فرمایا تھا جبکہ بحالت غیر موجودگی اسماعیلؑ کے مکہ مین آئے تھے بعدہ حرا کی برادرزادی عامہ بنت مہلہل بن سعد ابن عوف سے نکاح کیا (واقدی نے انہین عورتونکو کتاب انتقال النور مین ذکر کیا ہے) پہر ان دونون بیبیون کے بعد سیدہ بنت الحرث بن مضاض بن عمرو بن جرہم سے عقد کیا جسوقت اسماعیلؑ تیس برس کے ہوئے ابراہیم شام سے حجاز مین آئے اور بحکم باری بناء کعبہ کی بنا ڈالی دونون باپ بیٹے نے ملکر بیت الحرام بنالیا اور اوسکو ابراہیمؑ نے خلوت عبادت اسماعیلؑ کا مقرر کیا اور جیسا کہ اللہ جلشانہ نے ارشاد فرمایا تھا اسکو لوگون کا حج گاہ معین کر کے شام کیطرف واپس آئے شام مین ابراہیم کا انتقال ہوا جیسا کہ باب سابق مین بیان کیا گیا اسماعیل علیہ السلام عمالقہ اور جرہم اور اہل یمن کیطرف مبعوث ہوئے بعضے اون مین سے ایمان لائے اور بعضے اوسی حالت کفر مین مبتلا رہے تا آنکہ ایک سو تیس برس کی عمر مین آپ کا بہی انتقال ہوگیا اور اپنی مان ہاجرہ کے قریب مقام حجر مین مدفون ہوئے آپ کے بعد حسب وصیت آپ کے قیذار[1] بن اسماعیل (علیہ السلام) بیت اللہ کے متولی ہوئے

۱؎ قیذار کے معنی ہین "مالک شتران" یہہ اسوجہ سے کہ یہہ اپنے باپ اسماعیلؑ کے اونٹون کے مالک تھے اور بعضون نے اسکے معنی بادشاہ کے بتلائے ہین۔

لیکن قرابت قریبہ ہونے کی وجہ سے حرث بن مضاض یا خود ہی مضاض بن عمرو بن سعد بن رقیب بن ہن ابن نبت بن جرہم نے بیت اللہ کی تولیت اپنے قبضہ میں لیلیا اور بنو اسماعیلؑ نے ارض حرم ہونے کے سبب سے یا بوجہ عزیزداری کے کچھہ دم نہ مارا

بنو خزاعہ کی تولیت

بعد چندے بنو جرہم نے ارض حرم کا پاس نہ کیا بیت اللہ کی ہتک حرمت کرنے لگے آپس مین آئے دن لڑنے لگے یہہ زمانہ وہ تہا جبکہ بنو حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر مزیقیا یمن سے جلاء وطن ہو کر نکلے تہے ان لوگون نے مکہ مین پہونچکر بنو جرہم کے ساتہہ رہنے کا قصد کیا بنو جرہم نے بنو حارثہ کو قیام سے روکا دونون قبیلون مین اسی امر پر لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بنو جرہم مغلوب اور بنو حارثہ غالب ہوئے انہون نے ان کو مکہ سے نکالدیا اور بیت اللہ کا متولی بنو خزاعہ (جو انہین کے قبیلہ سے تہا) کو مقرر کیا ابن اسحاق کہتا ہے کہ بنو جرہم کو تنہا خزاعہ نے نہین نکالا بلکہ بنو بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اور بنو غبشان بن عبد عمرو بن لوی بن ملکان بن افصی بن حارثہ اور خزاعہ نے مجتمع ہو کر بنو جرہم سے لڑائی چہیڑی چونکہ بنو جرہم کا آفتاب اقبال اون کی بداعمالی کیوجہ سے لب بام آگیا تہا بنو کنانہ اور بنو حارثہ اور خزاعہ کو بنو جرہم پر فتح حاصل ہوئی انہون نے بنو جرہم کے سردار عمرو یا عامر بن الحرث بن مضاض اصغر کو معہ بنو جرہم کے مکہ سے نکال دیا چنانچہ عمرو بن الحرث حجر اسود اور جمیع اموال کعبہ کو چاہ زمزم مین ڈالکر یمن کو معہ اپنے قبایل کے چلا گیا عمرو بن الحرث کو مکہ کی مفارقت اور کعبہ کی تولیت چہوٹنے پر سخت صدمہ ہوا لیکن اس سے کیا حاصل تہا۔ زہیر کا یہہ بیان ہے کہ جنہون اولاد اسماعیلؑ سے جرہم کو مکہ سے نکالا ہے وہ ایاد بن نزار ہے بعد اس کے ایاد و مضر مین مناقشہ پیدا ہو گیا مضر نے ایاد کو نکال باہر کیا اور ایاد جسوقت مکہ سے نکلنے لگے تو اونہون نے حجر اسود کو اوکہاڑ کر بیت اللہ کے کسی مقام مین دفن کر دیا یہہ واقعہ بنو خزاعہ کی

ایک عورت دیکھہ رہی تہی اوس نے اپنی قوم کو اس سے آگاہ کردیا جسوقت بنو مضر نے
حجر اسود کی جستجو شروع کی اسوقت بنو خزاعہ نے حجر اسود کا پتہ اس شرط سے بتایا کہ وہ
اِن کو بیت اللہ کا متولی بنائین چنانچہ اس بنا پر بنو خزاعہ کو بیت اللہ کی تولیت ملی
اور وہی اس کے متولی رہے تا آنکہ ابو غبشان نے قصی بن کلاب کے ہاتھہ فروخت کیا
علاوہ تولیت کعبہ کے کہ وہ بنو خزاعہ کے قبضہ مین تہی باقی یہہ تین امور کے مالک
بنو مضر تہے (۱) یوم عرفہ لوگون کو اجازت دینا یہہ کام بنو غوث بن مرہ کے سپرد تہا
(۲) منا مین جو لوگ یوم النحر کے صبح کو جمع ہوتے تہے اون کو کہلانا پلانا یہہ کام
بنو زید بن عدی کے متعلق تہا (۳) نسی شہور حرام اس کام کے منصرم بنو مالک بن
کنانہ تہے ابن اسحاق کہتا ہے کہ اسی حالت پر بنو خزاعہ اور بنو کنانہ نے ایکمدت تک
بسر کی اس اثنا مین بطون کنانہ کی کثرت ہوئی مختلف اور متعدد قبیلے اس سے
منفرع و منشعب ہوئے بنو مضر مین شرافت و عظمت بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ مین
عزت و جلالت قریش کو اور قریش مین سطوت و ثروت بنو لوی بن غالب بن
فہر بن مالک بن نضر کو حاصل تہی انکا سردار قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن
لوی ہے اسکو ابًا عن جدٍ عزت بہی حاصل تہی اور لوگ کثرت سے اسکے قرابت دار بہی تہے
لیکن جسوقت اسکا باپ کلاب اس دار فنا سے راہی ملک بقا ہوا تہا اسوقت
اس نے آغوش مادر سے فرش زمین پر قدم تک نہ رکہا تہا رضاعت کی حالت مین تہا
اسکی مان فاطمہ بنت سعد بن یاسل بن خثعمہ اسدی نے بعد بیوگی ربیعہ بن حزام
بن عذرہ سے عقد کر کے اپنے بڑے لڑکے زہرہ کو (جو کہ بالغ تہا) مکہ مین چھوڑ کر مع اپنے
بچہ شیر خوارہ قصی کے بلاد عذرہ کیطرف چلی گئی جب قصی جوان ہوا اور اسکو
اپنے نسب و آبا و اجداد کی کیفیت سے آگاہی ہوئی تو وہ اپنی قوم کیطرف
مکہ مین چلا آیا اسوقت بیت اللہ کی تولیت حلیل ابن حبشیہ بن سلول

بن کعب بن عمرو خزاعی کے قبضہ مین تہی قصی نے اسکی لڑکی حبی سے عقد کرلیا جس کے بطن سے عبد الدار۔ عبد مناف۔ عبد العزے۔ عبد قصی چار لڑکے پیدا ہوئے۔

قریش کی تولیت

بعد چندے جب قصی کو ایک گونہ ثروت حاصل ہوگئی اور ایک قابل اطمینان حالت مین اوس نے اپنے کو دیکھہ لیا اور اس اثناء مین حلیل مرگیا تو اس نے اپنے کو بنو خزاعہ اور بنو بکر سے تولیت کعبہ کا زیادہ مستحق سمجھکر قریش کو جمع کرلیا اور اپنے بہائی اخیافی زراح بن ربیعہ کو اپنے امداد کے لئے بلا لیا جب یہہ کل قبایل مجتمع ہوگئے تو قصی نے بنو خزاعہ سے کعبہ کی تولیت چہین لی بعضے کہتے ہین کہ حلیل نے بوقت انتقال تولیت کعبہ کی وصیت قصی کے حق مین کی تہی سہیلی کہتا ہے کہ ابن اسحاق کے سوا اور مورخین کا یہہ بیان ہے کہ حلیل نے اپنے عالم ضعیفی مین مفتاح کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دیدیا تہا وہی کعبہ کو کہولتی اور بند کرتی تہی اور گاہے گاہے حبی کے ہاتہہ سے قصی مفتاح کعبہ لے لیتا تہا پس جب حلیل کے مرنے کا زمانہ قریب آیا تو اوس نے تولیت کعبہ کی وصیت بحق قصی کی لیکن بعد انتقال حلیل بنو خزاعہ نے اس وصیت سے انکار کیا اسوجہ سے بنو خزاعہ اور قصی مین لڑائی ہوئی قصی نے اپنے بہائی اخیافی زراح کو اپنی امداد کے لئے بلا بہیجا بنو کنانہ کو جمع کرکے بنو خزاعہ سے لڑا بنو خزاعہ کو ان کی شامت اعمال سے شکست ہوئی اور کعبہ کی تولیت قصی کے قبضہ مین آگئی۔ طبری کہتا ہے کہ جس وقت حلیل ضعیف ہوا اور وہ کلید کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دینے لگا تو اوس نے عورت ہونے کے وجہ سے کلید کعبہ لینے سے عذر کیا اور یہہ کہا کہ کلید کعبہ کسی ایسے شخص کے سپرد کرو جو تمہارا قایم مقام ہو پس حلیل نے کلید کعبہ ابو غبشان سلیمان بن عمرو بن لوی بن ملکان بن قصی کو دیدیا بیان کیا جاتا ہے کہ ابو غبشان۔ حلیل کا بیٹا ہے بہر کیف اسی ابو غبشان نے

ایک زق[۱] خمر کے عوض کلید کعبہ قصی کے ہاتھہ فروخت کرڈالا۔ القصہ جب موسم حج آیا اور قصی نے تنہا کعبہ کی تولیت پر تصرف کرنا چاہا اور اسکی امداد کو بنو عذرہ (اس کے اخیافی بھائی) آگئے اور اطراف وجوانب سے قریش (بنو کنانہ) جمع ہوگئے اسوقت خزاعہ اور بنو بکر کو یہہ معلوم ہوا کہ قصی انکو تولیت کعبہ و انصرام امور حج سے مانع ہوگا جیسا کہ بنو سعد کو رمی جمارہ اور اجازت حج سے روکدیا تھا پس یہہ خیال کرکے بنو خزاعہ اور بنو بکر قصی سے آمادہ بجنگ ہوگئے دونون فریقون مین کثرت سے کشت وخون ہوا آخر الامر یہہ امر ثالثی پر منحصر کیا گیا یعمر ابن عوف بن کعب بن عمرو بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ فریقین کی رضامندی سے منحصر علیہ مقرر ہوا یعمر ابن عوف نے قصی کو کعبہ کا متولی قرار دیا پس اسیوقت سے قصی کعبہ کا متولی ہوا اور قریش کو اطراف وجوانب سے مجتمع کرکے ہر قبیلہ اور ہر بطن کو اوس سرزمین مخصوص مین ٹھہرایا جہان پر کہ وہ عہد اسلام مین پائے گئے۔

قصی۔ بنو لوی بن غالب سے پہلا وہ شخص ہے جسکی اطاعت اس کی کل قوم نے کی اور وہی لواء حرب کا مالک اور کعبہ کا متولی ہوا قریش کل کام اسکی رائے سے کرتے تھے ہر چھوٹے بڑے کام مین اس سے مشورہ لیتے تھے چنانچہ اسی غرض کے لئے کعبہ کے سامنے ایک مکان بنوایا اور اسکا نام دار الندوہ رکھا

[۱] الزق اسم عام للظرف فان کان فیہ لبن فہو وطب ان کان فیہ سمن فہو نحی وان کان فیہ عسل فہو علتہ وان کان فیہ ماء فہو شکوۃ وان کان فیہ زیت فہو حمیت ترجمہ زق عام طور سے ہر برتن کو کہتے ہین پس اگر اسمین دودہ ہو تو وہ وطب ہے اور اگر اس مین روغن ہو تو وہ نحی ہے اور اگر اسمین شہد ہے تو وہ علتہ ہے اور اگر اسمین پانی ہے تو وہ شکوہ کہلاتا ہے اور اگر اسمین زیت ہے تو وہ حمیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

اسکا دروازہ مسجد حرام کے طرف تہا قریش اس مین جمع ہوتے اور یہین بیٹہہ کر مشورہ کرتے تہے پہر اس کے بعد قصی نے اس خیال سے کہ حجاج - خدا کے مہمان اور اس کے گہر کے زایر ہین ان کے کہانے اور پینے کا انتظام کیا اور اس مصارف کے لئے قریش پر سالانہ خراج مقرر کیا جسکو وہ بخوشی خاطر ادا کرتے تہے یہی امور ایسے تہے جن سے قریش کا اعزاز اور قبایل بنو عدنان سے بڑہ گیا اور قصی مجاورت وسقایہ ورفادہ وندوہ ولوا، حرب، کا متولی اور مالک ہو گیا جب یہہ ضعیف ہوا اور یہہ اپنے فرایض منصبی کے ادا کرنے سے عاجز نظر آیا تو اس نے اپنے لڑکے عبد الدار کو کل اون امور مین جنکو وہ خود کر رہا تہا بجائے اپنے مقرر کیا اسوجہ سے کہ عبد مناف کی عزت وعظمت اوس کے حالت حیات ہی مین قریش کرنے لگے تھے -

بنو عبد مناف کی سرداری

قصی کے بعد عبد الدار کعبہ کا متولی ہوا بعد اس کے اسکا لڑکا بجائے اس کے مامور ہوا اور ایک زمانہ تک اس حالت تا آنکہ بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے کعبہ کی تولیت وغیرہ چہین لینے کا قصد کیا اور اسی بنا پر فریقین مین نزاع پیدا ہو گئی اسوقت قبیلہ قریش کے یہہ بارہ بطون مکہ مین موجود تہے - بنو الحرث بن فہر - بنو محارب بن فہر - بنو عامر بن لوی - بنو عدی بن کعب - بنو سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص - بنو تیم بن مرہ - بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ - بنو زہرہ ابن کلاب - بنو اسد بن عبد العزی بن قصی - بنو عبد الدار - بنو عبد مناف - پس بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے بقصد انتزاع حکومت مکہ اپنے ہوا خواہون کو جمع کیا اور اس اہم کام کے انصرام کو عبد شمس - عبد مناف کا بڑا لڑکا منتخب کیا گیا - بنو اسد بن عبد العزی - اور بنو زہرہ بن کلاب اور بنو تیم اور بنو الحرث نے عبد شمس کی شرکت اختیار کی اور بنو عامر و بنو محارب نے فریقین سے کچہہ تعلق نرکہا باقی بطون قریش یعنی بنو سہم - بنو جمح -

بنوعدی ۔ بنومخزوم بنوعبدالدار کے ہمراہ ہوئے فریقین معہ اپنے ہمراہیون
اور احلاف کے میدان مین نکلے مرنے اور مارنے پر مستعد ہوگئے ایک دوسرے پر
آوازے کسنے لگے ۔ بنوعبدالدار بنواسد کے مقابلہ پر آئے اور بنوجمح بنوزہرہ سے
مڈبھیر ہوئی اور بنومخزوم نے بنوتیم سے صف آرائی کی اور بنوعدی بنوحرث کے
مقابلہ پر تُلے پھر فریقین کچھہ سوچ سمجھکر مصالحت پر آمادہ ہوئے چنانچہ بعد دوکد
فریقین اس امر پر راضی ہوگئے کہ بنوعبدمناف سقایہ او ر رفادہ کے متولی
رہین اور بنوعبدالدار مجاورت اور لواء حرب کے مالک ہون ۔

ہاشم کی حکومت

چونکہ عبدشمس کا تجارت کیوجہ سے مکہ مین کم قیام رہتا تھا اکثر اوقات
شام کیطرف چلاجاتا تھا اسوجہ سے بنوعبدمناف کی سرداری
اور سقایہ و رفادہ کا اہتمام ہاشم ابن عبدمناف کے سپرد کیا گیا ہاشم نے حاجیون
کے کھانا کھلانے اور اون کے وفود کی تعظیم واکرام مین بہت بڑی سرگرمی ظاہر کی
لوگون کا یہہ خیال ہے کہ سب سے پہلے ہاشم ہی نے ثرید[1] کو ایجاد کیا اور اکثر یہہ حجاج کو
ثرید ہی کھلایا کرتے تھے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ابتداءً ہاشم ہی نے ایام سرما
وگرما مین قیام وسفر کا طریقہ عرب کے لئے اختیار کیا تھا میرے نزدیک یہہ روایت
صحیح نہین ہے کیونکہ فصلین مین عرب کا ہر گروہ رحلتین کا عادی تھا اسوجہ سے کہ
انکی ضروریات اور اونٹون کے چرانے کی حاجتین انکو رحلتین پر فصلین مین مجبور
کرتی تھین واقعی امر یہہ ہے کہ جس گروہ کی معاشرت اونٹون اور دنبون پر موقوف ہو
وہ خواہ نخواہ فصل سرما مین بوجہ ان کے تولید کے چٹیل میدانون کیطرف نکل جائیگا
اور موسم گرما مین ٹھنڈی ہواؤن اور حبوب کی تلاش مین ٹیلون اور پہاڑونکی

---

[1] ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین جو پہلے خمیر کرکے روٹی پکائی جائے بعد ازان آب گوشت مین تر کردی جائے اس طرحپر کہ کوئی جزء ممتاز اوسکا نہ رہ جائے ۔

چوٹیون پر جا کر مقیم ہوگا نظر برین طبایع عرب کی تکوین اور تخلیق اسیطرح پر ہوئی ہے یہی معنی عرو بتیہ کے ہین اور یہہ امر اُن کے شعار و خصایص مین داخل ہے۔ الغرض بعد چندے ہاشم کا مقام غزہ (ارض شام) مین انتقال ہوگیا اُسوقت اگرچہ عبد المطلب کی عمر کم ہتی اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) مین رہتے تہے لیکن یہی اپنے باپ کے قایم مقام مقرر کیئے گئے۔

عبد المطلب کا اصلی نام

عبد المطلب کا اصلی نام شیبہ تہا۔ انکی ماں سلمٰی عدی بنو (نجار) سے تہین یہہ اپنے ماں کے پاس مدینہ مین رہتے تہے جسوقت ہاشم کا انتقال ہوگیا تو ان کے بہائی مطلب اپنے بہتیجے کے لینے کو مدینہ گئے اور وہان سے اونٹ پر اپنے پیچہے سوار کرکے لائے شیبہ کے کپڑے میلے کچیلے گرد آلود تہے چہرہ سے یتیمی برس رہی ہتی اثناء راہ مین جو کوئی مطلب سے پوچہتا ہتا یہہ صاف کہہ دیتا ہتا ھذا عبدی (یہہ میرا غلام ہے) اسیوجہ سے قریش نے بہی ان کو عبد المطلب کہنا شروع کردیا اور یہی نام مشہور ہوگیا جب تک عبد المطلب کی کم سنی رہی اسوقت تک مطلب سقایہ اور رفادہ کا اہتمام کرتے رہے جب انکا سن شعور آگیا اور مطلب کا مقام ردمان (یمن) مین انتقال ہوگیا تو بنو ہاشم کی سرداری عبد المطلب کے قبضہ مین آئی اور وہی حجاج کو مکہ مین ٹہراتے اور اُنکو نہایت عمدگی سے کہانا کہلاتے تہے ملوک یمن حمیری سے ان کے مراسم و اتحاد تہے جسوقت ابرہہ مکہ پر چڑہ آیا ہتا اوسوقت یہہ اوس کے پاس گئے تہے جسکو ہم اس سے پیشتر بیان کرچکے ہین اور پہر یہی ابن ذی یزن کو مبارکباد دینے گئے تہے جبکہ اسکو بمقابلہ حبشہ فتح نصیب ہوئی ہتی پہر جب عبد المطلب نے چاہ زمزم کہودنے کا قصد کیا تو قریش نے مخالفت کی ۲۱

اور یہہ مخالفت اسدرجہ بڑہی کہ عبد المطلب نے یہہ نذر کرلیا کہ اگر میرے دس لڑکے ہون گے اور یہہ اسوقت بہی مخالفت کرین گے تو ایک لڑکے کو اللہ تعالی کے تقرب کے غرض سے قربان کرڈالون گا پس جب ان کے دس لڑکے ہوگئے تو انہون نے بخیال ایفا نذر ہبل (بت) کے جاکر قرعہ ڈالا اتفاق سے وہ قرعہ عبد اللہ (پدر نبی صلعم) کے نام پر نکلا عبد المطلب خود بہی کسیقدر متحیر ہوئے اور ان کی قوم نے بہی عبد اللہ کے قربان کرنے سے روکا مغیرہ بن عبد اللہ بن مخزوم نے کہا کہ کاہنون سے دریافت کرو جو وہ کہین اسپر عمل کرو عبد المطلب نے مجبور ہو کر ایک کاہنہ عورت سے استفسار کیا اوس نے عبد المطلب کو یہہ تدبیر بتائی کہ دس اونٹون پر بمقابلہ عبد اللہ کے قرعہ ڈالو پس اگر اونٹون پر قرعہ آگیا تو بہتر ورنہ دس دس بڑہاتے جاؤ تا آنکہ اونٹون پر قرعہ آئے جو تعداد قرعہ مین نکلے وہی عبد اللہ کا فدیہ ہے انہین کو ذبح کرنا چنانچہ عبد المطلب نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ اونٹون کی تعداد سو تک پہونچگئی اوسوقت قرعہ اونٹون پر نکلا اور عبد المطلب نے انکو بنظر تقرب الی اللہ ذبح کیا اسی وجہ سے آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے انا ابن الذبیحین (مین بیٹا ہون دو ذبیحون کا) یعنی عبد اللہ (پدر نبی صلعم) اور اسماعیل (علیہ السلام) (جد نبی صلعم) یہہ دونون اللہ تعالی کے لئے قربانی کیلئے منتخب ہوئے پہر انکا فدیہ اونٹون اور دنبے کے ذبح کرنے سے ادا کیا گیا۔

بعد اس کے عبد المطلب نے اپنے لڑکے عبد اللہ کا عقد بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے ساتہہ کردیا آپ اون سے حاملہ ہوئین اس اثناء مین عبد المطلب نے عبد اللہ کو کسی طرف کہجورون کے خریدنے کو بہیجدیا اور وہین ان کا انتقال ہوگیا۔ طبری بروایت واقدی تحریر کرتا ہے کہ عبد اللہ ایک

قبیلہ قریش کے ساتھ شام سے واپس ہو کر مدینہ مین آئے اور وہین اتفاق وقت سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے عبد المطلب کو اس واقعہ جانکاہ سے سخت رنج ہوا لیکن یہہ رنج بہت جلد آنحضرت (صلعم) کے پیدا ہونے سے خوشی وخورمی سے بدل گیا - جل جلالہ جسکی تشریف آوری کا ایک عالم مین شور تہا جس نے ایک زمانہ سے کفر کی ظلمت مٹادی جس کے نور کرامت ظہور نے بت پرستی والحاد کو جزیرہ نماے عرب سے دور کر کے نور توحید سے اسکو معمور کیا جسکی ذات بابرکات سے قبایل مضر اور جمیع عرب کو عزت وعظمت حاصل ہوئی وہی دعا خلیل اور نوید مسیح (یعنی محمد ﷺ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء -

عبد المطلب کی عمر بوقت انتقال ایک سو چالیس برس کی تہی - سہیلی کہتا ہے کہ چاہ زمزم کے کہودنے کے زمانہ مین عبد المطلب نے سونے کے دو ہرن اور چند تلوارین چاہ زمزم سے نکلوایا جنکو ساسان بادشاہ فارس نے بطور ہدیہ کعبہ کو بہیجا تہا اور انکو حرث بن مضاض نے جسوقت بنو جرہم مکہ سے نکلکر جارہے تہے چاہ زمزم ڈالدیا تہا عبد المطلب نے ہرنون کو توڑ واکر کعبہ کا حلیہ اور تلوارون کو توڑ پہوڑ کر لوہے کا دروازہ بنوا دیا پس عبد المطلب ہی نے

سلہ بروایت یہود چار ہزار چار سو چالیس برس بعد ہبوط آدمؑ آنحضرت صلعم پیدا ہوئے اور ترسایونکا یہہ خیال ہے کہ پانچہزار نو سو بہتر برس بعد ہبوط آدمؑ آنحضرت صلعم کا زمانہ ہوا اور عبد اللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ زمانہ ہبوط آدمؑ سے زمانہ بعثت نبی صلعم تک سات ہزار تین سو برس ہوتے ہین اور زمانہ عیسیٰ ابن مریمؑ سے زمانہ آنحضرت تک چار سو چونتیس برس کی مدت گزری ہے اس اثناء مین کوئی نبی مبعوث نہین ہوا اسیکو زمانہ فترت کہتے ہین واللہ اعلم -

سب سے پہلے کعبہ کا چلیہ اور اوسکا لوہے کا دروازہ بنوایا تہا اور بعضے کہتے ہین پہلے جس نے کعبہ کا غلاف بنوایا اور اوس مین دروازہ لگوایا وہ تبع حمیری ہے تا آنکہ عبد المطلب نے یہہ دروازے بنوائے بعد اسکے عبد المطلب نے چاہ زمزم کے قریب ایک چہوٹا سا حوض بنوادیا جسکی وجہ سے لوگون کو پانی پینے اور لینے مین آسانی ہوتی تہی قریش نے ازراہ حسد اسکو خراب کرنا شروع کردیا لیکن بعد چندے قدرتی طور سے وہ خود اس فعل قبیح سے باز رہے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے بیت اللہ پر دیبا کا غلاف حجاج نے چڑہایا ہے اور زبیر بن بکار کا یہہ بیان ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے یہہ پوشش کعبہ کی بنوائی تہی اور ایک گروہ مورخین کا تحریر کرتا ہے کہ از انجملہ دارقطنی بہی ہے کہ چونکہ عباس رض کم سنی مین گم ہوگئے تہے اسوجہ سے نبیلہ بنت جناب مادر عباس بن عبد المطلب نے نذر کی تہی کہ اگر عباس ملجائینگے تو کعبہ پر غلاف دیبا کا چڑہاونگی چنانچہ جب وہ ملگئے تو نتیلہ نے ایفاء نذر کیا۔ واللہ اعلم۔

قریش کے حالات یہی تہے انکی حکومت مکہ مین تہی بنو ثقیف ان کے ہمسایہ طایف مین رہتے تہے اعزاز و شرف کے لئے آپس مین ان دونون کے جہگڑا ہوا کرتا تہا یہہ قبایل ہوازن مین سب سے زیادہ اور قوی تہے کیونکہ قسئی بن منبہ بن بکر بن ہوازن کو ثقیف کے نام سے یاد کرتے ہین ان سے پہلے طائف مین بنو عدوان کا زور شور تہا جسمین حکم عرب عامر بن الظرب بن عمرو بن عباد بن یشکر بن بکر بن عدوان تہا اسی قبیلہ کی کثرت نفوس اسدرجہ بڑہ گئی تہی کہ یہہ لوگ تعداد مین ستر ہزار ہوگئے تہے بعد چندے آپسمین لڑ جہگڑ کر تباہ و ہلاک ہوگئے معدودے چند جو باقی رہگئے انپر ثقیف مسلط ہوگئے اور انکو طایف سے نکالکر خود اسکے مالک بنگئے تا آنکہ انہون نے اسلام کو اسی حالت پر پایا واللہ وارث الارض و من علیہا و ہو خیر الوارثین والبقاء للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ وسلم۔ فقط

مترجم- علی العموم عرب جاہلیت کی کل قومین نہایت سادہ مزاج تہین ان کا طریقہ معاشرت بیحد سادہ اور بے تکلف تہا ایک گروہ اُنکا وہ تہا جو پانی اور چراگاہ کی جستجو مین پہرا کرتا تہا خیمون مین رہنا دشت بدشت کوہ بکوہ پہرنا اونکا کام تہا اُنکی معاشرت ایک چرواہے کی حیثیت سے کچہہ بہی زیادہ نہ تہی اور دوسرا گروہ انکا جو بہ نسبت اُنکے تمدن پسند تہا وہ اپنے خیمون کو باقاعدہ ترتیب و انتظام سے دیہات اور دیہات سے قصبات اور قصبات سے شہر بنا لیتا تہا- اُنکا وقت کاشتکاری اور تجارت مین صرف ہوتا تہا انکی زندگانی کسیقدر مہذب طریقہ سے بسر ہوتی تہی لیکن ان دونون گروہون کا قومی اور رواجی چال چلن ایک سا تہا- کہانے پینے مین کفایت شعاری تہوڑی سی آمدنی پر قناعت اور معتدل النوم ہونا- علی الصباح اوٹہنا- فیاضی مہمان نوازی اعلی درجہ کی صفت اور قومی خاصہ شمار کیا جاتا تہا جو شخص ان کامون کے کرنے مین غفلت یا کوتاہی کرتا تہا اُسکو لوگ دل سے بُرا جانتے اور مذموم سمجہتے تہے- ہمسایہ کے حال پر مہربانی اور اسکی خبرگیری- مکان اور خاندان و مال کی نگرانی- قیدیون کو چہوڑانا محتاجون بیکسونکی مدد کرنا اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ مین شامل تہا ہر عرب کو اپنی عزت اور وعدہ کا خیال ایسا ہی ضروری تہا جیسا کہ مذکورہ بالا اوصاف ضروری سمجہے جاتے تہے- بالون کو مشک سے معطر کرنا خوشبودار چمڑونکی جوتیان پہننی شان امارت مین داخل تہا- فصاحت و بلاغت- لطافت و ظرافت دایرہ کمال کے تکمیل کے لئے ضروری تہین- شعر و شاعری کا بہت چرچا تہا- گہوڑے کی سواری- بہیڑیہ کا شکار کرنا بہادری جوانمردی کا عمدہ ثبوت تہا- ایک مٹہی ریت کے سونگہہ لینے سے ریگستان کے طول و عرض کا

اندازہ کرلیتے تھے جہان اُن مین یہہ خوبیان تہین اوسکے ساتہہ اُنمین جہالت
بہی کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تہی۔ ہر شخص کے مرنے کے بعد اوس کے قبر پر اوس کے
اونٹ کو بے آب و دانہ باندہ دیتے تہے تا آنکہ وہ مرجاتا تہا میت کا سوگ ایک برس
تک رکھتے تہے عورتین کسی جانور کا دودہ نہین دوہتی تہین۔ مردہ جانور کا
گوشت عمدہ اور لذیذ ترین غذا سے تہا۔ اونٹنی۔ بہیڑ۔ بکری دس بچہ جننے کے
بعد چہوڑ دی جاتی تہی اور اور جب وہ مرجاتی تو اسکا گوشت نہایت
شوق سے صرف مرد کہایا کرتے تہے الغرض اسی قسم کی قبیح رسمین اور عادتین
ان تیم وحشی لیکن عالی دماغ اور آزاد منش قوم مین بہت سی رواج پذیر
ہوگئی تہین جسکے دور کرنے اور نور توحید پہیلانے کے لئے اللہ جلشانہ نے
آنحضرت صلعم کو اپنا خاص برگزیدہ رسول کرکے بہیجا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تمت

تم الجزء الثانی من ترجمۃ تاریخ ابن خلدون ویلیہ الجزء الثالث انشاء اللہ تعالے
واولہ اخبار النبوۃ والہجرۃ والغزواۃ